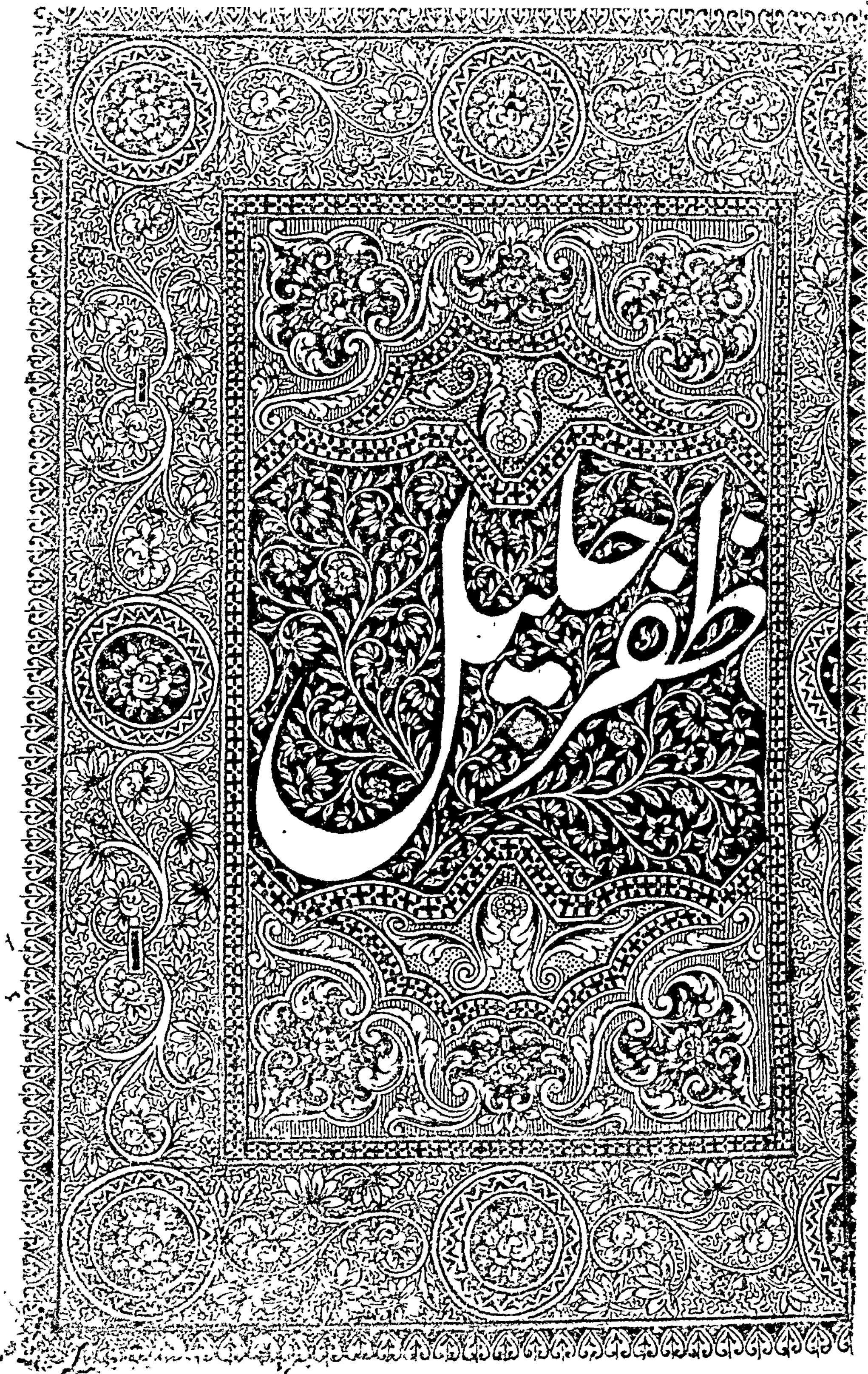

ظفر جلیل

فہرست ظفر جلیل

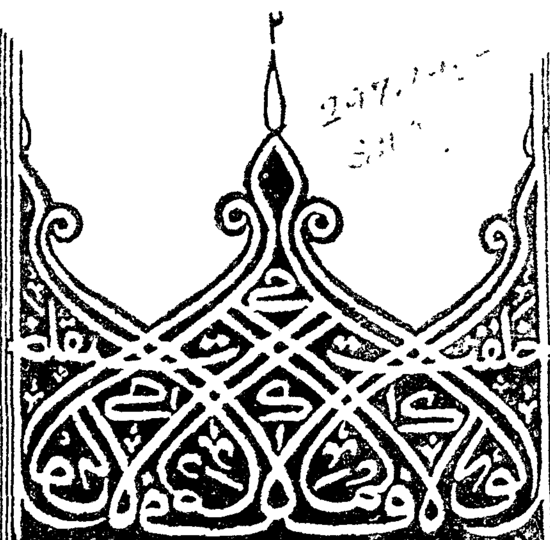
تمت

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

یہ نسخہ ظفر جلیل ۱۲۵۸

شرح حصن حصین

در مطبع مصطفائی مصطفا محمد خان طبع نمود



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار ہی اوس پاک پروردگار کی لئی کہ ہمکو توفیق دی اپنی ذکر کی اور راہ بتائی اپنی فکر کی یا الٰہی درود و سلام بیحد نازل کر خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور اونکی اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور سب پر اور اس عاجز کو دنیا مین اتباع اونکا نصیب کر اور حشر مین اونکی خادمون مین منسوب کر آمین آمین آمین یا الٰہ العالمین بعد ازین ضعیف العباد محمد قطب الدین غفر اللہ لہٗ ولوالدیہ بہائی مسلمانون کی خدمت مین التماس کرتا ہی کہ کتاب مستطاب حصن حصین کہ مشتمل ہی حدیثون اور دعاؤن فرمائی ہوئی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کو لائق اسکی ہی کہ اگر اوسکو تعویذ جان کا کرین بجا ہی او آب زر سی لکہین تو سزا ہی کیونکہ جو برکت اور کثرت ثواب کی اون دعاؤن وغیرہ مین ہوگی کہ زبان مبارک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سی جلوہ آرا ہوئی ہین ممکن نہین کہ غیر مین ہو پس ہر مومن کو چاہی کہ اوسکو وسیلہ نجات دارین کا کری کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ یعنی البتہ ہی تمہاری لئی بیچ افعال رسول خدا کی

بیرو ای بہی واسطی اوسکی کہ امید رکہتا ہی اللہ تعالی کی اور دن آخرت کی اس لئی اس عاجز نی واسطی نفع بہائی مسلمانون کی اور وسیلہ کرنی مغفرت اپنی کی ترجمہ اوسکا ہندی مین موافق شرحون کے لکہا اور فائدی اوسکی مشکوۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین رحمہما اللہ کیسی کہ اولاد حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کیسی ہین لکہی یعنی بعد ترجمہ دعا وغیرہ کی فضیلت اور حل مطلب اوسکی لکہی اور اور دعائین بہی کہ خوب تہین اوسمین درج کین اور علامت فائدہ کے حرف **ف** کا لکہا اور بعد تمام ہونی کی اکثر جا ہی **کذا ذکر** کر نام اوس کتاب کا یا کتاب والی کا لکہا کہ جس سے وہ نقل کیا اور اخیر کتاب مین ایک خاتمہ لکہا کہ مشتمل ہی حدیثون خوش مضمون اور بکار آمدنی کو کہ مشکوۃ وغیرہ مین سی چنکر اسی طرح ترجمہ اور فائدی اوسکی بہی لکہی اور وجہ اون حدیثون کی لکہنی کے یہہ ہی کہ پرہیزگاری اور آراستگی نفس کے ہر کسی کو لازم ہی تا عبادت اچہی طرح مقبول ہو چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ اصل عبادت مین تین چیزین ہین ایک توفیق اور مدد اللہ تعالی کی اور وہ پرہیزگارون کو ہوتی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی مدد اور حفاظت اللہ تعالی کی ساتہہ پرہیزگارون کے ہی اور دوسری اصلاح عمل کی اور وہ بہی پرہیزگارون کی لئی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور پرہیزگاری کرو اور کہو بات استوار سنوار دیگا خدا تمہاری لئی عمل تمہاری اور بخشیگا تمہاری لئی گناہ تمہاری اور تیسری قبول عمل اور وہ بہی پرہیزگارون کی لئی ہی چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی قبول نہین کرتا ہی خدا تعالی عمل کو مگر پرہیزگارون سی پس مدار عبادت کا ان تین چیزون پر ہوا اول توفیق چاہئی تا عمل کری بعد اوسکی سنوارنا چاہئی تا عمل بی نقصان ہووی بعد ازان قبول چاہئی تا فائدہ عبادت کا حاصل ہو اور انہین تین چیزون کی لئی ہی تضرع اور سوال سب عابدون کا رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِکَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَتَقَبَّلْ

اعمالنا یعنی ای رب ہماری توفیق دی ہمکو اپنی طاعت کی اور تمام کر تقصیر ہماری اور قبول کر عمل ہماری اور یہہ تینون باتین تقوی سی میسر ہوتی ہین تمام ہوا کلام امام غزالی کا اور یہی مضمون سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن سی بہی سمجہا جاتا ہی اور مصنف نی بہی اسپر اشارہ کیا ہی آداب دعا مین پس اسی لئی اخیر مین ایسی حدیثین لاحق کی گئین کہ بیدار کرین خواب غفلت سی اور اونکی تاثیر آدمی پرہیزگار ہوجاوی پس چاہئی یون کہ جسکو اللہ تعالی توفیق اس کتاب کی دعاؤن کی پڑہنی کی دی وہ بعد اتمام وظیفہ کی جسقدر ہوسکی مطالعہ اوسکا بہی اپنی پر لازم کری اور اہل علم خیال اسکا نکرین کہ ہندی عبارت کو دیکہہ کر کیا کرینگی بلکہ بعد دیکہنی کے جب عجائب وغرائب اسکی معلوم ہونگی کہ ہر کسی کا مطلب اور حاجت برآری ہر امر کی اسمین موجود ہی آپ اپنی ہزار کام چہوڑ کر مشغول اپنی کو اسمین غنیمت اور بہبودی سمجہین گے کسواسطی کہ کوئی کام دین ودنیا کا ایسا نہین کہ اسمین عقدہ کشائی اوسکی نہوا اور زیادہ خوبی یہہ ہی کہ جب بہت سی کتابین دیکہین گے تب اتنی مطالب معلوم کرینگی اسمین بی محنت موجود ہین اور حکیم خیر اللہ شاہ نی کہ احباب عاجز کی سی ہین تاریخ اس شرح کی اتمام کی ظفر جلیل کہی اور یہی نام اسکا رکہا گیا یعنی اسپر عمل کرنی سی آدمی مطلب یاب وفتحیاب دارین کا ہوتا ہی ۱۲۵۳ اور بعد طیار ہونکی اول سی آخر تلک بیچ حضرت مخدومی مکرمی استادی مولوی محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا کی عرض کے اور ازراہ کرم عمیم کی باوجود بی استعدادی میری کی پسند فرمائی پس بعد اسکی بہی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرماوین شرحون سی تحقیق کر کر بنا دین کہ بندہ بہرحال تقصیروار ہی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ٭ آمین رب العالمین اور جسکو اللہ تعالی توفیق دی اسکی رواج دینی مین قصور نکری کہ حدیث شریف مین آیا ہی اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ ٭ یعنی جو اچہی بات کا

رستہ بتاتا ہی اوسکو بھی ثواب مثل ثواب کرنی والی اوسکی کی ہوتا ہی یا اللہ تو اس عاجز کو اور میری والدین
کو اور سب مسلمانون کو اس سی بہرہ مند کر اور اپنی رحمت خاص سی بخش دی اور ہماری گناہون پر
خیال نفرما اور اس کتاب کو قبول فرما اور خالص اپنی خوشنودی کی لئی گردان اور وہ کام کروا
ہمسی کہ جسمین تو راضی ہووی آمین یا معبود العالمین اور سند کتاب حصن حصین کی یہ ہی کہ پڑہی
یہہ کتاب فقیر محمد قطب الدین بن محمد محي الدین بن عبد المجید معروف بہ شاہ حاجی احراری الدہلوی
عفا اللہ عنہ نی حضرت مخدومی مکرمی معظمی مولوی محمد اسحق رحمہ اللہ سی اور اونکو سند ہی حضرت
شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سی اور اونکو حضرت شیخ ولي اللہ محدث دہلوی سی اور اونکو شیخ ابو طاہر
مدنی سی اور اونکو شیخ ابراہیم کردی سی اور اونکو شیخ احمد قشاشی سی اور اونکو شیخ احمد بن عبد القدوس
شناوی سی اور اونکو شیخ شمس الدین احمد بن محمد رملی سی اور اونکو شیخ زین الدین زکریا انصاری سے
اور اونکو حافظ وقت تقي الدین محمد بن محمد بن محمد بن فہد الہاشمي المکي سی اور اونکو مؤلف
کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن الجزري الشافعي سی اور احوال اس کتاب کی مؤلف کا
مولانا عبد العزیز محدث رحمہ اللہ نی بستان المحدثین مین یہہ لکہا ہی کہ نام انکا قاضی القضاۃ
شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علي بن یوسف بن عمر ہی اور کنیت انکی ابو الخیر اصل مین دمشقی
ہین پہر شیرازی اور مشہور ساتہہ ابن الجزری کی باپ انکا سوداگر تہا ایک مدت دراز
اونکی ہان فرزند نہ ہوا جب حج کو گئی آب زمزم پیا اور دعاء اولاد کی لئی کی حق تعالی نی
اونکو یہہ فرزند بزرگوار عطا فرمایا پچیسوین رمضان المبارک کی ہفتی کی رات مین بعد نماز
تراویح کی سنہ ۷۵۱ سات سو اکیاون ہجری مقدسہ مین دمشق مین پیدا ہوئی اور وہین نشو و نما
پایا اور فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قرأت کو کامل کیا کہ اوسمین مہارت کلی پیدا
کی اور مصر مین مدرسہ بنایا اوسکا نام دار القرآن رکہا بعد اوسکی شہر روم مین داخل ہوئی

اور اوس ملک وسیع مین علم قرأت اور حدیث کو پہیلایا اور لوگون کو نفع عظیم اونسی پہونچا خصوصا
ریاست علم قرأت کی ملکون اسلامیہ مین انکو مسلّم ہوئی اور تہی خوش شکل اور خوش لباس اور
زبان آور اور فصیح وبلیغ ملک روم مین انکو امام اعظم لقب دیا تہا اور بار ہا ساتہہ طواف
کعبی کے مشرف ہوی اور آخر شیراز مین استقامت پکڑی اور اوقات اونکی معمور تہی
ساتہہ ان تین شغلون کی قرأت قرآن کی یا سنانا حدیثون کا یا عبادت اور اونکی اوقات
مین ایک برکت محسوس تہی باوجودیکہ لوگ واسطی طلب ان دو علم شریف کی اونپر ہجوم رکہتی تہی
اور یہہ اوراد وعبادات بہی کرتی تہی اور پہر اوس قدر تصنیف کرتی کہ ایک کاتب جیّد زود نویس
لکہہ سکی اور سفر اور حضر مین بیدار اور قائم اللیل رہتی اور ہر گز روزہ پیر اور جمعرات کا اونسی فوت
ہوتا اور تین روزی ہر مہینی کی بہی رکہتی اور کتابین اونکی سب نافع مین النشر فی القرأة العشر کہ
بہت شہرت رکہتی ہی اور بہت کتابین کہ بعضون نی اونتالیس گنی مین تصنیف کین سنہ ۸۳۳
آٹہہ سو تین تیس مین وفات پائی الحمد للّٰہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً کہ دیباچہ اسکا تمام ہوا اور
متن اور شرح اوسکی شروع ہوتی ہی منہ الاستعانۃ وعلیہ التکلان
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللّٰہ بخشش کرنی والی مہربان کے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عُدَّتُہٗ لِلِقَائِہٖ کلمہ توحید کا سامان ہی واسطی دیدار خدا کی ف یہہ اشارہ
ہی حدیث قدسی کی مضمون پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِيْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِيْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِيْ یعنی
اللہ تعالی فرماتا ہی کلمہ توحید قلعہ میرا ہی جو کوئی داخل ہوا قلعہ میری مین امن مین ہوا عذاب میری سی اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ قَالَ الْفَقِیْرُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمِسْکِیْنُ

الْمُنْقَطِعِ اِلَى اللّٰهِ الرَّاجِيْ مِنْ كَرَمِهٖ اَنْ يُنْجِيَهٗ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ
الْجَزَرِيُّ الشَّافِعِيُّ لَطَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ فِيْ شِدَّتِهٖ ۔ یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر سردار خلق
کی کہ نام پاک اونکا محمد ہی اور اوپر اولاد اونکی کی اور اصحاب اونکی کی اور سلام بھیج کہتا ہی محتاج
بندہ ضعیف مسکین چھوڑنی والا لوگون کو رجوع کرنی والا طرف اللہ کی امیدوار کرم اوسکی کا
یہہ کہ خلاصی دیوی اوسکو قوم ظالمون سی محمد بیٹا محمد بیٹا محمد بیٹا جزری کا کہ شافعی ہی مہربانی کری اللہ
بلند سبب اس کتاب کی بیچ سختی اوسکی کی ۔ ف ۔ مصنف نی اپنی کو فقیر کہا بسبب اس آیۃ کی
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۔ یعنی اللہ توانگر ہی اور تم محتاج اور مسکین کہا بموجب اس حدیث کی اَللّٰهُمَّ
اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ۔ یعنی یا اللہ زندہ رکھ
مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون مین اور لفظ ضعیف کا اشارہ ہی اس آیت پر خُلِقَ
الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۔ یعنی پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور دعا مین اشارہ کیا اپنی حال پر کہ ایک ظالم نی گھیر
رکھا تھا اور جزری نسبت جزیرہ ابن عمر رض کی طرف ہی جسمین مصنف رہتا تھا اَمَّا بَعْدُ حَمْدِ اللّٰهِ
الَّذِيْ جَعَلَ الدُّعَاءَ لِرَدِّ الْقَضَاءِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهِ الْاَتْقِيَاءِ الْاَصْفِيَاءِ فَاِنَّ هٰذَا الْحِصْنَ الْحَصِيْنَ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
سِلَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ خِزَانَةِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ وَالْهَيْكَلُ الْعَظِيْمُ مِنْ قَوْلِ الرَّسُوْلِ
الْكَرِيْمِ وَالْحِرْزُ الْمَكْنُوْنُ مِنْ لَفْظِ الْمَعْصُوْمِ الْمَاْمُوْنِ بَذَلْتُ فِيْهِ النَّصِيْحَةَ ۔ بعد اس
تعریف خدا کی جسنی گردانا دعا کو واسطی پھیرنی تقدیر کی اور پیچھی پہنچانی رحمت خاص اور سلام کی
اوپر محمد کی کہ سردار نبیون کی ہین اور اوپر اولاد اور اصحاب اونکی کی کہ پرہیزگار برگزیدہ ہین
تحقیق یہہ قلعہ محکم کلام سردار رسولونکی سی ہی اور یہہ ہتیار مومنونکا خزانہ نبی امانت دار کیسی ہی اور یہہ
بڑا قول رسول بزرگ کیسی ہی اور یہہ تعویذ محفوظ کلام بچائی گئی گناہون سی ذکر کی گئی کیسی ہی خرچ کی

مینی اسمین نصیحت * ف * تقدیرین دوہین ایک معلّق دوسری مُبْرَم یعنی قطعی تقدیر معلّق دعا دوا سی بدلی جاتی ہی اور تقدیر مبرم کسی چیز سی نہین بدلی جاتی یہان معلّق ہی مراد ہی اور کلام نذر کسی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سی ہی کہ اُس مین تہے گناہون سی اور نصیحت خرچ کی یعنی اس کتاب کے تصنیف کرنی مین خیرخواہی مسلمانونکی کی ہی کہ سبکو فائدہ دیگی وَاَخْرَجْتُہٗ مِنَ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَۃِ اَبْرَزْتُہٗ عُدَّۃً عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَجَرَّدْتُہٗ جُنَّۃً تَقِیْ مِنْ شَرِّ النَّاسِ وَالْجِنَّۃِ * اور نکالا مینی اسکو حدیثون صحیح سی ظاہر کیا مینی اسکو درحالیکہ سامان ہی نزدیک ہر سختی کی اور خالص کیا مینی اسکو درحالیکہ سپر ہی کہ بچاتی ہی برائی آدمیون اور جنون کی سی ف یعنی اس کتاب کی حدیثون کو سبھی کی لئی بلاؤن سی اور حدیثون مین سی کہ اونین دعائین نہین ہین چہانٹ لیا مینی تَحَصَّنْتُ بِہٖ فِیْمَا دَہَمَ مِنَ الْمُصِیْبَۃِ وَاعْتَصَمْتُ مِنْ کُلِّ ظَالِمٍ بِمَا حَوَاہُ مِنَ السِّہَامِ الْمُصِیْبَۃِ * روکاؤ کیا مینی ساتہہ اسکی بیچ اوس چیز کی کہ پیش آئی مصیبت سی اور بچاؤ کیا مینی ہر ظالم سی سبب اوس چیز کی کہ جمع کیا اس کتاب نی تیرون پہنچنی والون سی * ف * یعنی نشانہ پر مراد تیرون سی دعائین اس کتاب کی ہین کہ جیسا تیر کام کرتا ہی نشانی پر ویسی ہی یہہ دعائین کام کرتی ہین اس لئی کہ رسول مقبول کی فرمائی مین ہرگز احتمال خطا کا نہین پس اونکا فرمانا کیون نہ تاثیر کری * وَقُلْتُ شِعْرٌ اَلَا قُوْلُوْا لِشَخْصٍ قَدْ تَقَوّٰی * عَلٰی ضُعْفِیْ وَلَمْ یَخْشٰی رَقِیْبَہٗ * خَبَاْتُ لَہٗ سِہَامًا فِی اللَّیَالِیْ * وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ مُصِیْبَۃً * اور کہا مینی شعر خبردار ہو کہو تم اوس شخص کو کہ تحقیق قوت ظاہر کی اوپر ناتوانی میری کی اور نہ ڈرا نگہبان اپنی سی چہپا رکہی مینی واسطی اوسکی تیر راتون مین اور امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہووین تیر اوسکو پہنچنی والی * ف * رقیب اوس نگہبان کو کہتی ہین جس سی کوئی چیز پوشیدہ نہو یہہ صفت پروردگار ہی مین پائی جاتی ہی بفحوای قول اللہ تعالی کی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ اِنَّمَا یُؤَخِّرُہُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْہِ الْاَبْصَارُ * یعنی اللہ تعالی کو

غافل نجات ظالمون کی ظلمون سی لیکن تاخیر دیتا ہی اونکو اوس دن کی لئی کہ ٹہر اوینگی آنکہین کہ وہ قیامت ہی اور مراد شر دفع وعائین سہیلی لت کی مین کہ بہت مقبول ہوتی ہین یعنی دعائین راوی کی کہ بمنزلہ تیرون کی ہین اوسکی دفع کی لئی کین مینی أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ أَنْ يَّنْفَعَ بِهٖ وَأَنْ يُّفَرِّجَ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ بِسَبَبِهٖ عَلٰى أَنَّهٗ مَعَ اقْتِصَارِهٖ وَاخْتِصَارِهٖ لَمْ يَدَعْ حَدِيْثًا صَحِيْحًا فِيْ بَابِهٖ إِلَّا اسْتَحْضَرَهٗ وَأَتٰى بِهٖ مانگتا ہون مین اللہ بڑی سی یہہ کہ نفع دی سبب اس کتاب کی یعنی سب مسلمانون کو ہر حالت مین اور یہہ کہ دور کری غم ہر مسلمان ہی سبب اسکی مانگتا ہون بنابر اسکی کہ تحقیق اسنی باوجود کوتاہی اور چہوٹی ہونی اپنی کی نہین چہوڑی کوئی حدیث صحیح بیچ باب اپنی کی یعنی دعا وغیرہ کی مگر کہ جمع کیا اوسکو اور لائی اوسکو ** ف ** اقتصار کہتی ہین لفظ اور معنی کی تہوڑی ہونی کو اور اختصار کہتی ہین اوسکو کہ لفظ تہوڑی ہون اور معنی بہت وَلَمَّا أَكْمَلْتُ تَرْتِيْبَهٗ وَتَبْيِيْنَهٗ طَلَبَنِيْ عَدُوٌّ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَّدْفَعَهٗ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَرَبْتُ مِنْهُ مُخْتَفِيًا وَتَحَصَّنْتُ بِهٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ فَرَأَيْتُ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ عَلٰى يَسَارِهٖ وَكَأَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا تُرِيْدُ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَرَفَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ الْكَرِيْمَتَيْنِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا فَدَعَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ ** اور جب پوری کی مینی ترتیب اور اصلاح اسکی طلب کیا مجکو دشمن نی کہ نہین ممکن تہا یہہ کہ دفع کری اوسکو کوئی مگر اللہ بر ترس بہاگا مین اوس سی چہپکر اور محافظت کی مینی ساتہہ اس قلعہ محکم کی یعنی ساتہہ پڑہنی اور ہمیشہ وظیفہ کرنی اسکی کی پس دیکہا مینی سردار رسولون کی کو خواب مین رحمت خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام اور اس حال مین کہ مین بیٹہا ہون بائین طرف اونکی اور گویا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کیا چاہتا ہی تو پس عرض کیے مینی اونسی ای رسول خدا دعا کرو اللہ تعالی سی میری لئی اور سب مسلمانون کی لئی پس اوٹہائی پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم نی دونو ہاتھہ بزرگ اپنی یعنی جیسی ادب دعا کا ہی اور مین دیکھتا ہون طرف دونو ہاتھون کی پس دعا کی پھر پھیری دونو ہاتھہ مونھہ بزرگ اپنی پر ف * بیٹھنا بائین طرف اپنی تھا کہ جانب دلکی ہی اور اشارہ ہی لیسر یعنی آسانی پر آور رادع اللہ لی وللمسلمین سی معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص دشمن دین کا تھا یا ظلم کرنی والا سب پر وکان ذلک لیلۃ الخمیس فھرب العدو لیلۃ الاحد وفرج اللہ عنی وعن المسلمین ببرکۃ ما فی ھذا الکتاب عنہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد رمزت للکتب التی خرجت منھا ھذہ الاحادیث بحروف تدل علی ذلک سلکت فیھا اخصر المسالک * اور تھا یہہ خواب جمعرات کی رات مین بھاگا دشمن اتوار کی رات مین اور دور کیا غم اللہ تعالی نی مجھسی اور سب مسلمانون سی بسبب برکت اوس چیز کی کہ اس کتاب مین ہی روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تحقیق اشارہ کیا مینی واسطی اون کتابون کی کہ روایت کین مینی اونسی یہہ حدیثین سات حرفون کی کہ دلالت کرین اون کتابون پر چلا مین بیچ ان رمز کتابون کی بہت چھوٹین راہین فجعلت علامۃ صحیح البخاری خ * ومسلم م * وسنن ابی داود د * والترمذی ت * والنسائی س * وابن ماجۃ القزوینی ق * وھذہ الاربعۃ عہ * وھذہ الستۃ ع * وصحیح ابن حبان حب * وصحیح المستدرک للحاکم مس * وابی عوانۃ عو * وابن خزیمۃ مہ * والموطا طا * وسنن الدارقطنی قط * ومصنف ابن ابی شیبۃ مص * ومسند الامام احمد ا * والبزار ر * وابی یعلی الموصلی ص * والدارمی می * ومعجم الطبرانی الکبیر ط * والاوسط طس * والصغیر صط * والدعاء لہ طب * ولابن مردویۃ مر * وللبیھقی فی * والسنن الکبیر لہ سنی * وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ی * پس کی مینی نشانی صحیح بخاری کی خ اور مسلم کی م اور سنن ابی داود کی

د اور ترمذی کی ت اور نسائی کی س اور ابن ماجہ قزوینی کی ق اور ان چارون کی یعنی ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ کی عہ اور ان چھئون کی یعنی بخاری مسلم ترمذی ابو داؤد نسائی ابن ماجہ کی کہ جنکو صحاح ستہ کہتی ہین ع اور نشانی صحیح ابن حبان کی حب اور صحیح مستدرک حاکم کی مس اور صحیح ابی عوانہ کی عو اور ابن خزیمہ کی مہ اور موطا کی طا اور سنن دار قطنی کی قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کی مص اور نشانی مسند امام احمد کی آ اور بزار کی ر اور ابو یعلی موصلی کی ص اور مسند دارمی کی می اور معجم کبیر طبرانی کی ط اور معجم اوسط طبرانی کی طس اور معجم صغیر طبرانی کی صط اور نشانی کتاب دعاء طبرانی کی طب اور کتاب دعاء ابن مردویہ کی مر اور کتاب دعاء بیہقی کی ق اور نشانی سنن کبیر بیہقی کی سنی اور نشانی کتاب عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی کی ی وَاَقُلْ مُرْ رَمْزِ مَنْ لَهُ اللَّفْظُ * اور پہلی لایا ہین اشارہ اوسکا کہ واسطی اوسکی لفظ ہی ف جہان اختلاف ہوتا ہی لفظونمین تو رمز اوسکی پہلی لاتا ہی جسکی لفظ حدیث کی روایت کی ہین اگرچہ رتبہ مین کم ہو جیسی ایک حدیث بخاری مین بہی آئی ہی اور ترمذی مین بہی اور لفظون مین فرق ہی اور اسمین ترمذی کی لفظ روایت کئی ہین تو ت پہلی لاویگا اور اگر لفظونمین اتفاق ہی تو ترتیب مذکور سی لاویگا کذا قال الملا علی القاری وَاِنْ كَانَ الْحَدِيْثُ مَوْقُوْفًا جَعَلْتُ قَبْلَ رَمْزِهٖ * مو * لِيُعْلَمَ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ لِمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْكُتُبِ وَذٰلِكَ قَلِيْلٌ حَيْثُ عَدِمَ الْمُتَّصِلُ اَوِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَلٰى اَنِّيْ لَمْ اَجْعَلْ هٰذِهِ الرُّمُوْزَ اِلَّا لِعَالِمٍ يَرٰى بِنَفْسِهٖ عَنِ التَّقْلِيْدِ اَوْ لِمُتَعَلِّمٍ يَتَعَرَّفُ صَحِيْحَ الْكُتُبِ وَالْمَسَانِيْدِ اور اگر ہو حدیث موقوف لکہا مینی پہلی اشارہ اوسکی کی لفظ مو کا تو کہ جانا جاوی کہ تحقیق یہہ حدیث موقوف ہی اون کتابون مین جنکا اشارہ کیا ہی بعد لفظ مو کی یعنی اگرچہ اور روینمین مرفوع ہو لیکن انمین موقوف ہی اور یہہ یعنی حدیث موقوف کا لانا کم ہی جہان کہین کہ نہ پائی گئی متصل یا جہان اختلاف کیا گیا ہے

اوسمین باوجود اسکی تحقیق نہین کی مینی یہہ اشارہ کر واسطی اوس عالم کی کہ بلند رکہتا ہی نفس اپنی کو
تقلید سی یعنی بی پروائی تقلید سی یا واسطی طالب علم کی کہ پہچانتا ہی صحیح کتابون کو اور مسند ونکو
ف مراد موقوف سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہونچی ہو بلکہ صحابی وغیرہ تک پہونچی ہو
کہ فلانی صحابی وغیرہ نی یون کہا اور مراد متصل سی یہان حدیث مرفوع ہی یعنی جہان کہین حدیث
مرفوع نہین پائی گئی یا پائی گئی ہی مگر اوسمین اختلاف کیا گیا ہی مرفوع غیر مرفوع کی ہونی مین تو اوس
حدیث کی پہلی علامت کی لئی رمز مو کی لکہی ہی اور مسند اون کتابون کو کہتی ہین کہ جنمین سند مین
صحابیون کی ہون بغیر ترتیب بابون کی خلاف بخاری وغیرہ کی کذا قال العلی ح وَاِلَّا فَفِی الْحَقِیْقَۃِ
لَا احْتِیَاجَ اِلَیْہَا لِعُمُوْمِ النَّاسِ فَلْیَعْلَمْ اَنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ جَمِیْعُ مَا فِیْہِ صَحِیْحًا
فَزَالَ الْاِلْتِبَاسُ ٭ وگرنہ پس حقیقت مین نہین احتیاج ہی طرف اشارون کی واسطی عام لوگون کی
پس جاننا چاہئی کہ تحقیق مین امید رکہتا ہون یہہ کہ ہووی سب اوس چیز کا کہ اس مختصر مین ہی صحیح یعنی
ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس دور ہوا شبہہ یعنی عام لوگون کی لئی کہ اسمین حدیث موضوع
نہین ہی وَقَدْ جَمَعَ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی ہٰذَا الْمُخْتَصَرُ اللَّطِیْفُ مَا لَمْ تَجْمَعْہُ مُجَلَّدَاتٌ مِنَ
التَّوَالِیْفِ وَاِذَا انْتَہٰی نَرْجُوْ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ نَجْعَلَ فِیْ اٰخِرِہٖ فَصْلًا یَفْتَحُ مَا اُقْفِلَ مِنْ
لَفْظِ مَا فِیْہِ قَدْ اَشْکَلَ ٭ اور تحقیق جمع کیا ہی شکر خدا تعالی کا اس مختصر لطیف نی اون حدیثون کو کہ
نہین جمع کیا اوسکو بڑی کتابون نی تصنیف ہوئی مین سی اور جب تمام ہووی یہہ کتاب امید رکہتی
ہین ہم خدا تعالی سی یہہ کہ کرین ہم بیچ آخر اسکی کی ایک فصل کہ کہولدی اوس چیز کو کہ بند کیا گیا لفظ
اوس چیز کی سی کہ اسمین مشکل ہو ف یعنی جو لفظ حدیث کی مشکل ہین اوسکی معنی کہولدی چنانچہ
مصنف نی بحسب وعدہ کی منہیہ لکہا کہ نام اوسکا مفتاح الحصن الحصین رکہا وَہٰذِہٖ مُقَدِّمَۃٌ
تَشْتَمِلُ عَلٰی اَحَادِیْثَ فِیْ فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالذِّکْرِ ثُمَّ اٰدَابِ الدُّعَاءِ وَالذِّکْرِ وَاَوْقَاتِ الْاِجَابَۃِ

وَ اَحْوَالِهَا وَ اَمَاكِنِهَا ثُمَّ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمِ وَ اَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى ثُمَّ مَا يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ

اِلَى الْمَسَاءِ وَ فِي طُولِ الْحَيٰوةِ اِلَى الْمَمَاتِ مِنْ جَمِيْعِ مَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ وَ صَحَّ النَّصُّ عَنْهُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الذِّكْرِ الَّذِيْ وَرَدَ فَضْلُهُ وَ لَمْ يَخْتَصَّ بِوَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ

ثُمَّ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِيْ يَمْحُو الْخَطِيْئَاتِ ثُمَّ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَ سُوَرٍ مِنْهُ وَ اٰيَاتٍ

ثُمَّ الدُّعَاءِ الَّذِيْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ * اور یہہ رسالہ مقدمہ ہی کہ شامل ہی اوپر حدیثون کی بیچ فضیلت دعا کی اور ذکر کی یہہ بیان آداب دعا کا ہی اور آداب ذکر کا اور وقتون قبولیت کا اور حالتون قبولیت کا اور مکانون قبولیت کا یہہ بیان اسم اعظم کا اور اسما حسنی کا یہہ بیان اون دعاؤن کا کہ پڑہی جاوین صبح سی شام تلک اور بیچ دراز کی زندگانی کی مرنی تلک یعنی اول عمر سی آخر عمر تلک تمام اون چیزون سی کہ احتیاج لائی جاتی ہی طرف اوسکی اور حال یہہ کہ صحیح ہوئی ہی نقل صریح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ بیان اوس ذکر کا کہ آئی ہی بزرگی اوسکی اور نہین خاص ہی ساتہہ کسی وقت کے وقتون سی یہہ بیان استغفار کا ہی جو مٹاتا ہی گناہون کو یہہ بیان فضیلت قرآن بزرگ کا اور سورتون اوسکی کا اور آیتون کا یہہ بیان اون دعاؤن کا کہ صحیح ہوئی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی طرح **ف** ای غیر مخصوص ساتہہ وقت کی لفظ کذلک کا فقط متعلق ہی ساتہہ دعا کی مگر اس توجیہ پر ملا علی قاری رح نی مشبہ کیا ہی اور کہا کہ تینون کی ساتہہ لگتا ہی یعنی ہر ایک استغفار اور قرأت اور دعا مذکورات کی لئی نہین ہی وقت مخصوص اوقات سی بلکہ لائق یہہ ہی کہ مواظبت کری ان پر طالب جمیع حالات اور مقامات مین اس لئی کہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ثابت ہوتا ہی اس آیت سی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا * یعنی ای ایمان والون یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت اور نہ مقید ہونا قرأت کا کسی وقت مین معلوم ہوتا ہی اس آیت سی اُتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ * یعنی پڑہ وہ چیز کہ وحی کی گئی طرف تیری کتاب سی اور ایسی ہی نہ مقید ہونا استغفار کا اس حدیث شریف سی طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا

یعنی خوشوقتی ہی اوسکو کہ پاوی اعمال نامہ اپنی مین استغفار بہت ثم ختمته بفضل الصلوة

علی سید الخلق و رسول الحق الذی ھدی اللہ تعالی بہ من الضلالة و بصر

من العمی فاوضح المحجة ولم یدع لاحد حجة صلی اللہ علیہ وسلم کلما ذکرہ الذاکرون

وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون ٭ پہر تمام کیا مینی اسکو ساتہہ فضیلت درود کی اوپر سردار

خلق کی اور رسول حق کی وہ جو راہ دکہائی اللہ تعالی نی بسبب اونکی گمراہی سی اور بینا کیا اندہی پن سے

پس روشن کی راہ سیدہی اور نہ چہوڑی کسی کی لئی حجت رحمت خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام جب

کہ یاد کرین اونکو یاد کرنی والی اور جب کہ غافل ہووین ذکر اونکی سی غافل **ف** مراد ہر وقت ہی

اس لئی کہ کوئی وقت غفلت یا ذکر سی خالی نہین بعضی محدثین نی اس درود شریف کو افضل درودونکا

لکہا ہی کذا ذکرہ الحرزبح

فضل الدعاء

یہہ حدیثین بیچ فضیلت دعاء کی ہین **ف**

معنی دعاء کی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سی کسی چیز کو بطور عاجزی اور مسکینی کی اور دعاء کرنی کی

بڑی فضیلت و ثواب ہی اور اللہ تعالی نی کلام اللہ مین کتنی جگہہ دعا کرنی پر رغبت دلائی ہی

اور بہت سی حدیثون مین بزرگی دعاء کی آئی ہی اور حدیثون صحیح اور قول علماء معتبر کیسی مستحب ہونا

دعاء کا معلوم ہوتا ہی کذا ذکرہ العلی بح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء

ھو العبادة ثم تلا وقال ربکم ادعونی الایة ٭ مص عہ حب مس ا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا ہی ہی بندگی پہر پڑہی یہہ آیۃ اور کہا پروردگار تمہاری نے

دعا کرو مجہی سا ری آیۃ پڑہی نقل کے یہہ حدیث ابن ابی شیبہ اور چاروں نی یعنی ابو داؤد و ترمذی

نسائی ابن ماجہ نی اور ابن حبان حاکم احمد نی **ف** اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ دعاء کی سوائی

کوئی چیز عبادت نہین یہہ حصر مبالغہ فرمایا معنی یہہ ہین کہ دعاء بڑا رکن عبادت کا ہی جیسی کہ اور جا

فرمایا الحج عرفة یعنی بڑا رکن حج کا وقوف عرفہ کا ہی اور ساری آیۃ یون ہی وقال ربکم ادعونی

اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۔ یعنی اور فرمایا رب تمہاری نے دعا کرو مجھی تا قبول کرون مین دعا تمہاری تحقیق جو لوگ کہ تکبر کرتی ہین عبادت میری سے یعنی دعا میری سی قریب ہی کہ داخل ہونگی دوزخ مین ذلیل ہوکر پس معلوم ہوا آیۃ سی کہ دعا باعث وجہ اور ثواب کی ہوئی پس جو چیز ایسی ہوئی عبادت ہی کذا ذکرہ الفخر رح مَنْ فُتِحَ لَهٗ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَةِ ۔ مص جو کوئی کہ کہولا جاوی واسطی اوسکی دروازہ بیچ دعا کے تم مین سی کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی قبولیت کی نقل کیا یہہ ابن ابی شیبہ نی ف یعنی توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی کذا ذکرہ الفخر رح فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ ۔ مس ع کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی بہشت کی نقل کی یہہ حاکم نی ف اس روایت مین بدلی ابواب الاجابۃ کی ابواب الجنۃ آیا ہی اور ذکر کرنی روایتون مختلف مین اشارہ لطیف اسپر ہی کہ دعا بہر حال خالی فائدہ سی نہین یا سبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد بر آتی ہی یا اگر مصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہی تو جزا اوسکی ہاتہہ سی نہین جاتی بلکہ سبب کہلنی دروازہ جنت کی ہوتی ہی کہ آخرت مین ذخیرہ رہتی ہی اور آخرت بہتر ہی دنیا سی فَاِنَّ الْاٰخِرَةَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۔ اسی لئی آیا ہی کہ بعضی آدمی کہ جنکی دعا نہ کرتی ہی دنیا مین جب دیکہینگے اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہی کہینگی کاشکی کوئی دعا ہماری دنیا مین نہ قبول ہوتی تو آخرت مین پورہ ذخیرہ ثواب کا پاتی کذا ذکرہ العلی رح فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ ۔ ت کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی رحمت کی اور نہین مانگی جاتی اللہ تعالی سی کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکی اس سی کہ مانگی جاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی ف مراد عافیت سی یہہ ہی کہ سلامتی ہو سب آفتون اور بیماریون اور بلائون ظاہری اور باطنی سی دین و دنیا مین کذا ذکرہ الفخر رح لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ ۔ ت ق حب مس ع نہین پہیرتی تقدیر معلق کو

کوئی چیز کو دعا۔ اور نہین زیادتی کرتی عمر مین کوئی چیز کر نیکی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی

ف مراد تقدیر سی یہان بُری چیز ہی کہ جسکی اوترنی کو آدمی بُرا جانتا ہی پس جب توفیق دیا گیا دعا کی

اللہ تعالی دُور کر دیتا ہی اوسکو یا آسان کر دیتا ہی پس بمنزلہ دور ہونی کی ہوتی ہی اور لفظ بر کا ظاہر

یہہ ہی کہ معنی اوسکی طاعت ہین کہ سب عبادت کو شامل ہی جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا وَ لٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ

اٰمَنَ آخر تک یعنی ولیکن نیکی والا وہ ہی کہ ایمان لاوی پس معنی حدیث کی دو ہین ایک یہہ کہ جب نیکی کیا عمر او

ضائع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسری یہہ کہ زیادتی عمر مین حقیقۃً ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی

نی یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ یعنی محو کرتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ رزق اور اجل سی جو کچھہ چاہتا ہی

اور صورت کمی زیادتی کی کشاف مین یہہ لکہی ہی کہ لوح محفوظ مین لکہا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا

عمر اوسکی چالیس برسکی ہوگی اور اگر جہاد بہی کریگا ساٹھہ برسکی پس اگر دونو کئی عمر ساٹھہ برسکی ہوئی

یہہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برسکی ہوئی یہہ کمی ہوئی کذا ذکر العلی رح ۷۵ یُغْنِیْ

حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ وَ الدُّعَآءُ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ یَنْزِلْ وَ اِنَّ الْبَلَآءَ لَیَنْزِلُ فَیَتَلَقَّاهُ

الدُّعَآءُ فَیَعْتَلِجَانِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ٭ مس ر طس ت نہین فائدہ کرتا ڈر تقدیر سی یعنی ڈرنا

اوترنی بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا نفع کرتی ہی اوس بلا سی کہ اوتری یعنی دفع ہوتی ہی یا صبر آجاتا ہی

اور اوس بلا سی کہ نہین اوتری یعنی ارادہ اوترنی کا رکہتی ہی اوسکو بہی دعا دُور کرتی ہی یا آسان کر دیتی ہی

اور تحقیق بلاء البتہ ارادہ اوترنی کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سی دعا پس لڑتی ہین دونون دن قیامت تک نقل کی یہہ حاکم نی

اور طبرانی نی اوسطین ف لڑتی ہین یعنی کشتی کرتی ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنی دیتی پس دعا سبب

رد بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسی سپر تیر کو روکتی ہی لڑائی مین کذا ذکر العلی رح لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ

عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ ٭ ت ق حب مس ت نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کی

دعا سی یعنی عبادتون قولی مین پس نماز و روزہ افضل رہا اس سی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم

نی مَن لَّمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ * ت مس ‡ جو کوئی نہ مانگی اللہ تعالی سی یعنی ساتھہ
زبان حال کی یا قال کی از راہ بی پروائی کے تو غصہ ہوتا ہی اللہ او سپر نقل کی یہہ ترمذی حاکم کی
ف غصہ اس لئی ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز ہی اللہ تعالی کی پس جسنی دعا نکی تکبر متکبرون مین گنا
گیا کذا ذکرہ العلی رح مَنْ لَّمْ یَدْعُ اللّٰہَ غَضِبَ عَلَیْہِ ‡ مص ‡ جو کوئی نہ دعا کری اسد تعا لی
سی غصہ ہوتا ہی وہ او سپر نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ لَنْ
یَّہْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ * حب مس ‡ نہ تہکو یعنی کاہلی اور قصور نکرو دعا مین اسلئی
کہ تحقیق ہرگز نہین ہلاک ہوتا ساتھہ دعا کی کوئی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی مَنْ سَرَّہٗ اَنْ
یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْیُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ ت ‡ س
جسکو خوش لگی یہہ کہ قبول کری اسد تعالی دعا اوسکی نزدیک سختیون اور غمون کی پس چاہئی کہ بہت
کری دعا فراخی کی حالت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلئی کہ مومن کی شان سی یہہ ہی کہ
اللہ تعالی سی التجا کری پہلی اضطرار کی بخلاف کفار فجار کی کہ جب اونکو سختی اور غم پہونچتی ہی دعاء
کرتی ہین اور فراخی مین اسراف کرتی ہین اور دعاء چہوڑ دیتی ہین جیسی کہ اسد تعالی نی فرمایا وَاِذَآ
اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ‡ یعنی جب انعام
کرتی ہین ہم آدمی پر مونہہ پہیر لیتا ہی اور دور کر لیتا ہی گردن اپنی اور جب پہونچتی ہی اوسکو برائی پس صاحب دعاء
چوڑیکا ہوتا ہی یعنی بہت دعاء کرتا ہی کذا ذکرہ العلی رح اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَ
عِمَادُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مس ‡ دعا ہتہیار مومن کا ہی یعنی دور
کرتا ہی اوس سے بلا آپسی اور غیر سی اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانون کی اور زمین
کی یعنی اوس سی تاریکیان ظاہر و باطن آسمان و زمین والون کی جاتی ہین نقل کی یہہ حاکم
نی ف نماز کو بہی اور حدیث ستون دین کا فرمایا پس منافات نہین ہی اس لئی کہ ایک

جت کی کسی ستون ہوتی ہین اور نماز ہی تو مشتمل ہی دعا کو کذا ذکر العلی رح مرّ صلّی اللہ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ مُبْتَلِیْنَ فَقَالَ اَمَا کَانَ ھٰؤُلَاۤءِ یَسْئَلُوْنَ اللہَ الْعَافِیَۃَ ترجمہ
گذری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تہی کسی بلا مین پس فرمایا کیا نہین تہی یہہ یعنی غالت
جن مین کہ مانگتی خدا سی عافیت دائم نقل کی یہہ بزار نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جسنی لازم
کیا دعاء کو زمین مین محفوظ رہا بلا سی اور جسنی ترک کی اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کیطرف ہوئی
بلا سزا اوسکی کذا ذکر العلی مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْصِبُ وَجْھَہٗ لِلہِ تَعَالیٰ فِیْ مَسْئَلَۃٍ
اِلَّآ اَعْطَاھَا اِیَّاہُ اِمَّآ اَنْ یُّعَجِّلَھَا لَہٗ وَاِمَّآ اَنْ یَّدَّخِرَھَا لَہٗ ترجمہ نہین کوئی مسلمان
کہ قائم کری منہہ اپنا واسطی خدا تعالی کے دعا مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اسکا سوال اوسکا یا یہہ
جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا مین اور یا یہہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکی لئی نقل کی یہہ احمد نے
ف یعنی آخرت مین بہت سا ثواب اوسکا دیگا یا بخشیگا کچہہ گناہ اوسکی غرض کہ اللہ تعالی
ضائع نہین کرتا اجر نیک کار کا پس تاخیر کی صورت مین طالب کو دعا کا چہوڑنا نچاہئی اسلئی
کہ کلام اللہ مین آیا ہی عَسٰۤی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللہُ
یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکہتی ہو اور واقع مین وہ تمہاری لئی بہتر ہوتی ہی
اور بعضی چیز دوست رکہتی ہو اور وہ بری ہوتی ہی تمہاری لئی اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتی
پس آدمی بہلائی برائی اپنی نہین جانتا سوا اللہ کی پس لازم ہی بندی کو کہ قائم ہو وی حق بندگی مین اور تسلیم
اوسکو امر ربوبیت کا یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دعاء بندی کے قبول ہوتی ہی چنانچہ حاکم نی روایت
کی ہی کہ بلا دیگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین اور سامنی کہڑا کرکر پوچہیگا کہ اے بندی میری حکم کیا تہا
مینی تجکو کہ دعا کری تو مجہسی اور مینی وعدہ کیا تہا کہ قبول کرونگا پس آیا تو نی دعا کی تہی کہیگا ہان اے
رب میری پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہین کی تو نی کوئی دعا مگر کہ قبول کی مینی تیری لئی آیا فلانی دن

نہین دعا کی تہی تو نی کہ دور کردون غم تیرا کہ اوترا تہا تجہ پر پس دور کردیا مینی تجہسی پس عرض کریگا سچ ہی رب میری
پس فرماویگا وہ تو جلدی قبول کی مین نی دعا تیری دنیا مین اسی طرح فلانی فلانی روز بہر دعا کی تہی تو نی غم کی
اوترنی پر کہ دور کرون اوسکو پس نہ دیکہا تو نی دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان ای رب میری پس
فرماویگا ذخیرہ رکہی مین نی تیری لئی جنت مین بدلی اوسکی ایسی چیزین اسی طرح اور حاجت کو
پوچہ کر فرماویگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مومن نی نہین کوئی دعا کی ہوگی مگر کہ اللہ تعالیٰ بیان کریگا
تعجیل اوسکی یا ذخیرہ اوسکا پس کہیگا مومن اوسوقت کاشکی کوئی دعا میری دنیا مین تعجیل نکرتی یہہ اختصار ہی حدیث
بڑی کا ذکر کی یہہ ملا علی رح نی اور شیخ فخر الدین رح نی لکہا ہی کہ دعا بندی مسلمان کی البتہ مقبول ہی نزدیک
پروردگار کی لیکن بنا بر مصلحت کی کبہی دیتا ہی دنیا مین اور کبہی ذخیرہ کرتا ہی آخرت کی لئی حاصل یہہ کہ دعا بندگی ہی
کہ وقت اوترنی بلا کی یا نزدیک خوف اوترنی کی بندہ ساتہہ اوسکی حکم کیا گیا ہی جیسی کہ ساتہہ نماز روزہ کی حکم کیا
گیا ہی جب وقت آوی **نظم** از دعا بود مراد عاشقان * جز سخن گفتن بآن شیرین دہان * ای اخی دست
از دعا کردن مدار * با قبول و بارد او بیت چہ کار * گر اجابت کردشان ہو المراد * ورنہ با دیدار نقد آمید شاد
ور کند رد لذت آن بیشتر * بہر تقریب سخن یا رد کر * **الذکر** یہہ بیان فضیلت ذکر کا ہی **ف**
فضیلت ذکر کی ثابت ہی آیتون قرآن مجید کیسی مثل قول اللہ تعالیٰ کی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یعنی پس یاد کرو مجکو
یاد کرونگا مین تمکو اور سفیان بن عُیَیْنَہ نی کہا ہی کہ خبر مجہی پہونچی ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نی فرمایا بندون اپنی کو
ایک چیز دی ہی مین نی کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو دیتا مین تو تحقیق نعمت بزرگ انکو دیتا مین وہ یہہ ہی
فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ اور احیاء العلوم مین ثابت بنانی سی نقل کیا ہی کہ کہا مین جانتا ہون جسوقت کہ پروردگار
تعالیٰ مجکو یاد کرتا ہی یارون نی تعجب کیا اور پوچہا کیونکر جانتا ہی تو کہا مین یاد کرتا ہون اوسکو تو وہ بہی
مجہی یاد کرتا ہی اور شیخ علی متقی رحمۃ اللہ نی لکہا ہی کہ ذکر یہہ ہی کہ خلاصی پاوی غفلت و نسیان سی ساتہہ
دوام حضور قلب کی ساتہہ حق کی اور لیوی نام خدا تعالیٰ کا ساتہہ زبان و دل کی اور افضل یہہ ہی کہ ذکر

دل اور زبان سی ہو اور اگر ایک سی ہو تو بس ساتہہ دل کی افضل ہی ایسا ہی کہا نووی نی شرح مسلم مین اور برابر ہی ذکر ذکر جلالت کا یعنی اسم ذات کا یا صفتونکا صفات الٰہی سی یا ایک حکم کا احکام اوسکی سی یا فعل کا افعال اوسکی سی پس متکلم ذاکر ہی اور فقیہ ذاکر ہی اور مدرس اور مفتی اور واعظ ذاکرین اور متفکر عظمت اور جلال اوسکی مین ذاکر ہی کذا قال الفخریح یَقُولُ اللّٰهُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْهُ اَلْحَدِيْث * خ م ت س ق فرماتا ہی اللہ تعالی مین نزدیک کمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتہہ میری رکہتا ہی اور مین ساتہہ اوسکی ہون یعنی ساتہہ توفیق و رحمت و مدد کی جب یاد کرتا ہی مجکو پس اگر یاد کری مجکو ذات اپنی مین یعنی چپکی سی یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین اور اگر یاد کری مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہی اوس سی فرمایا آخر حدیث تک نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی ف نزدیک کمان بندی اپنی کی ہون یعنی معاملہ کرتا ہون بندی سی موافق کمان اوسکی کی اور کرتا ہون اوس سے جو توقع رکہتا ہی مجسی مراد ہی رغبت دلانی اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب رکہی اور کمان اچہا رکہی کہ بخشیگا مجکو جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا حکم فرماویگا جب وہ کنارے دوزخ پر کھڑا رہیگا عرض کریگا ای رب میری میرا کمان تیری ساتہہ اچہا تہا فرماویگا اللہ تعالی پہیر لاؤ اسکو اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ اور حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور پہر امید وار بخشش کا رہی اور بغیر عمل کی امید رکہنی لوہا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مراد چپکی سی ذکر قلبی ہی یا آہستہ پڑہنا زبان سی یاد کرتا ہون مین ذات اپنی مین یعنی بغیر اطلاع حال اوسکی کی کسی مخلوق اپنی پر یا چپکی سی دونگا ثواب اوسکو آپہی کسی اور پر نہین سونپنی کا یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ ذکر قلبی افضل ہی پہر زبانی چپکی کا اس لئی کہ وارد ہوا ہی کہ وہ ذکر خفی کہ نہین سنتی ہین اوسکو

حفظہ یعنی فرشتی اعمال لکہنی والی ستتر درجہ افضل ہی اور وارد ہوا ہی کہ خیر الذکر الخفی جماعت بہتر یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا کی پس دلیل ہوئی یہہ حدیث مذہب معتزلہ کی کہ ملائکہ افضل ہین انبیا اور بشر سی اور آخر حدیث کا یہہ ہی کہ اگر کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اور آوی طرف میری ایک بالشت نزدیکی ڈہونڈہون مین اور آؤن طرف اوسکی ایک گز اور اگر نزدیکی ڈہونڈہی ساتہہ میری ایک گز نزدیکی ڈہونڈہون طرف اوسکی مقدار پہیلانی دونو ہاتہونکی اور اگر آوی میری پاس پیادہ دوڑون مین طرف اوسکی تیز رو حاصل یہہ کہ بندہ اگر تہوڑیسی بہی رجوع اودہر کرتا ہی وہان سی توجہ اور التفات اور رحمت اس سی زیادہ ہوتی ہی کذا ذکرہ العلی والفخر ح اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ

وَاَزْکَاہَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِہَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّہَبِ وَ

الْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَہُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا

بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ ت ق مس ا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بہترین عملون تمہاری کے اور بہت پاکیزہ اونکی نزدیک پادشاہ تمہاری کے اور ساتہہ بہت بلند اعمالکی درجون تمہاری مین یعنی جنت مین اور ساتہہ بہترکی تمہاری لئی خرچ کرنی سونی اور چاندی کیسی اور ساتہہ بہترکی تمہاری لئی اس سی کہ ملو تم دشمنون اپنی سی یعنی کافرونسی جہاد مین پس مارو تم گردنین اونکی یعنی مار ڈالو تم بعضی اونکی کو اور مارین وہ گردنین تمہاری یعنی سبکی بالبعضون کی کہا اصحاب نی ہان خبر دیجئی فرمایا رسول خدا نی وہ ذکر اللہ کا ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ حاکم احمد نی **ف** اچہا ہونا ذکر کا اور بلند ہونا اوسکا اس سبب سی ہی کہ تمام عبادات مالیہ اور بدنیہ شاقہ مثل خرچ کرنی سونی اور چاندی سی اور لڑنی کی کفار سی وسیلی ہین طرف تقرب خدا تعالی کی اور ذکر مقصود اعلی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ یعنی مین ہمنشین اوسکا ہون جو یاد کرتا ہی مجکو پس ذکر خلاصہ عبادات وطاعات کا ہوا اور افضل انواع ذکر کا قرآن شریف ہی چنانچہ

فضیلت اخیر کتابین آویگی اور یہ بنا پر تا علوم دین کا افضل ہی بایہمہ ہی فکر سی جیسی کہ اکثر حدیثون سی
معلوم ہوتا ہی اسلئی کہ یہہ ذکر با معنی ہی اور سبب عمل کا ہی کذا قال العلی رح اور مشہور یہہ ہی
کہ عبادت متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو بہونچی افضل عبادت لازم سی ہی کہ نفع اوسکا خاص کرنی والے
کی ذات پر ہو ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتہہ غیر ذکر کی ہی اور ذکر اوس سی مستثنی ہی ولذکر اللہ اکبر
کذا قال النحریر رح مَا صَدَقَةٌ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ * طس نہین کوئی صدقہ بہتر ذکر خدا کیسی
نقل کے یہہ طبرانی نی اوسط مین ف صدقہ اوس مال کو کہتی ہین جسکی دینی مین امیدوار ثواب کا
ہو اللہ تعالی سی اس حدیث مین تسلی ہی فقراء صابرین کو کذا قال العلی رح اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً
يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
تَنَادَوْا هَلُمُّوا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا اَلْحَدِيْث
خ م ت تحقیق اللہ کی لئی فرشتی ہین یعنی سوای حفظہ کی کہ مقصود اونکی خلقی ذکر کی ہین پہرتی ہین
راہون مین ڈہونڈتی ہین ذکر کرنی والونکو یعنی تو کہ اونسی ملین اور دعا کرین اونکی لئی پس جب پاتی ہین بعضی
اونکی ایک جماعت کو کہ یاد کرتی ہین اللہ عز وجل کو پکارتی ہین آپسمین آؤ تم طرف حاجت اپنی کی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گہیر لیتی ہین اونکو ساتہہ پرون اپنی کی آسمان دنیا تلک فرمایا آخر حدیث
تلک نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف باقی حدیث یہہ ہی کہ جب فرشتی جناب باریتعالی مین
جاتی ہین تو پوچہتا ہی اونسی پروردگار عالم کا حال یہہ کہ وہ بہت جانتا ہی اونسی کیا کہتی ہین بندی میری
ملائکہ جواب مین عرض کرتی ہین کہ ساتہہ پاکی اور بڑائی کی یاد کرتی ہین تجہکو اور تعریف کرتی ہین تیری
اور ساتہہ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجہکو پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہی اونہون نی مجہکو عرض کرتی
ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی نہین دیکہا اونہون نی تجہکو پس فرماتا ہی رب العزت کیا حال ہو اگر دیکہین
مجہکو کہتی ہین فرشتی اگر دیکہین وہ تجہکو ہودین وہ بہت کرنی والی عبادت تیری اور بہت

بیان کرین بزرگی تیری اور بہت کرین تسبیح تیری پس فرماتا ہی اللہ پس کیا مانگتی ہین مجھسی عرض کرتی
ہین فرشتی مانگتی ہین تجھسی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالے کیا دیکھی ہی اونہون نے بہشت عرض کرتی ہین
قسم ہی اللہ کی ای رب ہمارے نہین دیکھی اونہون نی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی الس کیا حال ہو
اگر دیکھین وہ بہشت عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکھین اوسکو ہوون بہت اوسپر حرص کرنی والے
اور بہت طلب کرین اوسکو اور بہت اوسمین کرین رغبت پھر فرماتا ہی اللہ پس کس چیز سی پناہ مانگتی ہین
عرض کرتی ہین فرشتی پناہ مانگتی ہین دوزخ سی فرماتا ہی اللہ پس کیا دیکھا ہی اونہون نی اوسکو کہتی
ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی ای رب نہین دیکھا اونہون نی اوسکو فرماتا ہی اللہ تعالی الس کیا حال ہو
اگر دیکھین اوسکو عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکھین اوسکو ہوون بہت اوس سی بھاگنی والی اور بہت
اوس سی ڈرنی والی فرماتا ہی اللہ تعالی الس گواہ کرتا ہون مین تمکو تحقیق مینی بخشدیئی گناہ اونکی پس
عرض کرتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سی کہ فلانا شخص آبیٹھا ہی ذکر کرنی والون مین نہین ہی ذکر
کرنی والا سوا اسکی نہین کہ آیا تھا کسی کام کی لئی فرماتا ہی اللہ تعالی وہ بیٹھنی والی ہین کہ نہین بدبخت
ہوتا ہمنشین اونکا کذا فی المشکوٰۃ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ
الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ خ م مثل اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہی پروردگار اپنی کو یعنی ہمیشہ یا کبھی کبھی
اور اوس شخص کی کہ نہین یاد کرتا پروردگار اپنی کو یعنی مطلق یا کبھی کبھی مانند زندی اور مردی کی ہی نقل
کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** حاصل یہہ ہی کہ ذکر حیات قلب ذاکر کی ہی اور غفلت موت اوسکی ہے
اور جیسی کہ زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنی والا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتا ہے
اور نہ یاد کرنی والا کہ اوسکو اپنی عمل سی بہرہ نہین مانند مردی کی ہی کہ اوسکو زندگی سی کچھ بہرہ نہین
ہوتا **بیت** زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ؛ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد
کذا ذکر العلی والمخرج لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ

غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ م ت ق
نہین بیٹھتی ہی ایک قوم کہ یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو مگر کہ گھیر لیتی ہین اونکو فرشتی یعنی وہ جو ذکر والون کو
ڈھونڈھتی پھرتی ہین اور ڈھانپلیتی ہی اونکو رحمت اور اوترتی ہی اوپر تسکین خاطر کی اور یاد کرتا ہی اونکو
اللہ بیچ اون لوگون کی کہ نزدیک اوسکی ہین نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نی **ف** سکینہ
خاطر جمعی دلکی ہی کہ اوسکی سبب سی خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوا اللہ کی دلسی نکل
جاتی ہی اور حضور ساتہہ اللہ کی ہم پہونچتا ہی اور مراد اون لوگون سی کہ نزدیک اوسکی ہین فرشتی مقرب
ہین کہ جنہون نی کہا تہا حضرت آدم علیہ السلام کی پیدا کرنی کی وقت ای اللہ ایسی کو پیدا کرتا ہی جو کہ زمین
مین فساد اور خون ریزی کریگا اونسی بطور فخر کی فرماتا ہی اس لئی کہ باوجود موانع کی کہ نفس ہے
اور شیطان اور علائق نہین غافل رہتی اوسکی ذکر سی کذا ذکرہ العلی رح یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ شَرَائِعَ
الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَنْبِئْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا
مِنْ ذِكْرِ اللهِ ت ق حب مس مص ایک شخص نی عرض کیا ای رسولخدا کی تحقیق
احکام اسلام کی تحقیق بہت غالب ہوئی ہین مجہپر پس خبر دو مجکو ساتہہ ایسی چیز کی کہ بہروسا کرون مین ساتہہ
اوسکی فرمایا ہمیشہ رہی زبان تیری تر ذکر اللہ کی سی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی
شیبہ نی **ف** شرائع اسلام کی یعنی علامتین اسلام کی قسم نوافل سی کہ دلالت کرتی ہین صدق
اسلام مسلم کی پر غالب ہوئی ہین یعنی متعدد ہوئی ہین اور اوس حد کو پہونچی ہین کہ عاجز ہون سبکی
کرنی سی او متحیر ہون بعضی کی کرنی مین کہ کونسی افضل ہی کہ اختیار کرون آور تری زبان کی کنایہ
ہی سہولت اور آسانی اور روانی زبان سی جیسی کہ خشکی زبان کی عبارت ہی رکنی اوسکی سی اور زبان
سی یا زبان قلبی مراد ہی کیونکہ یہہ زبان ہمیشہ تر نہین رہ سکتی یا اسی زبان کو فرمایا مبالغۃً یا
بحسب طاقت کی ہو یا جمع دونون مین کہ دل و زبان سی ہو پس یہہ نور علی نور ہی کذا ذکرہ العلی رح

اٰخِرُ کَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَیْہِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَیُّ الْاَعْمَالِ
اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ٭ حب مر طکہا
معاذ نی آخری کلام کہ جدائی کی مینی اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی وقت رخصت کی مین نی یہہ
کہ عرض کیا مینی کونسا عمل بہت پیارا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مری تو
اوس حالت مین کہ زبان تیری تر ہو ذکر اللہ کی سی نقل کی یہہ ابن حبان بزار طبرانی نی ف تر ہو یعنی
بسہولت تیری زبان پر ذکر جاری ہو اسمین اشارہ ہی اسپر کہ خلاصہ اعمال کا ذکر اللہ تعالی کا ہی اور مدار
اوسکا حسن خاتمہ پر ہی جیسی کہ وارد ہوا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہو پہر مری اسی پر مگر کہ
داخل ہوگا بہشت مین اور اشارہ ہی اسپر کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات مین سبب ہوتا ہی حاصل
ہونی ذکر کا وقت مرنی کی جیسی کہ روایت کیا گیا ہی کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَکَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ
یعنی جسطرح جیتی رہو گی ویسطرح مرو گی اور جس طرح مرو گی ویسطرح اوٹہائی جاؤ گی کذا ذکر العلی ح
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ
حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰہِ فِیْہِ تَوْبَۃً اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃَ
بِالْعَلَانِیَۃِ ٭ ط ٭ کہا معاذ بن جبل نی عرض کیا مینی ای رسول خدا کچھہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر او پر
اپنی تقوی اللہ کا جب تلک طاقت رکہی تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتہر اور درخت کی اور جو کچھہ
کی ہو تو نی برائی یعنی گناہ یا غفلت پس پیدا کر خالص واسطی اللہ کی اوسمین یعنی بیچ حق اوس برائی کے
یا برائی کی لئی توبہ توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کی اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کی نقل کی یہہ طبرانی نی
ف یہہ عرض ہی وقت رخصت کی معاذ نی طرف یمن کی کی کر ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ عرض اول
حدیث سابق سی کی ہو اور تقوی یعنی پرہیزکاری حرام چیزون سی اور احتراز متابعت ہوا سی اور ارتکاب فواحش
سی ہی اور حقیقت مین تقوی محافظت کرنا حدود الٰہی کا اور وفا کرنا عہدون اوسکا ہی اور یہہ کئی قسم پر ہے

تقوی عوام کا یہہ ہی کہ فرمان برداری احکام الٰہی کی کری اور بچی منع چیزون سی اور تقویٰ خواص کا موافقت بندی کی ہی ساتھہ پروردکار کی اوس چیز مین کہ مقدر ہی اوسکی حق مین حضرت ابن عمر کی روایت ہی کہ متقی وہ ہی جو اپنی لئی کسی سی سوای ایزد سبحانہ کی امید نیکی کی نرکھی اور یاد کرنا نزدیک ہر درخت و پتھر کی اشارہ ہی طرف مقام مشاہدی کی کہ ہر چیز دلیل ہی اوپر وحدانیت اللہ تعالےٰ کی یعنی جو چیز دیکھی جاتی کہ اوسکی قدرت کاملہ سی پیدا ہوئی ہی اور اسکا بنانی والا ایک ہی کوئی شریک اوسکا نہین اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کری اگر گناہ پوشیدہ کیا تہا توبہ بہی پوشیدہ کری اور اگر ظاہر کیا ہی توبہ بہی ظاہر کری مستحب یونہی ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ بمجرد صادر ہونی گناہ کی توبہ کرنی واجب ہی یا مستحب چنانچہ نووی سی منقول ہی کہ بعد گناہ کی بغیر ڈھیل کی توبہ کرنی واجب ہی اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اس صورت مین اگر تاخیر کریگا تو بین ایک گناہ اور اوسکی ترک کا لازم آویگا کذا ذکر العلی والفرح مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ عَمَلًا اَنْجٰی لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط ا مص نہ عمل کیا کسی آدمی نی کوئی عمل کہ بہت نجات دینی والا ہو اوسکو عذاب اللہ کی سی ذکر اللہ کیسی نقل کی یہہ طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نی ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی عذاب سی قیامت کو چھٹکارا نہین کروانی کا سبب افضل ہی قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تَضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ قَالَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ط مص طس صط عرض کیا صحابون نی اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین مگر یہہ کہ مارے ساتھہ تلوار اپنی کی یہان تلک کہ ٹوٹ جاوی تلوار فرمایا اسکو یعنی وَلَا الْجِهَادُ کو حَتّٰى يَنْقَطِعَ تک تین بار نقل کی یہہ طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط اور صغیر مین ف اور نہ جہاد یعنی جو جہاد خالی ہو ذکر سی اور جس جہاد مین ذکر بہی ہو نری ذکر سی افضل ہو کا حاصل یہہ کہ نرا ذکر افضل ہی

اور بڑی عبادت سی یعنی جو خالی ہو ذکر سی لیکن جب ذکر ملیگا ساتھہ ایک عمل کی پس شک نہین کہ وہ
افضل ہوگا بڑی ذکر سی کذا ذکر العلی رح اور بیہقی نی عبد اللہ بن عمر سی روایت کی ہی وَلَا اَنْ
يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتّٰى يَنْقَطِعَ اس سی معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہونچی تو بھی ذکر افضل
نہین پس ان دونون حدیثون مین مخالفت ہوئی پس حنفی نی کہا ضرور پڑی ترجیح ایک حدیث
کی دوسری پر یا کہین کہ کسی راوی کو وہم ہوا اور قہستانی نی توجیہہ سہل نقل کی ہی وہ یہہ ہی کہ
اِلَّا اَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ بدل ہی جہاد سی اور کلمہ اِلَّا کا زائد ہی پس اس صورت مین یہہ حدیث مخالف نہین
ہونی کی ساتھہ حدیث ابن عمر کی کہ بیہقی نی روایت کی ہی اور ساتھہ حدیث اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ
آخر تک کی اور ساتھہ تمام حدیثون کی کہ دلالت رکھتی ہین اوپر فضیلت ذکر کی جہاد خاص پر کذا ذکر
الفخر رح لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِيْ حِجْرِهٖ دَرَاهِمُ يَقْسِمُهَا وَاٰخَرُ يَذْكُرُ اللّٰهَ كَانَ الذَّاكِرُ
لِلّٰهِ اَفْضَلَ * ط اگر تحقیق ایک آدمی ہو کہ گود اوسکی مین درہم ہون کہ بانٹتا ہو اونکو یعنی اور ذکر
نہ کرتا ہو اور دوسرا ہو کہ ذکر کرتا ہو اللہ کا یعنی اور درہم نہ بانٹتا ہو تو ہوگا ذکر کرنی والا خالص
واسطی اللہ کی افضل نقل کی یہہ حدیث طبرانی نی ف اس لئی کہ جو اللہ تعالی کو یاد کرتا ہی اللہ تعالی
اوسکو یاد کرتا ہی اور اللہ کا یاد کرنا اپنی بندیکو افضل ہی ہر چیز سی کذا ذکر العلی رح اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ
الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ * ت
جب گذرو تم باغون جنت کی مین پس میوہ کہاؤ کہا صحابیون نی ای رسول اللہ کی اور کیا ہین باغ
جنت کی فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف معنی یہہ ہین کہ جب گذرو تم ایک جماعت پر کہ یاد کرتی
ہون اللہ تعالی کو ایک مکان مین پس تم بھی اونکی ساتھہ یاد کرو یا سنو ذکر اونکا اور اونکی متابعت اس لئی
کہ وہ باغ جنت مین اب بھی اور آئندہ کو بھی فرمایا اللہ تعالی نی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ
بعضون نی جنتان کی یہہ بھی معنی کی ہین کہ ایک جنت دنیا مین یعنی حلقی ذکر کی اور دوسری عقبی مین اور

میوہ کہاؤ یعنی کرو اوسمین وہ چیز کہ سبب ہووی حاصل ہونی باغون جنت کا قسم تسبیح اور تحمید اور تہلیل سی اور بعضی شارحین حدیث نی لکہا ہی کہ حلقی ذکر کی مسجد مین مراد ہین او بہون نی حمل کیا ہی اس حدیث پر کہ مضمون اوسکا یہہ ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب گذرو تم باغون جنت پر چرو تم ابو ہریرہ نی کہا کیا ہین وہ فرمایا مسجدین ابو ہریرہ نی کہا چرنا اونکا کیا ہی فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ اظہر یہہ ہی کہ یہان مطلق حلقی مراد ہین اور حلقی مسجد کی افضل ہوتی ہین اور نووی نی کہا ہی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ جیسا ذکر مستحب ہی حلقی مین بیٹہنا ذکر کی لئی بہی مستحب ہی کذا ذکر العلی والنخر

رح يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ قِيلَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ ‫۞‬ حب طص ‫۞‬

فرماتا ہی اللہ غالب اور بزرگ قریب ہی کہ جانین گی صاحب جمع کی یعنی قیامت والی اوس دن کہ کون ہین صاحب بزرگی کی یعنی لائق اکرام کی کہ جن پر اللہ تعالی انعام و بخشش کریگا عرض کی صحابہ نی کون ہین صاحب بزرگی کی ای رسول اللہ کی فرمایا صاحب مجلسون ذکر کی مسجدون سی نقل کی یہہ ابن حبان طبرانی ابو یعلی نی ف مِنَ الْمَسَاجِدِ بیان ہی مجالس کا اور بعضی نسخون مین فِی ہی بجای مِنْ کی یعنی وہ مجلس والی ذکر کی کہ واقع ہی مسجدین یعنی دنیا اور بازار دنیا کو ترک کرکر مشغول ہوئی ہین ساتہہ ذکر خدا کی مسجدون مین اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ذکر اللہ کا مسجدون مین افضل ہی غیر مسجد سے کذا ذکر العلی

رح مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا لِقَلْبِهٖ بَيْتَانِ فِي اَحَدِهِمَا الْمَلَكُ وَفِي الْاٰخَرِ الشَّيْطَانُ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ وَضَعَ الشَّيْطَانُ مِنْقَارَهٗ فِي قَلْبِهٖ وَيُوَسْوِسُ لَهٗ ‫۞‬ مص ‫۞‬ نہین کوئی آدمی مگر کہ واسطی دل اوسکی دو مکان ہین ایک مین اونمین سی فرشتہ ہی یعنی الہام کرتا ہی اچہی باتین اور ذکر خدا کا اور دوسری مین شیطان ہی یعنی بری وسوسی

اور غفلت ڈالتا ہی پس جب یاد کرتا ہی اللہ کو یعنی بسبب الہام فرشتی کی پیچہی ہٹہ جاتا ہی شیطان
اور جب نہین یاد کرتا اللہ کو یعنی بسبب اعراض کی الہام فرشتی کیسی رکہتا ہی شیطان مونہہ اپنا
اوسکی دل مین اور وسوسی ڈالتا ہی اوسکی لئی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی **ف** وسوسی ڈالتا ہی
کہ باعث ہوتی ہین غفلت کے پس جب تلک کہ ذکر نہین کرتا یہی حال ہوتا ہی شیطان کا آدمی کی ساتہہ
کذا ذکر العلی رح مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ
صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ * **ت**
اِنْقَلَبَ بِأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ * **ط** جو کوئی نماز پڑہی فجر کی جماعت مین پہر بیٹہا ہوا یاد کرتا ہی
اللہ کو یہان تلک کہ نکلی آفتاب یعنی بقدر نیزہ کی بلند ہو کہ کراہت نماز کی نرہی پہر پڑہی نماز دو رکعت
ہوتا ہی ثواب اوسکی لئی مانند ثواب حج کی یعنی بسبب قائم کرنی فرض کی جماعت سی اور مانند ثواب عمری
پوری پوری کی یعنی بسبب ادا کرنی اس سنت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور طبرانی کی روایت
مین بدلی کانت لہ کی یہہ آیا ہی پہرتا ہی ساتہہ ثواب حج اور عمری کی **ف** بیٹہا ہوا یاد کرتا رہی یعنی
ہمیشہ رہا اور حالت ذکر کی برابر ہی کہڑا ہو یا بیٹہا ہو یا لیٹا ہو لیکن بیٹہی رہنا افضل ہی مگر کہ کوئی اور عبادت
پیش آجاوی جیسی کہ طواف کی لئی کہڑا ہوا یا نماز جنازی کے لئی یا حاضر ہونی مجلس درس کی لئی
اوس صورت مین فضیلت بیٹہی رہنی کی جاتی رہتی ہی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتی ہین اور اس حدیث
مین اشارہ ہی اسپر کہ لازم نہین ہی کہ جہان نماز پڑہی وہین بیٹہا رہی بلکہ جائز ہی کہ جگہہ بدل کر صف
مین سی جہان چاہی ذکر کی لئی بیٹہی اسلئی کہ مقصود اصلی مشغول رکہنا وقت کا ذکر مین ہی اگرچہ گہر مین
ہو یا دوکان مین مگر جسجگہ نماز پڑہی ہی اوسمسجد مین بیٹہنا افضل ہی کذا ذکر العلی رح ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي
الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ * **طس** یاد کرنی والا اللہ کا بیچ غفلت کرنی
والون کی یعنی اللہ کی یاد سی کہ مشغول ہون بیچ شرلین بازارون مین بیچ مرتبہ صبر کرنی والی کی ہی یعنی غازی

مجاہد کی ہی بیچ بہا کنی والون کی یعنی لڑائی کفار کیسی نقل کی یہہ بزار نی اور طبرانی نی اوسط مین **ف**
اگرچہ بہاکنا جائز ہو تو بہی صبر کرنی کا بڑا درجہ ہی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ کذا ذکر العلی رح مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوْا
مَجْلِسًا وَتَفَرَّقُوْا مِنْهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَاَنَّمَا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ
حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ مس دت حب اس ٭ نہین کوئی قوم کہ بیٹہین ایک مجلس
مین اور جدا ہووین اوس سے اور نہ یاد کرین اللہ کو اوسمین مگر گویا کہ جدا ہوئی مردار گدہی کیسی اور ہوگی
یہہ مجلس اونپر حسرت قیامت کی دن نقل کی یہہ حاکم ابوداؤد ترمذی ابن حبان احمد نسائی نے **ف**
اس حدیث مین نفرت دلانی ہی غفلت سی اور رغبت دلانی ہی ذکر پر پس ذکر کرنی والی مشابہ ہونگی کہانے
حلال کے اور تخصیص گدہی کی اسلئی ہی کہ برا حیوانات مین ہی خلاصہ یہہ ہی کہ مجلس غفلت کی مانند گدہی
مُردی کی ہی اور جدا ہونا اوس سی مانند جدا ہونی کی ہی مردار سی کذا ذکر العلی رح وَمَا مَشٰى اَحَدٌ
مَمْشًى لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً وَمَا اَوٰى اَحَدٌ اِلٰى فِرَاشِهِ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ
فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً ۔ س احب ٭ اور نہین چلتا کوئی کسی راہ مین کہ نہ یاد کرتا ہو اللہ کو
اوسمین مگر ہوگا نہ ذکر کرنا اوسپر موجب حسرت کا اور نہین جگہ پکڑتا کوئی بستر اپنی پر کہ نہ یاد کری اللہ کو اوسمین مگر
کہ ہوگا نہ ذکر کرنا اوسپر موجب حسرت کا نقل کی یہہ نسائی احمد ابن حبان نی **ف** اسی لئی فرماتی ہی حضرت صدیق اکبر رض
کاشکی گونگا ہوتا مین غیر ذکر خدا کی سی کذا ذکر العلی رح اِنَّ الْجَبَلَ يُنَادِي الْجَبَلَ بِاسْمِهِ اَيْ
فُلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ اَحَدٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالَ نَعَمْ اِسْتَبْشَرَ اَلْحَدِيْثَ ۔ ط تحقیق ایک پہاڑ پکارتا ہی پہاڑ دوسری کو
ساتہہ نام اوسکی کی یعنی جس نام سی مشہور ہی جیسی جبل احد وغیرہ ای فلانی یعنی نام لیتا ہی اوسکا کیا گذرا ہی تجپر کوئی کہ یاد
کرتا ہو اللہ کو پس جب کہتا ہی پہاڑ دوسرا ہان گذرا ہی خوش ہوتا ہی پہاڑ پوچہنی والا فرمایا آخر حدیث تک نقل کی یہہ طبرانی
نی **ف** حضرت انس سی روایت ہی کہ اسی طرح سر صبح شام ایک ٹکڑا زمین کا دوسری ٹکڑی زمین سی پوچہتا ہی
کہ آیا تجہپر کسی نی نماز پڑہی ہی یا ذکر کیا ہی جب وہ ٹکڑا کہتا ہی ہان بزرگ جانتا ہی وہ ٹکڑا اوسکو اپنی پر

اور

اور جو بندہ ایک ٹکڑہ زمین پر نماز پڑھتا ہی یا ذکر کرتا ہی وہ ٹکڑا اوسکی لئی گواہی دیگا روبرو پروردگار
اوسکی کی اور روتا ہی اوسپر جسدن مرتا ہی کذا ذکر العلی رح اِنَّ خِیَارَ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُرَاعُوْنَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْاَظِلَّةَ لِذِکْرِ اللّٰہِ * مس ك تحقیق اچھی بندی اللہ کی وہ ہین جو
محافظت کرتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کی یعنی سایہ درختون اور دیوارون
وغیرہ کی واسطی یاد اللہ تعالی کی نقل کی یہہ حاکم نی ف یعنی ستارون کی چلنی اور نکلنی اور
ڈوبنی کا انتظار کرتی ہین حاصل یہہ ہی کہ اچھی بندی وہ ہین کہ اکثر ذکر اور نماز اور وظائف مین مشغول
رہتی ہین اور ان چیزون پر پہچاننی وقتونکی لئی نگاہ رکہتی ہین کذا ذکر الفخر رح لَیْسَ یَتَحَسَّرُ اَھْلُ
الْجَنَّةِ اِلَّا عَلٰی سَاعَةٍ مَرَّتْ بِھِمْ وَلَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْھَا * ط ی ك نہین حسرت
کرینگی جنت والی مگر اوس ساعت پر کہ گذری اون پر اور نہ یاد کیا اونہون نی اللہ تعالی کو اوسمین
نقل کی یہہ طبرانی ابن سنی نی ف یہہ حسرت قیامت کی دن ہوگی پہلی داخل ہونی کی جنت مین
اسلئی کہ بعد داخل ہونیکی حسرت کہان ہوگی سوا جسمین فراغت کی نہ یاد کیا اللہ کو اگرچہ چپکا رہا اوسمین
پس کیا حال ہی اونکا جو مشغول رہتی ہین اوس ساعت مین لایعنی اور گناہ کی باتون مین مقصود یہہ ہی
کہ بنا ہی ساعة کہ اسمین طاعت تا نحاصل ہووہی ندامت روز قیامت کذا ذکر العلی رح اَکْثِرُوْا
ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ * حب اص ی ع بہت کرو یاد اللہ کی یہان تلک کہ
کہین لوگ تو دیوانہ ہی نقل کی یہہ ابن حبان احمد ابو یعلی ابن سنی نی ف یعنی کہین بعضی جاہل اور غافل
اوسکی حقمین کہ دیوانہ ہی اسی لئی کہا ہی امام غزالی رح نی اگر ہوتی اصحاب ہمارے زمانی مین تو لوگ کہتی کہ وہ
دیوانی ہین اور وہ کہتی لوگون کو کہ یہہ نہین ایمان لائی قیامت پر پس لائق ہی کہ لوگونکی کہنی پر خیال نکری
اور ذکر بہت کرتا ہی اور حقیقت مین یہہ بڑی بزرگی ہی اسکو کہ خطاب انبیا علیہم الصلوۃ کا کہ فضل بشر ہین
ملائکہ اور بعضی انبیا کو بھی دیوانہ کہتی تھی کذا ذکر العلی رح کَانَ یَاْمُرُ اَنْ نُرَاعِیَ التَّکْبِیْرَ وَالتَّقْدِیْسَ

وَالتَّهْلِيْلُ وَاَنْ يَعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ د ت

تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتی تھی یہہ کہ نگہبانی کیجاوی تکبیر اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور یہہ کہ گنی جاوی ہر ایک تسبیح وغیرہ ساتھہ انگلیون کی فرمایا اس لئی کہ تحقیق

وہ پوچھی جاوینگی یعنی اعمال انگلیون والون سی طلب گواہی کی کیجاوینگی یعنی اللہ گویائی پیدا کریگا

تا گواہی دین عمل صاحب اپنی کی پر نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نی ف نگہبانی کیجاوین یعنی

پڑھی جاوین ساتھہ گنتی کی جیسیکہ آئی ہی حدیثون مین مثل سو اور تینتیس وغیرہا کی بعد نماز وغیرہ کے

یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مستحب ہی شمار کرنا تسبیحات وغیرہا کا ساتھہ انگلیون کے

كذا ذكر العلى والفخر زح عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ

الرَّحْمَةَ مص ش لازم کرو اپنی پر ای عورتون تسبیح اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور نہ غافل ہو ذکر سی پس بہلائی جاؤ کی رحمت سی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف نہین ہی مراد غفلت

دلانی فقط ان الفاظ پر بلکہ مراد ہر طرح کا ذکر ہی اور دور ہونا غفلت کا ہر وقت اور معنی یہہ ہین کہ اگر

چھوڑو گی ذکر کو باز رہو گی رحمت سی اور محروم رہو گی ثواب سی فرمایا اللہ تعالی نی فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ

یاد کرو مجکو یاد کرونگا مین تمکو كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنی اسیطرح

آئین تیری پاس آیتین ہماری پس بہولا تو اونکو اور اسیطرح آج کی دن بہولا یا جاویگا تو ای رحمت سی بسبب

بھولنی ذکر کی كذا ذكر العلى ح رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهٖ د س

کہا ابن عمر نی دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتی تہی تسبیح کو ساتھہ داہنی ہاتھہ اپنی کی نقل کی یہہ

نسائی نی لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ

اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى

مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً د فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بیٹھنا میرا ساتھہ قوم کی کہ یاد کرتی ہین اللہ کو بعد نماز فجر کیسی آفتاب کی نکلی تلک محبوب
نزدیک میری اس سی کہ آزاد کرون مین چار شخص اولاد اسمعیل کیسی اور البتہ بیٹھنا میرا ساتھہ ایک قوم کی
کہ یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو نماز عصر کیسی آفتاب کی غروب ہونی تک محبوب تر ہی نزدیک میری اس سی
کہ آزاد کرون مین چار شخصون کو روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اولاد حضرت اسمعیل سی اس لئی فرمایا کہ
افضل عرب کی ہین اور حسب و نسب مین حضرت سی شرکت رکہتی ہین اور تخصیص ان دونو وقتون کی اس لئی ہے
کہ فرشتی لکہنی والی اعمال کی جمع ہوتی ہین اور وقت آرام اور خرید و فروخت کا ہوتا ہی کذا ذکر العلی رح سبق

الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللهِ **م ت** قَالَ الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا
وَالذَّاكِرَاتُ **م** قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ خِفَافًا **ت** آگی بڑہ گئی مفردون یعنی تنہا چلنی والی اور سبکبار کہا صحابہ نی کون ہین مفردون
ای رسول اللہ کی نقل کیا یہہ مسلم ترمذی نی یعنی سوال کی روایت کرنی مین دونو متفق ہین اور جواب مین مختلف
فرمایا وہ مرد کہ یاد کرین خدا کو بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین خدا کو بہت نقل کیا یہہ جواب مسلم نی حضرت
سی اور ترمذی نی یہہ نقل کیا کہ فرمایا مفردون وہ ہین کہ شیفتہ اور فریفتہ ہون اللہ کی یاد مین کہ دور کریگا
ذکر اونسی بوجہ اونکی یعنی گناہ پس آوینگی قیامت کی دن ہلکی پہلکی **ف** ما المفردون سوال ہی صفت سی
کہ کیا صفت ہی مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی اعتبار کی لائق تنہائی نفس کی ہی اللہ کی ذکر کی لئی جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سی ہی پہونچی تو صحابہ بمشتاق وطن کی ہوئی
بعضی چہڑی ہوکر اور رونسی پہلی وطن کو روانہ ہوئی پیچہی رہنی والون کو حضرت نی فرمایا کہ گہر قریب پہونچا
جلد چلو کہ بعضی چہڑی ہوکر آگی پہنچ گئی صحابہ نی صفت مفردون کی یعنی چہڑون کی پوچہی فرمایا حاصل اوسکا
یہہ ہی کہ معنی ان مفردون کی ظاہر ہین اس سی کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچہو سبقت کرنی والی نیکیون کے کو
کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنی کو اللہ کی ذکر کی لئی کذا ذکر السید رح اور مراد کثرت سی

مواظبت اور ہمیشگی ذکر پرھی بغیر غفلت کی اور جو غفلت ہو بہی جاوی تو جلدی دور کر کر مشغول
ہووی اور ابن عباس نی کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتہہ ذکر کرنی کی نمازون کی بعد اور
صبح شام سوتی شبہی وغیرہا کی سیطرح منقول ہی حدیث شریف مین کذا ذکر العلی رح اِنَّ اللهَ اَمَرَ
یَحْيَی ابْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَعْمَلَ بِهَا وَیَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَعْمَلُوْا بِهَا وَ ذَکَرَ
الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ وَ اٰمُرُکُمْ اَنْ تَذْکُرُوا اللهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ کَمَثَلِ رَجُلٍ
خَرَجَ الْعَدُوُّ فِیْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰی اِذَا اَتٰی عَلٰی حِصْنٍ حَصِیْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ کَذٰلِكَ
الْعَبْدُ لَا یُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللهِ تَعَالٰی * ت حب مس تحقیق الله
تعالی نی حکم کیا یحیی بیٹی زکریا کیکو ساتہہ پانچ باتون کی یعنی توحید اور نماز اور روزہ اور صدقہ
اور ذکر کی یہہ کہ عمل کری ساتہہ اونکی اور حکم کری بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل کرین ساتہہ اونکی اور ذکر فرمایا
حضرت نی حدیث کو یعنی حدیث دراز ہی ساری بیان فرمائی یہان تلک کہ کہا یحیی نی اور حکم کرتا ہون
مین تمکو یہہ کہ یاد کرو الله کو پس تحقیق مثال یاد کرنی والی کی مانند مثال ایک شخص کی ہی کہ نکلا دشمن
پیچھی اوسکی دوڑتا ہوا یعنی تا اوسکو پکڑ لی یہان تلک کہ جب آیا وہ قلعہ محکم پر پس بچایا جان اپنی کو
اون دشمنون سی اسیطرح بندہ نہین بچاتا ہی نفس اپنی کو شیطان سی مگر ساتہہ ذکر الله تعالی کی
نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نی **ف** کہا میرک شاہ نی کہ باقی حدیث حضرت یحیی علیہ السلام کی
بعد قول اَنْ یَعْمَلُوْا بِهَا کی یہہ ہی وَاِنَّهٗ کَادَ اَنْ یُبْطِئَ بِهَا آخر تلک اختصار کی لئی فقط معنی بیان ہوتی ہین اور
تحقیق یحیی تہی کہ تاخیر کرتی تہی ساتہہ اون پانچ باتون کی پس کہا اونسی حضرت عیسی نی کہ تحقیق الله
تعالی نی حکم کیا تجہکو ساتہہ پانچ باتون کی تا کہ عمل کری تو اونپر اور حکم کری بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل
کرین اونپر پس یا یہہ کہ حکم کری تو اونکو اور یا یہہ کہ حکم کرون مین اونکو پس کہا یحیی نی کہ ڈرتا ہون مین
اگر سبقت کری تو مجہپر ساتہہ باتون کی تو خسف کیا جاؤن مین یا یہہ کہ عذاب کیا جاؤن مین پس جمع

کیا یحیی نی لوگون کو بیت المقدس مین پس بھر گیا وہ اور بیٹھے لوگ بلندی پر پس کہا حضرت یحیی نی تحقیق
اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو ساتھہ پانچ باتون کی کہ عمل کرون مین اونپر اول یا پانچ باتون کی یہہ ہی
کہ عبادت کرو تم اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرو ساتھہ اوسکی کسی چیز کو پس تحقیق مثال اوس شخص کی کہ
شریک کرتا ہی ساتھہ اللہ کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ خرید کیا اوسنی ایک غلام خالص مال اپنی سے
ساتھہ سونی کی یا چاندی کے پس کہا اوس آدمی نی کہ یہہ گھر میرا ہی اور یہہ کام میرا ہی پس کام کر اور ادا کر
کمائی طرف میری پس ہوا غلام کہ عمل کرتا ہی اور ادا کرتا ہی طرف غیر مالک اپنی کی پس کونسا تم مین کا
خوش ہوتا ہی یہہ کہ ہووی غلام اوسکا ایسا اور دوسری بات یہہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا تمکو
ساتھہ نماز کی پس جب پڑہو تم نماز پس نہ التفات کرو اور طرف پس تحقیق اللہ تعالی قائم کرتا ہی مونہہ
اپنا واسطی مونہہ بندی اپنی کی نماز اوسکی مین جب تلک کہ نہ التفات کری اور تیسری یہہ کہ حکم کیا تمکو
ساتھہ روزی کی پس تحقیق مثال روزہ دار کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی جماعت مین کہ ساتھہ اوسکے
ایک تھیلی ہو کہ اوسمین مشک ہو پس سب خوش ہوتی ہین یا خوش کرتی ہی اونکو خوشبو اوسکی اور تحقیق خوشبو
روزی کی بہت خوشبودار ہی نزدیک اللہ کی خوشبو مشک کی سی اور چوتھی یہہ کہ حکم کیا اللہ نی تمکو
ساتھہ صدقہ کی پس تحقیق یہہ مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ قید کیا اوسکو دشمنون نی پس باندہی ہاتھہ
اوسکی طرف گردن اوسکی کی اور آگی کیا اوسکو تو کہ مارین گردن اوسکی پس کہا مین بدلا دیتا ہون تمکو ساتھہ
قلیل اور کثیر کی یعنی سارا مال پس بدلا دیا نفس اپنی کا اور پانچوین یہہ کہ حکم کیا اللہ تعالی نی تمکو یہہ کہ یاد
کرو تم اللہ کو فرمایا آخر تک یعنی جیسی متن مین مذکور ہی فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مین حکم
کرتا ہون تمکو ساتھہ پانچ باتون کی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو ساتھہ اونکی یعنی ساتھہ سننی اور اطاعت
کرنی حاکم کی اور ساتھہ جہاد اور ہجرت کی اور جماعت کی پس تحقیق جو شخص جدا ہوا جماعت سی بقدر
ایک بالشت کی پس تحقیق نکال ڈالی رسی اسلام کی گردن اپنی سی مگر یہہ کہ پھر آوی اور جو شخص پکاری

پکارنا جاہلیت کا پس تحقیق وہ شخص جماعت دوزخ کی سی ہی پس عرض کیا ایک شخص نی ای رسول خدا کی اور
اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی فرمایا اور اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی پس پکارو تم ساتہہ پکار اللہ
کی نام رکہا اللہ تعالی نی تمہارا مسلمان مؤمن ای بندون اللہ کی تہہ ترمذی مین ہی اور روایت کیا
نسائی نی کچہہ اسی کذا ذکرہ العلی رح اور یہہ جو فرمایا جو کوئی پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی کہا مین رسم تہی
کہ جب کوئی لڑائی مین عاجز ہوتا پکارتا یا آل فلان یعنی پکارتا اپنی قوم کو تو دوڑتی اوسکی مدد کو خواہ یہہ
ظالم ہوتا خواہ مظلوم پس اس سی منع فرمایا کہ ظلم پر نہ پکارو اور اور کسیکو مدد اوسکی بہی نکرنی چاہئی
بلکہ اسلام اور حق کی طرف بلاؤ کذا ذکرہ السید لَیَذْکُرَنَّ اللّٰهَ قَوْمٌ فِي الدُّنْيَا عَلَى الْفُرُشِ
الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّاتِ الْعُلٰى ✤ ص قسم ہی اللہ کی البتہ یاد کرتی ہی اللہ کو ایک قوم
دنیا مین اوپر بچہونون بچہی ہوئی کی داخل کریگا اونکو اللہ بہشتون بلند مین نقل کی یہہ ابو یعلی نی ف
کہا مصنف نی یہہ حدیث دلیل ہی اوپر کہ بادشاہ اور امیر اور اہل دنیا جن والون کو نہین منع کرتی حشمت
اور رفاہیت اونکی ذکر اللہ تعالی کیسی اور وہ بہی ثواب دئی جاوین گی ذکر کا داخل کریگا اللہ تعالی
جنات علی مین کذا ذکرہ العلی اِنَّ الَّذِيْنَ لَا تَزَالُ اَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ ✤ مو مص تحقیق وہ لوگ کہ ہمیشہ ہین زبانین اونکی تر یاد اللہ کی سی
داخل ہونگی بہشت مین اوس حال مین کہ وہ خوش ہونگی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ✤

اَدَابُ الدُّعَاءِ

✤ یہہ ہین آداب دعا کی ف آداب جمع ادب کی ہی ادب اوسکو کہتی
ہین کہ کرنا اوسکا اچہا ہو قول مین اور فعل مین مِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَنْ يَكُوْنَ رُكْنًا وَاَنْ يَكُوْنَ
شَرْطًا وَاَنْ يَكُوْنَ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ مَاْمُوْرَاتٍ وَمَنْهِيَّاتٍ وَغَيْرِهَا ✤ بعضی اونمین سی
وہ ہین کہ پہنچتی ہین رکن کی درجہ کو اور بعضی شرط ہین اور بعضی ہین سوا ان دونو قسمونکی حکمون سی
یعنی مستحبات اور چیزون منع کی گئی سی یعنی مکروہات اور سوا اسکی یعنی اون چیزسی کہ کرنا اوسکا بہتر ہو

ترک اوسکی ہی **ف** رکن اوسکو کہتی ہین کہ ایک چیز اوسپر موقوف ہو اور وہ اوسکی اندر داخل ہو اور شرط کہتی ہین باہر کی چیز کو جیسی کہ قیام قرأت وغیرہا رکن نماز کی ہین اور طہارت وغیرہا شرط ہین

وَهِيَ تَجَنُّبُ الْحَرَامِ فِي الْمَاكِلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَكْسَبِ * **م ت** اور ویہی آداب دعا کی بچنا حرام سی ہی کہانی مین اور پیتی ہین اور پہنتی ہین اور کسب کرنی مین نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نی **ف** یہہ آداب شرط دعا کی ہین اور لفظ حدیث کی نہین مذکور ہوی ہین بلکہ مطلب اور حاصل حدیث کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سی پس جس پیٹ مین کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہین ہوتی دعا اوسکی چالیس دن تک کذا ذکرا لفخر وَالْاِخْلَاصُ لِلّٰهِ تَعَالٰى * **مس** اور خالص کر دعا کرنی واسطی اللہ تعالی کی نقل کی یہہ حاکم نی **ف** یعنی اور کسی کو دعا مین اللہ کا شریک نکری اور دیا مکری یہہ کن دعا کا ہی فرمایا اللہ تعالی نی فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ یعنی جب سوار ہوتی ہین کشتی مین دعا کرتی ہین اللہ سی درحالیکہ خالص کرنی والی ہوتی ہین اللہ کی لیئی دین کو یعنی دعا کو کذا ذکر العلی رحمہ اللہ وَتَقْدِيْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهُ عِنْدَ الشِّدَّةِ * **م ت د** اور پہلی کرنا عمل اچہی کا یعنی دعا کی پہلی کچہہ نیک کام کری مثل نماز صدقہ وغیرہما کی اور یاد کرنا عمل اچہی کا نزدیک سختی کی یعنی کچہہ اپنی نیکی یاد کر کر دعا کری جیسی کہ قصہ غار والون کا مشہور ہی اور اس کتاب کی خاتمہ مین بہی مذکور ہی نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابوداؤد نی وَالتَّنَظُّفُ وَالتَّطَهُّرُ * **عہ حب مس** اور ستہرائی یعنی میل کچیل سی اور پاکی یعنی نجاست سی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم نی وَالْوُضُوْءُ * **ع** وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ * **ع** وَالصَّلٰوةُ * **عہ حب مس** اور آداب دعا سی ہی وضو کرنا یہہ صحاح ستہ مین ہی اور موہنہ کرنا قبلہ کی طرف یہہ صحاح ستہ مین ہی اور نماز پڑہنی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم نی **ف** مراد یہہ ہی کہ دعا کو مانگتا ہی بعد نماز کی واضح ہو کہ نماز پہلی پڑہنی قبلہ تقدیم عمل صالح کیسی ہی وَالْجُثُوُّ عَلَى الرُّكَبِ

عو اور بیٹھنا دوزانو نقل کی یہہ ابو عوانہ نی وَالثَّنَاءُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَوَّلًا وَّاٰخِرًاع اور
تعریف کرنی اوپر خدا تعالی کی اول اور آخر دعا کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین وَالصَّلٰوۃُ عَلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذٰلِکَ د ت س حب مس اور درود بھیجنا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسطرح یعنی اول آخر دعا کی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان
حاکم نی وَبَسْطُ الْیَدَیْنِ ٭ ت مس اور کھولنا دونو ہاتہون کا یعنی ہاتہہ بند نہ رکھی نقل
کی یہہ ترمذی حاکم نی ف منیۃ المصلی مین لکھا ہی کہ اگر ہاتہہ کھلی نہین رکھہ سکتا تو اس قدر
کری کہ ایک ہاتہہ دوسری پر نہ رکھی کذا ذکر الفخر وَرَفْعُھُمَا ٭ ع ٭ وَاَنْ یَّکُوْنَ رَفْعُھُمَا
حَذْوَ الْمَنْکِبَیْنِ ٭ د ا مس ٭ اور اوٹھانا دونو ہاتہون کا طرف آسمان کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین
اور یہہ کہ ہووی اوٹھانا دونون ہاتہون کا برابر مونڈہون کی نقل کی یہہ ابو داؤد احمد حاکم نی ف
اوٹھانا ہاتہون کا برابر سینہ کی بہی حضرت سی ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کری ہاتہہ اوٹھانی مین
جو امر مشکل پیش آوی کذا ذکر الفخر اور مطلق اوٹھانا ہاتہون کا مستحب نہین ہی اس لئی کہ نہین مستحب
ہی مگر بیچ اوس چیز کی کہ وارد ہوئی ہی ساتہہ اوسکی سنت پیغمبر کی پس نہین اوٹھانا ہی مثل حالت طواف
مین کذا ذکر العلی وَکَشْفُھُمَا ٭ مو ٭ اور کہولنا دونو ہاتہون کا یعنی آستین وغیرہ سی یہہ موقوف
ہی ف موقوف خطابی پر ہی کہ شراح حدیث سی ہی اور لانا لفظ مو کا اس جگہہ کہ نہ موقوف
صحابی پر نہ تابعی پر اور نہ اسکی ساتہہ کوئی رمز ہی خالی تسامح یعنی تساہل سی نہین ہی کذا ذکر الفخر ٭
وَالتَّاَدُّبُ ٭ م د ت س ٭ اور آداب پکڑنا نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی
ف یعنی اچھی اخلاق پیدا کری مثل سچ بولنی کی اور امانت اور سخاوت کی اور سوا اسکی کی ظاہر
اور باطن قولاً اور فعلاً باادب کری اگرچہ بتکلف ہو کذا ذکر الفخر والعلی وَالْخُشُوْعُ ٭ مو مص
اور فروتنی کرنی دلسی نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی ف مراد خشوع سی سکون باطن کا ہی

کہ وہ لازم کرتا ہی سکون ظاہر کو کذا ذکرالعلی وَالتَّمَسْکُنَ مَعَ الْخُضُوْعِ ت * اور ظاہر کرنا مسکینی
اور ذلت کا ساتھہ فروتنی تمام اعضا کی نقل کیے یہہ ترمذی نی وَاَنْ لَّا یَرْفَعَ بَصَرَہٗ اِلَی السَّمَآءِ
م س * اور یہہ کہ نہ اوٹھاوی دعا کرنی والا آنکھہ اپنی آسمان کی طرف نقل کی یہہ مسلم نسائی نے
ف کہا مصنف نی کہ نماز کی حالت مین مراد ہی اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ مطلق نہ اوٹھاوی نماز مین
ہو یا خارج نماز کی وَاَنْ یَّسْاَلَ اللّٰہَ تَعَالٰی بِاَسْمَآءِہِ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِہِ الْعُلْیَا *
حب مس * اور یہہ کہ دعا کری اللہ تعالی سی ساتھہ وسیلہ نامون اوسکی کی کہ اچھی ہین اور صفتون
اوسکی کی کہ بڑی ہین نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی ف وصفاتہ عطف تفسیری ہی اسلیے کہ اسماء
حسنی شامل ہین صفات کو یا پہلی سی مراد اسماء علمی ہین اور دوسری سی وصفی کذا قال العلی
وَاَنْ یَّجْتَنِبَ السَّجْعَ وَتَکَلُّفَہٗ خ * اور یہہ کہ پرہیز کری قافیہ بندی سی اور تکلف کرنی سجع
کی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ بہی عطف تفسیری سجع کا ہی حاصل یہہ ہی کہ تکلف کر کر
قافیہ بندی منع ہی کہ حضور قلب سی باز رکہتا ہی اور اگر از خود بمقتضائی طبیعت شگفتہ کی قافیہ سجع ظاہر
ہو مضائقہ نہین خوب ہی جیسی دعاء سرور عالم مین ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا
یَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ کذا ذکرالعلی وَاَنْ لَّا یَتَکَلَّفَ التَّغَنِّیَ بِالْاَنْغَامِ
مو * اور یہہ کہ نہ تکلف کری گانیکا ساتھہ خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کی نقل کی یہہ موقوفا
یہہ بہی خالی تسامح سی نہین کذا ذکرالفخر وَاَنْ یَّتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِاَنْبِیَآءِہٖ خ مر
مس * اور یہہ کہ وسیلہ پکڑی طرف اللہ تعالی کی ساتھہ نبیون اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری بزار حاکم
نی ف حدیث عمر کی سی کہ استسقا مین ہی وسیلہ ثابت کیا ہی یعنی اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ اور حدیث عثمان بن حنیف کیسی
کہ اندہی کے حال مین ہی وسیلہ معلوم ہوتا ہی اور ایسی ہی دعا حضرت آدم علیہ السلام کیسی یارب اسئلک بحق محمد

اَنْ یَتَخَیَّرَ لِی کہا مولف نی کہ وسیلہ کرنا مستحبات سی ہی کذا ذکرہ الفخر والعلی وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ
عِبَادِہٖ ﴿خ﴾ اور وسیلہ پکڑی ساتہہ نیکونکی یعنی سوا انبیا کی صدیقون کا اور علماء کا اور شہدا
کا نقل کیہ ہیہ بخاری نی ﴿ف﴾ صالح وہ ہی کہ قائم ہو ساتہہ ادا کرنی کمال حق اللہ تعالی کی
جیسی قائم ہوتا ہی ساتہہ ادا کرنی حق بندونکی کذا ذکرہ العلی وَخَفْضُ الصَّوْتِ ﴿ع﴾ اور پست کرنا آواز کا
نقل کی ہیہ صحاح ستہ مین ﴿ف﴾ یہہ کمال ادب ہی کہ مولی کی آگی آہستہ کلام کری وہ جانتا ہی جسکی پکار کی
بات کو آیہ اُدْعُوا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اس مضمون پر دلالت کرتی ہی یعنی دعا کرو اپنی رب سی گڑگڑا کر
اور چپکی اور بعضی سلف سی منقول ہی کہ چپکی دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکہتی ہی پکار کر دعا کرنی پر کذا
ذکرہ العلی والفرق وَالْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ ﴿ع﴾ اور اقرار کرنا ساتہہ گناہ کی نقل کی ہیہ صحاح ستہ
مین وَاخْتِیَارُ الْاَدْعِیَۃِ الصَّحِیْحَۃِ الْمَاْثُوْرَۃِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاِنَّہٗ لَمْ یَتْرُکْ حَاجَۃً اِلٰی غَیْرِہٖ ﴿د س﴾ اور اختیار کرنا دعاؤن صحیح کا کہ روایت کی گئین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس لیئی کہ تحقیق اونہون نی نہین چہوڑی ہی کوئی حاجت یعنی بیچ باب دعا کی
اور غیر دعا کی طرف غیر اپنی کی نقل کی ہیہ ابو داؤد و نسائی نی ﴿ف﴾ اولی یہہ ہی کہ وہ دعائین پڑہی جو سرور
عالم سی ثابت ہوئی ہین ہر حال مین کہتی ہین ملا علی قاری کہ جمع کی ہین مینی وہ دعائین کہ منقول ہین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی اور مقید کسی وقت اور حالت مین نہین نام رکہا مینی اوسکا حزب الاعظم و ورد الافخم
نہین شک ہی کہ وہ بہتر ہی اون دعاؤن سی کہ بعضی مشائخ کبار نی جمع کی ہین مثل حِزْبُ الْبَحْرِ کی اور
اَسْمَاءِ اَرْبَعِیْنَہ کی اور اَوْرَادِ کبرویہ کی اور زینیہ کی جو جاری دعاء سیفی اور اقداح اور امثال انکی کی کہ
نہین پہچانی جاتی ہی اصل انکی وَتَخَیُّرُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ ﴿د﴾ اور اختیار کرنا جمع کرنی والیون کا
دعا سی نقل کی ہیہ ابو داؤد نی ﴿ف﴾ یعنی وہ دعائین اختیار کری کہ جامع ہون یعنی لفظ تہوڑی
ہون اور معنی بہت شامل ہون مطالب دین و دنیا کو مثل رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیہ تک کی وَاَنْ یَبْدَأَ بِنَفْسِہٖ

وَاَنْ يَدْعُوَ لِوَالِدَيْهِ وَلِاِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ م ۔ اور یہہ کہ شروع کری ساتہہ نفس اپنی کی اور یہہ کہ دعا کری واسطی ماباپ اپنی کی اور بہائیون اپنی مومنین کی نقل کی یہہ مسلم نی ف شروع کری ساتہہ نفس اپنی کے یعنی اول دعا اپنی لئی کری پہر جسکی لئی چاہی کری مثل اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ کی وَاَنْ لَّا یَخُصَّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ اِنْ کَانَ اِمَامًا د ت ق اور یہہ کہ نہ خاص کری نفس اپنی کو ساتہہ دعا کی اگر ہووی امام نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف یہہ ادب منہیات سی ہی معنی یہہ ہین کہ اگر امام لوگو کا دعا مین ہو مثل قنوت وغیرہا کی کہ امام دعا کری اور مقتدی آمین کہتی رہین جیسی کہ مذہب شافعی ہی پس اس صورت مین اگر اپنی نفس کو دعا مین خاص کری تو خیانت ہی لیکن جب سجدہ مین یا تشہد مین اور غیر اکی مین امام اپنی نفس کے لئی دعا کری تو خیانت نہین ہی چنانچہ ثابت ہوئی ہی سرور عالم سی کذا فی المنہیہ اور اگر امام نی اپنی لئی بہی دعا کی اور پیچہی مقتدیون کو بہی شریک کرلیا تو خاص کرنا اپنی نفس کا نہو گا لیکن اگر نری اپنی لئی ہی دعا کرتا ہی اثناء دعا مین تخصیص ہوئی یہہ منع ہی کذا قال اوستادی وَاَنْ یَّسْئَلَ بِعَزْمٍ ع ۔ اور یہہ کہ سوال کری ساتہہ قصد کی یہہ صحاح ستہ مین ہی ف یعنی دعا کری مثلاً اِغْفِرْلِیْ وَاَعْطِنِیْ یعنی بخش مجکو اور دی مجکو اور نہ کہی اگر چاہی تو دی اور چاہی تو نہ دی کذا قال العلی ح وَاَنْ یَّدْعُوَ بِرَغْبَةٍ حب عو ۔ اور یہہ کہ دعا کری ساتہہ رغبت کی یعنی ساتہہ نہایت خواہش کی نبی کی روایت سی نقل کی یہہ ابن حبان ابو عوانہ نی وَاَنْ یُّخْرِجَهَا مِنْ قَلْبِهٖ بِجِدٍّ وَّاجْتِهَادٍ وَاَنْ یُّحْضِرَ قَلْبَهٗ وَیُحْسِنَ رَجَاءَهٗ مس ۔ اور یہہ کہ نکالی دعا دل اپنی سی ساتہہ کوشش کی اور کوشش کی، اور یہہ کہ حاضر کری دل اپنی کو اور اچہی رکہی امید اپنی نقل کی یہہ حاکم نی ف لفظ حدیث کی یہہ ہین اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ یعنی دعا کرو اللہ سی یقین کر کر ساتہہ قبولیت کی اسلئی کہ اللہ تعالی نہین قبول کرتا دعا کو دل غافل کہیلنی والی سی اور قبولیت دعا مین نظر اپنی گناہون پر نکری بلکہ نظر اوپر کرم اور رحمت پروردگار اپنی کی کری

شیطان نی زندگی اپنی قیامت تلک مانگی قبول فرمائی تمکو کیونکر محروم کریگا کذا قال العلی وَاَنْ یُکَرِّرَ الدُّعَاءَ
خ م * اور یہہ کہ مکرر کری دعا کو یعنی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی
وَاَقَلُّہٗ التَّثْلِیْثُ * د ی * اور ادنی تکرار کا تین بار کہنا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن سنی نی
ف ابن مسعود سی روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی کہ اقل دعا کا تین بار
اور اوسط پانچ بار اور اکمل ساتہہ بار کذا فی فتح المبین وَاَنْ یُّلِحَّ فِیْہِ * س مس عو * اور یہہ
کہ مبالغہ کری دعا مین نقل کیے یہہ نسائی حاکم ابو عوانہ نی ف یعنی مداومت کری اوسپر اور ایکدو بار
اکتفا نہ کری کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَآءِ یعنی تحقیق اللہ
تعالی دوست رکہتا ہی مبالغہ کرنی والون کو دعا مین کذا ذکر الفخر وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاِثْمٍ وَّلَا
قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ * م ت * اور یہہ کہ نہ دعا کری ساتہہ گناہ کی اور نہ کاٹنی ناتی کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی
ف ساتہہ گناہ کی یعنی ساتہہ ایسی چیز کی کہ اوسکی سبب سی گناہ مین پڑی جیسی کہ دعا کری
یا اللہ خوبسی روپئی دی کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون اور مانند اسکی ایسی دعا کری کہ کمال بی ادبی ہی اور
ساتہہ کاٹنی ناتی کی کہ فلانی ناتی دار سی مجہسی جدائی ہوجاوی اور مین نہ سلوک کرون اوس سی اسکو تخصیص
بعد تعمیم کہتی ہین اسلئی کہ قطع رحم گناہ مین داخل تہا پہر جدا بیان کیا زیادتی اہتمام کی لئی کذا ذکر العلی
وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ * س * اور یہہ کہ نہ دعا کری ساتہہ اوس کام کی کہ تحقیق فراغت
کی گئی اوس سی نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی مثلاً لنبی قد والا دعا کری کہ ٹہنگنا ہوجاؤن اور
سواء اسکی بہت چیزین ہین کذا ذکر العلی وَاَنْ لَّا یَعْتَدِیَ فِی الدُّعَاءِ بِاَنْ یَّدْعُوَ بِمُسْتَحِیْلٍ اَوْ
مَا فِیْ مَعْنَاہُ * خ * اور یہہ کہ نہ تجاوز کری حد سی دعا مین ساتہہ اسطرح کی کہ دعا کری ساتہہ محال کی
یعنی ناشدنی طلب ہوتی یا ساتہہ اوس چیز کی کہ بیچ معنی محال کی ہو نقل کیے یہہ بخاری نی ف یعنی
محال کی ہو یعنی مثلاً نہ دعا کری آسمان کی اوترانی کی اور زمین کی چڑہ جانی کی اور حیات ابدی مانگنی

اور جوانی میری آتی کی دعا کرنی بھی قیاساً محال اور مانی معنا کیسی ہے اسلئے کہ تغیر ہونا ہر امر مقدر کا محال ہے
کذا ذکر العلی وَاَنْ لَّا یَتَحَجَّرَ* خ دس ق* اور یہہ کہ نہ تنگ کری رحمت خدا کو نقل کی یہہ بخاری
ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ف یعنی یون نہ کہی ای اللہ مجکو بخش میری سوا کسیکو نہ بخش اس کہنی مین اللہ
کی رحمت مین تنگی کرنی ہوتی ہی کذا ذکر العلی وَاَنْ یَسْئَلَ حَاجَاتِہٖ کُلَّھَا* ت حب* اور
یہہ کہ مانگی خدا سی سب حاجتین اپنی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ مانگی ایک تم مین
سی پروردگار اپنی سی تمام حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگی اوس سی تسمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوی ہی اور
نمک ہانڈی کا جو احتیاج ہووی اوسکی کذا ذکر الفخر وَتَاْمِیْنُ الدَّاعِیْ وَالْمُسْتَمِعِ* خ م د
س* اور آمین کہنی دعا کرنی والی کی اور سننی والی کی یعنی پیچھی فراغ کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی
ف حدیث روایت کی گئی ہی کہ نہین جمع ہوتی ایک گروہ کہ بعضی دعا کرین اور بعضی آمین کہین مگر قبول
کرتا ہی اللہ تعالیٰ دعا اونکی کذا ذکر الفخر وَمَسْحُ وَجْھِہٖ بِیَدَیْہِ بَعْدَ فَرَاغِہٖ* د ت حب
ق مس* اور ملنا مونہہ اپنی کا ساتہہ دونون ہاتہون اپنی کی یعنی نہ ساتہہ ایک ہاتہہ کی مانند متکبرون
کی پیچھی فراغت پانی دعا کی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم نی ف ہاتہہ پہیرتے
ہین اسلئے کہ برکت قبولیت کی کہ ہاتہہ پر پہونچی ہی مونہہ پر پہونچی کہ اشرف اعضا ہی کذا ذکر الفخر وَاَنْ
لَّا یَسْتَعْجِلَ بِاَنْ یَّسْتَبْطِئَ الْاِجَابَۃَ اَوْ یَقُوْلَ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ* خ م د س
ق اور یہہ کہ نہ جلدی کری ساتہہ اس طرح کی کہ دیر جانی قبولیت کو یا نہ کہی کہ دعا کی مینی پس قبول کی گئی
میری لئی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ف فرق دونون مین یہہ ہی کہ اول کہنا
مقام امیدی مین ہی اور دوسرا مقام نا امیدی مین کذا ذکر العلی

اٰدَابُ الذِّکْرِ

یہہ ہین آداب ذکر کی کہ لازم اور مستحب ہی رعایت اونکی وقت ذکر کی قَالَ الْعُلَمَاءُ یَنْبَغِیْ اَنْ
یَّکُوْنَ الْمَوْضِعُ الَّذِیْ یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ نَظِیْفًا خَالِیًا* کہا ہی عالمون حدیث کی نی لائق ہی یہہ

کرہو وہ جگہ کہ جسمین یاد کرتا ہی اللہ تعالیٰ کو پاکیزہ خالی **ف** پاکیزہ ہو کو ڑی کرکٹ میل کچیل سی پس نجاست

سی بطریق اولیٰ پاک چاہئی کہ اسمین تعظیم باریتعالیٰ کی ہی اسی لئی مستحسن ہی کہ ذکر مکانون بزرگین

کری مانند مساجد وغیرہ کی بلکہ چاہیٔ کہ مجلس ذکر کو ساتھہ خوشبوئیونکی معطر رکہی کہ محل حضور ملائکہ کا

ہی اور خالی ہو ایسی چیزون سی کہ وسوسی ڈالین پس تنبیہ ہی اسپر کہ دل کہ گہر رب کا ہی طاہر ہو نجاست

محبت دنیا کی سی اور خالی ہو ہی غیرون کیسی یعنی خطرہ ماسوا اللہ کا دلمین نہ آوی کذا ذکر العلی والفخر

وَاَنْ یَکُوْنَ الذَّاکِرُ عَلٰی اَکْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَۃِ ٭ اور یہہ کہ ہووی ذکر کرنی والا اوپر کامل صفتون

پہلی کی **ف** یعنی جو صفتین آداب دعا مین مذکور ہوئین مثل بچنی کے حرام سی اور طہارت اور اخلاص

اور باوضو ہونا اور دوزانو بیٹہنا وغیرہا کہ مناسب ذکر کی ہی اور کامل اسی لئی لکہا کہ مرتبہ ذکر کا افضل ہے

وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ یعنی ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی کذا ذکر العلی وَاَنْ یَکُوْنَ فَمُہٗ نَظِیْفًا ٭ اور یہہ کہ ہووی مونہہ

اوسکا پاک **ف** نجاست حقیقی سی اور نجاست حکمی سی مانند جہوٹ اور غیبت اور تمام بری باتون سے

کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ فِیْہِ تَغَیُّرٌ اَزَالَہٗ بِالسِّوَاکِ ٭ اور اگر ہووی مونہہ مین تغیر بسبب چیز بدبو کی یا

کہانی سونیکی دور کری اوسکو ساتھہ مسواک کی **ف** اور اگر تغیر دلمین ہو دور کری اوسکو ساتھہ توبہ

کی کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ جَالِسًا فِیْ مَوْضِعٍ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ ٭ اور اگر ہو بیٹہا کسی جگہہ متوجہ ہووی قبلہ کی

طرف **ف** اسمین اشارہ ہی کہ چلتی کو قبلہ کی طرف مونہہ کرنا شرط نہین اور چاہیٔ کہ ذکر کو موقوف

بیٹہنی پر نہ رکہی اور اوسکی یاد سی غافل نرہی خواہ کہڑا ہو یا بیٹہا ہوا اور اگر کہڑا ہو یا کروٹ سی لیٹا ہو یا

لیٹا ہو تو بہی رو بقبلہ ہووی کہ وارد ہوا ہی خَیْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِہٖ الْقِبْلَۃُ یعنی بہتر مجلس رو بقبلہ ہی

کذا ذکر العلی مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا بِسَکِیْنَۃٍ وَّوَقَارٍ ٭ فروتنی کرنی والا ہو یعنی ذلیل سی ذلیل جاننی والا ہو

ف یعنی فروتنی ظاہر مین کری اگرچہ دو نو باتین بتکلف حاصل ہون ساتھہ آہستگی اور خاطر جمعی کے

آنکہہ بند کرنی اس باب مین بڑا دخل رکہتی ہی کیونکہ اوس سے حواس ظاہر کی رک جاتی ہین اور وہ بلغت ہوتا ہے

کہلی حواس باطن کا **بیت** چشم بند ولب ببند وگوش بند * گر نہ بینی نور حق بر ما بخند * کذا ذکر الفخر وحضور
قلب اور ساتھہ حضور دلکی **ف** ذکر حضور دلسی افضل انواع ذکر کا ہی کہ مقصود ذکر سی حضور قلب ری
ہی ساتھہ رب کی اگرچہ ذاکر غافل کو بہی ثواب ہوتا ہی ساتھہ تفاوت مرتبہ کی یَتَدَبَّرُ مَا یَذْکُرُ وَیَتَعَقَّلُ
مَعْنَاہُ فکر کری اور تامل کری اوس چیز مین کہ ذکر کرتا ہی یعنی الفاظ ذکر مین اور سمجھی معنی اوسکی فَاِنْ
جَہِلَ شَیْئًا یُبَیِّنُ مَعْنَاہُ پس اگر نہ جانی کچھہ یعنی جو متعلق لغت اور اعراب کی ہی تو تحقیق کری معنی اوسکی
ف اسمین تنبیہہ ہی کہ ذکر قلیل ساتھہ حضور کی بہتر ہی ذکر کثیر سی ساتھہ سہل اور سستی کی کذا ذکرہ العلی
وَلَا یَحْرِصُ عَلٰی تَحْصِیْلِ الْکَثْرَۃِ بِالْعَجَلَۃِ * اور نہ حرص کری اوپر حاصل کرنی بہت ذکر کی بسبب جلدی کی
ف کہ یہہ باعث ہوتا ہی ادای ذکر کو ساتھہ غفلت کی اور یہہ خلاف مطلوب کی ہی اس لئی کہ مقصود
حضور ہی ساتھہ محبوب کی کذا ذکر العلی فَلِذٰلِکَ اسْتَحَبُّوْا اَنْ یَّمُدَّ صَوْتَہٗ بِقَوْلِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پس واسطی
اسکی یعنی واسطی تدبر اور سمجھنی اور نہ حرص کرنی کی دوست رکھا ہی عالمون نی یہہ کہ دراز کری آواز
اپنی ساتھہ قول لا الہ الا اللہ کی **ف** دراز کرنی آواز یعنی جہان مد جائز ہی مانند الف لا کی لیکن نہ زیادہ
کری اوپر مقدار پانچ الف کی اور نہین جائز ہی وقف اوپر لفظ الہ کی کہ وہم دلاتا ہی کفر کا پہر جانا چاہئی
کہ درازگی ذکر سی چلانا نہین سمجھا جاتا ہی کہ چلانا منع ہی اور تصریح کی ہی بعضی علما ہمارسی نی کہ آواز بلند کرنی
حرام ہی مسجد مین اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو کذا ذکرہ العلی وَکُلُّ ذِکْرٍ مَشْرُوْعٍ وَاجِبًا کَانَ اَوْ مُسْتَحَبًّا
لَا یُعْتَدُّ بِشَیْئٍ مِنْہُ حَتّٰی یَتَلَفَّظَ بِہٖ وَیُسْمِعَ نَفْسَہٗ اور جو ذکر کہ حکم کیا گیا ہی ساتھہ اوسکی شرع مین
فرض ہو یا مستحب ہو نہین اعتبار کیا جاتا کچھہ اوس سی یہان تلک کہ بولی ساتھہ اوسکی اور سناوی نفس
اپنی کو **ف** یہہ تمام حکم بیچ اوس ذکر کی ہی کہ شارع نی حکم کیا ہی کہ پڑھا جاوی زبان سی
جیسی قرأت نماز کی اور التحیات وغیرہا پس یہہ معنی نہین ہین کہ جو یاد کری اللہ کو دلمین بغیر بولنی
زبان کے نہین ہوتا ہی شرع مین معتبر اسلئی کہ ہمیشگی ذکر کی نہین متصور ہوتی بغیر دلکی بلکہ ذکر دل کا

افضل قسم ہی کہ وارد ہوا ہی خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي یعنی بہتر ذکر ذکر خفی ہی اور بہتر رزق وہ ہے
جو بقدر کفایت کی ہو کذا ذکر العلی وَأَفْضَلُ الذِّكْرِ الْقُرْآنُ إِلَّا فِيمَا شُرِعَ لِغَيْرِهِ ۔ اور بہترین ذکر کا
قرآن پڑہنا ہی مگر بیچ اوس جگہہ کی کہ مشروع ہی ذکر ساتہہ غیر قرآن کی **ف** وہان قرآن پڑہنا
بہتر نہین مانند رکوع اور سجود کی کہ مشروع مین یہان تسبیحات پس اسجگہہ قرآن پڑہنا مکروہ ہی کذا ذکر العلی
وَلَيْسَ فَضْلُ الذِّكْرِ مُنْحَصِرًا فِي التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ بَلْ كُلُّ مُطِيعٍ لِلّٰهِ تَعَالَى فِي عَمَلٍ
فَهُوَ ذَاكِرٌ ۔ اور نہین ہی فضیلت ذکر کی منحصر بیچ کہنی لا الہ الا اللہ کی او سبحان اللہ کی و اللہ اکبر کی بلکہ جو تابعدار
واسطی اللہ تعالی کی ہی کسی کام مین پس وہ ذکر کرنی والا ہی یعنی حکما **ف** یہی مضمون سعد بن جبیر رحمہ اللہ نی شعر مین لکہا ہی
بیت ذکر گفتن ہمہ آن نیست کہ گوئی اللہ ذکر آن ست کہ زو یاد کنی وقت گناہ ۔ کذا ذکر الفخر قَالُوا إِذَا
وَاظَبَ الْعَبْدُ عَلَى الْأَذْكَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَفِي الْأَحْوَالِ
وَالْأَوْقَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ لَيْلًا وَنَهَارًا كَانَ مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ تَعَالَى كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ کہا ہی
عالمون نی اور جب ہمیشگی کرتا ہی بندہ اوپر ذکرون کے کہ روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی صبح کو اور شام کو
اور بیچ حالتون کی اور وقتون مختلف کی رات کو اور دن کو تو ہوتا ہی بہت ذکر کرنی والی مردون سی خدا تعالی کو
اور عورتون بہت ذکر کرنی والیون سی **ف** یعنی جس مرد و عورت نی ذکرون نقل کی گئی پر ہمیشگی کی وہ داخل ہوگا
ذَاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ سی کہ فضیلت اوسکی پہلی کہدی اور اللہ تعالی نی اونکی حق مین فرمایا أَعَدَّ اللّٰهُ
لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا یعنی طیار کی اللہ نی اونکی لیئی بخشش اور اجر بڑا کذا ذکر العلی وَيَنْبَغِي لِمَنْ كَانَ لَهُ
وِرْدٌ فِي وَقْتٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ أَوْ عَقِيبَ صَلٰوةٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَفَاتَهُ أَنْ يَتَدَارَكَهُ
وَيَأْتِيَ بِهِ إِذَا أَمْكَنَهُ ۔ اور لایق ہی واسطی اوس شخص کے کہ ہو اوسکی لیئی وظیفہ بیچ ایک وقت کی رات سے
یا دن سی یا پیچھی نماز کی یا سوا اسکی یعنی جمعہ مین یا مہینی مین یا سال مین پس فوت کری اوسکو یعنی بعذر یا بلا عذر
تو لایق ہی کہ تدارک کری اوسکا اور بجا لاوی اوسکو جب کہ ممکن ہو اوسکو **ف** یعنی قادر ہو اوپر قضا کرنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکا وظیفہ شب کا فوت ہو تو درمیان نماز فجر کی اور ظہر کی ادا کرلے تو لکہا
جاتا ہے گویا کہ رات ہی کو پڑہا تہا کذا ذکر العسلی وَلَا یُہْمِلَہٗ لِیَعْتَادَ الْمُلَازَمَۃَ عَلَیْہِ وَلَا
یَتَسَاہَلَ فِیْ قَضَائِہٖ ٭ اور نہ چہوڑے اوسکو بالکل تو کہ عادت پکڑے ہے ملازمت کی یعنی مداومت اور
محافظت کی ورد پر اور نہ سستی کرے بیچ قضا اوسکی کے اَوْقَاتُ الْاِجَابَۃِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ
ت س ق مس یہہ بیان ہے وقتون قبولیت دعا کا یعنی ان وقتون مین دعا بہت
قبول ہوتی ہے اونمین سے ایک لیلۃ القدر ہے نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے ف طبری نے
ایک قوم سے نقل کی ہے کہ اوس رات مین درخت سجدہ کرتے ہین اور اوس شب مین بیدار رہنے کا بڑا
ثواب آیا ہے اور مختار یہہ ہے کہ معتبر جاگتے رہنا اکثر رات کا ہے یعنی آدہی رات سے زیادہ اور اگر سارے
رات جاگے اور موجب ملال اور خلل کا اداء فرائض اور سنتون موکدہ مین نہو تو افضل ہے
والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہے کذا ذکر الفخر وَیَوْمُ عَرَفَۃَ ٭ ت
اور دن عرفہ کا یعنی نوین تاریخ ذیحجہ کی نقل کے یہہ ترمذی نے وَشَہْرُ رَمَضَانَ ٭ مس ٭ اور مہینا
رمضان کا نقل کی یہہ بزار نے وَلَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ ٭ ت مس ٭ اور رات جمعہ کی نقل کی یہہ ترمذی
حاکم نے وَیَوْمُ الْجُمُعَۃِ ٭ د س ق حب مس ٭ اور دن جمعہ کا نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی
ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَنِصْفُ اللَّیْلِ ٭ ط ٭ اور آدہی رات نقل کی یہہ طبرانی نے الثَّانِیْ
ا ص ٭ آدہی رات اخیر نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نے ف پس بحسب روایت اول کے ٹہیک آدہی
رات وقت قبولیت کا ہے اور بحسب دوسری روایت کے تمام نصف اخیر کذا ذکر الفخر وَثُلُثُ
اللَّیْلِ الْاَوَّلُ ٭ ا ص ٭ اور تہائی رات پہلی نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نے وَثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ
ا ٭ اور تہائی رات اخیر نقل کے یہہ احمد نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہر شب جب اخیر
تہائی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالی نزول فرماتا ہے آسمان دنیا پر یعنی ساتہہ رحمت اور فضل کی تجلی

فرماتاہی اور فرماتاہی کہ کون ہی کہ سوال کری مجسی تو دون مین اوسکو اور کون ہی کہ بخشش چاہی بخشون مین
یسیطرح صبح تلک فرماتاہی کذا ذکر الفخر وَجَوْفُهٗ * د ت س مس ط ر * اور درمیان
تہائی رات آخر کا یعنی شروع چھٹی حصہ کا نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم طبرانی بزار نی وَ
وَقْتُ السَّحَرِ * ع * اور وقت سحر کا نقل کے یہہ صحاح ستہ مین ف بعضون نی کہا کہ سحر کہتی ہین
اوسوقت کو کہ صبح کی پہلی ہی اور بعضون نی چھٹی حصہ آخر کو کہاہی بعضی مشائخ نی فرمایا ہی کہ نمونہ نعمتون
بہشت کا کہ اللہ تعالی نی دنیا مین رکہاہی وہ وقت ہی یعنی عجب لذت اہل اسرار کی ہی بیت
ہر گنج سعادت کہ خدا داد بحافظ * از یمن دعای شب و ورد سحری بود * کذا ذکر الفخر وَسَاعَةُ الْجُمُعَةِ
اَرْجٰى ذٰلِكَ وَوَقْتُهَا مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ
م د * اور ساعت جمعہ کی بہت امید والی ان وقتون کی ہی یعنی سب وقتون مین سی ساعت جمعہ مین
امید قوی ہی قبولیت کی اور وقت ساعت جمعہ کا ہی بیٹھنی امام کی سی منبر پر خطبہ کی لئی تمام ہونی نماز تلک
نقل کے یہہ مسلم ابو داؤد نی ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد بیٹھنی امام کیسی بیٹھنا امام کا ہی اول شروع
خطبہ کی اور وہی وقت حرمت کلام کا ہی غیر امام کو کذا قال العلی اور طیبی نی بیٹھنی سی بیٹھنا درمیان دونون
خطبون کی مراد رکہا ہی اور ایک روایت مین ساعت جمعہ کی یہہ ہی وَمِنْ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلٰى
السَّلَامِ مِنْهَا * ف ق * اور جسوقت سی کہ قائم کی جاوی نماز سلام تلک نماز سی نقل کی یہہ ترمذی
ابن ماجہ نی وَالدَّاعِيْ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ * خ م س ق * اور حال یہہ کہ دعا کرنی والا کھڑا ہوا نماز
پڑہتا ہو نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ نی ف ترجمہ ساری حدیث کا یون ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ نہین موافقت کرتا اوسکی مسلمان حال یہہ کہ
کہ وہ کھڑا ہوا مانگتا ہو اللہ سی خیر مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ اور اشارہ فرمایا دست مبارک سی کہ قلیل
فرماتی تہی ساعت کذا قال العلی وَقِيْلَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ * موت * اور کہا

بعضون نی یہی عصر کی غروب آفتاب تلک نقل کی ہیہ موقوفاً ترمذی نی وَقِيلَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ
يَوْمِ الْجُمُعَةِ دس موطا دت س مس ہ اور کہا بعضون نی آخر ساعت دن
جمعہ کی نقل کی ہیہ ابوداؤد نسائی نی مرفوعاً اور موقوفاً موطا مالک ابوداؤد ترمذی نسائی حاکم
نی وَقِيلَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقِيلَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ہ اور کہا بعضون نی
بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نکلنی آفتاب دن جمعہ کی اور کہا بعضون نی پیچھی نکلنی آفتاب کی وَذَهَبَ
أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ رض إِلَى أَنَّهَا بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ بِيَسِيرٍ إِلَى ذِرَاعٍ اور گئی ہین ابوذر
غفاری صحابی رض طرف اسکی کہ تحقیق وہ ساعت پیچھی ڈہلنی آفتاب کی ہی تہوڑا سا ایک ہاتھ تلک قُلْتُ
وَالَّذِي أَعْتَقِدُهُ أَنَّهَا وَقْتُ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ الْفَاتِحَةَ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ إِلَى
أَنْ يَقُولَ آمِينَ جَمْعًا بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الَّتِي صَحَّتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَمَا بَيَّنْتُهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ہ کہا مصنف نی اور کہتا ہون مین وہ جو اعتقاد کرتا ہون
مین یہہ ہی کہ تحقیق وہ ساعت ہی وقت پڑہنی امام کی الحمد کو نماز جمعہ مین تا وقت کہنی امام کی آمین کو جمع کرنی کو
درمیان حدیثون کی وہ جو صحیح ہوئی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جیسی کہ بیان کیا مینی اوسکو بیچ
غیر اس جگہہ کی ف کہا فخر الدین رح نی کہ مصنف نی منہیہ مین تین حدیثین روایت کی ہین اور
اونسی یہہ وقت ثابت کیا ہی اور کہا کہ مینی اور غیر میری نی جو کہ واقف ہوا ہی قول میری پر تجربہ کیا ہی
کہ دعا اسوقت مین قبول ہوتی ہی پہر مصنف واسطی ترجیح قول اول کی امام نووی سی تائید لایا
اور کہا وَقَالَ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالصَّحِيحُ بَلِ الصَّوَابُ الَّذِي لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ مَا
ثَبَتَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ہ اور کہا ہی نووی رحمہ اللہ نی
شرح مسلم مین اور صحیح بلکہ بہتر اور مناسب تر کہ درست نہین ہی سوا اوسکی وہ چیز ہی کہ ثابت
ہوئی صحیح مسلم مین حدیث ابی موسی اشعری سی ف کہ روایت کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی

کہ تحقیق وہ ساعت ہی درمیان مین بیٹھنی امام کی خطبی کی لئی منبر پر اخیر نماز تک اور یہہ صحیح
مقابلی مین ضعیف کی ہی اور صواب مقابلہ مین خطا کی کذا ذکرہ العلی اور اعمال روز جمعہ کی
یہہ ہین کہ جماع کری بی بی اپنی سی اور لبین لواوی اور ناخون کترواوی اور نہاوی اور خوشبو
لگاوی اور تیل ڈالی اور کنگہی کری ڈاڑہی مین اور جو کچہہ میسر ہو بیشتر دیوی اور بعد زوال
کی نہ حاضر ہووی مجلس مین قوم اپنی کی اور مشغول ذکر اور دعا مین رہی غروب تک کہ بحسب
صحیح قول کی ساعت قبولیت دعا کی بیچ غروب کی ہی اور بعد نماز جمعہ کی ملاقات کری بہائیون
مسلمانون سی اور عیادت کری بیمارون کی اور جنازہ پر حاضر ہووی اور زیارت قبور کی کری
اور مجلس نکاح مین حاضر ہو اور طلب علم اور طلب رزق کی کری ساتہہ کسب حلال کی
اور کہی سات بار شب جمعہ اور دن جمعہ مین اَللّٰہُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِی وَاَنَا عَبْدُکَ
وَابْنُ اَمَتِکَ وَفِی قَبْضَتِکَ وَنَاصِیَتِی بِیَدِکَ اَمْسَیْتُ عَلٰی عَہْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِی فَاغْفِرْ لِی ذُنُوْبِی فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
اور جو کوئی عادت کرتا ہی اوپر ترک جمعہ کی بغیر ضرورت کی لکہا جاتا ہی منافق اوس کتاب مین
کہ نہ محو کی جاتی ہی اور نہ بدلی جاتی ہی یعنی لوح محفوظ مین اور مُہر کر دیتا ہی اللہ تعالی اوپر دل
اوسکی اور نہین قبول کی جاتی ہی طاعت اور عبادت اوسکی اسیطرح ثابت ہوا حدیث
صحاح سی کذا فی وفیات النبی **اَحْوَالُ الْاِجَابَةِ** یہہ بیان ہی حالتون قبولیت
دعا کا **ف** حال وصف ہی دعا کرنی والی کا اور وقت ظرف ہی واسطی دعا کرنی والی
کی پس ظاہر ہوا اس سی فرق درمیان اوقات الاجابۃ اور احوال الاجابۃ
کی کذا ذکرہ العلی **عِنْدَ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوةِ** د مس نزدیک اذان کی واسطی نماز کے
نقل کیا ہے ابو داؤد و حاکم نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین

بین کہ رد نہین کی جاتین ذرکا دعزت وکبریا سی ایک لون وو چیزون مین سی دعا ہی نزدیک اذان کی کذا ذکرا الفخر وَبَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ * د ت س حب * اور درمیان اذان اور تکبیر کی نقل کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان نی ف کہا میرک شارح نی کہ زیادہ کیا ترمذی نی کہ عرض کیے صحابہ نی پس کیا کہین ہم یا رسول اللہ یعنی اذان اور تکبیر کی درمیان مین فرمایا سلوا اللّٰہ العَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ یعنی مانگو اللہ تعالی عافیت دنیا اور آخرت مین اور عام ہی کہ دعا متصل اذان کی کری یا فاصلہ سی پر بہتر یہی ہی کہ متصل کری کذا ذکرا العلی والفخر رح وَبَعْدَ الْحَیْعَلَتَیْنِ لِمَنْ نَزَلَ بِہٖ کَرْبٌ اَوْشِدَّۃٌ مس * اور پیچہی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی واسطی اوس شخص کیے کہ اوتری اوسپر غم یا سختی نقل کی یہہ حاکم نی ف کرب کہتی ہین فکر اور غم سخت کو اور شدت کہتی ہین عذاب اور محنت کو اور احتمال رکہتا ہی کہ اوسکو شک رہا ہو یعنی حضرت نی لفظ کرب کا فرمایا یا شدت کا کذا ذکرا العلی وَعِنْدَ الصَّفِّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ * حب ط مو طا * اور نزدیک صف جنگ کی اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین نقل کی یہہ ابن حبان طبرانی نی مرفوعًا اور موقوفًا موطا مین وَعِنْدَ الْتِحَامِ الْحَرْبِ بَعْضُہُمْ بَعْضًا * د * اور نزدیک ملنی لڑائی والون کی بعضی اونکی بعضونکو نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جب مسلمان کافرون پر حملہ کرکر ملجاوین اور زخم پر زخم لگنی لگین وَدُبُرَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَاتِ * ت س * اور پیچہی نمازون فرض کی نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی ف کیونکہ وہ افضل وقت ہی اوسمین بہت امید قبولیت کی ہی اور یہہ وقت متصل فرض کی ہی بعد سلام کی اور اگر بعد سنتون معمولی کی اور ذکر ماثور کی مراد رکہین امید ہی کہ یہی حکم ہو کذا ذکرا الفخر والعلی وَفِی السُّجُوْدِ * م د س * اور بیچ سجدہ کی نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی

ف فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ حالت سجود کی بندہ پروردگار اپنے سے بہت نزدیک ہوتا ہے پس اس وقت میں بہت دعا کرو کذا ذکرہ العلی وَعَقِیبَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ت اور پیچھے پڑھنے قرآن کے نقل کیے یہ ترمذی نے وَلَاسِیَّمَا الْخَتْمِ ط مو مص اور خصوصاً پیچھے ختم قرآن کے یعنی اس وقت بہت امید قبولیت کی ہے نقل کی یہ طبرانی نے مرفوعاً اور موقوفاً ابن ابی شیبہ نے خُصُوصًا مِنَ الْقَارِیْ ت ط خصوصاً پڑھنے والے سے یعنی دعا اوسکی بہت قبولیت رکھتی ہے سننے والے سے نقل کیے یہ ترمذی طبرانی نے وَعِنْدَ شُرْبِ مَاءِ زَمْزَمَ مس اور نزدیک پینے پانی زمزم کی نقل کی یہ حاکم نے وَالْحُضُوْرِ عِنْدَ الْمَیِّتِ م عہ اور نزدیک حاضر ہونے کے پاس موت کے یعنی قریب المرگ کے یا مردے کے نقل کیے یہ مسلم نے اور چاروں نے ف اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہیں اور یہ ترجمہ اوسکا ہے کہ لفظ حضور کو زیر پڑھیں اور جب پیش پڑھیں تو معنی یہ ہونگے کہ جملہ احوال اجابت سے حالت حضور کی ہے اور قوی روایت پیش کی ہے اور اسیطرح اعراب اور معنی لفظ صیاح اور اجتماع کے ہیں کذا ذکرہ العلی وَصِیَاحِ الدِّیَکَةِ خ م ت س اور نزدیک آواز مرغوں کی نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سنو آواز مرغ کی پس مانگو اللہ تعالی سے زیادتی کرم اوسکی کہ وہ مرغ دیکھتا ہے فرشتہ کو کذا ذکرہ العلی وَاجْتِمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ ع اور نزدیک جمع ہونے مسلمانوں کی نقل کی یہ صحاح ستہ نے ف جس جگہ اجتماع زیادہ ہو مثل جمعہ اور عیدین اور عرفہ کی امید قبولیت کی زیادہ ہے کذا ذکرہ العلی وَفِیْ مَجَالِسِ الذِّکْرِ خ م ت اور مجلسوں ذکر میں نقل کیے یہ بخاری مسلم ترمذی نے ف اسمیں داخل ہیں مجلسیں علم کی اور تلاوت کے کذا ذکرہ العلی وَعِنْدَ قَوْلِ الْاِمَامِ وَلَا الضَّالِّیْنَ م د س ق اور نزدیک کہنے امام کی ولا الضالین یعنی اسوقت بھی فرشتے آمین کہتے ہیں نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے وَعِنْدَ تَغْمِیْضِ الْمَیِّتِ م د س ق اور نزدیک آنکھ بند کرنے میت کی یعنی بعد

جان

جانا نکلنی کی نقل کی ہیہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہنی وَعِنْدَ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ ط مر اورنزدیک تکبیر نماز کی
نقل کی ہیہ طبرانی ابن مردویہ نی وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَیْثِ د ط مر اورنزدیک برسنی مینہ کی نقل کیے ہیہ
ابوداؤد طبرانی ابن مردویہ نی رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ فِی الْاُمِّ مُرْسَلًا وَقَالَ قَدْ حَفِظْتُ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ
طَلَبَ الْاِجَابَۃِ عِنْدَہٗ روایت کیا اسکو شافعی نی بیچ کتاب ام کی بطریق ارسال کی اور کہا کہ تحقیق یاد رکہتا ہون
مین بہت علماء متقدمین سی پانا قبولیت کا نزدیک اوترنی مینہ کی قُلْتُ وَعِنْدَ رُؤْیَۃِ الْکَعْبَۃِ ط کہا مصنف نی
کہتا ہون مین اورنزدیک دیکہنی کعبہ کی نقل کی یہہ طبرانی نی ف جو دعا چاہی سو کری اور بعضون نی کہا ہی
یہہ کہ پڑہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ دعای جامع ہی کذا ذکر العلی وَبَیْنَ الْجَلَالَتَیْنِ
فِی الْاَنْعَامِ حَفِظْنَا ذٰلِکَ مُجَرَّبًا عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ وَنَصَّ عَلَیْہِ الْحَافِظُ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّسْعَنِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ عَنِ الشَّیْخِ الْعِمَادِ الْمَقْدِسِیِّ اور درمیان دونام بزرگ
اللہ تعالی کی سورہ انعام مین یاد رکہتی ہین ہم اسکو مجرب بہت عالمون سی اور صریح بیان کیا اسپر
یعنی اسپر کہ دعا جلالتین مین قبول ہوتی ہی حافظ عبدالرزاق رسعنی نی تفسیر اپنی مین شیخ عماد
مقدسی سی ف نام اللہ تعالی کا سورہ انعام مین دوبار ایک جاہی مذکور ہوا ہی اس آیت مین
مِثْلَ مَا اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ پس بعد رسل اللہ کی محل قبولیت کا ہی اور حافظ
سی مراد حافظ حدیث ہی حافظ حدیث وہ ہی کہ لاکہہ حدیثین مع متن وسند کی جانتا ہو کذا ذکر الفخر
اَمَاکِنُ الْاِجَابَۃِ فَکَالْمَوَاضِعِ الشَّرِیْفَۃِ مکان قبولیت دعا کی پس مکان بزرگ
مین یعنی مانند مسجد وغیرہ کی ف کاف فکالمواضع کا زائد ہی یعنی جہان کی قبولیت روایت کی گئی ہی
وہ مکان بزرگ ہین جیسی یون تہا کہ کہتا مصنف ہی المواضع الشریفۃ کذا قال العلی قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ
فِیْ رِسَالَتِہٖ اِلٰی اَھْلِ مَکَّۃَ اِنَّ الدُّعَاءَ یُسْتَجَابُ ھُنَالِکَ فِیْ خَمْسَۃَ عَشَرَ مَوْضِعًا
کہا حسن بصری رحمہ اللہ نی بیچ رسالہ اپنی کی کہ بہیجا تہا طرف اہل مکہ کی تحقیق دعا قبول کی جاتی ہی اس جگہ

بیچ بیندرہ جگہوں کی **ف** جب حضرت حسن بصری مکہ سی کوچ کرنی لگی طرف بصرہ کی تو نامہ لکہا اہل مکہ کو اوسمین وہ حدیثیں لکہیں کہ وارد ہین فضیلت مین مکی وہانکی کی لوگ بیٹہی لکہا ان الدعاء آخر تک اور پندرہ پر حصر نہین کیا ہی بلکہ بعضی مواضع مذکور نہین سوا انکی اور بہی ہین مثل رکن یمانی اور مابین رکنین وغیرہما کی کذا ذکرہ العلی

بیچ فِی الطَّوَافِ وَعِنْدَ الْمُلْتَزَمِ بیچ جگہ طواف کی یعنی جسکو مطاف کہتی ہین وقت طواف کی وہان دعا قبول ہوتی ہی اور نزدیک ملتزم کی **ف** ملتزم اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ درمیان دروازہ کعبہ کی اور حجر اسود کی ہی لوگ وہان چمٹتی ہین واسطی تبرک کی اسلئی ملتزم نام رکہا گیا مقدار اوسکی اتنی ہی کہ ایک ہاتہہ حجر اسود پر رکہین تو دوسرا ہاتہہ دروازہ کعبہ پہونچی کذا ذکرہ الفخر وَتَحْتَ الْمِيزَابِ وَفِي الْبَيْتِ وَعِنْدَ زَمْزَمَ اور نیچی پرنالہ کعبہ کی اور اندر کعبہ کی اور نزدیک زمزم کی **ف** یعنی وقت کہڑی ہونی کی قریب چاہ زمزم کی یا وقت پینی پانی اوسکی کذا ذکرہ العلی وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِي الْمَسْعَى وَخَلْفَ الْمَقَامِ وَفِي عَرَفَاتٍ وَفِي الْمُزْدَلِفَةِ وَفِي مِنًى وَعِنْدَ الْجَمَرَاتِ الثَّلٰثِ اور صفا اور مروہ پر اور بیچ جگہہ دوڑنی کی درمیان صفا مروہ کی اور پیچہی مقام ابراہیم کی یعنی بعد ادا کرنی دو رکعت طواف کی اور عرفات مین یعنی دن عرفہ کی حالت احرام مین پیچہی زوال سی صبح تلک اور مزدلفہ مین یعنی عید کی رات مین آفتاب کی نکلنی سی پہلی تلک اور منی مین اور نزدیک جمرات تین کی یعنی وقت رمی کی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ تمام منی محل قبولیت کا ہی اسلئی کہ مکان حاجیون کا ہی خصوصا وقت عبادت کی مسجد خیف مین اور ملتزم مین یون دعا کری کہ بعد طواف کی پردہ کعبہ کا پکڑی اور رخسارہ اور موہنہ اپنا اور سینہ بلکہ تمام بدن اوس سی لگاوی اور یہہ پڑہی اللّٰہم انی وقفت ببابک والتزمت باعتابک ارجو رحمتک واخشی من عذابک اللّٰہم حرم شعری وجسدی علی النار کذا ذکرہ العلی قُلْتُ وَإِنْ لَمْ يَجِبِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِي أَيِّ مَوْضِعٍ عَلَى أَنَّا قَدْ رَوَيْنَا فِي اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ فِي الْمُلْتَزَمِ حَدِيثًا مُسَلْسَلًا مِنْ طَرِيقِ أَهْلِ مَكَّةَ کہا مصنف نی کہتا ہون مین اور اگر نہ قبول کیجاوی دعا

نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کس جگہہ مین قبول کیجاوی یعنی اس لئی کہ وہ افضل جگہون زمین کی ہی
باوجود اسکی تحقیق یہہ روایت کئی کئی ہین بہ صحیح قبولیت دعا کی ملتزم مین حدیث مسلسل طریق اہل مکہ
کیسی **ف** حدیث مسلسل قسم حدیث کی ہی کہ راوی اسناد کی وقت روایت کی ایک حالت پر
ہون جیسیکہ سوئی قسم کہانی وقت روایت کی وغیر ذلک کذا ذکر العلی اور مضمون حدیث کا یہہ ہی کہ ابن
عباس نے روایت کی کہ سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہتی ملتزم ایک جگہہ ہی کہ مقبول ہوتی
ہی اوسمین دعا دعا نہین کرتا ہی اوسمین کوئی بندہ مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اوسکی بعد کہا سب راویوں نے
راویون اس حدیث سی مصنف تلک وقت روایت کی کہ قسم ہی خدا کی دعا نہ کی ہین اللہ تعالی سی ہرگز
مگر کہ قبول کے اللہ تعالی نی دعا میری کذا ذکر الفخر اَلَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ دُعَاءُهُمْ یہہ بیان ہی ان لوگون کا
کہ قبول کیجاتی ہی دعا اونکی یعنی اکثر مقبول ہی ہوتی ہی اَلْمُضْطَرُّ خ م د * اون مین سی ایک بیچارہ
ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نی **ف** یعنی غمزدہ مصیبت رسیدہ کہ اوسکو کوئی وسیلہ سوائی اللہ
تعالی کی نہو وہی شیخ داود دیمانی رح ایک بیمار کی عیادت کو گئی کہ وہ مطلق امید حیات کی نہ رکہتا تہا اوسنی
کہا ای شیخ دعا کرو میری شفا کی لئی شیخ نی فرمایا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی تو اور دروازی قبولیت کی مضطر
کی دعا کی لئی کہلی ہین کیونکہ نیاز اوسکا زیادہ ہی اور اللہ تعالی نیاز بیچارون کو دوست رکہتا ہی کذا ذکر الفخر
وَالْمَظْلُوْمُ ع ص * اور مظلوم نقل کے یہہ صحاح ستہ مین **ف** روایت کی ابوہریرہ نی تین آدمی
ہین کہ رد نہین کیجاتی دعا اونکی ایک اونمین سی مظلوم ہی اوٹہاتا ہی اللہ تعالی دعا مظلوم کی اوپر ابر کے
اور قبول کرتا ہی اور کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی آسمان کے اور فرماتا ہی اللہ تعالی قسم ہی مجہی اپنی
بزرگی کی کہ مدد کرون کا مین تیری اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو کذا ذکر الفخر اور روایت کی ابن عمر نی کہ بچو تم
مظلوم کی بددعا سی کہ وہ چڑہتی ہی آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہی کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ
فَاجِرًا ا ر مص * اور اگرچہ ہووی مظلوم گنہگار نقل کے یہہ احمد بزار ابن ابی شیبہ نی وَلَوْ کَانَ

گا فرا حب ان احمدنی ف اختلاف کیاہے
علماء حنفیہ رحہ نی کہ دعا کافر کی قبول ہوتی ہی یا نہین فتوی اسپر ہی کہ قبول ہوتی ہی جیسیکہ ذکر کیا رجنہ
نی اور تحقیق یہہ ہی کہ دنیامین حالت اضطرار مین کفار کی دعا قبول ہوتی ہی اور قول اللہ تعالی کا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ
اِلَّا فِي ضَلَالٍ بیان ہی حال آخرت کا کہ وہان بہت چلاوینگی کوئی نہین سنیگا کذا ذکر العلی وَ الْوَالِدُ
د ت ق ٭ اور باپ نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف یعنی باپ کہ بیٹی کی حق مین
دعا کری بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور ماکی دعا کابھی یہی حکم ہی روایت کی دیلمی نی مسند فردوس مین
کہ دعا باپ کی اپنی بیٹی کی لئی مانند دعا نبی کی ہی امت اپنی کی لئی لفظ حدیث کی یہہ ہین دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ
كَدُعَاءِ النَّبِيِّ لِاُمَّتِهٖ کذا ذکر العلی وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ ٭ ت ق حب ٭ اور بادشاہ عدل
کرنی والا کہ حق اللہ کا اور بندون کا ادا کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نی وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ
خ م ق ٭ اور آدمی نیکبخت نقل کی یہہ بخاری مسلم ابن ماجہ نی ف بندہ صالح وہ ہی کہ حق تبارک
کی اوسطرح ادا کری جیسیکہ فرمایا ہی اور استقامت کری اوسپر کذا ذکر الفخر وَالْوَلَدُ الْبَارُّ
بِوَالِدَيْهِ ٭ م ٭ اور بیٹا سلوک کرنی والا ساتھہ ما باپ اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف
بر یہہ ہی کہ سلوک کری اونسی اور حق اونکا ادا کری اور رضا اونکی طلب کری کذا ذکر الفخر وَالْمُسَافِرُ
د ر ق ٭ اور مسافر نقل کی یہہ ابو داؤد بزار ابن ماجہ نی ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مثل حج
اور جہاد اور طلب علم کی اور احتمال ہی کہ مطلق مسافر مراد ہو کذا ذکر العلی وَالصَّائِمُ حِيْنَ
يُفْطِرُ م ٭ ت ق حب ٭ اور روزہ دار جو وقت افطار کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان
نی ف یعنی افطار کی پہلی کہ وقت تضرع اور انکسار کا ہی اور اگر بعد افطار کی مراد کہین
تو بھی جائز ہی کذا ذکر الفخر وَالْمُسْلِمُ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ٭ م د مص ٭ اور مسلمان
کہ دعا کری بھائی مسلمان اپنی کی لئی پیٹھ پیچھی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ابن ابی شیبہ نی ف

اس لئی کہ خالص ہوتی ہی ریاسی اور اگر اوسکی سامنی بہی دعا کری اسطرح کہ اوسکو خبر نہو داخل غائبانہ
کی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا مسلمان کی بہائی اپنی کی لئی غائبانہ مستجاب ہی
نزدیک سر دعا کرنی والی کی ایک فرشتہ متعین ہی جب دعا کرتا ہی یہہ بہائی اپنی کی لئی ساتہہ نیکی کی تو کہتا ہے
فرشتہ آمین اور تیری لئی بہی حاصل ہو مانند اسکی کذا ذکرا لفخر وَالْمُسْلِمِ مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ
اَوْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ اُجَبْ ۔ مص ۔ اور مسلمان جب تلک کہ نہ دعا کری ساتہہ ارادہ ظلم کی کسی پر یا
کاٹنی ناتی کی یا جب تلک کہ نہ کہی دعا کی مینی پس نہ قبولیت کیا گیا مین نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف یعنی مسلمان کی
دعا مقبول ہوتی ہی جب تلک ظلم کی لئی اور قطع رحم کی لئی نہ کری یا جب تلک کہ نہ کہی دعا کی مینی نہ قبول کی گئی
جب یہہ کہتا ہی نہین قبول ہوتی کذا ذکر العلی اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ لِکُلِّ
عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ ۔ ا ۔ تحقیق واسطی اللہ غالب اور بزرگ کی بندی آزاد ہین یعنی دوزخ کے
آگ سی ہر دن اور ہر رات مین واسطی ہر بندی کی اونمین سی ایک دعا مقبول ہی نقل کی یہہ احمد نی وَاسْمُ
اللّٰهِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ۔ مس ۔ اور نام اللہ برتر کا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاے
اسکی ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی یا جب شرطین دعا کی پائی جاوین اور جب مانگا جاتا ہی ساتہہ
اوسکی دیتا ہی اس آیت مین یہی نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجکو تحقیق مین ہون ظلم کرنی والون مین سے نقل کی
یہہ حاکم نی ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فضیلت اسکی بیان فرمائی تو یہہ بہی فرمایا کہ دعا یونس
علیہ السلام کی یہی آیت تہی ایک شخص نی عرض کیا کہ آیا واسطی یونس ہی کی تہی خاصة یا سب مومنون کی لئی فرمایا
کیا نہین سنتی ہو تم قول اللہ تعالی کا فَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنی یونس کو نجات
دی ہمنی اور اسیطرح نجات دیتی ہین ہم مومنون کو اور ظاہر یہہ ہی کہ اسم اعظم اسماء الہی مین پوشیدہ ہی مثل
لیلۃ القدر کی لیکن جمہور کہتی ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی نی فرمایا ہے

کو بشرط اسکی کہ اللہ کہی تو اور نہ ہو تیری دلمین سوا اوسکی کوئی حب تاثیر اسکی ہوگی اور حضرت امام زین العابدینؓ
نی سوال کیا رب العزت سی کہ تعلیم کری اوسکو اسم اعظم پس دکھایا اللہ تعالی نی خواب مین کہ اسم اعظم یہہ ہی *
هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ * اور بہت سی قول اولیاء اللہ کے اسمین وارد
ہوئی ہین چنانچہ جلال الدین سیوطی نی رسالہ علحدہ اسکی تحقیق مین تصنیف کیا ہی بسبب خوف درازگی کتاب کے
اسپر کفایت کرتا ہون کہ بعضی محققین نی لکہا ہی کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کے ہی یعنی اسمین سب اسم اعظم کہ
بزرگون نی نقل کئی ہین آجاتی ہین اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا سَمِيْعَ الدُّعَاءِ يَا اَللّٰهُ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا عَالِمُ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَلِكُ يَا سَلَامُ يَا حَقُّ يَا قَدِيْمُ
يَا قَائِمُ يَا غَنِيُّ يَا مُحِيْطُ يَا حَكِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا قَاهِرُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا سَرِيْعُ يَا كَرِيْمُ يَا مُخْفِيُّ يَا مُعْطِيُّ يَا مَانِعُ
يَا مُحْيِيْ يَا مُقْسِطُ يَا حَيُّ وَيَا قَيُّوْمُ يَا اَحْمَدُ يَا اَحَدُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا وَهَّابُ
يَا غَفَّارُ يَا قَرِيْبُ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ اَنْتَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ *

كذا ذكر العلي في المفرح وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ * عه حب مس ا * اور نام اللہ
برتر کا بڑا وہ جو جب مانگا جاوی اللہ ساتہہ اوسکی دیتا ہی اور جب دعا کیا جاوی ساتہہ اوسکی قبول
کرتا ہی اس دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی مطلب اپنا اور مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ
مین گواہی دیتا ہون یعنی یقین کرتا ہون کہ تحقیق تو وہی ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک اور بی پروا ایسا
کہ نہین جنا یا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی نقل کیے یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد نی
اور لفظ الاعظم کا شروع حدیث مین فقط ابن ابی شیبہ نی روایت کیا ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ

اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ اِلٰی اٰخِرِہٖ * مص * یا اسم اعظم یون آیاہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہی بوسیلہ اسکی کہ توہی ہی اللہ تنہا بی پروا آخر تلک یعنی باقی الفاظ مثل پہلی روایت کی ہین
نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْعَظِیْمُ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ
بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ * عہ حب مس امص * اور نام اللہ برتر کا بڑا بہت بڑا وہ جو
جب دعا کیا جاوی اسکی ساتھہ اوسکی قبول کرتا ہی اور جب مانگا جاوی ساتھہ اوسکی دیتا ہی اس
دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہی بوسیلہ اسکی کہ تیری لئی ہی سب تعریف نہین
کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینی والا پیدا کرنی والا آسمانون کا
اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ
نی اور احمد اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین لفظ الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ
العظیم کا اور وحدک لاشریک لک فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہی اور لفظ الحنان کا ابن
حبان کی روایت مین اسی لئی رموز انکی اوپر لکہنی چاہئین اور ایک روایت مین پہلی دعا مین یہہ زیادہ
آیا ہی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ * عہ حب مس ا * ای زندہ ای تدبیر کرنی والی حیات کی نقل کی یہہ
چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد نی وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ * د ت ق مص * اور نام اللہ برتر کا بڑا ان دونون آیتون مین ہی
ایک یہہ ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہی بخشنی والا مہربان اور دوسری
آیۃ ابتدا سورۂ آل عمران کی ہی کہ وہ یہہ ہی اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ سب سی خبر گیر

کرنی والاجہان کا نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالَی الْاَعْظَمُ
فِيْ ثَلٰثِ سُوَرٍ اَلْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَطٰهٰ ۔ مس ۔ اور نام اللہ برتر کا بڑا تین سورتون مین
ہی سورہ بقرہ مین اور آل عمران مین اور طٰہ مین نقل کی یہہ حاکم نی قَالَ الْقَاسِمُ فَالْتَمَسْتُهَا
فَوَجَدْتُهَا اَنَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قُلْتُ وَعِنْدِيْ اَنَّهُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
جَمْعًا بَيْنَ الْحَدِيْثَيْنِ ۔ کہا قاسم نی کہ راوی اس حدیث کا ہی پس ڈھونڈا مینی ان سورتون کو پس
پایا مینی اون سورتون مین کہ تحقیق اسم اعظم الحیّ القیوم ہی کہا مصنف نی کہتا ہون مین اور نزدیک میری
یہہ ہی کہ تحقیق اسم اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہی واسطی جمع کرنیکی درمیان دو نو حدیثون کی
ف حدیث اسماء کیسی کہ متن مین مذکور ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسم اعظم لا الٰہ الا ہو اور اللہ لا الٰہ
الا ہو الحیّ القیوم ہی اور حدیث ابو امامہ کی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم تین سورتون مین ہی یعنی
بقرہ اور آل عمران اور طٰہ مین اور اللہ لا الٰہ الا ہو الحیّ القیوم ان سورتون مین آیا ہی سورہ بقرہ اور
آل عمران مین تو ظاہر ہی لیکن سورہ طٰہ مین اول مین اللہ لا الٰہ الا ہو لہ الاسماء الحسنیٰ ہی اور آخر مین
ہی وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ پس مصنف نی جمع کرنی اور توفیق دینی دو نو حدیثون کی لیی یہہ نکالا کہ اسم
اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہی کذا ذکر الفخر وَلِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الدُّعَاءِ لِلْوَاحِدِيِّ عَنْ يُوْنُسَ
بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔ اور اختیار کرنا میرا اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم کو واسطی اوس حدیث
کی ہی کہ روایت کئی گئی ہم اوسکو بیچ کتاب الدعاء کی کہ تصنیف واحدی کی ہی یونس بن عبد الاعلی سی اور اللہ تعالیٰ
بہت جانتا ہی یعنی وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہی وَالْقَاسِمُ
هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِيُّ التَّابِعِيُّ صَاحِبُ اَبِيْ اُمَامَةَ صَدُوْقٌ ۔ اور قاسم کہ ذکر
کیا گیا وہ بیٹا عبد الرحمن کا ہی کہ شامی تابعی یار ابو امامہ باہلی صحابی کا ہی سچا وَاَسْمَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى
الْحُسْنٰى الَّتِيْ اُمِرْنَا بِالدُّعَاءِ بِهَا تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔ خ م

ت س ق مس حب * لا یحفظہا احد الا دخل الجنۃ تخ * اور نام اسد برتر کے
اچھے ہ۔ ہ جو حکم کئی گئی ہین ہم ساتھہ پکارنی اسد تعالی کی ساتھہ اونکی ننانوین نام مین جو شخص یادکرے اونکو
داخل ہووے بہشت مین نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی نہ یادکریکا اونکو کوئی
مگرکہ داخل ہوکا جنت مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حکم کئی گئی ہین ہم یعنی اس آیت مین وللہ الاسماء
الحسنی فادعوہ بہا یعنی اسد کی لئی نام ہین اچھی پس پکارو اوسکو ساتھہ اونکی اور کہا مصنف نی کہ اختلاف
کیا ہی عالمون نی بیچ معنی احصاہا کی پس کہا بخاری وغیرہ نی اور یہی صحیح ہی کہ معنی اوسکی یاد کیا ہی چنانچہ بعضی
روایت مین لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نی کہا ہی پڑہنا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی
اونکی پر کیا اور بعضون نی کہا کہ یاد کیا قرآن کو اس لئی کہ قرآن مین یہہ سب نام موجود ہین اور اس حدیث
مین حصر اسماء حسنی کا ننانوین پر نہین ہی بلکہ مقصود یہہ ہی کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھہ
ان نامونکی ہی لوامع النجوم مین لکہا ہی کہ ایک ہزار نام اللہ تعالی کی ہین کہ سوا اوسکی کوئی نہین جانتا
اور ہزار نام اور ہین کہ ملائکہ جانتی ہین سوا اونکی کوئی نہین جانتا اور ہزار نام مسلمانون کی زبان پر
جاری ہین اونہین سی تین سو توریت مین ہین اور تین سو انجیل مین اور تین سو زبور مین اور سو کلام اللہ مین
اونہین سی ننانوین لوگون پر ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ ہی وہ اسم اعظم ہی اور ابوعبید اللہ سے
منقول ہی کہ ڈہونڈہی مینی اسماء باریتعالی کی قرآن مین ایک سو تیرہ پائی مینی ولیکن بعضی مکرر تہی
مثل غافر اور غفور اور غفار کی اور مانند انکی پس بعد دور کرنی مکررات کی ننانوین باقی رہی کذا ذکر
علی الفخر ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو * وہ اللہ ہی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اللہ نام ہی ذات
واجب الوجود کا کہ معبود بحق ہی اور یہہ نام غیر خدا تعالی پر اطلاق نہین کرسکتی ہین نہ حقیقۃ نہ
مجازا اور اور نام اطلاق کرتی ہین اگرچہ مجاز ہووین پس یہہ بزرگتر سب نامون کا ہوا اور معانی تمام
نامونکی چاہیی کہ متصف ہووی بندہ ساتھہ اونکی یعنی وہ خصلتین اپنی مین حاصل کری چنانچہ نصیب بندہ کر

شرح اونکی بیان ہوگی اور یہہ نام تعلق کے لئی ہی نہ تخلق یعنی خلق پکڑنی کی لئی اور نصیب بندی کا اس نام کی
تا آنکہ ہی یعنی لگاوی کری اوس سی مثل لگاو بچہ کی ساتھہ ماں کی کہ بالکل دل اپنا مستغرق یاد اوسکی کا رکہی
اور التفات سوا اوسکی نکری اور امید ساتھہ غیر اوسکی کی نہ رکہی اور نہ غیر اوسکی سی ڈری
الرحمن الرحیم بخشنی والا مہربان نصیب بندی کا ان دونون نامون سی یہہ ہی کہ مہربان
خلق پر ہو اور سبھون پر نظر ساتھہ عین رحمت کی ڈالی اور سب کام اپنی اوسیکو سونپی کہ نعمت دینی
وہی ہی اور اوسکی غیر سی مدد نہ ڈہونڈہی اور دفع کرنی بری چیز مین سعی کری اور حتی المقدور حاجت
محتاجون کی برلاوی بلا غرض اور بغیر عوض الملک بادشاہ حقیقی کہ ملک دوجہان کا اوسیکی قبضہ
قدرت مین ہی اور وہ بی نیاز ہی سب سی اور سب اوسکی محتاج پس بندی نی جب یہہ جانا تو بندہ درگاہ
اوسکی کا اور گدا گلی اوسکی کا ہووی اور طلب عزت کی آستان خدمت اور طاعت اوسکی سی
کری اور واجب ہی کہ تعلق مکری بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکی اور بی نیاز ہووی سب سی
بالکل اور ظاہر نکری احتیاج اپنی انسی اور ڈر اور امید نرکہی انسی اور تصرف کری ملک نفس
اور دل اور قالب اپنی مین اور مالک ہووی اعضا اور قویٰ اپنی کا اور مسخر کری انکو طاعت حق
اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنی کا ہووی بعضی مشائخ سی کسی نی وصیت چاہی فرمایا بادشاہ
دنیا اور آخرت کا ہو یعنی قطع کر حاجت اور شہوت اپنی کو دنیا سی اس لئی کہ بادشاہی اور ملک رانی
آزادی اور بی نیازی مین ہی القدوس نہایت پاک اور منزہ سب نقصانون سی اور نصیب
بندی کا اس سی یہہ ہی کہ پاک کری علم کو خیالون سی اور ارادونکو حظون بشریت سی السلام
سلامت اور بی عیب نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی عیب ہووی اخلاق برون سی اور کامون ناکارہ سی
المؤمن امان دینی والا خلق کو آفتون سی دنیا اور آخرت مین نصیب بندی کا اس سی یہہ ہی
کہ امن مین رکہی خلق کو اپنی برائی اور غیر کی برائی سی المہیمن نگہبان ہر چیز کا ساتھہ کمال قدرت کی اور

مطلع خلق پر ساتهه بندون اور عملون کی نصیب بندی کا یهه هی که غالب هووی اوپر اوصاف اپنی کی العزیز
غالب حکم مین اور بی همتا که کوئی اوسپر غلبه نپاوی نصیب بندی کا یهه هی که غالب هووی نفس اور هوا
اور شیطان پر اور بی مثل هووی علم اور عمل اور عرفان مین الجبار درست کرنی والا کامون بگری
هوئی کا اور بزرگ که ادراک کسی کا گرد گهیرنی بزرگی اوسکی نهین پهرتا نصیب بندی کا اس سی یهه هی که
نقصانون نفس اپنی کو ساتهه حاصل کرنی کمال اور فضائل کی درست کری اور نفس سرکش اپنی پر غالب هوکر
ساتهه لازم کرنی تقوی اور همیشه کرنی طاعت کی کامل هووی المتکبر بزرگ اور بی نیاز خاص و عام
سی اور برتر اس سی که پاوی قدر اوسکی کو عقل و وهم نصیب بندی کا یهه هی که ایسا ساتهه بزرگی کی
موصوف هووی که سوای الله کی سب اوسکی نظرون مین حقیر معلوم هون الخالق اندازه کرنی والا خلق کا
موافق مشیت اور حکمت کی البارئ پیدا کرنی والا خلق کا المصور صورت اور هیئت دینی والا
مخلوقات کا نصیب بندی کا ان تینون نامون سی بعضون نی یهه کها هی که جب ادای وظائف سی
فارغ هو تو کچهه کسب و کام کری که اوس سی وجه معیشت کی بنی لئی پیدا کری خصوصا وه کسب اور کام
که اثر اوسکا بعد موت کی باقی رهی اور لوگون کو اوس سی فائده پهونچی مثلا کلام الله لکهه جاوی وغیره
ذلک الغفار بخشنی والا گناه بندون کا اور ڈهکنی والا عیبون اونکی کا نصیب بندی کا ظاهر هی
القهار غالب که تمام عالم نیچی قدرت اوسکی کی عاجز اور مغلوب هین نصیب بندی کا یهه هی که غالب هووی
بڑی دشمنون پر که نفس اور شیطان هین الوهاب بهت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندی کا یهه هی
که خرچ کری جان و مال اپنی الله کی لئی بی غرض و بی عوض الرزاق روزی پیدا کرنی والا اور پهونچانی والا
روزی کا مخلوقات کو نصیب بندی کا یهه هی که نفع پهونچاوی خلق کو ساتهه رزقون روحانی اور جسمانی
کی الفتاح کهولنی والا دروازون رزق اور رحمت کا نصیب بندی کا یهه هی که کهولی مشکلات خلق کی العلیم
جاننی والا پوشیده اور آشکارا کا نصیب بندی کا یهه هی که ساتهه ندای رب زدنی علما کی مشغول هوکر آرزومند

کثرت علم کا ہووی اَلْقَابِضُ تنگ کرنی والا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنی والا روح انکی کا اَلْبَاسِطُ
فراخ کرنی والا روزی کا یا دل بندون کا نصیب بندی کا ان دونون اسمون سی یہہ ہی کہ تنگ کری دل بندونکا
ساتہہ خوف الہی کے اور فراخ کری ساتہہ بیان وسعت رحمت اور فضل نامتناہی کی اَلْخَافِضُ الرَّافِعُ
پست کرنی والا کافرون کا قرب اپنی سی اور اوٹہانی والا مومنون کا نزدیک اپنی بسبب نیکیون کے
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ پست کری باطل کو ساتہہ عداوت اہل باطل کے اور بلند کری حق کو ساتہہ محبت
اہل حق کی اَلْمُعِزُّ الْمُذِلُّ عزت دینی والا بندون کا دونو جہان مین اور خوار کرنیوالا انکا نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ عزیز رکہی اونکو کہ جنکو عزیز رکہا اللہ تعالی نی بسبب علم اور معرفت کی اور خوار رکہی انکو
کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نی بسبب کفر اور ضلالت کی اَلسَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ سننی والا دیکہنی والا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ کہنی اور دیکہنی اور سننی خلاف شرع کی سی حذر کری اور اللہ تعالی کو حرکات
اور سکنات اپنی پر حاضر ناظر جانی اَلْحَكَمُ حکم کرنی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ رفع خصومت اور حکومت
مین عدالت کری اور نفس اپنی پر انصاف کری اور حاکم ہووی اَلْعَدْلُ انصاف کرنی والا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ عدالت کری معاملات حق اور خلق مین اَللَّطِيْفُ باریک بین کہ دور و
نزدیک اوسکی نزدیک یکسان ہی اور نیکی اور نرمی کرنی والا بندون کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ دعوت
کری خلق کو طرف رب متعال کے ساتہہ لطف اور نرمی کی اَلْخَبِيْرُ آگاہ ساتہہ سب چیزون کے
اور دانا دلکی باتون کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ ساتہہ کامون دین و دنیا کی خبردار و باریک بین ہووی
اَلْحَلِيْمُ بردباری کرنی والا عفو گناہون مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ تحمل کری ایذا بدبختون پر اور رفتار
کری ساتہہ عذاب زیر دستونکی اَلْعَظِيْمُ بزرگ اور برتر ذات وصفات مین صداوہام کی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ ہمت بلند رکہی اور دنیا کی لئی سر نہ جہکاوی اور ملک کونین کو عظمت الہی کے
مقابلی مین حقیر گنی اور حاصل کری وہ کمالات کہ بزرگ ہووی اوس سی قدر اوسکی اَلْغَفُوْرُ

بہت بخشنی والا نصیب بندی کا وہی ہی جو غفار کی بیان مین گذرا الشکور قدردان اور دینی والا ثواب
بڑی کا عمل تھوڑی پر نصیب بندی کا یہہ ہی کہ شکر کری واجب تعالی کا اس طرح کہ سب نعمتین اوسیکی
طرف سی جانکر ہر عضو کو کہ جسواسطی پیدا کیا ہی اوسمین مصروف رکہی العلی بلند مرتبہ نصیب بندی کا
یہہ ہی کہ خرچ کری طاقت اپنی حاصل کرنی علم وعمل مین تا ہم جنس اپنی سی زائد ہووی الکبیر بڑا ایسا بڑا
کہ اوسپر کوئی بڑا متصور نہین نصیب بندی کا وہی ہی جو العلی مین گذرا الحفیظ نگاہ رکہنی والا عالم کا
آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نگاہ رکہی اپنی تئین ہلاک کرنی والی چیزون ظاہر و باطن
کیسی یعنی گناہون سی المقیت قوت دینی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بہوکون کو کہانا کہلاوی اور غافلون کو
براہ بتاوی الحسیب کفایت کرنی والا ہر حال مین یا حساب کرنی والا بندون سی روز قیامت کی نصیب
بندیکا یہہ ہی کہ کفایت کری حاجت محتاجون کو اور حساب کرنی والا ہووی نفس اپنی سی الجلیل بزرگ قدر
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نفس اپنی کو ساتہہ صفتون کمال کی آراستہ کری الکریم بخشش کرنی والا
اور بخشنی والا گناہ گناہگارون کا بدون شفیع کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی کری کرم اوپر خلق کی
حاصل کرنی مین الرقیب نگاہ رکہنی والا مخلوقات کا حادثون سی اور ایذا دینی والی چیزون سی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ نگہبان نفس اپنی کا ہووی اور عارضی دل اور نفس کی دور کری اور جانی کہ اللہ تعالی
دیکہنی والا اوسکا ہی المجیب قبول کرنی والا دعا بیچارون کا اور جواب دینی والا پکارنی والون کا
نصیب بندیکا یہہ ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالی کی کری اوامر ونواہی مین اور جواب دیوی اہل حاجت کو
ساتہہ نرمی کی الواسع علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سب کو پہونچی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی
کری فراخی علم اور سخاوت اور معارف مین اور سبہون سی ہر نوع کشادہ پیشانی ہووی الحکیم *
استوار کار اور دانا ساتہہ حقائق اسرار کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ محکم کری کام اپنی الودود
دوست رکہنی والا فرمانبردارونکا یا محبوب اولیا کی دلون مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سوا باری تعالی کی

سی بیزار و دوست نه رکهی المجید بزرگ اور شریف ذات اور افعال مین نصیب بندی کا اسم عظیم مین معلوم
ہوا الباعث اوٹهانی والا اور زنده کرنی والا مردون کا قبرون سی اور بیدار کرنی والا دل غافلون کا
خواب غفلت سی نصیب بندی کا یهه ہی که زنده کری دلون مرده کو ساتهه سکهانی علم کی که سبب
حیات ابدی کا ہی الشهید حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر نصیب بندی کا اسم خبیر و علیم مین بیان ہوا
الحق ثابت ساتهه شهنشاہی کی اور لائق ساتهه خدائی کے نصیب بندی کا یهه ہی که ماسوا الله کو باطل
جانی اور ثابت ہووی ساتهه متابعت حق کی که شریعت نبوی ہی صلی الله علیه وسلم اور متصف ہووی
ساتهه معنی حقانیت کی الوکیل کارساز بندون کا نصیب بندی کا یهه ہی که ضعیفون اور عاجزون کی
کام مین کوشش کری اور روای حاجت انکی مین ایسی سعی کری که گویا وکیل انکا ہی القوی المتین
قوت والا استوار سب امور مین نصیب بندی کا یهه ہی که خواہش نفسانی پر قوی اور غالب ہووی
اور دین مین سخت و چست ہووی اور جاری کرنی احکام شرع مین سستی کو راه نه دیوی الولی
مددگار اور دوست رکهنی والا مومنون کا نصیب بندی کا یهه ہی که دوستی کری مسلمانون سی اور کوشش
کری تائید دین مین اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین الحمید تعریف کرنی والا ذات و صفات اپنے کا
تعریف کیا گیا نصیب بندی کا یهه ہی که ہمیشه تعریف کرنی والا حق کا ہو اور آراسته ہو ساتهه صفتون کمال کے
یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون کی المحصی گهیرنی والا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک
اوسکی گنتی سب مخلوقات کی نصیب بندی کا یهه ہی که شمار کری اعمال اپنی کو پہلی اسکی که گنی جاوین
اور کوشش کری اسمین که اعمال اور احوال باطن اپنی پر اطلاع پاوی المبدی المعید پیدا کرنی والا
پہلی بار اور دوباره پیدا کرنی والا نصیب بندی کا یهه ہی که سعی کری پیدا کرنی نیکیون مین اور اعاده
کری یعنی ادا کری جو اوس سی ره گیا ہی اور قصور ہوا ہی المحیی زنده کرنی والا دلون کا ساتهه نور ایمان کے
اور پیدا کرنی والا مخلوقات کا بدنون مین نصیب بندی کا یهه ہی که زنده کری خلق کو ساتهه فائده دینی کی

علم سی اور دلکو ساتھہ معرفت الٰہی کی اَلْمُمِیْتُ مارنی والا بدنون کا اور دلکا ساتھہ خواب غفلت اور
نادانی کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اَلْحَیُّ ہمیشہ زندہ سب سے
پہلی اور سب سی بعد بہی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ ہووی ساتھہ یاد پروردگار تعالیٰ کی اور خرچ کرنی اپنی جان
اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوی اَلْقَیُّوْمُ قائم رہنی والا ذات وصفات مین اور خبرگیری کرنی والا
مخلوقات کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی پروا ہو ماسوای اللہ سی اور سنواری امور بندونکی اَلْوَاجِدُ
غنی اور بی پروا کہ محتاج کسی کا کسی چیز مین نہین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ہیچ حاصل کرنی کمال ضروری کی بہت
سعی کری اَلْمَاجِدُ بزرگ نصیب بندیکا وہی ہی جو پہلی کہا اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ یکا صفات مین
اور ذات مین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ یکا ہووی بندگی مین جیسی کہ وہ یکا ہی خدائی مین اور موصوف
ہووی ساتھہ فضائل کی کہ ہم جنس اوسکی ویسی نہون اَلصَّمَدُ بی پروا کہ نہین محتاج کسی کا اور سب اوسکی محتاج
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی نیاز ہووی خلق سی اور سعی کری کارسازی نیازمندون اور برلانی حاجت حاجتمندون
مین اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ قدرت والا قدرت ظاہر کرنی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ قادر ہووی اوپر باز
رکہنی نفس کی خواہشون اور لذتونسی اَلْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ آگی کرنی والا دوستون کا ساتھہ نزدیکی رحمت کی
اور پیچھی ڈالنی والا دشمنون کا لطف اپنی سی نصیب بندی کا ان دونون اسم مقدس سی یہہ ہی کہ آگی پیچھی
کری اپنی تئین ساتھہ سبقت کرنی نیکیون کی اور اونکو کہ مقرب درگاہ عزت کی ہین اور پیچھی ڈالی نفس اور
شیطان اور مردودون درگاہ کی تئین اَلْاَوَّلُ الْاٰخِرُ پہلی سب سی پیچھی سب سی نصیب بندی کا
یہہ ہی کہ جلدی کری طاعتون مین اور بجا لانی اوامر مین اور جان خرچ کری اسکی لیئی تا حیات ابدی
پاوی اَلظَّاهِرُ الْبَاطِنُ آشکارا باعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر کمال صفتون اوسکی
کی پوشیدہ وہم وخیال سی باعتبار کنہ ذات کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ باعتبار بشریت کی ظاہر ہی
اور اس جہت سی کہ متصف ہی ساتھہ صفات ملائکہ کی پہچاننا اوسکا مشکل ہی اَلْوَالِی کاربساز اور ما

نصیب بندی کا مثل نصیب الوکیل کی ہی المتعالی بہت بلند نصیب بندی کا وہی ہی جو العلی مین کہا البر نیکی کرنی والا
کہ ہونا نیکی اور احسان کا اوسکی ذات سی ہی نصیب بندہ کا یہہ ہی کہ نیکی کری ماں باپ کی حق مین اور استاد اور مشائخ اور
اقارب اور تمام حق والونکی حق مین التواب توبہ قبول کرنی والا نصیب بندہ کا یہہ ہی کہ قبول کری عذر خلق کا
اگرچہ کئی بار ہو المنتقم بدلا لینی والا کافرون اور سرکشونسی ساتہہ عذاب کی نصیب بندہ کا یہہ ہی کہ بدلا لی بڑی دشمنونسی کہ
نفس و شیطان ہین العفو درگذر کرنی والا گناہون اور تقصیرات سی نصیب بندہ کا وہی ہی جو عفو مین گذرا الرؤف مہربان
نصیب بندہ کا مثل نصیب الرحیم کی ہی مالک الملک خداوند جہان کا نصیب بندہ کا اسم الملک مین گذرا ذو الجلال والاکرام
صاحب بزرگی اور بخشش کا نصیب بندہ کا یہہ ہی کہ حاصل کری اپنی نفس کی لئی بزرگی اور اکرام کری بندگان خدا کو جیسا کہ لائق ہی
المقسط عدل کرنی والا نصیب بندہ کا اسم العدل مین گذرا الجامع جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت مین نصیب بندہ کا یہہ ہی کہ جمع کری درمیان علم و
عمل کی اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کی اور جمع کری وظائف عبادات اور اوراد مین اور سعی کری بیچ
جمع کرنی فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی **بیت** درجمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی ہر ترسم کہ پراگندہ
شوی مات شوی الغنی المغنی بی پروا ہر چیز سی بی پروا کرنی والا جسکو چاہی نصیب بندہ کا یہہ ہی کہ استغنا
حاصل کری ماسوا اللہ سی المانع باز رکہنی والا ہلاک و نقصان کا بندونسی دین و دنیا مین نصیب بندی کا
یہہ ہی کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکہی الضار النافع ضرر پہونچانی والا اور فائدہ
پہونچانی والا جسکو چاہی نصیب بندی کا ظاہر ہی النور روشن کرنی والا زمین و آسمان کا ساتہہ
ستارون کی اور روشن کرنی والا دل مومنون کا ساتہہ نور معرفت اور طاعت کی نصیب بندہ کا
یہہ ہی کہ روشن ہووی ساتہہ نور ایمان اور عرفان کی الہادی راہ دکہانی والا نصیب بندی کا یہہ ہی
کہ بندگان خدا تعالی کو طرف اوسکی راہ دکہاوی البدیع پیدا کرنی والا عالم کا بدون مثال کی نصیب
بندی کا بیان ہو چکا الباقی ہمیشہ رہنی والا الوارث باقی بعد فنای موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور صدقہ

جاریہ وغیرہا کی الرَّشِیْدُ رہنمای عالم کا نصیب بندی کا ظاہری الصَّبُوْرُ ٭ ت ق مس حب ٭
بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنی گنہکارون کی نصیب بندی کا ظاہری نقل کی ییہہ ترمذی ابن
ماجہ حاکم ابن حبان نی الحمد للہ تمام ہوا بیان اسما حسنیٰ کا شرح شیخ عبد الحق اور شیخ فخر الدین رح
کیسی یا اللہ عمل نصیب کریم سبکو آمین وَسَمِعَ رَجُلًا وَ هُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ ٭ ت ٭ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ کہتا تہا
یاذا الجلال والاکرام پس فرمایا تحقیق قبولیت کی گئی تیری لئی یعنی مستحق قبولیت کا ہوا پس مانگ جو
چاہی نقل کی ییہہ ترمذی نی اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِمَنْ يَقُوْلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَمَنْ قَالَهَا
ثَلٰثًا قَالَ لَهُ الْمَلَكُ اِنَّ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَدْ اَقْبَلَ عَلَيْكَ فَسَلْ ٭ مس تحقیق واسطی
اللہ کی فرشتہ ہی متعین ساتہہ اوس شخص کے کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار
کہتا ہی اوسکی لئی فرشتہ تحقیق ارحم الراحمین متوجہ ہوا تجہہ پر یعنی ساتہہ قصد قبولیت اور عنایت کے
پس مانگ جو چاہی نقل کی ییہہ حاکم نی وَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ
سَلْ قَدْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ٭ مس ٭ اور گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر اوس حال مین
کہ وہ کہتا تہا یا ارحم الراحمین پس فرمایا اوسکی لئی مانگ تحقیق نظر رحمت وعنایت کی کی اللہ تعالیٰ نے
طرف تیری نقل کے ییہہ حاکم نی مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ
اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ
النَّارِ ٭ ت س ق حب مس ٭ جو کوئی مانگی اللہ تعالیٰ سی بہشت تین بار کہتی ہی بہشت یا اللہ
داخل کر اوسکو بہشت مین اور جو کوئی پناہ مانگی دوزخ کی آگ سی تین بار کہتی ہی آگ یا اللہ بچا اوسکو
آگ سی نقل کی ییہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ
يَسْئَلِ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ✽ ط طس ✽ جو کوئی دعا کری اور یاد کری اللہ تعالی کو ساتھہ ان کلمون پانچ کی نہ مانگی اللہ تعالی سی کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو وہ پانچ کلمی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پھرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ طبرانی نی کبیر مین اور اوسط مین **ف** دوسرا کلمہ مصنف نی لہ الملک کو لکھا ہی اور ملا علی قاری رح نی ولہ الحمد کا دوسرا ہونا بہتر کہا ہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِجَابَةِ الدُّعَاءِ یہہ بیان ہی الحمد للہ کہنی کا قبولیت دعا پر مَا يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ اِذَا عَرَفَ الْاِجَابَةَ مِنْ نَفْسِهٖ فَشُفِيَ مِنْ مَرَضٍ اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَنْ يَقُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ ✽ **مس ي** ✽ کون سی چیز منع کرتی ہی ایک تمہاری کو کہ جب پہچانی قبولیت نفس اپنی سی یعنی شفا پانی بیمار کی لئی یا سفر سی پھرکی آنی کی لئی دعا کرتا تھا پس شفا دیا جاوی بیماری یا آوی سفر سی اس سی کہ کہی سب تعریف ہی اوس خدا کی لئی کہ سبب غلبہ اور بزرگی اوسکی پوری ہوتی ہین کام اچھی یعنی حاجتین اپنی بر آتی ہین نقل کی یہہ حاکم اور ابن سنی نی **ف** یعنی لائق نہین ہی کہ جسکی مراد بر آوی بعد دعا کرنی کی وہ ان کلمات کی کہنی کو چھوڑ دی

اَلَّذِيْ يُقَالُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَائِهٖ یہہ بیان ہی اوس چیز کا کہ پڑہی جاوی ہر روز کی صبح مین اور شام مین بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ✽ **عه حب مس مص** ✽ صبح یا شام کی یعنی ساتھہ نام اوس خدا کی کہ نہین ضرر کرتی ہی ساتھہ ذکر کرنی نام اوسیکی کوئی چیز یعنی قسم کہانی سی ہو یا دشمن وغیرہ سی ہو زمین مین اور نہ آسمان مین اور وہ سنی والا اور جاننی والا ہر چیز کو ہی پڑہی تین بار نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی **ف** صبح کی پڑہنی مین بسم اللہ کی پہلی لفظ اصبحنا کا مقدر ہوگا یعنی

صبح کی سپی اور شام کی پڑہنی مین لفظ اصبحنا کا یعنی شام کی آمنی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
جو کوی صبح شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑہتا ہی تو اوسی دن رات مین ناگہانی بلا نہین پہونچتی ہی کذا
فی المشکوٰۃ اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ * طس * وَفِی الْمَسَاءِ فَقَط *
مع عہ طس می ی * ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت می ی * پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ کی
یعنی نو دیہ نام اور کتابون اوتری ہوئی کی کہ پوری ہین یعنی بی نقصان ترا ہی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی
نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور بیچ شام کی فقط نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی اور طبرانی نی اوسط
مین اور دارمی ابن سنی نی یعنی پہلی روایت مین صبح شام مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی اور ان کتاب
والون نی فقط شام ہی کو پڑہنی روایت کی ہی تین بار پڑہی نقل کی یہہ ترمذی دارمی ابن سنی
ف روایت ہی معقل بن یسار صحابی سی کہ جسنی یہہ دعا پڑہی متعین ہوتی ہین اوسپر ستر ہزار
فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین اوسکی لئی اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی لفظ حدیث کی یہہ ہین
مَن قَالَ لَہٗ وُکِّلَ بِہٖ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّونَ عَلَیْہِ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا اور صحیح مسلم
روایت کی ہی کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ آج کی رات
ایک بچہو کی کاٹنی سی کیا ایذا اوٹہائی مینی فرمایا آگاہ ہو اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اعوذ بکلمات اللہ
التامات من شر ما خلق تو ضرر نہ پہونچاتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوترکر یہہ پڑہی تو نہین ضرر کرتی
کوئی چیز جب تلک کہ کوچ کری کذا فی المشکوٰۃ وشرح القاری اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ هُوَ اللّٰہُ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ
وَالشَّہَادَۃِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیمُ هُوَ اللّٰہُ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُہَیْمِنُ الْعَزِیزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُونَ هُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیزُ

الرَّجِيمِ ت م ی ی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ سننی والی جاننی والی کی شیطان راندہی گئی
سی یعنی ہانکی ہوی سی دروازہ خداسی پڑہی یہہ اعوذ تین بار پہر یہہ آیت پڑہی وہ ہی اللہ جو نہین کوئی معبود
مگر وہ جاننی والا غیب کا یعنی جو بندون سی پوشیدہ ہی اور ظاہر کا وہی ہی بخشش کرنی والا مہربان
وہ ہی خدا جو نہین کوئی معبود مگر وہ بادشاہ ہی نہایت پاک سلامت سب عیب سی امن مین رکہنی والا
نگہبان غالب زبردست بزرگوار پاکی ہی خدا کو اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین جاہل یعنی بت وغیرہ کو
شریک ٹہیراتی ہین وہ خدا ہی پیدا کرنی والا درست کرنی والا صورت بنانی والا واسطی اوسکی نام ہین
اچہی ساتہہ پاکی کی یاد کرتی ہی اوسکو وہ چیز کہ بیچ آسمانون اور زمین کی ہی اور وہ غالب ہے
دانا نقل کیے یہہ ترمذی دارمی ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص اس
اعوذ کو مع ان تین آیتون اخیر سورہ حشر کی پڑہتا ہی صبح کو متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ستر ہزار
فرشتی کہ دعا بخشش کیے کرتی ہین شام تلک اگر اوس دن مین مرتا ہے شہید مرتا اور جو کوئی شام کو پڑہتا ہی یہی درجہ
پاتا ہی کذا فی المشکوۃ والشرحین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د ت س ی قل ہو اللہ تین بار پڑہی اور قل اعوذ برب الفلق
تین بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نسائی ابن سنی نی ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا صبح شام کو تین تین بار پڑہنا کفایت
کرتا ہی ہر چیز سی یعنی دفع کرتا ہی ہر برائی کو کذا فی المشکوۃ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ
يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ د ی پس تسبیح کرو تم
اللہ کو جس وقت کہ رات کرتی ہو تم یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑہو اور جس وقت کہ صبح کرتی ہو تم یعنی نماز فجر کی پڑہو اور
اوسی کی لئی سب تعریف ہی بیچ آسمانون کے اور زمین کی اور تسبیح کرو تیسری پہر یعنی نماز عصر کی پڑہو اور جس وقت

کو ظہر کرتی ہو تم یعنی نماز ظہر کی پڑہو نکالتا ہی اللہ زندہ کو مردہ سی یعنی جانور کو انڈی سی اور حیوان کو نطفی سی یا مومن
کا فر سی اور ذاکر کو غافل سی اور نکالتا ہی مردی کو زندی سی یعنی انڈی کو جانور سی اور نطفہ کو حیوان سی
اور کافر کو مومن سی اور غافل کو ذاکر سی اور جلاتا ہی زمین کو یعنی سرسبز کرتا ہی پیچھی مرنی اوسکیکی یعنی
خشک ہونی کی اور اسیطرح یعنی مثل اس نکالنی کی نکالی جاؤ گی تم یعنی قبرون سی نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن
سنی نی ف مراد تسبیح سی پاکی بیان کرنی ہی اللہ کی بری باتون سی یا نماز پڑہنی اور لفظ و عشیا کا
عطف کیا گیا ہی حین پر او ر وله الحمد آخر تک جملہ معترضہ ہی یعنی یہا کی یاد کرو وقت عشا کی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی صبح کو پڑہتا ہی فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ کو تُخْرَجُوْنَ تلک پاتا ہی ثواب
اوس چیز کیکو کہ فوت کرتا ہی قسم نیکی اور وظیفہ اوس دن کی سی اور جو کوئی پڑہتا ہی اسکو شام کو
پاتا ہی ثواب اوس چیز کی کو کہ فوت کرتا ہی اوس رات مین کذا فی المشکوٰۃ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ * ط * پڑہی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم مراد رکہتا ہون آیۃ
الکرسی نقل کی یہہ طبرانی نی وَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْاٰيَةَ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ غَافِرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ
اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ * حب ا ت ی * اور پڑہنی آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتدا سورہ غافر کی سی قول
اوسکی الیہ المصیر تلک نقل کی یہہ ابن حبان احمد ترمذی ابن سنی نی ف ساری آیت یون
ہی حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ آیا ہی حدیث شریف مین کہ جو شخص یہہ دونو آیتین یعنی آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتداء
غافر کی صبح کو پڑہتا ہی محفوظ رہتا ہی یعنی سب بلیات سی اور شیطانون سی بسبب برکت انکی کی شام تلک
اور جو شام کو پڑہتا ہی صبح تلک محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کی کذا فی المشکوٰۃ اَصْبَحْنَا اَمْسَيْنَا
وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَاَمْسٰى
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ هَا

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ

الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ م د ت س مص

صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ کی لئی ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا

نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

ای پروردگار میری مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ اس دن مین ہی یعنی جو مقدر ہی کہ اس دن مین

واقع ہوگا اور بہلائی اوس چیز کی کہ پیچہی اسکی ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوس

چیز کی سی کہ اسدن مین ہی اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیچہی اسکی ہی ای پروردگار میری پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری

کاہلی سی کہ طاعت مین ہو اور برائی بڑہاپی کیسی ای رب میری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب سی

کہ آگ مین ہی اور عذاب سی کہ قبر مین ہی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی ف

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ وغیرہا کی اوپر کی لفظ رات کی پڑہنی کی ہین یعنی صبح کی وظیفہ مین اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ

پڑہین گے اور شام کی وظیفہ مین اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ سب جا ای اسیطرح سمجہہ اور دنکی وظیفہ مین ہذا الیوم

اور رات کی وظیفہ مین ہذہ اللیلۃ اور دنکو ما بعدہ اور رات کو ما بعدہا اور برائی رات دن اور ما بعد

اونکی کی مراد ہی اوس چیز سی کہ ضرر کری دین و دنیا مین اور باز رکہی خدمت مولی کیسی اور برائی بڑہاپی

کی یہہ ہی کہ بسبب بڑہاپی کی عقل جاتی رہی اور بندگی اللہ تعالی کی اچہی طرح نہو سکی پس پناہ مانگی ہی

بڑہاپی کی برائی سی والا نفس بڑہاپی کی فضیلت آئی ہی کہ خوشحال ہی اوس شخص کا کہ طویل ہو عمر اوسکی

اور اچہی ہون عمل اوسکی کذا ذکرہ السلمی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَ

سُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ہ مۃ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ

تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی کہ بعضی اعضا کام سی باز رہین اور برائی بڑہاپی کیسی اور فتنہ دنیا

لیسی یعنی فتنہ مین پڑنی سی بسبب محبت دنیا کی یا فتنہ سی کہ دنیا مین ہو کہ باز رکہی عقبی اور مولی سی اور عذاب قبر کیسی

هذه الليلة

امسينا امسى

نقل کے یہہ مسلم نی اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ

ها ها ها ها ها ها
فَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَھُدَاہُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ

د۔ اور صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کہ پروردگار ہی ساری جہان کا یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسدن کی فتح اوسکی اور مدد اوسکی یعنی دشمن ظاہری باطنی کی دفع پہ مدد کرنی تو اسدن مین اور روشنی اوسکی اور برکت اوسکی یعنی ہمیشگی طاعت کی اور ہدایت اوسکی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ اوسمین ہی اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیچہی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** فتح رات دن کی یہہ ہی کہ اسد تعالی مراد بر لاوی بندی کی موافق مقصد اوسکی کی رات دن مین اور نور خبردار کرنا اللہ تعالی کا ہی بندی کو کہ دیکہی اوس سی راہ حق کی اور ہدایت راہ دکہانی ہی طرف راہ استقامت کی ہمیشہ کو یہان تلک کہ خاتمہ بخیر ہو کذا قال العلی اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَ

نموت المصیر
اِلَیْکَ النُّشُوْرُ ۔ عہ حب اعو ۔ یا اسد سبب قدرت تیری کی صبح کی ہمنی اور سبب مدد تیری کے شام کی ہمنی اور سبب تیری جیتی ہین ہم اور سبب تیری مرتی ہین ہم اور طرف تیری اوٹہنا ہی بعد مرنی کی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان احمد ابو عوانہ نی ۔ **ف** شام کی وظیفہ مین اولتا پڑہی یعنی بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا اور کہا مصنف نی مناسب یہہ ہی کہ صبح مین کہا جاوی والیہ النشور اور شام مین والیہ المصیر اور یہی صحیح ہی اوس حدیث مین کہ روایت کی ابو عوانہ نی مگر ملا علی قاری نی اس قول پہ شبہہ کیا ہی اور کہا عکس بہی اسکی ثابت ہوا ہی واللہ اعلم اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ۔ سری ۔ صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اسکی اور سب تعریف اسد کی لئی ہی نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر وہ اور طرف اوسیکی اوٹہنا ہی نقل کی یہہ بزار ابن سنی نی اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ

نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ ۔ د ت س حب مس مص ۔ یا اللہ پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی ای پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی گواہی دیتا ہون میں کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کی سی یعنی خواہش نفس کی سی جو خلاف ہدایت کی ہو اور برائی شیطان کیسی اور شرک اوسکی سی یعنی شرک اور کفر مین ڈالنی اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف عرض کیا حضرت ابوبکر رض نی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمائی کوئی دعا کہ پڑہون مین صبح وشام فرمایا یہہ دعا پڑہو اور بعضی روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی وَاَنْ نَقْتَرِفَ عَلٰی اَنْفُسِنَا سُوْءً اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ ت ۔ اور پناہ مانگتی ہین ہم اس سی کہ حاصل کرین ہم اوپر نفسون اپنی کی برائی کو یعنی گناہ یا ظلم کو یا کہینچین برائی کو طرف مسلمان کی یعنی نسبت کرین برائی کو طرف مسلمان کی کہ پاک ہو اوس سی یا ضرر پہونچاوین کسیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ۔ طس ت ۔ یا اللہ تحقیق مین صبح کی اوس حالت مین کہ گواہ کرتا ہون مین تجکو اور گواہ کرتا ہون اوٹہانی والون عرش تیری کو اور تمام فرشتون تیری کو اور تمام مخلوق تیری کو ساتہہ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہی نہین کوئی معبود مگر تو اور تحقیق محمد بندی تیری ہین اور رسول تیری نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ترمذی نی ف اُشْهِدُكَ گواہ کرتا ہون تجکو یعنی اقرار ساتہہ وحدانیت تیری کی یعنی الوہیت اور ربوبیت کی پس یہہ بیان کرنا اسلام کا اور اقرار کرنا اوسکا ہی ہر صبح وشام اور غرض نقل اپنی سی یہہ ہی کہ مین غافلون سی نہین ہون اور اوٹہانی والی عرش کی آٹہہ فرشتی ہین کہ درمیان کان اور کندہی اونکی کی فرق دو ہزار برس کا ہی اور ایک روایت مین سات سو برس کا اور جو کوئی پڑہی اسکو بخشتا ہی اللہ تعالٰی گناہ رات دنکی کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ (اَمْسَیْتُ) اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا

لَهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ ۔
د ت س ﷺ یا اللہ تحقیق مینی صبح کی وسحال مین کہ گواہ کرتا ہون مین تجکو اور گواہ کرتا ہون اوٹھانی
والون عرش تیری کو اور فرشتون تیری کو اور تمام مخلوق تیری کو ساتھہ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہی نہین کوئی معبود مگر تو تنہا ہے
نہین شریک کوئی تیرا اور تحقیق محمد بندے تیرے مین اور رسول تیرے پڑھے یہہ دعا چار بار نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی
نسائی نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی یہہ دعا ایکبار پڑھی چوتھائی آزاد کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو آگ سی اور جسنی دو بار
آزاد کرتا ہی آدہا اوسکو آگ سی اور جسنی تین بار پڑھی تین چوتھائی اور جسنی چار بار پڑھی ساری کو آزاد کرتا ہی اللہ تعالی آگ سی ذکر کیا اسکو
میرک رح نی کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ
احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ
اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ * د ق س حب مس مص عه یا اللہ مانگتا ہون مین تجسی سلامتی سب آفات
وبلیات ظاہر و باطن کیسی دنیا اور آخرت مین یعنی امور دنیا اور آخرت مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی معاف
ہونا گناہون کا اور عافیت دین اپنی مین اور دنیا اپنی مین اور اہل اپنی مین یعنی قرابتی اور خدام اور مال اپنی مین
یا اللہ ڈھانک عیب میریکو اور نڈر کر خوف میریکو یعنی خوف کی چیزون سی مجکو اوس مین رکھہ یا اللہ محافظت
کر میری آگی میری سی اور پیچھی میری سی اور داہنی میری سی اور بائین میری سی اور اوپر میری سی اور پناہ مانگتا ہون
مین ساتھہ بزرگی تیری کی اس سی کہ دہسایا جاؤن مین زمین مین نقل کی یہہ ابوداؤد و ابن ماجہ نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ نی **ف** مراد پہلی عافیت سی نہونا عذاب کا ہی اور دوسری سی خلاصی عیبون سی
اور کہا مصنف نی کہ معنی عافیت کی ہین سلامتی پس دین مین سلامتی ہو گنہی سی اور دنیا مین سلامتی ہو بیمارون
اور بلاؤنسی اور عورت اوسکو کہتی ہین کہ شرم کری آدمی اور برا جانی جب وہ ظاہر ہو جاوی اور یہہ طرفین اس لیئی
بیان کیین کہ جو بلا آتی ہی انہین طرفون سی آتی ہی اور نہین تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑتے ان کلمات کے

پڑہنی کو صبح اور شام مین کذا ذکرہ العلی والفخر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ
الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٭ د س ق مص
ي ٭ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی سلطنت ہی
اور اوسیکی لئی تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہین مرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی
یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی اور لفظ یحیی سی لا یموت تلک فقط ابن سنی نی
روایت کیا ہی ف فضیلت اس کلمہ کی حدیث شریف مین یہہ آئی ہی کہ جس شخص نی صبح کو پڑہا تو
ہی ثواب برابر آزاد کرنی غلام کی کہ اولاد حضرت اسمعیل کیسی ہو اور دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور
دس درجی بلند ہوتی ہین اور محفوظ رہتا ہی شیطان سی رات تلک اور جو شام کو پڑہتا ہی ہی ثواب
پاتا ہی اور صبح تلک شیطان سی محفوظ رہتا ہی روایت کیا اس حدیث کو ابن عیاش نی اور ایک شخص نی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا پوچہا کہ یا رسول اللہ ابن عیاش آپسی یہہ حدیث روایت کرتا
ہی فرمایا سچ کہتا ہی ابن عیاش کذا فی المشکوۃ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَبِیًّا ٭ عہ مس اط ٭ راضی ہوئی ہم ساتھہ اللہ کی ازروی رب
ہونی کی یعنی خوب تصدیق کی ہمنی اللہ کی رب ہونی کی اور ساتھہ اسلام کی ازروی دین ہونی کی اور ساتھہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازروی رسول ہونیکی یعنی خوب تصدیق کی ہمنی رسالت اونکی کی نقل کی یہہ چارونی
اور حاکم احمد طبرانی نی ف اکثر نسخون مین بعد لفظ رسولا کی لفظ نبیا کا ہی ساتھہ رمز احمد اور طبرانی کی پس
مستحب ہی کہ دونو کو جمع کرلی کذا قال النووی رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ
نَبِیًّا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ٭ مص ي ٭ راضی ہوا مین ساتھہ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتھہ
اسلام کی ازروی دین ہونی کی اور ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازروی نبی ہونی کی پڑہی یہہ تین بار نقل
کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی صبح شام کو تین بار

یہہ دعا پڑہی حق ہوا اللہ تعالی پر کہ راضی کریگا اوسکو قیامت کی دن کذا فی المشکوۃ اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ
مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ
الشُّکْرُ * دس حب ی * یا اللہ جس چیز نی صبح کی ساتھ میری کسی نعمت سی یا ساتھہ کسی کی مخلوق
تیری سی پس تیری ہی طرف سی ہی تو ایک ہی یعنی جو نعمت دین و دنیا کی کہ حاصل ہوئی ہی مجکو یا کسی اور کو
مخلوق سی پس وہ خاص تیری ہی عنایت سی ہی نہین کوئی شریک تیرا پس تیری ہی لئی تعریف ہی اور تیری ہی
لئی شکر ہی یعنی لازم ہی شکر ہم پر زبان و دل و اعضا سی مقابلہ مین اس نعمت کی نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی نے
ابن حبان ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی صبح کو یہہ دعا پڑہی شکر
اوس دنکا ادا کیا او جسنی شام کو پڑہی شکر اوس رات کا ادا کیا کذا فی المشکوۃ اور بعضی روایت مین
آیا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نی کہا خداوندا نعمتین تیری مجہپر بہت ہوئین شکر اونکا کیونکر ادا کرون
حکم ہوا ای داؤد جو جانا تو نی کہ جو نعمت تیری پاس ہی میری ہی طرف سی ہی شکر اوسکا ادا کیا تو نی
کذا قال الفخر اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * دس ی * یا اللہ سلامتی دی مجکو بدن میری مین یعنی
تمام اعضا سی کوئی چیز گناہ کی نہو یا اللہ سلامتی دی مجکو سماعت میری مین یعنی بہرا نہو جاؤن یا اوس چیز کی
سننی سی کہ سننا درست نہو مثل غیبت اور جھوٹ اور گانی بجانی کی یا اللہ سلامتی دی مجکو بینائی میری
مین نہین کوئی معبود مگر تو یعنی تجہی سی عافیت مانگتی ہین نہ غیر تیری سی پڑہی اسکو تین بار یا اللہ تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتہہ تیری کفر سی اور محتاجگی سی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب
قبر کیسی نہین کوئی معبود مگر تو یعنی پس نہین پناہ مانگی جاتی ہی مگر تجہی سی پڑہی یہہ تین بار نقل کی یہہ ابو داؤد
نسائی ابن سنی نی ف مراد سلامتی بینائی سی سلامتی ہی اندہی پن سی یا نہ دیکہنی ناشایستہ چیزون

قدرت کیسی یا نظر کرنی سی طرف حرام چیزون کی مانند عورت اجنبی اور لڑکی کی اور سیلی تماشی کی اور لڑکی
کفرسی یا کفر مشہور سی اور محتاجگی سی محتاجگی دلکی کہ آدمی کو بی صبر کرکر گلہ تقدیر کا اور اسد تعالی کا کرودا لیکی
ہی یا کفر سی کفران نعمت اور محتاجگی سی محتاجگی طرف خلق کی یا کم ہونا مال کا ساتھہ ہونی قناعت کے
اور ہونی صبر کی اور کثرت حرص کے کذا ذکر العلی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ✻ د س ی ✻ پاکہی اسد اور تسبیح کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکی کی
نہین ہی قوت بندی کو حرکت اور سکون پر مگر ساتھہ قدرت دینی اللہ کی جو چاہا اللہ نی ہوا اور جو نچاہا
نہوا جانتا ہون مین کہ تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نی گہیرا ہر چیز کو ازروی جاننی کے
یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد نسائی ابن سنی نی **ف** جو چاہا ہوا اور جو نچاہا نہوا
یعنی برابر ہی کہ بندہ چاہی یا نہ چاہی اور یہی معنی ہین اس آیۃ کی وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ یعنی
نہین چاہتی ہو تم مگر اوسوقت کہ چاہی اللہ اور حدیث قدسی مین ہی تُرِيْدُ وَاُرِيْدُ وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا مَا اُرِيْدُ
فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ یعنی ای بندی ارادہ
کرتا ہی تو ایک کام کا اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو چاہتا ہون مین پس جو شخص راضی
ہوا یعنی میری ارادی پر پس اوسکی لئی خوشنودی میری ہے اور جو خفا ہوا میری ارادی سی پس اوسکی لئی
خفگی میری ہی اور کرتا ہی اسد جو چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو ارادہ کرتا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جسنی یہہ دعا صبح کو پڑہی شام تلک محفوظ رہا اور جسنی شام کو پڑہی صبح تلک محفوظ رہا کذا ذکر
العلی اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
۱۰ ط ✻ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ ✻ س ✻ فِي الصَّبَاحِ فَقَطْ ✻ صبح کی ہمنی اوپر پیدایش اسلام کے

اور کلمہ اخلاص کے یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ کی اور اوپر دین نبی اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اوپر ملت باپ اپنی ابراہیم کی کہ وہ توحید کرنی والی تھی اور تابعدار تھی اور نہین تھی مشرکون سی نقل
کی احمد طبرانی نی بیچ صبح اور شام کی اور نقل کیا نسائی نی بیچ صبح کی فقط **ف** یعنی وعارا صبحنا علی
فطرۃ الاسلام آخر تک کو احمد اور طبرانی نی صبح شام کا پڑھنا نقل کیا ہی اور نسائی نی فقط صبح مین اور یا
یا قیوم جدی عبارت جلی پہلی عبارت سی اسکو علاقہ نہین ایسا ہی کہا مصنف نی اور پڑھتی حضرت نی یہہ
دعا تا لوگ سنکر سیکھین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حضرت بھی اپنی اوپر ایمان لانیکی حکم کئی گئی تھی جیسی کہ
جواب اذان مین آیا ہی کہ جب موذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہتا تھا
حضرت جواب دیتی تھی انا انا یعنی مین بھی گواہی دیتا ہون کذا ذکر العلی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ
اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ ۔ س ۔ مس ۔ ر ۔ ہا ۔ ی ۔ زمذ
ای ہمیشہ رہنی والی بسبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہون مین اور مدد چاہتا ہون ہر چیز مین سنوار دی
میری تمام جان میرا اور نہ سونپ مجکو طرف نفس میری کی ایک پلک مارتی یعنی نہ محروم کر مجکو نعمت امداد
سی نقل کی یہہ نسائی حاکم بزار نی **ف** حضرت علی رض روایت کرتی ہین کہ جناب بدر مین لڑا
ہین کافرون سی پہر حاضر ہوا حضرت کی پاس دیکہا مینی کہ سجدہ مین یا حی یا قیوم پڑہ رہی تہی پہر گیا
مین اور لڑا مین پہر آکر دیکہا کہ حضرت یا حی یا قیوم سجدی مین پڑہتی تہی پس فتح دی اللہ تعالی نی ان کو
کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ۔ خ ۔ س ۔ مہ ۔ یا اللہ تو رب میرا ہی
نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیری کے ہون اور وعدے
تیری کی ہون یعنی عہد اور وعدہ کہ تجہی ایمان لانی کا اور خالص عبادت کرنی کا دن میثاق کی کیا ہی اور

مستقیم ہون بقدر طاقت اپنی کے یعنی یہہ اقرار ہی اپنی عاجزی کا کہ جسطرح واجب ہی ویسا نہین ادا ہوتا اور
کرتا ہون مین واسطی تیری ساتھہ نعمت تیری کی کہ اوپر میری ہی اور اقرار کرتا ہون مین ساتھہ گناہ اپنی کے
پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی کرتوت اپنی
سی یعنی بخش گناہ میری نقل کے یہہ بخاری نسائی نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ
وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ٭ د مى ٭ یا اللہ تو رب
میرا ہی نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین عہد تیری پر ہون اور وعدہ میری کی
بقدر طاقت اپنی کی پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی کردار اپنی کیسی اقرار کرتا ہون مین ساتھہ نعمت
تیری کے کہ مجپر ہی اور اقرار کرتا ہون مین ساتھہ گناہ اپنی کی پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی
مگر تو نقل کی یہہ ابوداود ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ
وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ
وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا
بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَاَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ
وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَ
السِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ
وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْاَلُكَ
بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ
عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ
بِقُدْرَتِكَ ٭ طط ب ٭ یا اللہ تو ہی لائق تر ہی ساتھہ ذکر کی اوس کسی سی کہ یاد کیا جاوی یعنی ذکر تیرا

لائق تر ہی ہر مذکور سی اور تو لائق تر ہی ساتہہ عبادت کی اوس سی کہ عبادت کیا جا ئی یعنی سوا تیری
عبادت کی عبادت سبہوں کی باطل ہی اور تو بہت مددکرنی والا ہی اوس سی کہ مدد ڈہونڈہی جا ئی
اوس سی اور تو ہی بہت مہربان اوس سی کہ مالک ہو یعنی مالکون مجازی سی تو زیادہ مہربان ہی
اور تو ہے بہت سخی اوس سی کہ مانگا جا ئی اور تو فراخ تر ہی عطا مین اوس سی کہ دیتا ہی تو بادشاہ ہی نہین کوئی
شریک تیرا اور تو ایک ہی نہین کوئی ہمسر تیرا ہر چیز ہلاک ہونی والی ہی مگر ذات تیری ہرگز نہین عبادت
کیا جاتا ہی تو مگر ساتہہ توفیق اپنی کے اور ہرگز نہین نافرمانی کیا جاتا ہی تو مگر ساتہہ علم اپنی کی اطاعت
کیا جاتا ہی تو پس جزا دیتا ہی اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو پس بخشتا ہی تو قریب تر ہی ہر حاضر سی یعنی اشارہ
ہی نحن اقرب الیہ من حبل الورید پر اور تو نزدیکتر ہر نگہبان سی ہی حائل ہوا تو نزدیک نفسون کی اور پکڑی
تو نی بال پیشانیون کی یعنی سب تیری قبضۂ قدرت مین ہین اور لکہا تو نی عملون کو یعنی لوح محفوظ مین لکہین اور لکہا
تو نی عمرین لوح محفوظ مین اور دل بسبب تیری تجلیات کی ہونی کی فراخ ہین اور پوشیدہ نزدیک تیری
ظاہر ہی حلال وہ چیز ہی کہ حلال کی تو نی اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی تو نی اور دین وہ چیز ہی کہ مقرر کیا تو نی
اور کام وہ چیز ہی کہ حکم کیا تو نی یعنی تمام امور کہ دنیا مین ہوتی ہین تیری ہی حکم اور ارادہ سی ہوتی ہین اور سب
مخلوق پیدائش تیری ہی اور سب بندی بندی تیری مین اور تو ہی اللہ بہت مہربان بخشنی والا مانگتا
ہون مین تجہ سی ساتہہ وسیلہ نور ذات تیری کی وہ جو روشن ہو گئی بسبب اوسکی آسمان اور زمین اور
مانگتا ہون ساتہہ وسیلہ ہر حق کی کہ وہ واسطی تیری ہی سب مخلوق پر یعنی اطاعت عبادت وغیرہما
اور ساتہہ وسیلہ حق مانگنی والون کے کہ تجہپر ہی یعنی ازراہ کرم اور وعدہ ہی تیری کی جو حق رکہتی ہین والا
تجہپر انکا حق ہی یہہ کہ معاف کری تو مجکو اس دن مین یا اس رات مین یعنی صبح کی وظیفہ مین فی ہذہ الغداۃ
کہی اور شام کی وظیفہ مین فی ہذہ العشیۃ اور یہہ کہ امان دی تو مجکو آگ سی ساتہہ قدرت اپنی کی
نقل کیے یہہ طبرانی نی کبیر مین اور کتاب الدعا مین **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی

یہہ دعا لکہی جاتین ہین اوسکی لئی دس نیکیان اور دور کی جاتین ہین دس برائیان اور ثواب ملتا ہے دس غلام آزاد کرنیکا اور پناہ دیتا ہی اللہ تعالی شیطان سی کذا ذکر العلی اور یہہ جو کہا کہ نہین نافرمانی کیا جاتا مگر ساتہہ علم اپنی کی اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طاعت نہین ہی مگر بسبب ارادہ اور امر اللہ تعالی کی اور معصیت بسبب ارادہ کی ہی نہ امر کی اور حائل ہوا تو نزدیک نفسون کے یعنی حائل ہوا تو درمیان لوگونکی اور خواہشون نفس اونکی کی پس نہین طاقت رکہتی ہین یہہ کہ ایمان لاوین یا کفر کرین مگر ساتہہ ارادہ تیری کی حاصل یہہ ہی کہ مالک ہی دلون کا پہیرتا ہی جدہر چاہتا ہی حَسْبِیَ

اللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ * ی *

کفایت ہی مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسپر بہروسا کیا مینی یعنی نہ غیر اوسکی پر پس نہ امید رکہتا ہون اور نہ ڈرتا ہون کسی سی مگر اوسی سی اور وہ پروردگار عرش بڑیکا ہی پڑہی یہہ سات بار نقل کی یہہ ابن سنی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح شام یہہ آیت سات سات بار پڑہی تو کفایت کرتا ہی اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکیکو اور بعضی مشائخ شاذلیہ رح نی لکہا ہی کہ اگر کسی شخص کو سوا اسکی اور ورد نہ ہو تو یہہ کافی ہی کذا ذکر العلی اور اللہ تعالی نی بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اسکی پڑہنی کو اس آیہ مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ آخر تک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ

لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ * س حب اط ی *

نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہی اسکو دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی ابن سنی نی

دعوت

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَةَ مَرَّةٍ * م د ت س مس حب عو * پاک ہی اللہ بزرگ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی کی پڑہی یہہ سو بار نقل کی یہہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی حاکم ابن حبان ابو عوانہ نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی صبح شام کو سبحان اللہ

وبحمدہ سو سو بار پڑھا تو نہین لاتی کا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس چیز سی کہ لاویگا یہہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑہی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سی پڑہی یعنی پس وہ فضل اس سی ہوگا انتہی اور اگر ان تسبیحات وغیرہا کو گنتی نقل کئی گئی سی زیادہ بھی پڑہی کا تو یہہ بھی ثواب پاویگا اور زیادتی کا جدا پس گنتی اوس قبیلہ کی نہین ہی کہ اس سی زیادہ پڑہنا منع ہو مثل زیادتی طہارت کی کہ تین بار سی زیادہ اعضا کو دہونا منع ہی کذا قال العلی اور اسیطرح شیخ فخرالدین نی بسم اللہ الذی لا یضر کی بیان مین قول مصنف کا نقل کیا ہی اور بعضی عکس اسکی کہتی ہین واللہ اعلم سُبْحَانَ اللّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ * ت * سبحان اللہ سو بار پڑہی الحمد للہ سو بار لا الہ الا اللہ سو بار اللہ اکبر سو بار نقل کی یہہ ترمذی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی صبح شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑہی ہوگا اوسی ثواب مانند سو حج کرنی والی کی اور جو صبح شام کو سو سو بار الحمد للہ پڑہی ہوگا مانند ثواب اوس شخص کی کہ سو گھوڑی جہاد کی لئی دئی یا فرمایا اس مضمون کی جگہہ یہہ کہ سو جہاد کئی اور جو لا الہ الا اللہ صبح شام کو سو سو بار پڑہی ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنی والی کی وہ غلام اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کیسی ہون اور جو اللہ اکبر سو سو بار صبح شام کو پڑہی نہین ہوگا کوئی بہتر عمل مین اوس دن اس شخص سی لیکن وہ شخص کہ مثل اسکی پڑہی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سے پڑہی یعنی وہ افضل اس سے ہوگا کذا فی المشکوۃ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ * ط * بعد اور درود بھیجی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس بار نقل کیے یہہ طبرانی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو صبح شام کو دس بار مجہ پر درود بھیجی پاویگے اوسکو شفاعت میری دن قیامت کے اور فرمایا کہ جو کوئی مجہ پر صبح کی نماز کی بعد پہلی بات کرنی کی درود بھیجتا ہی روا کرتا ہی اللہ تعالی سو حاجتین اوسکی جلدی دیتا ہی تیس حاجتین سو مین سی اور ستر کو تاخیر دیتا ہی اور بعد نماز مغرب کی بہی ایساہی ثواب پاتا ہی کذا ذکر المصنف فی المنہیہ مناسب اس مقام کی ایک درود لکہا جاتا ہی اگر وہ پڑہی بہت مناسب

ہی دارقطنی نی افراد مین او رابن تجار نی اپنی تاریخ مین حضرت ابوبکر سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نے
کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا اوسکو حضرت نے
جواب دیا اور خوش ہوکر اپنی پہلو مین بٹھایا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کر کر اوٹھا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ ای ابوبکر یہہ شخص ہی کہ بلند کی جاتی ہین عمل اسکی لئی مانند عمل سب روی زمین
والون کے عرض کیا مینی کیا ہی سبب اسکا فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہی مجہر ایک درود دس بار بہیجتا ہی
کہ مانند درود سب خلق کی ہوتا ہی پوچہا مینی وہ کیا ہی فرمایا یہہ ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ
مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِي لَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ یعنی
یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر حضرت محمد کی کہ نبی ہین بقدر گنتی اونکی کہ درود بہیجتی ہین اوپر مخلوق تیری ہی
اور رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی کہ نبی ہین جیسکہ لائق ہی ہمکو کہ درود بہیجین اوپر اور رحمت خاص بہیج
اوپر محمد کی جو نبی ہین جیسکہ حکم کیا تو نی ہمکو یہہ کہ درود بہیجین ہم اوپر کذا فی درالمنشور وَاِنْ اُبْتُلِيَ بِهَمٍّ
اَوْ دَيْنٍ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ؕ
اور اگر مبتلا کیا جاوی کوئی غم مین یا قرض مین پس کہی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فکر کی
اور غم سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عاجزی سی یعنی کمال کی حاصل کرنی مین اور کاہلی سی یعنی اعمال
مین اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری نامردی سی یعنی ڈر دشمن کیسی کہ باز رکہی لڑائی دشمن کیسی
او ربخیلی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری بوجہہ قرض کیسی اور قہر آدمیون کیسی یعنی ظہر بادشاہون
او ر غلبہ ظالمون اور جور رعیتون کی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہے
کہ ایک شخص نی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ بہت سی غم اور قرض لاحق ہوئی ہین مجکو
فرمایا کہ کیا نہ سکہا دون مین تجکو ایک کلام کہ جب پڑہی تو اوسکو اللہ تعالی دور کری غم تیرا اور

اداکرے تجھسے قرض تیرا اوس نے عرض کیا فرمائے فرمایا صبح شام یہہ دعا پڑہا کر وہ شخص روایت کرتا ہے
پڑہی مینے یہہ دعا پس اسد تعالی نے دور کیا غم میرا اور ادا کیا قرض میرا تمام ہوئی حدیث کہا مصنف نے یعنی
کہ عجز ترک کرنا اوس چیز کا ہے کہ کرنا اوسکا خوب ہو اور پناہ علیہ قرض سے اسلئے ہے کہ حدیث شریف
آیا ہے اَلدَّیْنُ شَیْنُ الدِّیْنِ یعنی قرض عیب دین کا ہے اور فرمایا ہے لَاہَمَّ اِلَّاہَمُّ الدَّیْنِ وَلَا وَجَعَ اِلَّا وَجَعُ العَیْنِ
یعنی قرض کی غم برابر کوئی غم نہین اور آنکہہ کی درد برابر کوئی درد نہین تمام ہوا علاقہ حدیث پہلی کا ایک
روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے دن جمعہ کی ستر بار پڑہا اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ
عَنْ حَرَامِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ نہین کذرنیکی اوسپر دو جمعہ کہ غنی کر دیگا اوسکو اسد تعالی کذا ذکرہ
العلی عن الفردوس اِلٰی ھٰہُنَا یُقَالُ فِی الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ جَمِیْعًا وَلٰکِنْ یُقَالُ فِی الْمَسَاءِ مَکَانَ
اَصْبَحَ اَمْسٰی وَمَکَانَ ھٰذَا الْیَوْمِ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ وَمَکَانَ التَّذْکِیْرِ التَّاْنِیْثُ وَمَکَانَ
النُّشُوْرِ الْمَصِیْرُ کَمَا کَتَبْنَاہُ بِالْحُمْرَۃِ فَوْقَ کُلِّ کَلِمَۃٍ ✶یہان تک پڑہا جاوے صبح اور
شام کی دونوکی ولیکن پڑہا جاوے شام کی وظیفہ مین جگہہ اصبح کی لفظ امسی کا اور جگہہ اصبحت کی امسیت
اور جگہہ اصبحنا کی امسینا اور جگہہ ہذا الیوم کی ہذہ اللیلۃ اور جگہہ مذکر کی مونث یعنی ہ کی جگہہ ہا اور جگہہ
نشور کی مصیر جیسے کہ لکہا ہمنے اوسکو ساتھہ سرخی کی اوپر ہر کلمہ کی وَیُزَادُ فِی الْمَسَاءِ فَقَطْ اَمْسَیْنَا
وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا
بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ ط ✶اور زیادہ کیجاوے شام مین فقط یعنی صبح مین
یہہ دعا شام کی ہمنے اور شام کی ملک نے واسطے اسد کی اور سب تعریف اسد کی لئے ہے پناہ مانگتا ہون
مین ساتہہ اسد کی جسنے تہام رکہا ہے یعنی محفوظ رکہا ہے آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر ساتہہ
حکم اوسکی کی برائی اوس چیز کی سے کہ اندازہ کیا اور پراگندہ کیا اور پیدا کیا نقل کی یہہ طبرانی نے
وَیُزَادُ فِی الصَّبَاحِ فَقَطْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَۃُ وَالْخَلْقُ وَالْ

وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا يَضْحَى فِيهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَ
اَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَآخِرَهُ نَجَاحًا اَسْئَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ حص
اور زیادہ کی جاوی صبح مین فقط یعنی نہ شام مین یہہ دعا صبح کی ہی معنی اور صبح کی ملک نی واسطی اسد کی اور بزرگی
ذات کی اور بزرگی صفات کی اور مخلوق اور حکم اور رات ودن اور وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہی دن رات مین واسطی اسد کی
ہین کہ ایک ہی وہ یا اللہ کر اول اسدن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکی کو
سبب مطلب پانی کا اور آخر اوسکی کو سبب نجات کا آفتون سی مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی دنیا اور آخرت
کی ای بہت مہربان مہربانون کی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ
مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُوْنُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتَ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى
مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ ۔ حس اط ۔ حاضر ہون مین خدمت تیری مین
یا اسد حاضر ہون مین خدمت تیری مین پہر حاضر ہون مین اور مستعد ہون طاعت تیری پر اور بہلائی
ہاتہون تیری مین ہی یعنی تصرف اور قدرت تیری مین ہی اور بہلائی ہمکو پہنچنی والی تجہسی ہی اور طرف
تیری ہی رجوع کرنی والا حال ہمارا اور مآل کار ہمارا یا اللہ جو کچہہ کہی مینی بات یا کہائی مینی قسم یا مانی مینی
کوئی نذر پس خواہش تیری آگی اس سبکی ہی جو چاہا تونی ہوا اور جو نہ چاہا تونی نہو گا اور نہین ہی
پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد تیری کی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اسد جو کچہہ
کی مینی دعا پس جا لگی اوسکو کہ دعا کی تونی اوسپر اور لائق دعا کی کیا ہی اوسکو اور جو کچہہ کی مینی لعنت
پس کرا و پر اوسکی کہ لعنت کی تونی اوسپر تو مالک میرا ہی دنیا اور آخرت مین مار مجہکو مسلمان اور ملا

مجکو ساتهه نیکبختون کی یعنی ساتهه نبیون اور رسولون کی نقل کیے یهه ابن سنی حاکم احمد طبرانی نی

ف آیاہی کہ اخیر کلام مرتی دم حضرت ابوبکر رض کا یهه تها رَبِّ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ کذا

ذکرالعلی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ

النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ

یا الله تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی خوشنودی اپنی پیچہی تقدیر کی یعنی جو مصیبت وبلا کی تقدیر جاری ہو

اوسپر راضی رہون اور ٹہنڈک عیش کی پیچہی مرنیکی اور مزہ دیکہنی کا طرف ذات تیری کی اور شوق

طرف ملنی تیری کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والی ہو اور غیر فتنہ گمراہ کرنی والی کے هے

ف معنی عیش کی زندگانی ہین پس مراد ساتہہ ٹہنڈک عیش کے بعد مرنی کی اچہا ہونا زندگانی کا

بعد مرنیکی کہ یہانکی زندگانی فانی ہی اور وہانکی باقی پس اصل چین آرام وہین کا ہی اسی لئی حضرت نی وہانکا

آرام مانگا بیچ غیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والی ہو یعنی ایسا شوق مانگتا ہون کہ نقصان نکری سلوک

میری مین اور استقامت میری مین راہ ادب پر اور احکام پر اسلئی کہ کبہی شوق مین حالت سکر کی ہوکر خلاف

ادب کی باتین ہو جاتی ہین اور یہی مراد ہی جملہ ما بعد سی اور غیر فتنہ یعنی نہ لاحق ہو رنج وبلا کہ سبب گمراہی میریکا یا غیر

میریکا ہو کذا ذکرالعلی وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْسِبَ

خَطِيْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهُ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ

شَهِيْدًا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ

الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ

وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَائَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ

وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضَعْفٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيْئَةٍ وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ

الّا برحمتک فاغفر لی ذنوبی کلّها انّہ لا یغفر الذنوب الّا انت وتب علیّ انّک انت التوّاب
الرّحیم ٭ مس اط ٭ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری اس سے کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن
مین یا زیادتی کرون مین یعنی بیچ حق نفس اپنی کی یا غیر اپنی کی یا زیادتی کی جاوی مجہپر یا حاصل کرون مین
گناہ خطاً یا گناہ قصداً کہ نہ بخشی تو اوسکو یعنی شرک یا اللہ پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کی ای جاننے
والی پوشیدہ اور ظاہر کی ای صاحب بزرگی اور بخشش کی پس تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری بیچ
اس زندگانی دنیا کی اور گواہ کرتا ہون مین تجہکو اور کافی ہی تو گواہ اسپر کہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی
کہ نہین کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تیری ہی لئی ہی بادشاہت اور تیری ہی لئی ہی سب
تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق محمد بندی تیری ہین اور رسول تیری اور گواہی
دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق وعدہ تیرا حق ہی اور ملنا تیرا یعنی حضور تیرا یا دیکہنا تجہکو حق ہی اور قیامت
آنی والی ہی نہین شک اوسمین اور تحقیق تو اوٹہاویگا اونکو کہ قبرون مین ہین اور گواہی دیتا ہون یہہ کہ
تحقیق تو اگر سونپیگا مجہکو طرف نفس میری کے تو سونپیگا مجہکو طرف ناتوانی اور عیب اور قصد گناہ
کی اور چوک کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق مین نہین اعتماد کرتا ہون مگر ساتہہ رحمت تیری کی یعنی انعام
واحسان تیری کی پس بخش واسطی میری سب گناہ میری تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو اور توبہ قبول
کر میری یا توفیق دی مجہکو توبہ کی تحقیق تو توبہ قبول کرنی والا مہربان ہی نقل کی یہہ حاکم احمد طبرانی نی
روایت ہی زید بن ثابت سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی انکو ملا کر یہہ دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ
مواظبت کرنا اسپر اور مراد سونپنی سی طرف نفس کے یہان یہہ ہی کہ منقطع ہو بندی سی نظر عنایت رب کی پس
بالکل سونپنا مراد نہین ہی اسلئی کہ اگر بالکل اسکی امر اسکی نفس کے طرف سپرد ہون سب تباہ ہون اور موجود
معدوم ہوجاوین کذا قال العلی فاذا طلعت الشمس قال الحمد للّٰہ الذی اقالنا یومنا ھٰذا ولم
یھلکنا بذنوبنا ٭ مو ٭ پس جب نکلی آفتاب کہی سب تعریف اللہ کی لئی ہی جسنی عفو کئی گناہ ہمارے

ارا

اسدن ہماری مین اور نہ ہلاک کیا ہمکو بسبب گناہون ہماری کی نقل کی یہہ موقوفاً مسلم نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی
تَهَبَنَا هٰذَا الْيَوْمَ وَ اَقَالَ لَنَا فِيْهِ عَثَرَاتِنَا وَ لَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ ؀ موط یعنی سب تعریف
ثابت ہی واسطی اسد کی جسنی بخشا ہمکو یہہ دن اور درگذر کین اوسمین لغزشین ہماری یعنی چوک اور برا
اور نہ عذاب کیا ہمکو ساتہہ آگ کی نقل کی یہہ موقوفاً طبرانی ابن سنی نی ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ؀ ت
ط پہر نماز پڑہی دو رکعت نقل کی یہہ ترمذی طبرانی نی **ف** نماز صبح کی پڑہ کر طلوع آفتاب تک ذکر مین مشغول
رہی پہر دو رکعت پڑہ کر اوٹہی کہ اوسکو اشراق کہتی ہین ثواب حج اور عمرہ کی پاویگا یہہ ہی مضمون حدیث کا
کہ مشکوۃ مین ہی عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ
ت دس ؀ روایت کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خدا تعالی سی ای بیٹی آدم کی پڑہ میری لئی چار رکعت
اول دن مین کفایت کرونگا مین تجہکو آخر اوسکی تک نقل کی یہہ ترمذی ابوداؤد نسائی نی **ف**
یعنی سب حاجتین تیری برلاؤنگا اور بخشت کرونگا دل تیرا اسلئی کہ جو اسد تعالی کی طرف رجوع کرتا ہی اللہ
اوسپر انعام فرماتا ہی اور اس حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ جسنی صرف کی جوانی اپنی اسد کی بندگی
مین روا کریگا اللہ تعالی حاجتین اوسکی بیچ ضعیفی اور اخیر عمر اوسکی کی اور ایسی ہی جو قائم رہا
اوسکی بندگی مین دنیا مین کفایت کریگا اسد تعالے مہمات اوسکی کو عقبی مین اور یہہ بہی نماز اشراق کہی
ہی یا چاشت کی کذا ذکر العلی اور وارد ہوا ہی کہ پڑہی اِس مین والشمس وضحٰہا اور والضحی اور آیۃ الکرسی
اور قل یا قل ہو اللہ کذا فی وظائف النبی **مَا يُقَالُ فِي النَّهَارِ** یہہ بیان ہی اوس خیر کا
کہ پڑہی جاوی دن مین یعنی قید صبح کی نہین ساری دن مین جب چاہی پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ؀ خ م
ت س ق مص ؀ مِائَتَي مَرَّةٍ ؀ ا ؀ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی
لئی بادشاہت ہی اور اوسکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہتی یہہ کلمہ سو بار نقل کی بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ

ابن ابی شیبہ نی اور احمد نی دو سو بار پڑھنا اسکا روایت کیا ہی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حاصل
ہوتا ہی جو کوئی دن کو یہہ کلمہ سو بار پڑھتا ہی اوسکو ثواب دس غلام آزاد کرنی کا اور سو نیکیان لکھی جاتی ہین
اور سو گناہ دور کی جاتی ہین اور پناہ مین رہتا ہی شیطان سی تمام دن شام تلک اور نہین لاتی کا کوئی قیامت کو
عمل بہتر اس سی مگر وہ کوئی کہ عمل زیادہ کری اس سی کذا فی المشکوۃ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ
م ت س مص * پاک ہی اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکی پڑھی یہہ تسبیح سو بار نقل کی یہہ مسلم ترمذی
نسائی ابن ابی شیبہ نے مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فِي الْيَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا
يَرُدُّ عَنْهُ الشَّيَاطِيْنَ * **ص** * جو کوئی پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی دن مین دس بار شیطان سی متعین کرتا ہی اللہ
ساتھہ اوسکی ایک فرشتہ کہ رد کرتا ہی اوس سی شیطانون کو یعنی وسوسہ شیطانون کو نقل کی یہہ ابو یعلی نی
ف یعنی اعوذ باللہ من الشیطان کہی یا استعیذ باللہ یا التجی الی اللہ یا الوذ باللہ یعنی سبکی پناہ مانگنی کے
مین مگر اول افضل ہی اور پہلی پڑھنی کلام اللہ کی اعوذ کی لفظ مین اختلاف ہی نزدیک جمہور کی اعوذ باللہ اولی ہی
و بعض علما حنفیہ نی استعیذ باللہ اختیار کیا ہی کذا قال العلی مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ
يَوْمٍ سَبْعًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَوْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَحَدَ الْعَدَدَيْنِ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ وَ
يُرْزَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ * **ط** * جو کوئی بخشش چاہی مومن مردونکی لئی اور مومن عورتونکی لئی ہر دن مین
ستائیس بار یا پچیس بار فرمایا ایک دو عدد و نکا ہوتا ہی اون لوگون مین سی کہ قبول کی جاتی ہی دعا اونکی اور رزق
دی جاتی ہین بسبب برکت اونکی کی زمین والی یعنی اولیا اور برگزیدہ نہین سی ہوتا ہی نقل کی یہہ طبرانی نی **ف**
ظاہر یہہ ہی کہ اوشک راویکا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ستائیس بار فرمایا یا پچیس بار اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی مومنین اور مومنات کی لئی لکھتا ہی اللہ تعالی بدل ہر مومن مرد اور مومن عورت کے
ایک ایک نیکی کذا ذکر العلی الحجر اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ يُسَبِّحُ مِائَةَ
تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ **م** * وَيُحَطُّ * **ت س حب** * عَنْهُ اَلْفُ

خَطِيْئَةٍ مرت س حب ✤ کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین کا یعنی کیا نہین طاقت رکہتا ہی یہہ کہ حاصل
کری ہر دن ہزار نیکیان پہر فرمایا وہ یہہ ہی کہ سبحان اللہ سو بار کہی پس لکہی جاتی ہین اوسکی لئی ہزار نیکیان یا دور
کیجاتی ہین نقل کی یہہ مسلم نی اور دور کیجاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نی اوس سی ہزار گناہ نقل کی
یہہ تمام روایت ساتہہ اختلاف مذکور کی مسلم ترمذی نسائی ابن حبان نی **ف** او بیچ مین لفظ او کا یا تنویع کی لئی ہی
یعنی حسنات متقی کی لئی لکہی جاتی ہین اور دور ہوتی ہین خطائین گنہگار سی یا او بمعنی واو جمع کی ہی یعنی دونو باتین ہوتی
ہین جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر روایت وبیچ کی کذا ذکرہ الفخر و یقول عند اذان المغرب اللّٰهم
هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي ✤ د ت مس
اور چاہئی کہ کہا جاوی نزدیک اذان مغرب کی یا اللہ یہہ وقت ہی تیری رات کی آنیکا اور تیری دنکی پیٹہہ پہیرنی کا
اور تیری پکارنی والونکی آوازون کا یعنی مؤذنونکا پس بخش مجکو نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی حاکم نی مَا يُقَالُ
فِي اللَّيْلِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اَلْاٰيَتَيْنِ اٰوَاخِرَ الْبَقَرَةِ ع وہ چیز پڑہی جاتی ہی رات مین یعنی خواہ اول مین ہو
یا اوسط یا آخر رات مین یعنی قید نہین جب چاہی پڑہی آمن الرسول ہی مراد رکہتا ہون دو آیتین کہ آخر سورہ بقر کی ہین
نقل کی یہہ صحاح ستّہ مین **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہین دو آیتین اخیر سورہ بقرہ کی رات مین
کفایت کرینگی اوسکو یعنی قیام لیل سی یا کفایت کرینگی ہر بری چیز سی کذا فی المشکوٰة قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
خ مس ✤ اور پڑہنا قل ہو اللہ کا نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی وَقِرَاءَةُ مِائَةِ اٰيَةٍ ✤ مس
وَقِرَاءَةُ عَشْرِ اٰيَاتٍ ✤ مس او اور پڑہنا سو آیتون کا ہی نقل کی یہہ حاکم نی اور پڑہنا دس آیتون کا ہی نقل کی یہہ حاکم نی
ف حدیث شریف مین آیا ہی جسنی پڑہین سو آیتین رات مین نہ لکہا گیا غافلین سی اور یہی ثواب دس آیتون کا
آیا ہی حاکم کی روایت مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جسنی سو آیتین پڑہین رات مین لکہا جاویگا اوسکی لئی ثواب
فرمان برداری کا کذا ذکرہ العلی وَقِرَاءَةُ عَشْرِ اٰيَاتٍ اَرْبَعٍ مِنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ وَاٰيَتَيْنِ
بَعْدَهَا وَخَوَاتِيْمِهَا ✤ مو ط ✤ اور پڑہنا دس آیتونکا ہی کہ چار آیتین اول بقرہ کیسی ہون یعنی مفلحون تک

اور ایک آیت آیۃ الکرسی اور دو آیتیں کہ پیچھے آیۃ الکرسی کی ہیں یعنی خالدون تک اور آخر بقرہ کی تین آیتیں یعنی للہ ما فی السموات
آخر سورہ تک نقل کی یہہ سو تو کا طبرانی نی **ف** مضمون حدیث طبرانی کا ابن مسعود سی یہہ ہی کہ جسنی یہہ پڑہیں
نہیں داخل ہونیکا شیطان اوسکی گھر میں صبح تک کذا ذکر العلی وقراءۃ یٰس **حب** اور پڑہنا
یٰس کا بہی نقل کی یہہ ابن حبان نی **ف** جو کوئی اخیر سورہ کہف کا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سی آخر تک سوتی وقت پڑہی
تو جسوقت چاہیگا اوسیوقت اوٹہیگا کذا فی جامع الصغر مَا یُقَالُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ جَمِیْعًا سَیِّدُ

الِاسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ *

خ س یہہ وہ چیز کہ پڑہی جاتی ہی رات دن میں دونوں میں سید الاستغفار ہی کہ وہ یہہ ہی یا اللہ تو پروردگار
میرا ہی نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں اوپر عہد تیرے کی ہوں اور وعدی تیری کی
بقدر طاقت اپنی کی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتہہ تیری برائی کرتوت اپنی کی سی اقرار کرتا ہوں میں واسطی تیری ساتہہ نعمت تیری کی
کہ مجپر ہی اور اقرار کرتا ہوں ساتہہ گناہوں اپنی کی پس بخش واسطی میری پس تحقیق نہیں بخشتا ہی گناہونکو کوئی مگر تو جو شخص پڑہی اس استغفار کو یعنی
اللہم انت کو تا الا انت دنکو درحالیکہ یقین کرنیوالا ہو ساتہہ مضمون اسکی کی پہر مر گیا پس وہ اہل بہشت سی ہی اور جو کوئی پڑہی اسکو رات میں اور وہ یقین
کرنی والا ہو ساتہہ اسکی پہر مری پس وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہہ بخاری نسائی نی **ف** لفظ موقنا میں
اشارہ اسیطرف ہی کہ مدار اس ثواب کا سمجہنی اور یقین کرنی معانی پر ہی اگرچہ نری لفظ بہی خالی ثواب سی نہیں کذا

ذکر الفجر مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا
شَرِیْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
فِیْ یَوْمٍ اَوْ فِیْ لَیْلَةٍ اَوْ فِیْ شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ اَوْ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ اَوْ فِیْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ

غفر له ذنبه * ش * نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ یگانہ نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسیکی لئے بادشاہت ہی اور اوسی کی لئے تعریف ہی نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ اللہ کے کی جو کوئی پڑہی یہہ کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ سے
الا باللہ تک دن مین یا رات مین یا مہینی مین پہر مری اوس دن مین یا اوس رات مین یا اوس مہینی مین
بخشی جاوین وسطی اوسکی گناہ اوسکی نقل کے یہہ ف ای نی دعا صلی اللہ علیہ وسلم
عن سلمان فقال ان نبی اللہ یرید ان یمنحک کلمات من الرحمن ترغب الیہ فیہن وتدعو
بہن فی اللیل والنہار اللہم انی اسئلک صحۃ فی ایمان وایمانا فی حسن خلق ونجاحا
یتبعہا فلاح ورحمۃ منک وعافیۃ ومغفرۃ منک ورضوانا * طس * بالایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان صحابی کو پس فرمایا کہ تحقیق نبی اللہ کا چاہتا ہی یہہ کہ دی یعنی سکہائی تجہکو کتنی کلمہ
کہ اوترے ہین خدا کی طرف سے تو کہ رغبت کری تو طرف اللہ کی بیچ مواظبت اونکی کی یعنی جو مداومت ان کلمات پر کریگا تو
محبت اور شوق اللہ تعالے کا تیری دلمین پیدا ہوگا اور دعا کری تو ساتھہ اونکی رات مین اور دن مین وہ یہہ ہین
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی صحت ایمان مین یعنی کمال ایمان کا اور تصدیق کہ جسمین شبہہ نہ ہو اور
مانگتا ہون ایمان بیچ اچہی خلق کے یعنی ایمان کامل کہ ملا ہو ساتھہ حسن خلق کی اور مانگتا ہون خلاصی دنیا سے
کہ پیچہی آوے اوسکی مراد پانی یعنی چہٹکارا عقبی مین اور مانگتا ہون رحمت تجہسی اور سلامتی یعنی آفتون دنیا اور
آخرت کیسی اور مانگتا ہون بخشش تجہسی اور رضامندی تیری یعنی بسبب طاعت کی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین ف
وسطی عنہ اللہ نے نقل کیا ہی کہ خلق حسن ترک کرنا خصومت کا ہی ساتھہ خلق کے اور راضی رکہنا انکا محنت اور حتی
مین کذا ذکر الفجر واذا دخل بیتہ فلیقل اللہم انی اسئلک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ
ولجنا وبسم اللہ خرجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اہلہ * د * اور جب آوی گہر اپنی
پس چاہئے کہ کہی اللہم سی توکلنا تک کہ معنی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی گہر مین آنیکی اور بہلائی نکلنی کی

یعنی داخل ہونا اور نکلنا دونو اچہی ہون اور سبب بہلائی کی ہون ساتہہ نام اللہ کی داخل ہوئی ہم اور ساتہہ نام اللہ کی
نکلی ہم اور اوپر اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہی توکل کیا ہمنی یعنی اوسپر بہروسا کیا آنی اور نکلنی مین اور سب امور مین
پہر سلام کہی اوپر گہر والون اپنی کی نقل کیے یہہ ابوداؤد نی ف اور ایک روایت بیہقی مین آیا ہی کہ
کہ جب آؤ تم گہر مین سلام کرو اپنی اہل پر اور جب نکلو گہر سی رخصت کرو اہل اپنی کو ساتہہ سلام کی اور کہا ہی بعضے
علمانی کہ اگر گہر مین کوئی نہو کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ساتہہ نیت ملائکہ کی کذا ذکر العلی اور روایت ہی
سہل بن سعد سی کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر شکوہ محتاجگی اور تنگدستی کا کیا فرمایا کہ
جب داخل ہووی تو گہر مین سلام علیک کر خواہ گہر مین کوئی ہووی یا نہ ہووی بعد اوسکی سلام محمد پر بہیج اور قل ہو اللہ
ایکبار پڑہ پس یہی کیا اوس شخص نی پس بہت دیا اللہ تعالی نی اوسکو رزق یہان تلک کہ بانٹا اوپر ہمسایون اور
قرابتیون اپنی کی کذا ذکر المصنف فی المنہیہ وَاِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ
الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ
الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ م د س ق ی اور جب آدمی
آدمی گہر اپنی مین یعنی سکونت کی جگہہ مین خواہ گہر اصلی ہو یا عارضی پس یاد کری اللہ کو نزدیک داخل ہونی گہر اپنی کی اور نزدیک کہانا کہانی اپنی
کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعین سی کہ نہین ہی جگہہ رات کی رہنی کی تمکو اور نہ کہانا رات کا یعنی ہمارا حصہ ان
گہر والون کی ہان کچہہ نہین ہی پس جب داخل ہووی پس نہ یاد کری خدا کو نزدیک داخل ہونی گہر اپنی کی کہتا ہی
شیطان پائی تمنی جگہہ رات کی رہنی کی اور جب نہ یاد کری خدا کو نزدیک کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان پائے
تمنی جگہہ رات کی رہنی کی اور کہانا رات کا یعنی پس نہ جدا ہو اس گہر سی اور گہر والون سی امید وار ہو شریک ہونی
گہر مین اور کہانی مین نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن سنی نی اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ
فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقْ بَابَكَ وَ
اذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَاَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ

وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ شَيْئًا * ع * جب ہووے سر شام پس منع کرو تم اپنی لڑکون کو باہر نکلنی سی یعنی گھر کی باہر نکلنے
اور کو بچون کی پھرنی سی پس تحقیق شیطان پراگندہ ہوتی ہین اس وقت پس جب گذری ایک ساعت رات سی پس
چھوڑ دو اونکو اور بند کر دروازہ اپنا اور یاد کر نام خدا کا یعنی بسم اللہ کہہ وقت بند کرنی کی اور بجھا چراغ اپنا اور یاد کر نام
اللہ کا اور موہنہ باندہ مشک اپنی کا اور یاد کر نام خدا کا اور ڈہانک برتن اپنا اور یاد کر نام اللہ کا اور اگرچہ چوڑا اوپر
رکہی تو اوسپر کچھ یعنی لکڑی وغیرہ برتن پر رکھ اگر ڈھکنا نہو نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف ایک روایت مین
آیا ہی کہ شیطان نہین کہولتا ہی دروازہ بند کو پس اسپر قیاس کر اور چیزون کو اور چراغ بجھا اس لئی کہ نبید
آگی او ربعید اسراف سی ہی اور احتیاط ہی اس سی کہ مبادا چوہا بتی لیجاوی اور گھر جلاوی کذا ذکر العلی الفخر

عِنْدَ النَّوْمِ * یہہ بیان ہی اوس چیز کا کہ پڑہی جاوی اور کی جاوی نزدیک سونی کی اِذَا اَتٰى فِرَاشَهٗ
وَهُوَ طَاهِرٌ * د * جب ارادہ کری کوئی اپنی بچھونی پر آنی کا حال یہہ کہ وہ پاک ہو تو کری جو مذکور ہوتا ہی اور
پڑہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یہہ ٹکڑا ہی حدیث کا باقی حدیث رہ گئی ہی غرض مصنف کی اس سی
ثابت کرنا طہارت کا ہی اور ایک روایت مین بعد لفظ فراشہ کی یون آیا ہی اَوْ فَلْيَتَطَهَّرْ * طس *
یا پس چاہئی کہ پاک ہووی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَوْ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ * ع *
یا پس چاہئی کہ وضو کری مانند وضو اپنی کی نماز کی لئی یعنی وضو کامل نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف حدیث
مین آیا ہی کہ جو طہارت کرتا ہی اس بدن کی رات گذارتا ہی ساتھ اوسکی فرشتہ جب یہہ کروٹ لیتا ہی فرشتہ
کہتا ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ یعنی یا اللہ بخش اسکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی طہارت سی سوتا ہی اور اوس رات مین
مرگیا شہید مرتا ہی کذا ذکر العلی اور لفظ اَوْ کا کلام مصنف سی ہی واسطی توزیع روایت کی یعنی بعضی روایت مین
یون آیا ہی اور بعضی مین یون ثُمَّ يَأْتِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا
وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ * ع مص * پھر آوی طرف بچھونی

اپنی کی پس جہاڑی اوسکو ساتھہ کونی کپڑی اپنی کی یعنی جو کونہ اندر کی طرف کا ہو تین بار پہر کہی باسمک ربی الخ تک کہ
معنی یہہ ہین ساتھہ نام تیری کی ای رب میری رکہا مینی پہلو اپنا اور ساتھہ مدد تیری کی اوٹہاؤنگا اوسکو یعنی جو کہ
اگر بند کری تو جان میری یعنی قبض روح کری پس بخش اوسکو اور اگر چہوڑی تو اوسکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھہ اوس
طرح کے کہ نگہبانی کرتا ہی تو ساتھہ اوسکی اپنی اچہی بندونکی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نی **ف**
یعنی جیسا کہ محفوظ رکہتا ہی تو نیک بندونکو گناہ سی اور مدد کرتا ہی اور توفیق دیتا ہی ویسی ہی میری نفس کو محفوظ رکہہ
اور مدد کر اور توفیق اچہی دی اور یہہ جو فرمایا کہ پہر کہی یعنی بعد رکہنی پہلو کی یا پہلو رکہنی کے پہلی اس صورت مین معنی
وَضَعْتُ جَنْبِي کے یہہ ہونگی کہ ارادہ کیا مینی پہلو رکہنی کا کذا ذکر العلی وَ لْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ م
ع * اور چاہئی کہ لیٹی اوپر داہنی پہلو اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی اور صحاح ستہ مین **ف** نیند بہن موت کی ہی اسی طرح کے
لیٹنی سی وقت موت کا یاد آتا ہی کذا ذکر العلی وَيَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهُ * د * اَيْ يَضَعُهَا تَحْتَ خَدِّهِ د ت
س * اور تکیہ کری داہنی ہاتہہ اپنی کو نقل کی یہہ ابوداؤد نی یعنی رکہی ہات کو نیچی گال اپنی کے نقل کی یہہ ابوداؤد
ترمذی نسائی نی ثُمَّ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَخْسِئْ شَيْطَانِيْ وَ
فُكَّ رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى * د مس * پہر کہی یعنی بعد لیٹنی کی ساتھہ نام
اللہ کی رکہا مینی پہلو اپنا یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری اور دور کر شیطان میری کو اور چہڑا گروی میری کو اور بہاری کر
ترازو عملون میری کی اور کر مجکو مجلس بلند مین یعنی مجلس فرشتون مقرب اور انبیا کی مین نقل کی یہہ ابوداؤد حاکم نی
ف مراد گروی سی نفس آدمی کا ہی کہ عوض عملا کی گروہی معنی یہہ ہین کہ خلاص کر نفس میرا کو حق اپنی سی اور حق
بندون کے سی اور گناہون سی کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ * مص
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * د س ت * یا اللہ بچا مجکو عذاب اپنی سی اوس دن کہ اوٹہاویگا تو بندون اپنی کو
نقل کی یہہ بزار ابن ابی شیبہ نی تین بار پڑہی یہی دعا نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ترمذی نی بِاسْمِكَ رَبِّيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ * ا * ساتھہ نام تیری کے پہلو رکہا مینی ای رب میری پس بخش میری لئی گناہ میری نقل کی یہہ احمد نی بِاسْمِكَ

وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ٭ مص ٭ ساتهہ نام تیری رکہا مینی یہہ پہلو اپنا پس بخش مجکو نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی
اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيٰى ٭ خ م د ت س ٭ یا اللہ ساتهہ نام تیری کی مرتا ہون مین اور جیتا
ہون مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی نی سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ ٭ خ م د ت س حب ٭ سبحان اللہ
پڑہی تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ پڑہی تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر پڑہی چونتیس ۳۴ بار نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی
ابن حبان نی ف کتاب ابو داود مین لکہا ہی کہ حضرت علی نی فرمایا ابن اعبد کو کیا نہ بیان کرون مین روبرو تیری
ایکبات اپنی اور فاطمہ بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہین فاطمہ بہت پیاری حضرت کی اونکی اہل مین سی اور
تہین میری پاس اور پیستی تہین چکی یہان تلک کہ نشان ہوگیا تہا اونکی ہاتہون مین اور پانی لاتی تہین مشک مین
یہان تلک کہ نشان ہوگیا تہا اونکی سینی مین اور جہاڑو دیتی تہین گہر مین یہان تلک کہ خاک آلودہ ہوئی
کپڑی اونکی اور پکاتی تہین ہانڈی یہان تلک کہ میلی ہوگئی تہی کپڑی اونکی اور پہونچی تہی اونکو سبب ان چیزون کے
مشقت اور محنت اور ایذا سنا مینی کہ غلام لونڈی آئی ہین کسی غزوی سی حضرت کی پاس کہا مینی کہ جاؤ تم اپنی باپ
پاس اور مانگو اونسی ایک خادم کہ کفایت کری تمکو ان کامون سی پس آئین فاطمہ حضرت کی پاس پس پایا اونکی پاس
کتنی نوجوانون کو کہ بیٹہی تہی پس حیا کی اور پہر آئین لیکن حضرت عائشہ نی یہہ قصہ روبرو حضرت کی بیان کیا حضرت
یہہ قصہ سنکر حضرت فاطمہ کی گہر تشریف لائی کہتی ہین حضرت علی کہ آئی حضرت ہماری پاس اور ہم لیٹی ہوئی تہی اپنی
بچہونون مین کپڑی اوڑہی ارادہ کیا مینی کہ کہڑی ہوون فرمایا اسیطرح لیٹی رہو پس تشریف لائی اور بیٹہہ گئی درمیان
میری اور فاطمہ کی یہان تلک کہ پائی مینی ٹہنڈک دونون پاؤن حضرت کی اپنی سینہ مین پہر فرمایا فاطمہ سی کیا حاجت
لائی تہی تو طرف ہماری کل پس یہہ چپکی رہین دو بار ماری حیا کی کچہہ نہ کہہ سکین حضرت علی نی کہا قسم ہی خدا کی مین
بیان کرونگا روبرو تمہاری حاجت انکی یا رسول اللہ تحقیق یہہ نزدیک میری پیستی ہین چکی کہ نشان ہوگیا انکی
ہاتہون مین اور پانی لاتی ہین مشک مین کہ نشان ہوگیا انکی سینہ مین اور جہاڑو دیتی ہین گہر کی کہ غبار آلودہ

ہوتی ہین کپڑی اُنکی اور پکاتی ہین کہانا کہ میلی ہو تی ہین کپڑی اُنکی اور پہونچی تہی خبر سبکو کہ آئی ہین تمہاری پاس لونڈی
غلام پس کہا تہا مینی انکو مانگو تم ایک خادم حضرت سی فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاؤن مین تمکو بہتر اوس چیز سی
کہ مانگتی ہو تم فرمایا جب ارادہ کرو سونی کا اور لیٹو اپنی بچہونون مین کہو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور کہو الحمد للہ
تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار پس یہہ بہتر ہی تمہاری لئی خادم سی پس آیا ہی اور روایت مین کہ حضرت
فاطمہ اور حضرت علی کبہی اسکو چہوڑ تی نہی تمام ہوئی حدیث اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی دو
خصلتین ایسی ہین کہ جو اونپر محافظت کرتا ہی جنت مین داخل ہوتا ہی ایک یہہ ہی کہ دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ
اللہ اکبر ہر نماز کی پیچہی پڑہی کہ جمع بابت پانچ نمازونکی ڈیڑہ سو ہوتی ہین اور میزان اعمال مین ڈیڑہ ہزار نیکیان
اسکی تلین گے اور دوسری خصلت یہہ ہی کہ سونی کی وقت سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اور
اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار پس جمیع اسکی سو ہوئی اور ہزار بیچ میزان کی کذا فی المشکوۃ وَيَجْمَعُ كَفَّيْهِ ثُمَّ
يَنْفُثُ فِيْهِمَا فَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ
جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ خ عہ ۔ اور جمع کری دونو ہتیلیان اپنی یعنی جب جگہہ
پکڑی بچہونی پر پہر پہونکی بیچ اونکی پس پڑہی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پہر پہیری دونو ہاتہہ جہان تلک قدرت رکہی یعنی جہان تلک ہاتہہ پہونچی بدن اپنی سی شروع کری پہیرنا ہاتہونکا
سر اپنی پر اور موہہ اپنی پر اور اگلی جانب پر بدن اپنی سی یعنی پہر تمام کری پیچہی کے جانب مانند غسل مسنون کے
کری یہہ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا جمع کرنا ہاتہون کا اور پڑہنا پہونکنا ہاتہہ پہیرنا اس سب کو کری تین بار نقل کی یہہ بخاری
اور چارون نی ف پہلی پہونکنا پہر پڑہنا اس لئی ہی کہ ساحرون کی ساتہہ مشابہت نہو یا معنی یہہ ہین کہ جمع
کری دونو ہتیلیون کو پہر قصد کری پہونکنی کا پہر پڑہی پہر پہونکی اس صورت مین پہونکنا بعد پڑہنی کی ہوگا کذا ذکر
العلی وَيَقْرَأُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ ۔ خ س مص ۔ اور پڑہی آیت الکرسی نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن ابی شیبہ نی

ف حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جسنی سوتی وقت آیۃ الکرسی پڑہی اللہ تعالی کی طرف سی ایک فرشتہ نگہبان رہتا ہی اور شیطان نہین پاس آتا صبح تلک اور جو پڑہی اسکو جب جگہہ پکڑی بستر پر تو امن مین رکہتا ہی اللہ تعالی گہر اوسکی کو اور گہر ہمسایہ اوسکیکو اور کتنی گہر گرد اوسکی کو کذا فی المشکوۃ الحمد

لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ * م د ت س

سب تعریف ہی خدا کی لئی جسنی کہلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور کفایت کیا سب مہمات ہماری کو اور نگاہ رکہا ہمکو برائی اور نقصان سی اور جگہہ دی ہمکو پس بہت ہین وہ لوگ کہ نہین کفایت کرتا ہی کوئی اونکو اور نہ جگہہ دیتا ہی

نقل کی یہہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ

مَنَّ عَلَيَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ

وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ * د ت س حب مس عو * سب تعریف ہی خدا کی لئی جسنی کفایت کیا مجکو اور جگہہ دی مجکو اور کہلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینی اوس چیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ دیا مجکو پس بہت دیا شکر ہی اللہ کی لئی ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری آگ سی نقل کی یہہ ابوداود

ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابوعوانہ نی اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَالْمَلٰئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَعُوْذُ

بِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ * ا ط * یا اللہ پروردگار آسمانون کی اور زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو ہی پروردگار ہر چیز کا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا ہی تو نہین شریک کوئی تیرا اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی ہی تیری ہین اور رسول تیری اور فرشتی بہی گواہی دیتی ہین یعنی اسکی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری شیطان سی یعنی اوسکی

وسوسونسی اور شرک اوسکی سی یعنی شرک مین ڈالنی اوسکی سی ہمکو اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری اس سی کہ کرون
اوپر نفس اپنی کے برائی یا کھینچون مین اوسکو طرف کسی مسلمان کی یعنی بہتان یا ظلم کرون مین کسی پر نقل کی احمد
طبرانی نی اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ ۔ د ت س حب مس مص ۔
یا اللہ پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کے ای جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی ای پروردگار ہر چیز کی
اور مالک اوسکی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کیسی یعنی عاجز ہون اوسکی مقابلہ سی اور پناہ مانگتا ہون برائی شیطان
اور شرک اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا
لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ ۔ م س
یا اللہ تو نی پیدا کی جان میری اور تو ماریگا اوسکو تیری ہی لئی موت اوسکی ہی اور زندگی اوسکی اگر جلاوی تو
اوسکو یعنی جگائی پس نگہبانی کر اوسکی یعنی بلیات سی اور گرفتار ہونی برائیون کی سی اور اگر ماری تو اوسکو
پس بخش اوسکو یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی سلامتی یعنی سونی جاگنی دنیا آخرت مین نقل کی یہہ مسلم نسائی
نی ف مماتہا ومحیاہا اشارہ ہی طرف اس آیت کی مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ یا معنی یہہ ہین
کہ تیری ہی لئی ہی نہ غیر تیری کی لئی مارنا اوسکا اور جلانا اوسکا کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ
الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ
اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ
د س مص یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ ذات تیری کی بزرگ ہی اور ساتھہ کلمون پوری تیری کی یعنی
کتابون اور اسماء تیری کی برائی اوس چیز کی سی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی قبضہ قدرت تیری مین
ہی یا اللہ تو دور کرتا ہی قرض اور گناہ کو یا اللہ نہین شکست دیا جاتا ہی لشکر تیرا اور نہین خلاف کیا جاتا ہی وعدہ تیرا
اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی پاک ہی تو اور ساتھہ تعریف تیری کی تسبیح کرتا ہون نقل کی

یہہ ابو داؤد و نسائی ابن ابی شیبہ نی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ ؎ **ت** بخشش مانگتا ہون مین اوس اللہ سی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ تدبیر کرنی والا اور رجوع
کرتا ہون مین طرف اوسکی پڑہی یہہ استغفار تین بار نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی
پڑہتا ہی تین بار اس استغفار کو جسوقت کہ جگہہ پکڑتا ہی بچہونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ برابر جہاگ دریا کی
ہون یا بقدر پتی درختون کی یا بقدر ریت جنگل عالج کی یا بقدر دنون دنیا کی کذا فی المشکوٰۃ عالج نام ایک
جنگل کا ہی زمین مغرب مین کہ وہان ریت بہت ہوتی ہی اور توبہ لغت مین کہتی ہین پہرنی کو اور شرع مین کہتی ہین پہرنیکو
گناہ سی اور پشیمان ہونا اوس سے ساتہہ صدق ارادت کی اور حضرت جنید بغدادی رح سی پوچہا کہ توبہ کیا چیز ہے
فرمایا کہ فراموش کرنا گناہ کا یعنی حلاوت گناہ کی دلسی ایسی نکلی کہ گویا پہچانتا ہی نہین اوسکو کذا ذکر الفخر لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؎ **حب موس** نہین
کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ
ہر چیز پر قادر ہی نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ اسکی پاک ہی اللہ اور تعریف ہی اللہ کے
لئی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نقل کی یہہ ابن حبان نے اور سوقوفاً نسائی نے **ف** حدیث
شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہا اس کلمہ کو جسوقت کہ جگہہ پکڑی بچہونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور خطائین
اوسکی اگرچہ ہون برابر جہاگ دریا کی کذا ذکر العلی وَيَقُوْلُ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ
وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَ
مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ
الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا

مِنَ الفَقْرِ ٭ مدعہ مص ص ٭ اور کہی حال ہیہ کہ وہ ہیتنی والا ہو کروٹ سی ہیہ دعا یا اللہ
آسمانون کی اور ای پروردگار زمین کی اور ای پروردگار عرش بڑی کے ای پروردگار ہمارے اور ای پروردگار
ہر چیز کی ای پہاڑنی والی دانہ اور کٹھلی کی یعنی اوگانی کی لئی اور ای اوتارنی والی توریت اور انجیل اور قرآن کے
پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی ہر چیز کی سی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی یعنی قبضہ قدرت تیری مین
ہی یا اللہ تو پہلی سب سی ہی پس نہین ہی پہلی تیری کوئی چیز اور توئی پیچہا ہی پس نہین ہی پیچہی تیری کوئی چیز اور تو
ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی یا غالب ہی پس نہین ہی اوپر تیری کوئی چیز اور توئی پوشیدہ ہی یعنی باعتبار ذات
کی کہ پوشیدہ ہی نظرون اور وہمون خلائق کیسی پس نہین ہی نیچی تیری کوئی چیز یعنی سب سی زیادہ پوشیدہ ہی ادا کر
ہمسی قرض اور بی پروا کر ہمکو محتاجگی سی نقل کی یہہ مسلم اور چارون اور ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نی ف
احتمال ہی کہ قرض سی مراد حق اللہ کی اور بندون کی ہون اور مراد محتاجگی سی محتاجگی طرف خلق کے ہی یا یہہ کہ محتاجگی
دل سی بی نیاز کر بسبب بی پروائی کے مخلوقات سی اور ذخائر عقبی مین حضرت ابو ہریرہ سی نقل کیا ہی کہ حضرت فاطمہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خادم مانگنی کی لئی حاضر ہوئین تہین فرمایا کہ پڑہو اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ
آخر تلک کذا ذکر العلی ٭ بِسْمِ اللّٰہِ ٭ س ٭ لیتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی نقل کی یہہ نسائی نے
ف یعنی نسائی کے روایت مین دعا مابعد کے مع بسم اللہ کی ہی اور اورون کے روایت مین اللھم اسلمت سی شروع
ہی کذا قال العلی اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ
رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ
وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ وَلْیَجْعَلْھُنَّ اٰخِرَ مَا یَتَکَلَّمُ بِہٖ ٭ ع ٭ یا اللہ تابعدار کیا مینی آپ کو طرف تیری یعنی
مطیع حکم تیری کی لئی راضی قضا تیری پر قانع ساتہہ قدرت تیری کے اور سونپی مینی سب کام دین و دنیا اپنی کی طرف
تیری اور بہروسا کیا مینی تجہپر واسطی خواہش کرنیکی طرف ثواب تیری کی اور ڈرنیکی عذاب تیری سی نہین ہے
پناہ اور نہ نجات عذاب تیری سی مگر طرف تیری ایمان لایا مین ساتہہ کتاب تیری کی جو اوتاری تونی اور ساتہ

نبی تیری کے جسکو بہیجا تو نی اور چاہی کہ پڑہی ان کلمات کو آخر اوس چیز کی کہ کلام کرتا ہی ساتہہ اوسکی نقل کی
یہہ صحاح ستہ مین ف یعنی سب دعاؤنکی پیچہی اس دعا کو پڑہی اور بعد اسکی اور کلام نہ کری مگر آیت قرآن
کی مثل قل یا وغیرہ کی اگر پڑہی مضائقہ نہین کذا قال الفخر اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب تو بستر پر آوی وضو کر
مانند وضو نماز کی پہر لیٹ داہنی کروٹ پر پہر پڑہ اللّٰہم اسلمت لفظ اسلمت تلک پس اگر اوس رات مین مریگا
تو دین اسلام پر مریگا اور اگر صبح کریگا تو پہونچی کا بہلائی کو کذا فی المشکوٰۃ و لیقرأ قل یا ایہا الکافرون
ثم لینم علی خاتمتہا ط اور چاہئی کہ پڑہی قل یا یعنی نزدیک ارادہ سونی کی نقل کیا یہہ طبرانی نی
د ت س حب مس مص پہر چاہئی کہ سووی اوپر ختم قل یا کی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن
حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آدمی اسکے پڑہنی سی شرک سی
پاک ہوتا ہی کذا فی المشکوٰۃ وکان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقرأ المسبحات قبل ان یرقد
ویقول ان فیہن آیۃ خیر من الف آیۃ د ت س اور تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ پڑہتی تہی مسبحات یعنی جن سورتونکی سری پر لفظ سبحان کا یا یسبح یا سبح کا ہی پہلی سونی کی اور فرماتی
تہی کہ تحقیق انمین ایک آیت ہی بہتر ہزار آیتون سی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی نی ف وہ آیت غیر معلوم
مانند لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی جب سب پڑہی تو اوسکا ثواب پاوی کذا ذکر العلی وہن
الحدید والحشر والصف والجمعۃ والتغابن والاعلی ا مو س اور وہ مسبحات
سورۂ حدید ہی اور سورۂ حشر اور سورۂ صف اور سورۂ جمعہ اور تغابن اور سبح اسم ربک الاعلی نقل
کی یہہ موقوفاً نسائی نی وحتی یقرأ الم السجدۃ وتبارک الملک معاً س ت مص
مس اور نہین سوتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہان تلک کہ پڑہین الم السجدہ اور سورۂ تبارک کی نقل کی
یہہ نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نی ف روایت ہی خالد جہنی صحابی سی کہ پڑہو تم سورہ نجات
دینی والی کو یعنی عذاب دنیا اور آخرت کیسی کہ وہ الم تنزیل السجدہ ہی سنا ہی مینی کہ اسکو ایک شخص نی

اپنا ورد کیا تھا اسکی سوا کچھہ اور ورد نہین پڑھتا تھا اور وہ شخص بہت گناہگار تھا پس جب مرا اس پر سورت
پر اپنی پھیلائی اوسپر یعنی اپنی پناہ مین کر لیا اوسکو اور عرض کیا کہ ای رب میری بخش اسکو کہ بہت
پڑھا کرتا تھا مجھکو پس اللہ تعالی نی اوسکی شفاعت قبول کی اور فرمایا فرشتون کو کہ اسکی لئی عوض گناہ
کی ایک نیکی لکھو اور بلند کرو درجہ اسکا اور یہہ بھی کہا خالد نی کہ یہہ سورت اپنی پڑھنی والی کی لئی قبر مین
جھگڑتی ہی عرض کرتی ہی ای بار خدایا اگر مین تیری کتاب سی ہون شفاعت میری اسکی لئی قبول کر اور اگر تیری
کتاب سی نہین ہون مٹا ڈال مجھکو کتاب سی اور یہہ سورت مثل جانور کی پھیلاتی ہی پر اپنی اوسپر
پس شفاعت کرتی ہی اوسکی پس بچاتی ہی اوسکو عذاب قبر کیسی اور سورہ تبارک کی بھی ایسی
فضیلت بیان کی اور خالد سوتی نہین تھی جب تلک کہ نہ پڑھتی تھی ان دونون کو اور کہا طاؤس تابعی نی
کہ فضیلت دی گئی ہین یہہ دونو سورتین سب سورتون پر ساتھہ ساٹھہ نیکیون کی کذا فی المشکوۃ و حصن
یقرأ بنی اسرائیل والزمر ت س مس مد اور نہ سوتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان
تلک کہ پڑھتی سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نی ماکنت أرى احدا یعقل
ینام قبل ان یقرأ الایات الثلث الاواخر من سورۃ البقرۃ مو صحیح حضرت علی
فرماتی ہین کہ نہین تھا مین کہ جانون کسی کو کہ عقل رکھتا ہو کہ سووی پہلی اسکی کہ پڑھی تین آیتین آخر سورہ بقرہ
کی ہین یعنی للہ ما فی السموات سی آخر سورہ تلک یہہ حدیث موقوف اور صحیح ہی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی مجھکو خزانہ عرش سی ملی ہین یعنی آمن الرسول سی آخر تلک پس سیکھو انکو
اور سکھاؤ عورتون اپنی کو کہ اسمین طلب بخشش کی ہی اور تقرب ہی اللہ تعالی کا اور دعا ہی اور کسی نبی کو
سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیتین نہین ملی ہین جو آیتین دعا کی اسمین ہین سی پڑھتا ہی قبول کی
جاتی ہین کذا فی المشکوۃ اذا وضعت جنبک علی الفراش وقرأت فاتحۃ الکتاب و
قل ھو اللہ احد فقد امنت من کل شیئ الا الموت بز س مو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب رکہی تو پہلو اپنا بچہونی پر اور پڑہی تو الحمد اور سورۂ اخلاص پس تحقیق امن میں ہوا تو ہر چیز سے یعنی ہر بلا سے

سوای موت کی نقل کی یہہ بزار نی مَا مِنْ رَجُلٍ يَأْوِي اِلٰى فِرَاشِهٖ فَيَقْرَأُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ

اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا يَحْفَظُهٗ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مِنْ نَوْمِهٖ مَتٰى هَبَّ ٭

ا ٭ نہین کوئی آدمی کہ جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی کی پس پڑہی کوئی سورت کتاب اللہ کی مگر کہ بہیجتا ہی اللہ تعالے طرف

اوسکی ایک فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہی اوسکی ہر چیز سی کہ ایذا دی اوسکو یہان تلک کہ جاگی نیند اپنی سی جب جاگے

نقل کی یہہ احمد نی اِذَا اَوَى الرَّجُلُ اِلٰى فِرَاشِهٖ ابْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ اخْتِمْ

بِخَيْرٍ وَيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَاِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَكُ يَكْلَؤُهٗ الْحَدِيْثَ

يَأْتِيْ تَتِمَّتُهٗ ٭ س حب مس ص ٭ جب آتا ہی آدمی طرف بچہونی اپنی کے دوڑتا ہی اوسکی طرف

فرشتہ اور شیطان یعنی دونو حملہ کرتی ہین تا مسلط ہووین اوسپر پس کہتا ہی فرشتہ ختم کر یعنی عمل اپنا اور کلام

اپنا ساتہہ بہلائی کے یعنی سوتی وقت ذکر مین مشغول ہو اور نیکی کر اور کہتا ہی شیطان ختم کر ساتہہ برائی کے

پس اگر یاد کری خدا کو پہر سووی رات گذارتا ہی فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہی اوسکی یہہ حدیث ہی کہ آویگا بقیہ اوسکا

نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نی ف بقیہ اس حدیث کا مصنف نی کتاب عدہ مین بیان کیا ہے

وہ یہہ فَاِنْ وَقَعَ عَنْ سَرِيْرِهٖ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی پس اگر گر پڑیگا تخت اپنی سی پہر مرجاویگا داخل ہوگا بہشت مین

کذا فی فتح المبین اور سمجہا گیا اس سی کہ اگر ذکر اللہ تعالی کا نہ کیا فرشتہ نگہبانی نہین کرتا ہی بلکہ شیطان

شب گذارتا ہی منتظر رہتا ہی بہکانی اور وسوسہ ڈالنی اوسکی کا وقت بیداری کی کذا ذکرہ العلی اور حدیث شریف

مین آیا ہی کہ جو کوئی سورۂ دخان رات کو پڑہتا ہی صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتی ہین اوسکی لئی

ستر ہزار فرشتی اور جو کوئی آخر سورۂ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سی آخر تلک پڑہنا

رات کو لکہا جاتا ہی اوسکی لئی ثواب قیام لیل کا یہہ دونو روایتین مشکوۃ مین ہین وَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ فِيْ

مَنَامِهٖ مَا يُحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا ٭ خ م س ٭ اور جب دیکہی کوئی بیچ خواب

اپنی لیے اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی اچہی چیز پس چاہیی کہ شکر کری خدا کا اوسپر اور بیان کری اوسکو
نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ یُحِبُّ ٭ خ م ٭ اور نہ بیان کری اوسکو
مگر اوس شخص سی کہ دوست رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف اسلیے کہ دوست اچہی تعبیر کہیگا اور
دشمن بری و سبب غم کا ہوگا اور جیسی تعبیر بیان کریگا وہ واقع ہوگی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ رؤیا اوسکے
پاؤن طائر کی ہی جب تلک کہ نہین تعبیر کہا گیا ہی یعنی استقرار نہین رکہتا ہی پس جب تعبیر کہی گئی واقع ہوتا ہے
موافق تعبیر کی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور
عرض کیا کہ خواب مین دیکہا مینی کہ گویا آستانہ گہر میری کا ٹوٹ گیا ہی پس حضرت نی فرمایا غائب تیرا آویگا پس
خاوند اوسکا سفر سی آیا بعد اوسکی پہر سفر کو گیا اور عورت اوسکی نی پہر وہی خواب دیکہا پس جناب رسالت مآب
پاس حاضر ہوئی حضرت کو نپایا پس حضرت صدیق رضی سی عرض کیا حضرت صدیق نی فرمایا کہ خاوند تیرا مریگا بعد اوسکی
خواب حضرت سی عرض کیا فرمایا کہ کیا خواب اپنا کسی سی کہا ہی کہا اوسنی ہان فرمایا کہ ویسا ہی ہوگا جیسی تعبیر
کہی ہی قاعدہ ہی کہ خواب برا کسی سی نکہی اور اچہا دوست سی کہی چنانچہ حضرت صحابہ کرام سی خواب بیان فرماتی
اور تعبیر بہی فرماتی اور اونکی خواب پوچہتی اور تعبیر کہتی کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَتْفُلْ ٭ خ م ٭
اَوْ لِیَبْصُقْ ٭ م ٭ اَوْ لِیَنْفِثْ ٭ ع ٭ ثَلٰثًا ثَلٰثًا عَنْ یَسَارِہٖ ٭ ع ٭ اور جب دیکہی خواب مین وہ چیز
کہ برا جانتا ہی پس تہتکاری نقل کی یہہ بخاری مسلم نی بائین کی نقل کی یہہ مسلم نی بائین کی نقل کی یہہ صحاح ستہ
مین یعنی بعضی روایت مین بدلی لیتفل کی لیبصق آیا ہی اور بعضی مین لینفث تین تین بار بائین طرف اپنی نقل کی
یہہ صحاح ستہ مین وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَمِنْ شَرِّہَا ٭ ع ٭ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَلَا یَذْکُرْہَا
لِاَحَدٍ ٭ خ م د س ق ٭ اور پناہ مانگی ساتہہ خدا کی شیطان سی اور برائی خواب کی سی
یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ہذہ الرؤیا پڑہی نقل کی یہہ صحاح ستہ والون نی پڑہی اعوذ تین بار
اور نہ ذکر کری اوسکو کسی سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نی فَاِنَّہَا لَا تَضُرُّہٗ ٭ ع ٭ پس تحقیق وہ

خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ *

م * اور چاہئی کہ پھر جاوی اوس کروٹ اپنی سی کہ تہا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی اور بعضی روایت مین مرلی اس عبارت کی یون آیاہی اَوْ لِيَقُمْ فَلْيُصَلِّ * خ یہا چاہئی کہ کھڑا ہو جاوی پس نماز پڑہی نقل کی یہہ بخاری نی

ف کروٹ لینی کو تغیر حال مین بڑا دخل ہی اور نماز کی برکت سی ضرر دفع ہوتا ہی وَاِذَا فَزِعَ اَیْ وَجَدَ وَحْشَةً اَوْ اَرِقَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ * ا * وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ عَقَلَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْقِلْ كَتَبَهَا فِیْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِیْ عُنُقِهٖ * د ت س مس * اور جب ڈری یا پاوی وحشت یا نیند اوچٹ جاوی پس چاہئی کہ کہی اعوذ بکلمات اللّٰہ تا ان یحضرون کہ معنی یہہ ہین پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون پوری خدا کی یعنی کتابون اور اسماء الٰہی کی غصہ اوسکی سی اور عذاب اوسکی سی اور برائی بندون اوسکی سی اور وسوسہ شیطانون کیسی اور حاضر ہونی اونکی سی میری پاس یعنی ظاہر مین تصرف کرنی اونکیسی نقل کیے یہہ احمد نی اور تہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سکہاتی تہی یہہ کلمی بیٹون عقل رکہنی والی اپنی کو اور جو بیٹا کہ نہین عقل رکہتا تہا لکہتی ہی عبد اللہ انکو کاغذ مین پھر لٹکا نی اوسکو گلی مین اوسکی نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی نسائی حاکم نی ف اس سی تعویذ باندہنا لڑکون کی گلی مین جائز معلوم ہوا مگر شرط یہی ہی کہ تعویذ مین سوا آیت یا اسماء الٰہی کی کچہہ نہو اور منکی وغیرہ ڈالنی حرام ہین کذا ذکر العلی والقری اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ * ط * پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون پوری خدا کی وہ کلمی کہ نہین خلاف کرتا ہی اونسی نیک اور نہ برا برائی اوس چیز کی سی کہ اوترتی ہی آسمان سی یعنی بلیات اور حادثی اور برائی اوس چیز کیسی کہ چڑہتی ہی آسمان مین یعنی اعمال بری وغیرہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ نکلتی ہی اوس سی اور برائی فتنون رات کیسی

دشمنون دیکھیں اور بُری حادثون رات اور دیکھیں مگر حادثہ کہ آوے ساتھ بھلائی کی ای مہربان نقل کی یہہ طبرانی نے
ف آیا ہے کہ رات معراج جن کو ایک شیطان نے شعلہ آگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنے لاکر نزدیک
پہونچانا چاہا جب حضرت جبرئیل نے آکر یہہ دعا پڑہائی اسکی پڑہنے سے وہ شعلہ آتشی بجھگیا اور سب بھاگ گئے اور گر

العلى وفي الارض اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ

وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْ

اَنْ يَطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ۔ طس مس ۔ اور پڑہی نیند اچٹنی میں یا اللہ پروردگار ساتون
آسمانون کی اور اوس چیز کی کہ سایہ ڈالا ہے آسمانون نے اوسپر اور ای پروردگار زمینون کی اور اوس چیز
کہ اوٹھایا ہے زمینون نے یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانون کی اور اون لوگون کے کہ گمراہ کیا ہے
شیاطین نے اونکو ہو میری لئے نگہبان برائی سب مخلوقات اپنی کیسی اس سے کہ غالب آوے مجہر کوئی اون میں
سے یا یہہ کہ حد سے کوئی تجاوز کرے غالب ہے پناہ چاہنے والا تیرا اور بابرکت ہے نام تیرا نقل کی یہہ طبرانی نے اور

ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ

سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ ۔ ى ۔ یا اللہ چھپ گئے ستارے یعنی ڈوب گئے
اور آرام پکڑا آنکہون نے اور تو زندہ تدبیر کرنے والا ہے نہین آتی ہے تجکو اونگہہ اور نہ نیند ای زندہ ای تدبیر کرنے والے
آرام دے رات میری کو یعنی آرام دے مجکو بسبب نیند آنی کی رات مین اور سلا آنکہہ میری کو نقل کی یہہ ابن سنی نے

وَاِذَا انْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ

بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ سن حب مس ص ۔ اور جب جاگے نیند سے کہے سب
تعریف ہے اللہ کی لئے جسنے پہیری طرف میری جان میری اور نہ مارا اوسکو بیچ وقت سونے اوسکے یا

سب تعریف ہی اللہ کی لیئی جسنی تہانب رکہا ہی آسمانون کو اور زمین کو یعنی محافظت کرتا ہی اس سببے
کہ ٹل جاوین جگہہ اپنی سی اور البتہ اگر ٹل جاوین نہین تہا بنیگا اونکو کوئی پیچہی اوسکی تحقیق وہ ہی بردبار
بخشنی والا سب تعریف ہی اللہ کی لیئی جسنی تہانب رکہا ہی آسمان کو اس سی کہ گر پڑی زمین پر مگر ساتہہ ارادہ اوسکی کی تحقیق اللہ ساتہہ لوگون کے
البتہ بہت مہربان ہی مہربان نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مس
سب تعریف ہی واسطی اللہ کی جو زندہ کرتا ہی مُردونکو اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ حاکم نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ خ د ت س مص سب تعریف ہی واسطی خدا کے
جسنی زندہ کیا ہمکو یعنی جگایا بعد اسکی کہ مارا ہمکو یعنی سُلایا اور طرف اوسکی پراگندہ ہونا ہی نقل کی یہہ بخاری ابو داؤد
ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لَا شَرِيكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ
لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ د ت س حب مس نہین کوئی معبود مگر تو نہین
کوئی شریک تیرا پاکی ہی تجھکو یا اللہ تحقیق مین بخشش مانگتا ہون تجسی واسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون مین
تجسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق سی پیچہی اسکی کہ ہدایت کیا تو نی مجکو یعنی طرف راہ
حق کی اور بخش میری لیئی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی نعمت بڑی تحقیق تو ہی بہت بخشنی والا نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی نے
ابن حبان حاکم نی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ س حب مس نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا قہر کرنی والا پروردگار آسمانون اور زمین کا
اور اوس چیز کا کہ درمیان ان دونوں کے ہی غالب بہت بخشنی والا نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف
ایک روایت مین آیا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ کبہی وقت جاگی کی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اگرچہ ہون برابر جہاگ دریا کی پس جب اوٹہا وی سر اپنا طرف چہت کی پہر
کہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ پس جب کہڑی ہونی کہی بسم اللہ اور اسیطرح مستحب ہی بسم اللہ کہنی ہر کام مین

اور شروع کری پہننی مین ساتہہ داہنی طرف کی اور اسیطرح جوتی داہنی طرف سی پہنی پہر دعاءین لباس کی پہننی کی جو
اسمین مذکور ہوئی مین پڑہی کذا فی وظائف النبی مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ يَدْعُو اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ
وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ رواہ خ ع ۵ جو کوئی جاگی رات مین اور کروٹ لیوی پس کہی لا الہ الا اللہ تا اغفرلی کہ معنی یہ ہے
یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی اور پاکی ہی اللہ کو اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت
بڑا ہی اور نہیں ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی یا اللہ بخش مجکو
یا فرمایا دعا کری جو چاہی قبول کیے جاتی ہی واسطی اوسکی پس جو وضو کری اور نماز پڑہی قبول
کی جاتی ہی نماز اوسکی نقل کیے یہہ بخاری نے اور چارون نی **ف** اکثر استعمال
تعار کا آتا ہی اوس جاگنی مین کہ اوسکی ساتہہ آواز ہو جیسی کہ عادت ہی وقت بیدار ہونی کی اور اوکو یہ شک راوی
ہی ولید بن مسلم راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ اللہم اغفرلی کا فرمایا تہا یا یدعو کا اور فرمایا اُستجیب لہ یعنی جو شخص وقت
آنکہہ کہلنی کی شب کو یہہ کلمات پڑہ کر دعا کری قبول کی جاتی ہی بعضی عالمون نی کہا ہی کہ اس دعا کا نام درہم الکیس ہی
جیسی کہ آدمی اپنی کیسی مین درہم رکہتا ہی جسوقت چاہتا ہی لی لیتا ہی ایسی ہی یہہ دعا ہی کہ اجابت اسکی قریب اور مہیای
کذا قال الفخر مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَحَرَّكُ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرًا وَاٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ
عَشْرًا وُقِيَ كُلَّ شَيْءٍ يَتَخَوَّفُهٗ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهٗ اِلٰى مِثْلِهَا طس جو کوئی کہی جسوقت کہ کروٹ
لی رات مین بسم اللہ دس بار اور سبحان اللہ دس بار اور ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور کفر کیا مین ساتہہ معبودون باطل کی
یعنی خواہ بت ہون یا شیطان دس بار محفوظ رہی ہر چیز سی کہ ڈرتا ہی اوس سی اور نہین لائق ہی کسی گناہ کو کہ پا لیوی
اوسکو یعنی لاحق ہووی یا ہلاک کری اوسکو مانند اوس ساعت تلک کہ حرکت کی ہی اوسمین اور یہہ کلمی پڑہی یعنی

ایک بات دن محفوظ رہیگا ایذا دینی والی چیزون سی اور گناہون سی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین وَاِذَا قَامَ مِنَ
اللَّيْلِ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ
فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا فَاغْفِرْ لَهَا
وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ٭ ت ى ٭ اور جب اوٹھی کوئی رات کو
بچھونی اپنی سی پہر رجوع کری طرف اوسکی پس چاہیی کہ جہاڑی اوسکو ساتہہ کناری لنگی اپنی کی تین بار اسلیی
کہ وہ نہین جانتا ہی کہ کون سی چیز آئی ہی پیچھی اوسکی اوسپر یعنی شاید کوئی کیڑہ وغیرہ اوسپر نہ پڑا ہو پس جب لیٹی
پس کہی ساتہہ نام تیری کی یا اللہ رکہا مینی پہلو اپنا اور ساتہہ نام تیری کی اوٹہاؤنگا اوسکو جو روک رکہی
تو جان میری یعنی قبض روح کری پس رحم کر اوسپر اور جو پہیرے تو اوسکو یعنی جگاوی پس نگہبانی کر اوسکی ساتہہ
کی کہ نگہبانی کرتا ہی تو ساتہہ اوسکی بندون نیکبخت اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن سنی نی وَاِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ
فَاِنْ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ٭ مص ى ٭ اور جب اوٹھی تو کہ تہجد پڑھی پس اگر داخل
ہووی پاپخانہ مین یعنی ارادہ کری داخل ہونی کا پس کہی بسم اللہ نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بسم اللہ کی کہنی سی پردہ ہو جاتا ہی درمیان سترات میری کی اور آنکہون جنات کی کذا ذکرہ العلی
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ٭ ع مص ٭ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ
تیری ناپاک جنون اور ناپاک جنیون سی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا خَرَجَ غُفْرَانَكَ
حب عه مص ٭ اور جب نکلی پاپخانہ سی کہی مانگتا ہون مین بخشش تیری نقل کی یہہ ابن حبان نی اور
چارون نی اور ابن ابی شیبہ نی ف پناہ چاہنی کی وقت چاہنی اس لیئے ہی کہ جگہہ حاضر ہونی شیاطین کی
ہی چنانچہ یہہ مضمون زید بن ارقم نی صریح حدیث مین روایت کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا ہی کہ جو لوگ
ذکر کرنا ایسی وقت مین مکروہ جانتی ہین جیسی کہ مذہب جمہور کا ہی وہ تفصیل کرتی ہین کہ اگر اوس مکان مین
ہو کہ پاپخانہ ہی کی لئی بنا ہو پس کہی ان کلمات کو پہلی داخل ہونی کی اور غیر اوسکی مین مثل جنگل وغیرہ کی پس

يعني پاپخانہ اوسطرح یہ نکلا ...

جاہئی کہ وقت شروع کی کہی اور جو کوئی اوسوقت بہول جاوی اور عین اوس حالت مین یاد آوی دلسی کہی زبان سے

اور نکلنی کی وقت مین بخشش چاہنی کے دو سبب ہین ایک یہہ کہ بخشش چاہتا ہی فوت ہونی ذکر زبانی کی

کہ اوس حالت مین نہین ہوسکا ہی اسلئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ترک ذکر زبانی کا نہین کرتی تہی مگر اسیوقت حاجت کی

پس گویا کہ اپنی سی تقصیر جانکر تدارک اوسکا ساتہہ استغفار کی کیا اور دوسرا سبب یہہ کہ بخشش چاہی

تقصیر سی کہ بیچ وفا کرنی شکر نعمت کی اچہی کہانی کی اور نکلنی فضلہ کی کہ ابتداء سی واقع ہوئی کذا ذکرہ الفخر

اور مستحب ہی کہ پایخانہ مین ایسی چیز نہ لیجاوی کہ جسمین نام اللہ اور رسول کا ہو مانند مہر اور روپئی وغیرہما کی اور پردہ مین

بیٹہی اور دور جاوی جنگل مین کہ کوئی اسکو دیکہی نہین اور سر ڈہانکی ساتہہ چادر کی اور کپڑا نہ اوٹہاوی یہان

تلک کہ قریب ہووی زمین سی اور تکیہ کری بائین ہاتہہ پر اور کہڑا رکہی داہنیکو اور پشت و رو قبلہ اور بیت المقدس

اور سورج اور چاند اور ہوا کی طرف نہ کری اور تین ڈہیلونسی پاک کری اور ہڈی اور کوئلی اور گوبر سی پاک نکری اور گرمی مین

اوّل ڈہیلا پیچہی کو لیجاوی اور دوسرا آگی کو اور تیسرا پہر پیچہی کو اور جاڑی مین عکس اسکی کری اور عورت ہر موسم مین

ڈہیلی لی بطور لینی مرد کی جاڑی مین اور نام اللہ تعالی کا نلی اور نہ کلام کری پایخانہ مین مگر جب ایسی ہی ضرورت ہو

اور کہنکہاری نہین اور نہ تہوکی اور نہ سنکی ناک اور نہ جواب چہینک کا دی اور نہ جواب سلام کا دی اور نہ جواب

موذن کا دی کہ دلسی اور دایان ہاتہہ ستر کو نہ لگادی اور کہاٹ پر اور راہ مین اور سایہ درخت وغیرہ مین

کہ لوگ وہان آرام پاتی ہین پایخانہ نہ پہری پہر ہاتہہ دہووی اور استنجا کری بائین ہاتہہ سی ڈہیلی اعضا کو اگر نہ ہو

روزی سی ہو احتیاط سی کری اور اول بیچکی اونگلی اونچی کر کر پانی سی استنجا کری پہر چہنگلیا کی پاس کی اونگلی

سی پہر چہنگلیا سی پہر شہادت کی اونگلی سی یہانتلک کہ خوب خاطر جمع کری پہر ہاتہہ دہووی بعد فراغ کی

اور بسم اللہ کہی اول ہی اور بعد ہی پس جب نکلی پایخانہ سی دایان پاؤن نکال کر دعاء مذکورہ پڑہی اور داخل

ہوتی ہوئی بایان پاؤن پہلی رکہی اور اسیطرح پیشاب کرنی مین ہی قبلہ وغیرہ کی طرف پشت رو نکری اور ہوا کی رخ

سی بچی نہ بیٹہین نہ پر بن اور نرم زمین پر پیشاب کری پتہر پر او پانی جاری اور غیر جاری مین نہ کری اور

بیچ درخت میوہ دار کی اور کنارہ نہر جاری کی اور نہانی کی جا بیچ نہ کری اور کہڑی ہوکر اور بیچ پرنالہ کی اور گستہ
نجاست کی پر نکری اور پیشاب برتن میں جمع نکری اور کلام وغیرہ جو پہلی گذرا نکری بعد ازان ڈہیلی خشک
کری چہل قدمی کرکر کہنکہار کر پانی سی دہوؤی کہ قطرہ کی بند ہونی کی لئی بمنزلہ داغ دینی کی ہی کذا فی وظائف
النبی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ * س ی مو مص * سب تعریف ہے
واسطی خدا کی جسنی دور کی مجہسی ایذا دینی والی چیز اور چین دیا مجکو نقل کی یہہ نسائی ابن سنی اور موقوفا ابن
ابی شیبہ نی وَاِذَا تَوَضَّأَ فَلْیُسَمِّ اللّٰهَ * د ت ق * اور جب وضو کری پس چاہئی کہ بسم اللہ کہی نقل کے
یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف بسم اللہ پڑہنی پہلی وضو کی سنت موکدہ ہی نزدیک جمہور کے اور
ہدایہ میں مستحب لکہی ہی مذہب حنفی میں اور نزدیک حنبلیوں کے فرض ہی پس ایسی سنت ترک نکری اور منقول
سلف سی بیچ بسم اللہ وضو کی یہہ الفاظ ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اور بعضوں نی کہا ہی افضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی کذا ذکر العلی والفخر ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ
لِیْ فِیْ رِزْقِیْ * س ی * پہر کہی یعنی وضو کرتی میں یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری اور فراخی کر میری لئی گہر
میری میں یعنی دنیا میں اور قبر میں اور آخرت میں اور برکت دی میری لئی بیچ رزق میری کے یعنی دنیا کا ہو یا آخرت کا
یا ظاہر کا یا باطن کا نقل کی یہہ نسائی ابن سنی نی ف ابوموسیٰ اشعری روایت کرتی ہیں کہ پانی لایا
میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لئی واسطی وضو کی پس وضو کیا اور سنا میںنی کہ پڑہتی تہی یہہ دعا اللہم اغفر لی آخر تک
عرض کیا میںنی کہ یا رسول اللہ سنا میںنی کہ ایسی ایسی دعا آپ پڑہتی تہی فرمایا کہ کیا چہوڑا میںنی کچہہ یعنی ایسی دعا کی میںنی کہ
جمع کرنی والی بہلائیوں دنیا اور آخرت کی ہی کذا ذکر العلی وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ رَفَعَ نَظَرَهٗ اِلَی السَّمَاءِ
د س * وَلْیَقُلْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ * م د س ق مص ی * ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * ق مص ی * اور جب فراغت پاوی
وضو سی اوٹہاوی نظر اپنی طرف آسمان کی نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی نی یعنی نظر کا اوٹہانا فقط ان دو کی روایت میں

آیا ہی اور کہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون یہہ
کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی اور
تین بار پڑہنا اس کلمہ کا روایت کیا ہی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی جو کوئی
بعد وضو کی اس کلمہ کو پڑہی آٹہون دروازی بہشت کی کہل جاتی ہین جس دروازی سی چاہی داخل ہووی کذا فی المشکوۃ
اور بعضی روایت مین اس کلمہ کی ساتہہ یہہ دعا پڑہنی آئی ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ
الْمُتَطَهِّرِيْنَ * ت * یا اللہ کر مجکو توبہ کرنی والون مین سی اور کر مجکو پاکیزگی کرنی والون سی نقل کی یہہ ترمذی نی
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ * مس س
پاکی تجکو یا اللہ اور ساتہہ تعریف تیری کی تسبیح کرتا ہون مین گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش
مانگتا ہون مین تجہی اور توبہ کرتا ہون طرف تیری نقل کیے یہہ حاکم نسائی نی مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كُتِبَ لَهُ فِيْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِيْ طَابَعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
طس * جو کوئی وضو کری پس کہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ لکہا جاتا ہی اوسکی لیے یعنی
یہہ بعینہ یا ثواب اسکا پرچہ کاغذ مین پہر کیا جاتا ہی سر بمہر پس نہین توڑی جاتی ہی مہر قیامت تلک یعنی نہین باطل
کرتی ہی اسکو کوئی چیز نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین **ف** وضو مین مسواک کرنی بہی سنت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ لازم کر وا اپنی پر مسواک کرنی اسلیئی کہ اوسمین دس خصلتین ہین پاک کرتی ہی مونہہ کو اور راضی ہوتا ہی رب
اور ناخوش ہوتا ہی شیطان اور دوست رکہتی ہین ملائکہ اعمال لکہنی والی اور مضبوط ہوتی ہین مسوڑہی اور قطع ہوتا ہی بلغم
اور خوشبو مونہہ مین آتی ہی اور دور کرتی ہی پت کو اور روشن کرتی ہی بینائی کو اور دور کرتی ہی دانتونکی مرض کو
اور وہ سنت ہی نبی کی اور فرمایا کہ نماز مسواک سی افضل ہی ستر درجہ اوس نماز پر کہ بغیر مسواک کی ہو کذا
فی المنبہات اور جو کوئی وضو پر وضو کرتا ہی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور روبقبلہ اونچی پر وضو کی لیئی بیٹہی اور کوئی
شخص وضو کروا دی مگر بعذر اور کلام غیر ضروری نکری اور پہلی آنی وقت نماز کی وضو کری اور بہت سی آداب وضو

فقہ مین دیکہا چاہیی اور بعضی فقہا نی مستحسن لکہاہی پڑہنا دعاؤن منقولہ کا اگلی علماء سی وضو مین پس کہی بعد بسم اللہ

اور نیت کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَہُوْرًا اور وقت کلی کی اَللّٰہُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ صلی اللہ علیہ وسلم کَأْسًا لَا

اَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اَللّٰہُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اور وقت پانی دینی ناک کی اَللّٰہُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ

رَائِحَۃَ نَعِیْمِکَ وَجِنَانِکَ اور مونہہ دہونی وقت اَللّٰہُمَّ بَیِّضْ وَجْہِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّلَا تُسَوِّدْ وَجْہِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ

اور داہین ہاتہہ پر پانی ڈالنی کی وقت اَللّٰہُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا اور بائین ہاتہہ پر پانی ڈالنی کی

وقت اَللّٰہُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَہْرِیْ اور مسح سر کی وقت اَللّٰہُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ وَاَظِلَّنِیْ

تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ اور وقت مسح کانون کی اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ

اور وقت مسح گردن کی اَللّٰہُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اور وقت داہن پانو دہونی کی اَللّٰہُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی

الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ اور بائین پانو پر اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ

اور درود بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وقت دہونی ہر عضو کی اور کنگہی کرنی بعد وضو کی حضرت سی ثابت نہین

ہوئی ہی بلکہ فرمایا ہی کہ ایکدن بیچ کیا کرنی پہر نماز پڑہی دو رکعت تحیۃ الوضوء کہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی

کہ تحقیق جبرئیل اول جو وحی حضرت پر لائی سکہایا اونکو وضو اور حکم کیا ساتہہ دو رکعتون کی بعد اوسکی اور فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی مسلمان کہ وضو کری پس اچہی طرح وضو کری یعنی برعایت سنت پہر کہڑا ہووی

پس پڑہی دو رکعت حضور دلسی اور بی ریا اور اخلاص سی مگر کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لئی جنت اور مستحب ہی کہ

اول رکعت مین پڑہی بعد فاتحہ کی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ سی وَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ تک اور دوسری مین

وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ سی تَوَّابًا رَّحِیْمًا تک کذا فی وظائف النبی ×

التہجد

یہہ بیان ہی تہجد کا اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ الصَّلٰوۃُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ۔ م ۔ بہترین نماز

ثواب مین بیچ فرض کی نماز درمیان راتکی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

کہ گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدّی سر ایک تمہاری کی جسوقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہ ڈالتا ہی اور پر ہر گرہ کی اس

سمون کو اوپر تیری رات دراز ہی پس سو رہ پس اگر جاگا وہ اور یاد کیا اللہ تعالی کو کھل جاتی ہی ایک گرہ پس اگر
وضو کیا دوسری گرہ کھلتی ہی پس اگر نماز پڑہی تیسری گرہ کھلتی ہی اور صبح کرتا ہی شادمان خوشدل اور نہین تو
صبح کرتا ہی بددل کاہل اور فرمایا کہ لازم کرو اپنی پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچھی لوگونکا ہی کہ پہلی تمسی
تھی اور سبب نزدیکی تمہاریکا ہی طرف پروردگار تمہاری کی اور سبب دور ہونی گناہونکا ہی اور سبب بازرہنی کا
گناہ سی اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ سوج گئی پانوی مبارک حضرت کی عرض کیا لوگون نی
کہ کیون کرتی ہین آپ ایسا اللہ تعالی نی تو بخش دئی ہین آپکی گناہ اگلی پچہلی فرمایا کیا نہون ہین بندہ شکر کرنی والا
اور حضرت کی سامنی ایک شخص کا مذکور ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہی صبح تلک نہین اوٹہتا نماز تہجد کی لئی فرمایا کہ
پیشاب کر جاتا ہی شیطان اوسکی کانون مین اور فرمایا کہ تین لوگ ہین کہ راضی ہوتا ہی اللہ اونسی ایک وہ شخص کہ
قیام کری رات کو نماز کی لیئی اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین
جہاد مین اور فرمایا کہ رحم کری اللہ اوس شخص پر کہ اوٹہا رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا بی بی اپنی کو پس نماز
پڑہی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہڑکا خاوند نی اوسکی موںہہ پر پانی اور رحم کری اللہ اوس عورت پر کہ
اوٹہی رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس نماز پڑہی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہڑکا بی بی نی
اوسکی موںہہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین بالاخانی ہین کہ دیکہا جاتا ہی باہر کا رخ اونکا اندر سی اور اندر کا
باہر سی یعنی ایسی صاف ولطیف ہین طیار کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی اون لوگون کی لئی کہ نرم کرتی ہین کلام اور کہلاتی
ہین طعام اور پی در پی رکہتی ہین صیام یعنی بہت روزی رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین رات کو اوس حال مین کہ لوگ
سوتی ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی نزول فرماتا ہی یعنی رحمت خاص اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا
کی جسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کری مجہسی پس قبول کرون واسطی اوسکی
کون ہی کہ سوال کری مجہسی پس دون مین اوسکو کون ہی کہ بخشش مانگی مجہسی پس بخشون مین اوسکو پہر فراخ
کرتا ہی ہاتہہ اپنی اور فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی اوسکو کہ نہ مفلس ہی اور نہ ظالم یعنی اپنی ذات مبارک مراد رکہتا ہی

کہ میری عبادت کری ہین بدلا دونکا ضائع نہین کرنی کا صبح تلک یونہین فرماتا ہی اور فرمایا کہ جب جگاتا ہی آدمی
اہل اپنی کو پس دونو نماز پڑہتی ہین لکہی جاتی ہین ذاکرین و ذاکرات مین یعنی اوسکی یاد کرنی والون مین لکہی جاتی ہین کہ
بڑی بزرگی اونکی آئی ہی اور فرمایا کہ اشراف امت میری کی اوٹہانی والی قرآن کی ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین
اوسپر اور اصحاب لیل ہین یعنی تہجد گزار کذا فی المشکوۃ اور کسی شخص نی حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کی
خواب مین دیکہا توچہا کہ کہو اللہ تعالی نی کیا تمہاری ساتہہ معاملہ کیا فرمایا اونہون نی کہ وہ جو حقائق معارف کے
باتین کرتا تہا مین سب فنا ہو مین کچہہ نہ کام آئین مگر کتنی رکعتین خفیف تہجد کی کہ پڑہتا تہا مین آدہی رات مین وہی کام
آئین اللہ تعالی ہم سبکو اسپر عمل نصیب کری آمین آمین آمین کذا ذکر العلی اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ
اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ * خ م * بہترین نماز کی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکی کی ہی مگر فرض نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی **ف** یعنی فرض مسجد ہی مین افضل ہین اور سنتین موکدہ بہی اسی حکم مین داخل ہین ہماری زمانی مین
یعنی مسجد ہی مین پڑہی تا تہمت رافضی ہونی کی نہ لگی کذا ذکر العلی صَلٰوۃُ اللَّیْلِ خ م * وَالنَّہَارِ
* مَثْنٰی مَثْنٰی * خ م ا * نماز رات کی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور نماز دن کی نقل کی یہہ احمد نی دو دو رکعت
ہین نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رح کی نزدیک رات دن مین نفل دو دو
رکعت پڑہنی افضل ہین اور امام اعظم صاحب رح کی نزدیک چار چار افضل ہین اور صاحبین کی نزدیک رات کو
دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور دن مین چار اور ہر ایک حدیث سی سند لاتی ہین کذا ذکر العلی وَکَانَ اِذَا
قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ
اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ
فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ
حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰہُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ
تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْ لِیْ

مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ
اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ع و۔ اور تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اوٹہتی رات مین تو کہ
پڑہتی تہی یا اللہ تیری لئی سب تعریف ہی تو ہی قائم رکہنی والا آسمانون اور زمین کا اور جو کچہہ انمین ہی
لئی سب تعریف ہی تو ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور جو کچہہ انمین ہی اور تیری ہی لئی سب تع
تو ہی روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اور جو کچہہ انمین ہی یعنی تجہی سی سب ہدایت پاتی ہین اور تیری ہی لئی سب تعریف ہی تو ہی ثابت ہی
تیری سوا سب کو فنا لگی ہی اور وعدہ تیرا سچا ہی اور دیدار تیرا حق ہی اور کلام تیرا سچا ہی اور جنت حق ہی اور موجود اور دوزخ
ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہی یا اللہ واسطی تیری فرمان
بتیری ایمان لایا مین اور تجہی پر کام اپنی سونپی مینی اور طرف تیری رجوع کی مینی اور ساتہہ مدد تیری کی
جہگڑا ہون مین ساتہہ دشمنون دین کے اور طرف تیری فریاد لایا مین تو رب ہمارا ہی اور طرف تیری بازگشت ہی
پس بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی مینی اور جو پیچہی کئی مینی اور جو پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی مینی اور وہ
گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اوسکو مجہسی یعنی مین ویسا نہین جانتا تو ہی آگی بڑہانی والا یعنی جسکو چاہی اور دونی
پہلی بخشی یا شفاعت پہلی قبول کری اور تو ہی پیچہی رکہنی والا تو ہی معبود میرا نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ
صحاح ستہ نی اور ابو عوانہ نی اور ایک روایت مین پہلی دعا کی ساتہہ یہہ زیادہ آیا ہی وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خ۔ اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کی
یہہ بخاری نے ف فتح الباری مین لکہا ہی کہ بعضی حدیثون سی سمجہا جاتا ہی کہ یہہ دعا بعد تکبیر تحریمہ کی
پڑہتی تہی اور تکرار حمد کی اسلئی ہی کہ یہہ تمام امور کہ حمد اونکی سری پر آئی ہی موجب حمد کی ہین اور اَنْتَ رَبُّنَا
وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فقط ابو عوانہ نی زیادہ کیا ہی اور طرف تیری فریاد لایا مین یعنی جو کوئی انکار حق کا کری اوس کی
فریاد و فیصلہ کو تیری پاس لایا مین نہ غیر تیری کی پاس کہ وہ کاہن وغیرہ ہین اور جملہ انت الٰہی فقط مسلم نی زیادہ
کیا ہی کذا قال الفخر ولعلی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ ت قبول کی اللہ تعالی نی

تعریف اوس شخص کے کہ تعریف کی اوس کے سب تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار ہی ساری جہان کا نقل کی یہہ ترمذی
نی یعنی بعض روایت مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دس ق
پاکی ہی اللہ کو جو پروردگار ہی عالمون کا پاک ہی اللہ اور ساتہہ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہون مین نقل کی یہہ ابو داؤد
نسائی نی وَقَدْ مَضَى الثُّلُثُ الْاٰخِرُ مِنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاۤءِ فَقَالَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ اَلْعَشْرَ الْاٰيٰتِ اَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ
قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى
الصُّبْحَ خ م د س ق اور بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچہلی تہائی رات مین پس دیکہا طرف آسمان کی پس پڑہین
یہہ آیتین تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانونکی اور زمین کی اور آنی جانی رات دن کی البتہ نشانیان ہین واسطی صاحبون
عقل کے پڑہین دس آیتین کہ آخر سورۂ آل عمران کی ہین یہانتلک کہ تمام کیا اوسکو پہر کہڑی ہوئی پس وضو کیا اور مسواک کی
یعنی بعد اوٹہنی کی سوتی سی یا وضو مین وقت ارادہ کلی کی یا وقت کہڑی ہونی کی نماز مین پس پڑہین گیارہ رکعتین یعنی آٹہہ
تہجد کی اور تین وتر کی پہر اذان دی صبح کی بلال نی پس پڑہین حضرت نی دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر نکلی طرف
مسجد کی پس نماز پڑہی صبح کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی ف اختلاف رات دن کا
یہہ ہی کہ دن سی رات ہوتی ہی رات سی دن کبہی اوجالا ہوتا ہی کبہی اندہیرا کبہی گرمی کبہی جاڑا اور بعد لِاُولِي الْاَلْبَابِ
کی باقی آیتین یون ہین اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
اَنْصَارٍ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
اور شرح ہدایہ مین ابن ہمام نی لکہا ہی کہ شعبی نی کہا پوچہی مینی عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس سی نماز تہجد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دونو نی کہا تیرہ رکعت پڑہتی تہی آٹہہ اونمین سی تہجد اور تین وتر اور دو سنت فجر کی ۱۲

ذکر اسلمی وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ اِلَّا

فِي اٰخِرِهِنَّ ۔ خ م ۔ اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتے تھے رات سے یعنی کبھی کبھی تیرہ رکعت وتر کرتے تھے ان میں

سے ساتھ پانچ کے نہیں بیٹھتے تھے کسی رکعت میں یعنی بقصد سلام کے نہیں بیٹھتے تھے مگر بیچ آخر انکے نقل کی یہہ بخاری

مسلم نے ف حنفی یہہ معنی کہتے ہیں کہ وتر انمیں سے تین ہوتی تھی کہ دو رکعت تہجد کی کہ پہلی ہو چکی ہوتی تھیں اوس سے

اونکو بھی اسی میں شمار کر کر پانچ وتر کی کہیں واللہ اعلم کذا ذکر العلی وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ

رَكْعَةً يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ۔ خ م ۔ اور تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتے تھے رات سے یعنی کبھی گیارہ رکعت وتر کرتے

تھے ساتھ ایک کے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے ف یعنی پانچ دوگانی کہ پڑھتے اخیر دوگانی کے ساتھ ایک رکعت

اور ملا لیتے پس وتر کرتے ساتھ اس رکعت کے اوس دوگانی کو کہ پہلی ہوتا پس واقع میں تین ہوتی تھیں مگر وتر اخیر رکعت

سے ہوتا اسی لئے یوتر بواحدۃ کہا کذا ذکر العلی وَاِذَا قَامَ لِصَلٰوةِ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا

وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا ۔ د س ق مص حب ۔ اور جب اوٹھتے واسطے نماز رات کے یعنی تہجد کے اللہ اکبر کہتے دس بار

اور الحمد للہ کہتے دس بار اور سبحان اللہ پڑھتے دس بار اور استغفار پڑھتے دس بار نقل کی یہہ ابوداود و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ

ابن حبان نے وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ ۔ د س ق مص ۔ عَشْرًا

حب ۔ اور پڑھتے یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکھا مجکو اور رزق دے مجکو اور عافیت دے مجکو یعنی دنیا کی بلیات سے کہ

باز رکھتی ہیں نعمتوں آخرت کیسے نقل کی یہہ ابوداود و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور نقل کی ابن حبان نے یہہ دعا

دس بار پڑھنی وَيَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ د س ق مص عَشْرًا حب

اور پناہ مانگتے ساتھ اللہ کی تنگی مکان کیسے دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے

اور نقل کی ابن حبان نے یہہ دعا دس بار پڑھنی ف یعنی پڑھتے اعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ اور کہا ہے

کہ میدان محشر کا لوگوں پر ایسا تنگ ہوگا کہ اونکی سختی اور ہول سے آرزو کرینگے دوزخمیں داخل ہونے کی اور شرح

حصن میں لکھتے ہیں کہ حاضر ہوا میں حضرت عائشہ کی پاس تس پوچھا میں اونسے کہ ساتھ کس چیز کے ابتدا کرتے تھے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو پس کہا انہون نی کہ پوچھی تو نی مجھسی ایک چیز کہ نہین پوچھی کسی نی پہلی تیری
تہی حضرت جب جاگتی رات کو اللہ اکبر دس بار پڑہتی اور الحمد للہ دس بار اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور
سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار پڑہتی دس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار اور اللہم انی اعوذ
بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ دس بار پہر نماز پڑہتی کذا فی المشکوۃ پس یہہ عشرات اسبع من مقابلہ مین
مسبعات عشر کی یعنی صوفیہ کرام کی نزدیک سات سات بار دس چیزین پڑہی جاتی مین کہ مشہور مین وسیہی یہہ سات
چیزین دس دس بار پڑہی جاتی ہین وَاِذَا افْتَتَحَ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ
وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا
فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
م ع ل ہ حب اور جب شروع کری نماز تہجد کی پڑہی یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی ای
پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کریگا یعنی قیامت کو درمیان بندون
اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ ہین اوسمین اختلاف کرتی راہ دکہا مجکو اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا ہی اوسمین
دین سی ساتھہ حکم اور توفیق اپنی کی تحقیق تو راہ دکہاتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کی نقل کی یہہ مسلم اور چارون نی
اور ابن حبان نی **ف** اوسمین کہ اختلاف کرتی ہین یعنی دین حق مین جو اختلاف کرتی ہین اونکی لیٔ حکم فرماویگا
کہ اہل حق کو نجات دیگا اور اہل باطل کو عذاب کریگا اور من الحق بیان ہی ما کا یعنی مختلف فیہ مین جو کچھہ کہ حق ہو مجکو اوسکی
راہ بتا اور اوسپر ثابت رکہہ کذا قال العلی والفخر وَاِذَا صَلَّی الْوِتْرَ ثَلٰثًا فَیَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی سَبِّحِ اسْمَ
رَبِّکَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ + د ت س
ا ق حب ی + وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ + د ا ق ت حب + اور جب پڑہی وتر تین رکعت پس پڑہی پہلی مین
سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد نقل کی یہہ ابوداود
ترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن حبان ابن سینی نی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کی یہہ ابوداود

مہ ابن ماجہ ترمذی ابن حبان نے یعنی ان کتابوں میں تینوں سورتیں تیسری رکعت میں پڑھنی آئی ہیں وَیَفْصِلُ بَیْنَ الشَّفْعِ

وَالْوِتْرِ بِتَسْلِیْمَةٍ یُسْمِعُنَاهَا ۔ حا ۔ اور جدائی کرے درمیان دو رکعت کے کہ وتر کی پہلی ہوتی ہیں اور درمیان تیسری کے

ساتھ سلام پھیرنے کے کہ سنا دے سلام لوگوں کو نقل کی یہ حب ۔ وَفِیْ لَفْظٍ اَوْ لَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ آخِرِهِنَّ ۔ مس ۔ یعنی

یا نہ سلام پھیرے یعنی وتر کی نماز میں مگر بیچ آخر میں رکعت وتر کی نقل کی یہ نسائی ابن سنی نے ف مدعی قول

لکھا ہے کہ و لا یسلم والی موافق روایت اور روایت کے ہے اور جس صورت میں اوہو تو توجیہ روایت کی لیوے یعنی

روایت میں یوں بھی آیا ہے کذا ذکرہ العلی اَوْ یُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ۔ خ م ۔ اَوْ بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ ۔ قط سنی

اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ اِحْدٰی عَشَرَةَ رَکْعَةً اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ۔ سنی ۔ یا وتر کرے ساتھ ایک کے یعنی ایک رکعت کے

اوسمیں ملا ہو ایک نقل کی یہ بخاری مسلم نے یا وتر کرے ساتھ پانچ رکعت کے یا سات کے نقل کی یہ دارقطنی بیہقی نے

یا وتر کرے ساتھ نو رکعت کے یا گیارہ کے یا زیادہ اس سے یعنی تیرہ رکعت نقل کی یہ بیہقی نے ف یعنی

تین رکعت انمیں سے وتر کی ہوں اور باقی تہجد کی پس تہجد کی نماز کہ وتر کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی تھی کسی راوی نے سارے

نماز کو وتر کہا ہے اور نماز تہجد کی زیادہ تیرہ رکعت سے ثابت نہیں ہوئی ہے باوجودیکہ اسمیں بھی اختلاف واقع ہوا ہے

بعضوں نے لکھا ہے مع وتر اور سنت فجر کی تیرہ ہوتی تھیں اور بعضوں نے سوا سنت کی مگر صحیح یہ ہے کہ

سوا سنت فجر کی وہ سب تیرہ ہوتی تھیں کذا ذکرہ العلی والشیخ عبد الحق رح وَیَقْنُتُ فِی الْاٰخِرَةِ

اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ ۔ مس ۔ اور دعاء قنوت پڑھے اخیر رکعت میں جب اوٹھا دے سر اپنا رکوع

سے نقل کی یہ حاکم نے ف یہ حدیث موافق مذہب امام شافعی رح کے ہے اور امام اعظم صاحب رح نے اور بہت

حدیثوں سے پہلے رکوع کی دعاء قنوت پڑھنی ثابت کی ہے چنانچہ شروح میں نقل کی گئی ہیں کذا ذکرہ العلی ۔

فَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ

فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ

وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ ۔ عه حب مس

متن * وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ * شرح * پس کہی یعنی یہہ دعاء قنوت پڑہی یا اللہ راہ دکہا مجکو بیچ اون لوگون کی
کہ راہ دکہائی تونی یعنی کر مجکو ہدایت والون سی اور عافیت دی مجکو بیچ اون لوگون کی کہ عافیت دی تونی اور دوست
رکہہ مجکو اون لوگون مین کہ دوست رکہا تونی اور برکت دی میری لئی اوس چیز مین کہ دی تونی اور بچا مجکو بری
اوس چیز کیسی کہ مقدر کی تونی تحقیق تو حکم کرتا ہی یعنی جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا ہی تجہر اور تحقیق نہین ذلیل ہوتا
وہ شخص کہ دوست رکہا تونی اور نہین عزیز ہوتا وہ شخص کہ دشمن رکہا تونی برکت والا ہی تو ای رب ہمارے اور برتر
ہی تو بخشش مانگتی ہین ہم تجہسی اور رجوع کرتی ہین ہم طرف تیری نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان نی اور حاکم ابن ابی
شیبہ نی اور رحمت خاص بہیجی اللہ حضرت نبی صاحب پر نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی نسائی کی روایت مین
بعد دعاء قنوت کی درود بہی پڑہنا آیا ہی اور سیوطی رح نی کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین یہہ درود بعد قنوت کی روایت
کیا ہی صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ اور نووی نی لکہا ہی کہ مستحب ہی یہنی درود کا پڑہنا بعد قنوت کی اور مراد
برائی تقدیر کیسی یہہ ہی کہ تقدیر پر راضی نہو اور بی صبری کری اور جزع فزع ہو اور نووی نی لکہا ہی کہ اگر قنوت پڑہنے والا
امام ہو تو ضمیرین جمع کی کہی مثلاً اہدنا بجائی اہدنی کی اور سوا اسکی اسیطرح اور اگر منفرد بہی پڑہی جائز ہی مگر مکروہ
کیونکہ امام کو فقط اپنی نفس کے لئی دعا کرنی نچاہئی اور مستحب ہی کہ اللّٰہم انا نستعینک کی ساتہہ اس دعاء قنوت کو بہی
ملا لی اور چاہئی کہ مقدم کری اسکو جیسی کہ تصریح کی ہی بعض علماء ہمارے نی اور ابن ہمام نی لکہا ہی کہ مؤخر کری
اسکو اسلئی کہ اتفاق کیا ہی صحابہ کرام نی اوپر اللہم انا نستعینک کی اور اگر کبہی یہہ دعاء قنوت پڑہی اور کبہی وہ
تو بہی جائز ہی کذا ذکر الفخر والعلی اور بعضی روایت مین یہہ دعاء قنوت آئی ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ
وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ
يُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ
الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ

وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

مو مص سنی یا اللہ بخش ہمکو اور مومن مردون اور مومن عورتون کو اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو
ور الفت ڈال درمیان دلون اونکی کی اور صلاح کر درمیان اونکی یعنی سنوار امور دینکی اور حالتین دنیا کی کہ واقع ہن آپسمین تا
بسبب اسکی کہ ایک دوسری کی خبر لی اور مدد دی اونکو اوپر دشمنون اپنی کی اور دشمنون اونکی کی یعنی شیطان یا کفار
ای اللہ رحمت سی دور کر کافرون کو جو روکتی ہین راہ تیری سی اور جھٹلاتی ہین رسولون تیری کو اور لڑتی ہین دوستون
تیری سی یا اللہ خلاف ڈال درمیان باتون اونکی کی یعنی تو کہ آپسمین اونکی خلاف واقع ہو اور ایکا توٹ جاوے
اور ڈگا قدم اونکی یعنی لڑائی مین ثابت قدم نہ رہین اور اوتار اوپر عذاب اپنا وہ جو نہین روکتا ہی تو اوسکو قوم
کافرون کیسی شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کی یا اللہ تحقیق ہم مدد مانگتی ہین تجھسی اور بخشش
مانگتی ہین تجھسی اور تعریف کرتی ہین اوپر تیری ساتھہ بھلائی کی اور نہین ناشکری کرتی ہین نعمت تیری کی
الگ ہوتی ہین ہم یعنی دلسی بیزار ہوتی ہین اور چھوڑتی ہین ہم یعنی ظاہر مین اوسکو کہ نافرمانی کرتا ہی تیری شروع کرتا ہون
مین ساتھہ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کی یا اللہ تجھی کو عبادت کرتی ہین ہم اور تیری ہی لئے نماز پڑھتی ہین ہم
اور سجدہ کرتی ہین ہم اور طرف عبادت تیری کی کوشش کرتی ہین ہم اور طرف خدمت تیری کی دوڑتی
ہین ہم اور ڈرتی ہین ہم عذاب تیری سی کہ حق ہی اور امید رکہتی ہین ہم رحمت تیری کی تحقیق عذاب تیرا کہ حق ہے
ساتھہ کافرون کی ملنی والا ہی نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے **ف** دونو جا اللہم کی پہلی
بسم اللہ خاص بیہقی کی روایت مین آئی ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہہ دونو صورتین قرآن کی ہین کہ تلاوت
انکی منسوخ ہوگئی ہی اور مدد مانگتی ہین یعنی طاعت کی کرنی پر اور ترک کرنی معصیت پر اور اوپر غالب ہونی کے
اوپر نفس اور شیطان اور تمام کافرون کی کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا سَلَّمَ مِنْهُ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهٗ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ * س د مص قط * رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ *

قط + اور جب سلام پہیری وتر کا کہی پاک ہی بادشاہ نہایت پاک تین بار کہینچی آواز اپنی بیچ تیسری دفعہ کی
اور بلند کری نقل کی سیہ نسائی ابو داؤد وابن ابی شیبہ دارقطنی نی وہ پروردگار فرشتون کا اور جبرئیل کا ہی نقل کی یہہ
دارقطنی نیے ف یعنی دارقطنی کی روایت مین آیا ہی کہ رب الملائکۃ والروح کو سبحان الملک القدوس کے
ساتہہ ملا کر کہتی ہتی کذا ذکر العلی اور یہہ دعا ہی بعد وتر کی پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى
نَفْسِكَ + عہ طس مص یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری خوشنودی تیری کے
غضب تیری سی یعنی مانگتا ہون یہہ کہ راضی ہووی تو اور غصہ نکری اور ساتہہ عافیت تیری کی عذاب تیری سے
اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ رحمت تیری کے عذاب تیری سی نہین گن سکتا ہون مین تعریف تیری تو تو ویسا ہے
ہی جیسی کہ تعریف کی تو نی اوپر نفس اپنی کی نقل کی یہہ چارون نے اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے
ف یعنی نہین طاقت رکہتا مین کہ تعریف تیری لائق تیری بتفصیل ادا کرون لیکن باجمال کہتا ہون
کہ تو ویسا ہی ہے جیسی کہ تعریف کی تو نی اوپر اپنی کذا ذکر الفخر وَاِذَا صَلّٰی رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى
قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ + م حب اور جب پڑہی دو رکعت
سنت فجر کی پڑہی پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ نقل کی یہہ مسلم ابن حبان نے او فِي الْاُوْلٰى
قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا الْاٰيَةَ + م یا پڑہی پہلی رکعت
مین قولوا آمنا باللہ ساری آیت اور دوسری مین قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت نقل کی یہہ مسلم نی
ف پہلی آیت ساری یون ہی قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ
اور دوسری آیت ساری یون ہی قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

وَيَقُوْلُ وَهُوَ جَالِسٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ٭ مس ی ٭ اور پڑہے بعد سلام سنت فجر حال یہہ کہ وہ بیٹہا ہوا ہو یا اللہ پروردگار جبرئیل کے اور میکائیل کا اور اسرافیل کے اور محمد کی کہ نبی ہین خاص بہیجی خدا اوپر اور سلام پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری آگ سی پڑہی یہہ تین بار نقل کی یہہ حاکم ابن سنی نے ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ ٭ د ت ٭ پہر چاہئی کہ لیٹی داہنے پہلو اپنی پر نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نی ف یہہ لیٹنا آرام کی لئی ہے یا محنت قیام لیل کیسی آرام پاکر فرض بنشاط ادا کری یہ لیٹنا مستحب ہے

کذا ذکر العلی والفجر وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا ٭ عه مس ی ٭ اور جب نکلے گہر اپنی سی پڑہے ساتہہ نام اللہ کے نکلتا ہون مین توکل کیا مین نے خدا پر یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتہہ تیری اس سی کہ پہسلین ہم یعنی گناہ بغیر قصد کی کرین یا پہسلادین ہم یعنی غیر اپنی کو گناہ مین ڈالین یا گمراہ کرین ہم یا ظلم کرین ہم یا جہالت کرین ہم کسی پر یعنی مانند ظالمون کی کسیکو ایذا پہونچا دین یا جہالت کی جاوی ہم پر یعنی لوگ ہمسی معاملہ کرین مانند معاملہ جاہلون کے نقل کی یہہ چارون نے اور حاکم ابن سنی نی بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ ٭ مس ق ی ٭ ساتہہ نام اللہ کی نکلتا ہون مین نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی توکل اوپر خدا کی ہی نقل کی یہہ حاکم ابن ماجہ ابن سنی نی بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ٭ د ت س حب ی ٭ ساتہہ نام خدا کی نکلتا ہون مین بہروسا کیا مین نے خدا پر نہین پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابن سنی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی جو کوئی گہر سی نکلنی کی وقت یہہ کلمات پڑہتا ہی کہا جاتا ہی اوس کے لئی کہ راہ راست دکہایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب برائیوں سی پس کنارہ ہو جاتا ہی اوس سے شیطان اور باز رہتا ہی بہکانی گمراہ کرنی ایذا دینی سی اور دوسرا شیطان اوس

شیطان کی تسلی کی لئی کہتاہی کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پہ کہ کفایت اور ہدایت کیا گیا
اور محفوظ رہا سب برائیون سے اور مثل اسکی ترمذی نی روایت کی ہی کہ جب مدد مانگتاہی بندہ ساتھہ اللہ تعالی
کی اور نام مبارک اوسکی کی ہدایت کرتاہی اللہ اوسکو اور راہ نیک دکہاتاہی اور مدد کرتاہی اوسکی بیچ امور دینی اور
دنیوی کے اور جب توکل کرتاہی اور سونپتاہی کام اپنا طرف اوسکی کفایت کرتاہی اوسکو اللہ تعالی پس ہوتاہی کافی
واسکا ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی اور جو کوئی بہروسا کرتاہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو اور جو شخص کہتا ہے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ بچاتاہی اوسکو اللہ تعالی برائی شیطان کیسی اور نہین مسلط کرتاہی شیطان کو اوسپر کنا ذکر

یعنی ما خرج صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم انی اعوذ
بک ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجہل او یجہل علی * د ق *
حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ نہین نکلتی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گھر میری سی کبہی مگر کہ اوٹہاتی تہی نظر اپنی طرف
آسمان کی پس کہتی تہی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتاہون ساتہہ تیری اس سی کہ گمراہ ہون مین یا گمراہ کیا جاؤن مین
یعنی اور کوئی مجہی گمراہ کردی یا پہسلون مین یا پہسلایا جاؤن مین یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہالت کرون مین
یا جہالت کیجاوی مجہپر نقل کی یہہ ابوداود ابن ماجہ نی فاذا خرج للصلوۃ قال اللھم اجعل فی قلبی نورا
وفی بصری نورا وفی سمعی نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا وخلفی نورا واجعل لی نورا *
خ م د س ق * وفی عصبی نورا وفی لحمی نورا وفی دمی نورا وفی شعری نورا وفی بشری نورا
خ م د س ق وفی لسانی نورا واجعل فی نفسی نورا واعظم لی نورا * م * واجعلنی نورا
س مس * پس جب نکلتی گھر اپنی سی واسطی نماز فجر کی بعد پڑہنی سنت کی کہتی راہ مین یا اللہ کر دل میری مین روشنی
بینائی میری مین روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور داہنی طرف میری روشنی اور بائین طرف میری روشنی اور پیچہی میری روشنی
اور کر واسطی میری روشنی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی اور انہون نی ایک روایت مین اسی دعا مین یہہ الفاظ زیادہ
نقل کئی ہین اور کر بیچ پٹہون میری کی روشنی اور بیچ گوشت میری کی روشنی اور لہو میری مین روشنی اور بالون میری مین روشنی اور جلد

میری مین روشنی نقل کی یہہ بہی بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی اور ایک روایت مین یہہ بہی زیادہ آیا ہی اور کر
زبان میری مین روشنی اور کرجان میری مین روشنی اور بڑی کر واسطی میری روشنی نقل کی یہہ مسلم نی اور نسائی حاکم نی بہی
اسمین روایت کیا ہی اور کر مجکو روشنی ف کر دل میری مین روشنی کہ اچہی طرح احکام اللہ تعالی کی دریافت
کری اور اخلاق بری جگہہ نہ پکڑین اور مراد طلب کرنی نور اعضا سی یہہ ہی کہ روشن ہون ساتہہ نور معرفت اور
طاعت کی اور خالی ہون تاریکی جہالت اور گناہون او غفلت کیسی اور کر واسطی میری روشنی یعنی روشنی بڑی
کہ گہیر لی سب اعضا کو پس گویا یہہ اجمال ہی بعد تفصیل کی اور کر مجکو روشنی یعنی نور اتنا اپنی نصیب کر ظاہر
و باطن و جسم و روح اور سب طرفون میری کو گہیر لی بلکہ خود مجکو نور کر دی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
نی کتاب عوارف مین لکہا ہی کہ نہ دیکہا مینی کسیکو کہ مواظبت کرتا ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اوسکی ایک برکت اور نور
ہوتی ہی کذا ذکرہ العلی و الفخر اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي لِسَانِي نُوْرًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُوْرًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي
نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُوْرًا وَمِنْ اَمَامِي نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِي نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي
م د نص یا اللہ کر دل میری مین روشنی اور زبان میری مین روشنی اور کر سماعت میری مین روشنی اور کر
بینائی میری مین روشنی اور کر پیچہی میری روشنی اور آگی میری روشنی اور کر اوپر میری روشنی اور نیچی میری روشنی یا اللہ
دی تو مجکو روشنی نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی نی وَعِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ
الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ د اور نزدیک داخل ہونی مسجد کی یعنی وقت اراد
داخل ہونی کی پکڑی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ بڑی کے اور ساتہہ ذات بزرگ اوسکی کے اور بادشاہت
قدیم اوسکی کی شیطان راندی ہوئی سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب
کوئی مسجد مین داخل ہونی کی وقت یہہ دعا پڑہتا ہی تو شیطان کہتا ہی کہ یہہ محفوظ رہا مجسی تمام دن کذا
فی المشکوٰۃ اور آداب داخل ہونی مسجد کی یہہ ہین کہ دایان پانو پہلی رکہی اور بایان پیچہی اور نکلتی ہوئی بایان
پانو پہلی نکالی اور دایان پیچہی منقول ہی کہ ایک دفعہ حاتم نی پہلی بایان پانو مسجد مین رکہا پس متغیر ہوا رنگ اوس

اور نکلی کہبرا کر اور دایان پانو رکہا پس لوگون نی سبب اسکا پوچہا فرمایا کہ چہوڑا تہا مینی ایک ادب ادبون سے
ڈرا مین کہ سلب کری اللہ تعالی نعمت ولایت اور فضل کے مجہسی اور مشہور ہی کہ سفیان ثوری رح نی بایان پانو
پہلی مسجد مین رکہا تہا اونکی استاد نی تنبیہا ثور کہا یعنی بیل ہی کہ ادب مسجد کا نہین جانتا جبسی سفیان ثوری مشہور
ہوئی پس حال اولیاء اللہ کا اتباع شرع شریف مین یہہ تہا کہ مستحب کی ترک سی ڈرتی تہی اور ملامت کرتی تہی انپر
کہ نام فقیری کا رکہہ کر بالکل شریعت کو ترک کرتی تہی اور ادب مسجد کا یہہ ہی کہ کلام دنیا کا بلا ضرورت نکری اشباہ النظائر
مین لکہا ہی کہ کلام مباح کرنا مسجد مین ایسا عملون کو کہوتا ہی جیسی آگ لکڑیون کو جلاتی ہی بلکہ چاہی کہ ہمیشہ متوجہ اللہ کے
طرف رہی کذا ذکر العلی اور سنت سی ہی یہہ کہ اچہی ہیئت بناوی نماز کی لئی اور زینت کری اور چلنی مین پاس پاس قدم
رکہی و فارسی دوڑی نہین اور نیچی نظر رکہی اور پست کری آواز کو اور متوجہ رہی راہ پر اور کہیلی نہین اور کلام برا نکری
اور نظر بد کسی پر نہ ڈالی اور تشبیک نکری یعنی انگلیان انگلیون مین نہ ڈالی غرض کہ حتی المقدور پرہیز کری اون چیزون سی
کہ پرہیز کرتا ہی اوس سی مصلی کیونکہ جبسی ارادہ نماز کا کیا ہی گویا کہ نماز ہی مین ہی جب داخل ہونی لگی مسجد مین دایان
پانو رکہہ کر دعا مذکور پڑہی اور اوسمین مشغول رہی ذکر الہی مین اور نماز مین اور پڑہنی قرآن اور علوم دینی مین اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر مین کذا فی وظائف النبی وَإِذَا دَخَلَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * د س ق
حب مس ی * اور جب داخل ہوی مسجد مین پس چاہی کہ سلام بہیجی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی
یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی وَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ *
م د س ق حب مس ی * اور چاہی کہ کہی یا اللہ کہول میری لئی دروازی رحمت اپنی کے نقل کی یہہ مسلم
ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہی اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ * ق عو * یا اللہ کہول ہماری لئی دروازی رحمت اپنی کے
یعنی توفیق نماز کی ہو یا نماز مین حقائق نماز کی کہلین اور آسان کر ہماری لئی دروازی رزق اپنی کی یعنی اقسام
رزق کی بی مشقت اور بی طلب کے حاصل ہون نقل کی یہہ ابن ماجہ ابو عوانہ نی اَوْ يَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ

عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلیٰ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ق ت مص مہ ٭ یا کہی یعنی بجای سلام کی نبی صلعم
پر ساتہہ نام خدا کی داخل ہوتا ہون مین اور سلام ہووی اوپر رسول خدا کی اور داخل ہوتا ہون اوپر
سنت رسول خدا کی نقل کے ہیہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نی اور جملہ وعلی سنت رسول الله
فقط ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ ٭ مہ ٭ یا الله رحمت
خاص بہیج اوپر حضرت محمدؐ کی اور اوپر آل اولاد حضرت محمدؐ کی نقل کے ہیہ ابن خزیمہ نی ف ہیہ درود بدلے
پہلی سلام کی پڑہی یا وہ بہی پڑہی اور ہیہ بہی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین ہی کہ بعد درود کی ہیہ دعا
پڑہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ٭ ق ت مص مہ ٭ یا الله بخش
میری لئی گناہ میری اور کہول میری لئی دروازی رحمت اپنی کے یعنی طاعت اپنی کے کہ سبب ہی رحمت کی
نقل کیا ہیہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نی وَبَعْدَ دُخُوْلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ
مو مس ٭ اور کہی پیچہی داخل ہونی مسجد کی سلامتی ہووی ہمپر یعنی جو حاضر ہین اور اوپر اچہی بندون خدا کی
یعنی خواہ حاضر ہون یا غائب نقل کے ہیہ موقوفاً حاکم نی فَاِذَا خَرَجَ مِنْہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ ٭ س ق حب مس ی ٭ الرجیم ٭
ق ٭ پس جب نکلی مسجد سی پس چاہئی کہ سلام بہیجی اوپر نبی صلی الله علیہ وسلم کی اور کہی یا الله بچا مجکو
شیطان سی نقل کی ہیہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی اور ابن ماجہ نی اس دعا کی ساتہہ
لفظ الرجیم کا بہی زیادہ کیا ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ٭ م د س ٭ یا الله تحقیق مین مانگتا ہون
تجہہ برکت تیری نقل کی ہیہ مسلم ابو داؤد نسائی نی ف احتمال ہی کہ مراد فضل سی رزق حلال ہو کہ بعد
نکلنی کی اوسکی طلب کو جاتا ہی یا مراد مہر آنا مسجد مین ہی کذا ذکر الفخر اَوْ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ
مص ت ق مہ ٭ یا کہی کہ نکلتا ہون مین ساتہہ نام الله کی اور سلام ہووی رسول خدا پر نقل کی
ہیہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ ٭ مہ ٭ یا الله رحمت خاص

بہیج حضرت محمد پر اور تابعدار ون حضرت محمد پر نقل کی یہہ ابن خزیمہ نی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ٭ مص ت ق مه ٭ یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری اور کہول میری لئی دروازی برکت اپنی کی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نی وَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ ٭ خ مه ٭ اور نہ بیٹھی یہان تلک کہ پڑہی دو رکعت نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف اس نماز کو تحیۃ المسجد کہتی ہین اور اسی حدیث سے امام شافعی رح نی واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہی اور ہماری نزدیک مستحب ہی اور علماء رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ اگر مسجد مین آکر قضا نماز پڑہی یا سنتین یا اور نماز تو بہی اسکا ثواب حاصل ہوگا اور اگر وقت کراہیت نماز نفل کا ہو تو قضا نماز پڑہی اگر اسکے ذمہ ہو اور نہین تو پڑہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور اولی ہی کہ جب مسجد مین آوی نیت اعتکاف کی کرلی کہ اعتکاف کیا مینی جب تک مسجد مین ہون اور کعبی مین طواف اوسکا قائم مقام تحیۃ المسجد کی ہوجاتا ہی کذا ذکرہ الفخر والعلی وَاِنْ سَمِعَ مَنْ یَّنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ٭ م د ق ٭ اور اگر سنی کوئی آواز اوسکی کہ ڈہونڈہتا ہی گم ہوئی چیز کو مسجد مین پس چاہئی کہ کہی نہ پہیری اوسکو اللہ تجہپر اسلئی کہ تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین ہین اسلئی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ابن ماجہ نی ف ظاہر یہہ ہی کہ دعا کی ساتہہ اس اخیر جملہ کو بہی ملالی اور زبان سی دعا کری نہ دلسی اوسکی تنبیہ کی لئی کہ پہر مسجد مین ایسی حرکت نکری اور اگر دلسی بہی اسلئی کری کہ یہہ شخص اپنی کام کی سزا کو پہونچی کچہہ بعید نہو واللہ اعلم اور داخل ہی اسمین وہ چیز کہ مسجد اوسکی لئی نہین بنائی گئے ہی مانند بیچنی مول لینی کی اور کلام دنیا کی اور سینی اور لکہائی کی لکہنی کے اور لڑکی پڑہانی کے باجرت اور ایسی ہی جو چیز نماز پڑہنی والی کا دہیان بٹادی یہان تلک کہ کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ آواز بلند کرنی اگرچہ ساتہہ ذکر کی ہو حرام ہی مسجد مین اور اسی سبب سی بعضی اگلی عالم منع کرتی تہی اور حرام کہتی تہی تصدق کرنا اوس سائل پر کہ مسجد مین پکار کر گڑگڑا کر مانگی کذا ذکرہ العلی والفخر وَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ ٭ ت س مس حب ٭ اور اگر دیکہی اوس شخص کو کہ بیچتا ہی

یا خرید تا ہی مسجد مین پس چاہیئی کہ کہی نہ فائدہ دے اللہ سودا گری تیری مین نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم ابن حبان بیہقی نی

وَالْاَذَانُ تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً مَعْرُوفٌ ٭ عہ ا مہ ٭ اور اذان انیس کلمہ مشہور ہی نقل کی یہہ چاروں نی

اور احمد اور ابن خزیمہ نی ف یہی مذہب امام شافعی اور مالک کا ہی کہ شہادتین دو دو بار آہستہ کہنی ہین

اور پہر دو دو بار پکار کر اسکو ترجیع کہتی ہین اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہر ایک پندرہ کلمی ہین اور حدیثون مشہور

تو ہی سے ثابت کئی ہین اور اذان سنت موکدہ ہی پانچون نمازون اور جمعہ کی لئی کذا ذکر الفخر وَیُزَادُ فِی اَذَانِ

الصُّبْحِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَیْنِ ٭ د قط مہ ٭ اور زیادہ کیا جاوی اذان صبح مین کہ نماز بہتر ہی

نیند سی دو بار نقل کی یہہ ابو داؤد دارقطنی ابن خزیمہ نی وَاِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْیَقُلْ کَمَا یَقُوْلُ ٭ ع

ی ٭ اور جب سنی کوئی موذن کو یعنی اذان اوسکی پس چاہیئی کہ کہی جیسکہ کہتا ہی وہ نقل کی یہہ صحاح ستہ نے

اور ابن سنی نی ف یعنی جو کلمی کہ موذن کہی بعینہ سننی والا بہی بعد اوسکی کہی جواب دینا موذن کا ہر سننی والی

پر واجب ہی اگرچہ جنبی ہو اور اگر کئی موذن اذان کہین ضرور جواب دینا اول ہی کا ہی اور جو سننی والا مسجد مین ہو

جواب واجب نہین کذا فی فتاوی قاضی خان اور بیچ جواب دینی پڑہنی والی قرآن کی دو قول ہین مختار یہ ہی کہ

نہ جواب دی کذا ذکر الفخر اور اگر زبان سی جواب دیگا اور مسجد مین بلا عذر نہ حاضر ہوگا جواب نہین ادا ہوگا

پس چاہیئی کہ زبان سی جواب دی اور پانوسی حاضر ہو جب جواب پورا ادا ہوگا کذا فی وظائف النبی وَلْیَقُلْ

فِی الْحَیْعَلَۃِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ٭ خ م د س ٭ اور کہی جواب مین پیچہی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حی

علی الفلاح کی لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی ف مشہور جمہور علما مین یہی ہی

کہ بعد حیعلتین کی لاحول پڑہی مگر پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہان بہی مثل کہنی موذن کی کہی پس احتمال رکہتا ہی

کہ کبہی اوسطرح جواب دی کبہی اسطرح اور کتاب برجندی مین اس جگہ ماشاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن نقل کیا ہی کچہہ اصل صحیح حدیثون سی پائی

نہین جاتی ہی مگر فتاوی عالمگیری مین غرائب سی نقل کیا ہی ہو الصحیح واللہ اعلم کذا قال الفخر اور جب کہی موذن الصلوۃ خیر من النوم

کہی جواب مین صدقت وبررت وبالحق نطقت صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ خیر من النوم اللہم اجعلنی من نوم الغفلۃ اور تکبیر مین قد قامت الصلوۃ کہنی کی وقت

کہی اقامہا اللہ وادامہا کذافی وظائف النبی اِذَا قَالَ ذٰلِکَ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ * م د س * جب کہی اسکو یعنی جواب اذان کو تہ دل اپنی سی یعنی ساتہہ اعتقاد اور اخلاص کے داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نے

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ * م ع ی * جو کوئی کہی جب سنی موذن کو یعنی اوائل اذان مین شروع کی وقت یا بعد فراغت کی کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اوسکا اور تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتہہ محمد کی ازروی رسول ہونی کی اور ساتہہ اسلام کی ازروی دین ہونی کی بخشی جاتی ہین اوسکی لئی گناہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی اور ابن سنی نی مَنْ قَالَ

مِثْلَ مَقَالِہٖ یَعْنِی الْمُؤَذِّنَ وَشَہِدَ مِثْلَ شَہَادَتِہٖ فَلَہُ الْجَنَّۃُ * ص * جو کوئی کہی مانند کہنی اوسکی مراد رکہتی تہی صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ ضمیر مقالہ کی موذن اور گواہی دی یعنی وحدانیت اور رسالت پر وقت جواب دینی شہادتین کی مانند گواہی دینی موذن کی پس اوسکی لئی بہشت ہی نقل کی یہہ ابو یعلی نی وَکَانَ اِذَا سَمِعَ

الْمُؤَذِّنَ یَتَشَہَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا * د حب مس * اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتی تہی موذن کو کہ شہادتین کہتا ہی فرماتی تہی اور مین بہی گواہی دیتا ہون اور مین بہی گواہی دیتا ہون نقل کی یہہ ابو داؤد ابن حبان حاکم نی ف تکرار انا کی واسطی جواب شہادتین کی ہی یعنی جب موذن اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا تہا حضرت اوسکی بعد جواب مین انا انا فرماتی تہی کذا ذکر العلی ثُمَّ لْیُصَلِّ

عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَسْئَلُ اللّٰہَ لَہُ الْوَسِیْلَۃَ * م د ت س ی * پہر درود بہیجی یعنی بعد فراغت پانی کی جواب اذان سی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر مانگی خدا سی واسطی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مقام وسیلہ نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن سنی نی ف مراد وسیلہ سی ایک حدیث مین قرب درگاہ الٰہی کا ہی اور بلندی درجی کی نزدیک اللہ تعالی کی اور بعضی کہتی ہین مراد وسیلہ سی مقام شفاعت ہے

دن قیامت کی اور بعضون نی کہاہی کہ وہ مکان ہی مکانون جنت سی جیسی کہ حدیث شریف مین آیاہی کہ پہر مانگو میری لئی
اللہ سی وسیلہ کہ وہ ایک مکان ہی جنت مین کہ نہین لائق ہی مگر واسطی ایک بندی کے بندون اللہ کی سی اور مین امید
رکہتاہون کہ وہ مین ہونگا پس جسنی میری لئی وسیلہ مانگا واجب ہوئی اوسکی لئی شفاعت میری کذا ذکر النجم
والعلی اور وسیلہ یون مانگی یقول اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ
آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودَنِ الَّذِي وَعَدْتَّهُ ٭ خ عه حب سنن
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ٭ سنن ٭ کہی سننی والا یا اللہ پروردگار اس پکار پوری کی اور نماز حاضر کی دی محمد کو
وسیلہ اور فضیلت اور اوٹہا اوسکو مقام محمود مین وہ جو وعدہ کیاہی تونی اوس سی نقل کی یہہ بخاری نی اور چارون نی
اور ابن حبان اور بیہقی نی اور بیہقی نی یہہ جملہ ہی زیادہ نقل کیاہی کہ تحقیق تو نہین خلاف کرتاہی وعدی مین ف
مراد دعوت تامہ سی بلانا طرف توحید کی ہی یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا کلمات اذان کی مراد ہین اوسی
کہ نماز کی طرف بلاتی ہین اور فضیلت یعنی قدر و مرتبہ بلند سب خلائق پر اور ظاہر یہہ ہی کہ فضیلت عطف تفسیری
وسیلہ کاہی یعنی فضیلت بہی وسیلہ کو کہتی ہین یا مرتبہ دوسراہی سوا ہی وسیلہ کی مقام محمود یعنی وہ مقام
کہ تعریف کیا جاوی اوس مقام والا سبکی زبان پر اور رشک لیجاوین تمام خلق اور وہ مقام قرب
اور شفاعت کاہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مقام مین کہڑی ہوکر شفاعت کرینگی اور
اولین وآخرین حیران اور سرگردان ہونگی اور کوئی انبیا اور رسولون مین سی جہت اوس مقام کیسی دم نہین
مار سکنی کا مشہور تر قول بیان مقام محمود کا یہہ ہی اور بہت سی قول علما نی لکہی ہین اور وہ جو وعدہ
کیاہی تونی یعنی آیت عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا مین اگر کوئی کہی کہ جب اللہ تعالی نی وعدہ فرمایا
اور کی دعا کی کیا احتیاج جواب یہہ کہ امت ہی ثواب پاوی یا تواضعاً اور کسر نفسی سی حضرت نی فرمایا کہ باوجود
اس وعدی کی بہی احتیاج نی نیازی سی رکہتاہون کذا ذکر العلی والفخر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جسنی بعد سننی اذان کی یہہ دعا پڑہی لائق اور واجب ہوئی اوسکو شفاعت میری دن قیامت کی کذا

فی البخاری مامن مسلم یسمع النداء فیکبر ویکبر ویقول اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا رسول الله ثم یقول اللهم اعط محمدا الوسیلة والفضیلة واجعله فی الاعلین
درجته وفی المصطفین محبته وفی المقربین ذکره الا وجبت له الشفاعة یوم القیامة
ط* نہین کوئی مسلمان کہ سنی اذان یعنی الله اکبر کہی موذن اور الله اکبر کہی سننی والا اور کہی سننی والا یعنی
جواب موذن کا دی جب کہ شہادتین سنی اسطرح اشہد ان لا اله الا الله اور اشہد ان محمدا رسول الله
پہر کہی یعنی بعد فراغت اذان کی اور تمام کرنی جواب کی یا الله دی حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت اور کرا ونکو
بیچ بلند ترین مرتبہ والون کے مرتبہ اونکا یعنی ثابت رکہہ درجہ اونکا اعلی علیین درجہ رسولون مین اور کر بیچ دل
برگزیدون کی محبت اونکی اور کر بیچ زبان مقربون کی یعنی انبیا اور ملائکہ کی ذکر اونکا مگر واجب ہوئی
اوسکی لئی شفاعت دن قیامت کی یعنی نہ کریگا کوئی مسلمان جو کہ مذکور ہوا مگر کہ واجب ہوگی اوسکی لئی شفاعت
حضرت کی نقل کی یہہ طبرانی نی من قال حین ینادی المنادی اللهم رب هذه الدعوة القائمة والصلوة
النافعة صل علی محمد وارض عنی رضا لا تسخط بعده استجاب الله دعوته* ا
طس ی* جو کوئی کہی جسوقت کہ اذان دی موذن یعنی وقت شروع اذان کی پڑہی یا بعد فراغت کی یا الله پروردگار
اس پکار ہمیشہ رہنی والی کی اور ای پروردگار اس نماز فائدہ دینی والی کی یعنی پڑہنی والا اوسکا عذاب سے
نجات پاتا ہی رحمت خاص بہیج اوپر محمد کے اور راضی ہو مجہسی یعنی ساتہہ تہوڑی عمل کی راضی ہونا کہ نہ غضب
ہووی تو پیچہی اوسکی قبول کرتا ہی خدا دعا اوسکی یعنی جو کوئی وقت اذان کی ان کلمات کو پڑہ کر دعا کریگا
دعا اوسکی مقبول ہوگی خواہ یہہ دعا ہو یا اور ہو نقل کی یہہ احمد اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نے
من نزل به کرب او شدة فلیتحین المنادی فاذا کبر کبر واذا تشهد تشهد واذا قال
حی علی الصلوة قال حی علی الصلوة واذا قال حی علی الفلاح قال حی علی الفلاح ثم یقول
اللهم رب هذه الدعوة الصادقة المستجاب لها دعوة الحق وکلمة التقوی احینا علیها

١ وَاٰتِنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَاَمْوَاتًا ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ مس

سی ۞ جس پر اوتری غم یا سختی پس چاہیئے کہ تلاش کری وقت موذن کا یعنی منتظر وقت اذان کا رہے پس جب اللہ اکبر کہی

موذن اللہ اکبر کہی سننی والا اور جب شہادتین کہی موذن شہادتین کہی سننی والا اور جب کہی موذن حَیّ

علی الصلوٰۃ کہی سننی والا حی علی الصلوٰۃ اور جب کہی موذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہی سننی والا حی علی الفلاح پھر کہی سننی والا

یعنی بعد جواب دینی ساری اذان کی پڑہی یہہ دعا یا اللہ پروردگار اس دعا سچی مقبول کی کہ دعا حق ہی اور کلمہ

تقویٰ کا ہی زندہ رکہہ ہمکو اسپر یعنی مستقیم رکہہ اسکی اعتقاد پر اور عمل پر بمقتضای اسکے زندگی میں اور مار ہمکو

اسپر اور اوٹہا ہمکو اسپر اور کر ہمکو بہترین اہل دعا میں سی یعنی کر ہمکو جملہ مومنین کامل سی حالت زندگی میں اور

حالت موت میں پہر مانگی خدا تعالیٰ سی حاجت اپنی کہ جسمین مبتلا ہی نقل کی یہہ حاکم ابن سنی نی ف

کلمہ تقویٰ کا ہی یعنی کلمہ تقویٰ والون کا ہی جو تقویٰ کرتی ہین شرک سی یا اضافت کلمی کی تقویٰ کی طرف اسلئی ہی

کہ اسکی سبب سی آدمی آگ سی بچتا ہی اور مراد دونو جملون سی کلمہ شہادت کا ہی کذا ذکر العلی وَالدُّعَاءُ

بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يُرَدُّ ۞ د ت س حب ص ۞ فَادْعُوْا ۞ ص ۞ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ

الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ ت ۞ اور دعا درمیان اذان اور تکبیر کی رد نہین کی جاتی نقل کی یہہ

ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابو یعلیٰ نی اور ایک روایت مین ابو یعلیٰ نی بعد اسکی یہہ بہی نقل کیا کہ پس دعا

کرو پس مانگو اللہ تعالیٰ سی عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی بجای فادعوا کی ف ظاہر

اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا قبول ہوتی ہی درمیان اذان اور تکبیر کے خواہ متصل اذان کی ہو یا فرق سی مگر

متصل اولیٰ ہی تا موافق ہووی ساتہہ حدیث الدُّعَاءُ مُسْتَجَابٌ عِنْدَ النِّدَاءِ کی یعنی دعا قبول ہوتی ہی نزدیک

اذان کے واللہ اعلم کذا ذکر العلی وَالْاِقَامَةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ

الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۞ د ق مہ ت ۞ اور تکبیر یہی ہی اصح بہت بڑا ہی

اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کی ہیں آؤ تم
نماز پر آؤ تم مرادملنی پر تحقیق قائم ہوئی نماز تحقیق قائم ہوئی نماز اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہیں کوئی معبود
مگر اللہ نقل کی یہہ احمد ابوداؤد ابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نی **ف** یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی اور مذہب امام اعظم
رحمہ اللہ کے مین تکبیر کی ہی کلمہ دودو ہین جیسیکہ حدیث مابعد سی ثابت ہوتی ہی اور امام طحاوی نے لکھا ہی کہ متواتر آثار
سی ثابت ہی کہ بلال تکبیر دودوبار کہتی تہی مرتی دم تلک اور یہہ حدیث اگر صحیح سی منسوخ ہی ساتہہ حدیث آیندہ کی کذا ذکر
العلی اوہی کالاذان الا فی الترجیع وزیادۃ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ ÷ اعہ
مہ ÷ یا تکبیر مانند اذان کی ہی مگر بیچ ترجیع کی اور زیادتی قدقامت الصلوۃ قدقامت الصلوۃ کی نقل کی یہہ احمد
حیاروں نی اور ابن خزیمہ نی **ف** مگر بیچ ترجیع کی یعنی تکبیر مین ترجیع نہین یعنی شہادتین مکرر نہین کی جاتی
ہین تکبیر مین مثل اذان کی پس اس صورت مین اذانکی انیس کلمی ہوئی جیسیکہ مذہب شافعی مین ہی اور تکبیر کی سترہ کلمی
جیسیکہ مذہب حنفی مین ہی کذا ذکر العلی واذا قام الی الصلوۃ المکتوبۃ ÷ حب ت ÷ قال ÷ مر
عہ حب ÷ بعد التکبیر ÷ مر ت ÷ وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک
لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللہم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی و
انا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب
الا انت واہدنی لاحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت واصرف عنی سیئہا
لا یصرف عنی سیئہا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس
الیک انابک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک ÷ مر عہ حب
ط ÷ اور جب کہڑا ہوتی کو ہی طرف نماز فرض کی نقل کی یہہ ابن حبان ترمذی نے کہی نقل کی یہہ مسلم اور چاروں نی
اور ابن حبان نی پیچہی تکبیر تحریمہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی یعنی سوا حدیث کا بعضوں نی قال کہا اور بعضوں نی بعد التکبیر زیادہ

کیا بعد اوسکی یہہ ہی متوجہ کیا مینی مونہہ اپنا طرف اوس ذات کی کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ توحید
کرنی والا ہون اور نہین مین مشرکون سی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا اور واسطے
خدا پروردگار عالمون کے ہی یعنی جس چیز پر کہ حالت زندگی مین ہون اور جسپر کہ مرونگا یعنی طاعت اور ایمان
سب خالص خدا کی لئی ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتھہ اسیکے یعنی ساتھہ توحید اور اخلاص کیے
حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون سی ہون یا اللہ تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو پروردگار میرا ہے
اور مین بندہ تیرا ہون ستم کیا مینی جان اپنی پر یعنی بسبب قصور کرنیکی بندگی اور طاعت مین اور اقرار
کیا مینی ساتھہ گناہون اپنی کی یعنی بسبب امید مغفرتکی کہ فرمایا ہی تونی کہ جو کوئی معترف گناہون کا ہو کر میری درگاہ
مین آتا ہی بسبب صدق اوسکی کی بخشتا ہون مین پس بخش میری لئی گناہ میری سب یعنی صغیرہ ہون یا کبیرہ
خطا ہون یا عمداً تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو اور راہ دیکہا مجکو طرف اچھی خلقون کی نہین راہ دیکہاتا طرف اچھی
خلقون کی کوئی مگر تو اور دور کر مجسی بری اخلاق نہین دور کرتا مجسی بری اخلاق مگر تو حاضر ہون مین خدمت تیری مین لو بجالاتی حکم تیری
مین اور تمام بہلائیان بیچ ہاتہہ تیرے کی ہین یعنی تیری قبضۂ قدرت مین ہین اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیری
مین بسبب تیری موجود ہون اور طرف تیری رجوع کرتا ہون مین بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو بخشش چاہتا ہون
ف مین تجہسی اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کیے یہہ مسلم اور چارون نی اور ابن حبان طبرانی نی
واسطی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ جہگڑا ساتھہ خلق کی ترک کری اور راضی رکہی
اونکو رنج و راحت مین اور سہیل تستری رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ خلق سے
جفا کہینچی اور بدلا نہ لی اور رحمت اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لئی اور برائی نہین نسبت کیجاتی
طرف تیری یعنی اگرچہ خالق شر کا بہی اللہ ہی ہی مگر بپاس ادب کی نہین کہا جاتا خالق الشر جیسیکہ خالق
الکلاب یعنی پیدا کرنی والا کتون کا نہین کہا جاتا یا یہہ معنی ہین کہ شر تیری درگاہ مین مقبول نہین اور اوس
سی تقرب نہین حاصل کرسکتی بلکہ اچھی بات تو قبول کرتا ہی جیسیکہ فرمایا ہی اِلَیہِ یَصعَدُ الکَلِمُ الطَّیِّبُ یعنی طرف

اوسکی جہر پڑہتی ہین باتین اچہی اور تکبیر کی بعد جو دعا پڑہتی ہین اوسکو دعاے استفتاح کہتی ہین وہ کئی وجہ صحیح سی روایت
کی گئی ہی کہ ہر وقت مین حضرت مختلف پڑہتی تہی یعنی کبہی کوئی کبہی کوئی نہ یہہ کہ سبکو ہمیشہ پڑہتی تہی اور اگر
کوئی جمع ہی کری جائز ہوگی اور یہہ جو اختیار کیا ہی بعض مشائخ نی کہ پڑہتی ہین وجہت وجہی کو پہلی شروع
کرنی نیت کی پس وہ خلاف روایت اور درایت کی ہی اور لازم آتی ہی اسمین تاخیر تکبیر کے اقامت سے
نزدیک قائم ہونی جماعت کی کذا ذکر العلی والفخر اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ
بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ * خ م د س ق *
یا اللہ دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کی جیسی کہ دوری ڈالی تونی درمیان مشرق اور
مغرب کی یا اللہ دہو گناہ میری ساتہہ پانی اور برف اور اولی کے نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی
ابن ماجہ نی **ف** دونو جا پی مراد مبالغہ ہی مٹ جانی گناہون مین اسلئی کہ مشرق مغرب مین بڑا فرق ہے
اسی طرح گناہ دور ہون اور جو کپڑا تین چیزون سی کئی بار دہویا جاتا ہی نہایت صاف ہوتا ہی اسیطرح حکم ہو پاک
کر اور طرح طرح کی بخششین نازل کر یہہ بطریق تمثیل کے فرمایا ہی حقیقت اسکے مراد نہین کذا ذکر العلی
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ * د ت ق
مس، ط، مو، هر * پاک ہی تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کے اور بابرکت ہی نام
اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کیے یہہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نی
اور موقوفا مسلم نی **ف** مذہب امام اعظم اور محمد رحمہما اللہ کا اور ظاہر مذہب امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا
یہہ ہی کہ بعد تکبیر تحریمہ کی سبحانک اللہم آخر تک پڑہی اور وجہت وجہی آخر تک نہ پڑہی اور نزدیک ابو یوسف کے
یہہ ہی کہ دونو پڑہی اور مختار طحاوی کا بہی یہی ہی مگر سبحانک پہلی پڑہنا اولی ہی اور ہر ایک سند حدیث کی ہی کوئی
جسمین طعن نہ کری اور شرح مین اس مقام کو دیکہی کذا ذکر الفخر اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا * م ت س * اللہ بہت بڑا ہی اور تعریف ہی خدا کی بہت

اور ساتھ پاکی کی یاد کرتا ہون مین اللہ کو صبح اور شام مین نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا
طَيِّبًا مُبَارَكًا * م ت د س ق * فِيهِ د س * سب تعریف اللہ کی لئی ہے تعریف بہت
پاک لیسی آمیز ستھری بابرکت نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نی اور ایک روایت مین ابو داؤد نسائی کی
لفظ فیہ کا ہی زیادہ کیا ہی معنی وہی ہین اسلئی کہ وہان فیہ مقدر ہی اور یہان مذکور ہی اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ
ذُنُوبِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِي مِنْ خَطِيئَتِي كَمَا تُنَقَّى الثَّوْبُ مِنَ الدَّنَسِ ط *
یا اللہ دور ہی ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کے جیسی کہ دور ہی ڈالی تونی درمیان مشرق اور مغرب
کی اور پاک کر مجھکو گناہون میری سے جیسی کہ پاک کیا تونی کپڑی کو میل سی نقل کی یہہ طبرانی نی وَفِي صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ
د * اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلٰثًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا ثَلٰثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ثَلٰثًا أَعُوذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ * د ق حب مس مص شنی * اور نفل
نماز نفل مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی یعنی مخصوص ہونا اس دعا کا نفل مین فقط روایت ابو داؤد مین آیا ہی اللہ بہت
بڑا ہی بڑا تین بار بڑا ہی سب تعریف اللہ کو ہی بہت پڑھی تین بار پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام مین
تین بار پڑھی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کی شیطان راندہ ہوئی سی تکبر اوسکی سی اور سحر اوسکی سی اور وسوسہ
اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ بیہقی نی **ف** اکثر استعمال تطوع کا
غیر سنتون رواتب یعنی غیر مقرری مین آتا ہی اور لفظ الرجیم کا فقط ابن ماجہ اور بیہقی نی نقل کیا ہی مراد پڑھنی
چاہئی اور مراد نفخ سی کبر شیطان کا ہی یعنی تکبر اور خود پسندی کہ شیطان آدمی کو اس ورطہ مین ڈالتا ہی کہ وہ
اپنی کو اورون سی بڑا جانتا ہی اور اورون کو حقیر گنتا ہی اور مراد نفث سی سحر ہی کہ شیطان آدمی پہ سحر کر کر اپنا تابعدار
کر لیتا ہی یا باعث ہوتا ہی سحر پر کہ لوگون سی سحر کرواتا ہی کذا ذکرہ العلی والنھر سُبْحَانَ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ
وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ * طس * پاک ہی صاحب بادشاہت کا اور صاحب غلبہ کا اور بزرگواری کا اور بزرگی کا
نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین **ف** جبروت مبالغہ ہی جبر مین بمعنی قہر کی اور کبریا بزرگی ذات کی اور عظمت بزرگی

صفت کی کذا ذکر العلی وَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَلْیَقُلِ الْمَاْمُوْمُ آمِیْنَ یُحِبُّہُ اللہُ
م د س ق * اور جب کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس چاہیئے کہ کہی مقتدی آمین قبول کریگا اللہ تعالی دعا او
نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ونسائی ابن ماجہ نی وَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَلْیُؤَمِّنِ الْمَاْمُوْمُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ
الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ * خ مر * اور جب آمین کہی امام پس چاہیئے آمین کہی مقتدی پس جو شخص کہ ہوا فی
ہووی آمین کہنی اوسکی آمین کہنی فرشتون کی بخشا ہی اللہ واسطی اوسکی جو پہلی گذری گناہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی
ف یعنی جب امام آمین کہتا ہی فرشتی بہی آمین کہتی ہین پس اوسوقت مقتدیون کو بہی موافقت اونکی کرنی چاہیئے
کہ سبب ہی بخشش کی کذا ذکر العلی وَ لَمَّا قَالَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آمِیْنَ مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ * اد ت
مص * رَفَعَ بِھَا صَوْتَہٗ * د * اور جب کہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمین دراز کرتی تہی ساتہہ اوسکی آواز اپنی نقل کی یہہ احمد
ابو داؤد وترمذی ابن ابی شیبہ نی بلند کرتی تہی ساتہہ آمین کی آواز اپنی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف مذہب امام اعظم رح کا
یہہ ہی کہ آمین چپکی کہی مقتدی ہو یا امام نماز سری ہو یا جہری اور سند انکی یہہ ہی کہ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود
رضی اللہ عنہما فرماتی تہی کہ چار چیزین ہین کہ اخفا کری ساتہہ اونکی امام بسم اللہ اور اعوذ اور آمین اور تشہد اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر اور حضرت علی جہر نہین کرتی تہی ساتہہ بسم اللہ اور اعوذ کے اور آمین کی اور احمد اور ابو یعلی
اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نی علقمہ سی اونہون وائل سی روایت کی ہی کہ مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ نماز پڑہی
جب ولا الضالین کہا آمین چپکی کہی اور ایک دلیل انکی یہہ ہی کہ آمین دعا ہی کہ معنی اسکے یہہ ہین یا اللہ قبول کر اور دعا
چپکی ہی اولی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً یعنی پکارو رب اپنی کو عاجزی اور پوشیدہ اور مبسوط
مین شیخ الاسلام نی لکہا ہی کہ مذہب ہمارا مذہب علی اور عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کا ہی اور ابن مسعود نی فرمایا
کہ صحابہ نی آمین پکار کر کہنی موقوف کی پہلی سلی کہ جانتی تہی جہر آمین ہین منسوخ ہوا اور حدیثین جہر کی بہی بہت اور صحیح ہین
اور مذہب امام شافعی اور احمد کا بہی یہی ہی پس ہوسکتا ہی کہ جہر اول تعلیم صحابہ کی لئی ہوا ہو جیسی کہ اور دعائین نماز
تہا پس جب سیکہہ لئی صحابہ اخفا کیا پس اسطرح جہر اور اخفا دونو ثابت ہوئی واللہ اعلم کذا ذکر الفروق کان اذا قال آمین

يَسْمَعُ مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ * د ق * فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ * ق * اور ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جب آمین کہتی تہی سنتا تہا وہ شخص کہ قریب اونکی ہوتا تہا صف پہلی مین سی نقل کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ نی پس گونج جاتی
تہی ساتہہ اوسکی مسجد نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَقَالَ اٰمِیْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * ط * اور کہتی تہی حضرت یعنی کہتی
آمین تین بار نقل کی یہہ طبرانی نی وَحِیْنَ قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اٰمِیْنَ * ط * اور جب کہتی
تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ولا الضالین فرماتی تہی یعنی کہتی ای رب میری بخش مجکو قبول کر دعا میری نقل کی یہہ
طبرانی نی وَاِذَا رَكَعَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ * مع حب مس * ثَلٰثًا * ر * وَذٰلِكَ
اَدْنَاهُ * د * اور جب رکوع کری کہی پاک ہی پروردگار میرا بزرگ نقل کی یہہ مسلم اور چارون نی اور ابن حبان حاکم بزار نی
اور ایک روایت مین بزار نی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اسکا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی
ف مراد ادنی سی ادنی درجہ کمال سنت کا ہی نہ ادنی درجہ جواز کا اسلئی کہ اصل جواز ایکبار سی اور تین بار کہنا
داخل کمال کے ہی لیکن ادنی کمال کا اور افضل پانچ بار ہی یا سات بار اور اعلی درجہ کمال کے مدنین بعضون نی
دس تلک کہا ہی اور بعضون نی قریب بقدر قیام کی اور ملا علی قاری نی مظہر سی نقل کیا ہی کہ نہایت کمال کی گیارہ
ہی اور یہہ سب حالتین تنہائی مین ہین اور امام رعایت حال مقتدیون کی کری سفیان ثوری نی کہا ہی کہ امام
تسبیحات رکوع سجود کی پانچ بار کہی کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت مین رکوع کی یہہ تسبیح آئی ہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ * خ م د س ق * پاکی ہی تجکو یا اللہ رب ہمارے اور پاکی بیان
کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کی یا اللہ بخش مجکو نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نی سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * اط * یا پڑہی سبحان اللہ وبحمدہ تین بار نقل کی یہہ احمد طبرانی نی اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ
وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ * م د س
یا اللہ تیری ہی لئی رکوع کیا مینی اور ساتہہ تیرے ایمان لایا مین اور تیری ہی لئی اسلام لایا مین اور تابعدار
اور فروتنی کی واسطی تیری سماعت میری نی اور بینائی میری نی اور گودے میری نی اور ہڈی میری نی اور پٹہی میری نی نقل کی یہہ مسلم

ابوداود ونسائی نے **ف** یہہ کنایہ ہی کمال خضوع وخشوع سی کہ تمام اعضا طرف اوسکی فروتنی کرتی ہین سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ
رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ **م د س** توہی پاک نہایت پاک پروردگار فرشتون اور جبرئیل کا نقل کی یہہ مسلم
ابوداود ونسائی نے رَكَعَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا
جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ **س** رکوع کیا تیری لئے ظاہر میری نی اور باطن میری نی اور ایمان لایا ساتھہ تیری دل میرا اقرار کرتا
ہون مین ساتھہ نعمت تیری کے کہ جو تیری یہہ ہین ہاتھہ میری اور جو کچھہ کہ گناہ کیا مینی اوپر جان اپنی کی نقل کی یہہ بزاری
ف یعنی گناہ میری پاس سب موجود ہین اور مین اقرار کرتا ہون اوسکا مقصود ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اقرار کرنا
تقصیر کی طاعات مین اور نہ بجالانی اوامر و نواہی سے کذا ذکرہ العلی سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ
وَالْعَظَمَةِ **د س** پاک ہی صاحب غلبہ اور صاحب پادشاہت اور صاحب بڑائی اور بزرگی کا نقل کیے یہہ
ابوداود ونسائی نے وَاِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ **م ع ط** اور جب کھڑا ہوتے
رکوع سے کہتی قبول کیا اللہ نی واسطی اوسکی کہ تعریف کی اوسکی نقل کیے یہہ مسلم اور چاروں نے اور طبرانی

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ **خ م ت س د** رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ **خ م** رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ **خ**
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ **خ د س** یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لیے
تعریف ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداود نی ای رب ہمارے اور تیری ہی لئی تعریف ہی نقل کیے
یہہ بخاری مسلم نی ای رب ہمارے تیری ہی لئی تعریف ہی نقل کی یہہ بخاری نی ای پروردگار ہمارے اور تیری ہی لیے
تعریف ہی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا اور شرک سی بابرکت یعنی ساتھہ زیادتی خلوص اور حضور کی نقل کی یہہ
بخاری ابوداود ونسائی نی **ف** نقل کیا شیخ فخرالدین نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب امام
سمع اللہ لمن حمدہ کہی کہو اللّٰہم ربنا لک الحمد کہ جس کسی کا قول موافق ہوا قول ملائکہ کی ساتھہ بخشی جاتی ہین گناہ
اوسکی پہلی کی اور امام اعظم کی مذہب مین امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی اور مقتدی ربنا اور اگر اکیلا نماز پڑھتا ہے تو
دونوں کہی اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں کہی چنانچہ امام طحاوی نی یہی اختیار کیا ہی لیکن ربنا چاہیے کہ سی

نسائی ابن ماجہ وشریدہ اور دیگر نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت دو نوں میں یہ پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ
السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ
اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ ۔ م د ت ق ۔
یا اللہ تیری ہی لیے سب تعریف ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کی کہ چاہے تو کسی چیز سے
پیچھے آسمان وزمین کے یا اللہ پاک کر مجھکو ساتھ برف اور اولے اور پانی ٹھنڈے کے یا اللہ پاک کر مجھکو گناہوں
سے اور خطاؤں سے جیسے پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے نقل کی یہہ مسلم ابو داود ترمذی ابن ماجہ نے ف
کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمان وزمین کے یعنی مانند عرش کی اور اوپر اوسکی اور تحت الثریٰ کے نیچے
اور مراد کثرت حمد کی ہے یعنی اگر حمد کا جسم فرض کیا جاوے تو اس قدر ہووے کہ یہہ چیزیں بھر جاویں کذا
ذکر علی القاری اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ
مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ
لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ م د س ۔ یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لیے سب تعریف
ہے آسمانوں اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کی کہ درمیان اونکے ہے اور بقدر بھرنے اوس چیز کی کہ چاہے تو
کسی چیز سے بعد اسکے اے صاحب تعریف اور بزرگی کی تو لائق تر ہے اوس چیز سے کہ کہی بندہ اور ہم سب واسطے
تیرے بندے ہیں نہیں کوئی روکنے والا اوس چیز کو کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اوس چیز کو کہ روکی تو نے
اور نہیں فائدہ دیتی ہے دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی نقل کی یہہ مسلم ابو داود ونسائی نے اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ بَعْدُ أَهْلَ
الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ ط ۔ پڑھتے
حضرت عبد اللہ ... ان کی رکوع سے یہہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لیے تعریف ہے آسمانوں
اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کی کہ درمیان انکے ہے اور بقدر بھرنے اوس چیز کی کہ چاہے تو بعد اسکے اے

لائق تعریف کی اور ای صاحب بڑائی اور بزرگی کی نہین کوئی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تو نی اور نہین نفع دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی اوسکی نقل کیے ہیہ طبرانی نی وَاِذَا سَجَدَ سُبْحَانَ رَبِّیَ

الْاَعْلٰی * م ع ہ ر حب مس * ثَلٰثًا * ر * وَذٰلِكَ اَدْنَاہُ * د * اور جب سجدہ کری کہی پاک ہی پروردگار بلند میرا نقل کیے ہیہ مسلم نی اور چارون نی اور بزار ابن حبان حاکم نی اور ایک روایت مین بزار نی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اوسکا ہی نقل کی ہیہ ابوداؤد نی اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ

بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ * م ع ہ * اور کبہی سجدہ مین فرماتی آنحضرت یا اللہ پناہ مانگتا ہون ساتہہ خوشنودی تیری کی غضب تیری سی اور ساتہہ عافیت تیری کی یعنی نجات تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب تیری سی نہین گن سکتا مین تعریف تجہپر تو ویسا ہی ہی جیسے تعریف کی تو نی اوپر نفس اپنی کی نقل کی ہیہ مسلم نی اور چارون نی اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ

اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ * م د س * یا اللہ تیری ہی لیے سجدہ کیا مینی اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین اور واسطی تیری اسلام لایا مین یعنی اطاعت کی ظاہر مین سجدہ کیا موہنہ میری نی یعنی ذات میری نی اوس ذات کو کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت بنائی اوسکی پس اچہی بنائین صورتین اوسکی اور کہولی کان اوسکی اور آنکہین اوسکی بہت برکت والا ہی خدا بہترین پیدا کرنی والونکا نقل کی ہیہ مسلم ابوداؤد نسائی نی ف فاحسن صوره صرف ابوداؤد نسائی نی روایت کیا ہی یعنی خاص کیا اوسکو سب مخلوقات مین سی ساتہہ نصب کرنی قد کی اور دینی خوب صورتی کی اور معتدل کرنی مزاج کی وغیر ذلک بہترین پیدا کرنی والون کا پیدا کرنی والا اللہ ہی سی مگر مجازًا باعتبار ظاہر کی فرمایا گویا خالقین بمعنی صانعین کی ہی کذا ذکر الثعلبی فی الفخر

خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

س حب + عاجزی کی کان میری نی اور آنکھوں میری نے اور لہو میری نی اور گوشت میری نی اور ہڈی میری
اور پٹھی میری نی اور اوسے جیز نی کہ اوٹھایا اوسکو پانو میری نی یعنی تمام اعضا نی واسطی خدا پروردگار عالموں کے
نقل کیا مسلم نسائی ابن حبان نی ف لام تند کا خشع سی لگتا ہی یعنی ان سب چیزوں نی فروتنی کی واسطی اللہ تعالی

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ × مد س تو پاک ہی نہایت پاک پروردگار فرشتوں اور
جبرئیل کا نقل کیا مسلم ابوداود نسائی نے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ + خ مد س ق
پاک ہی تو اے اللہ پروردگار ہماری اور پاکی بیان کرتا ہوں میں ساتھ تعریف تیری کی نقل کیا بخاری مسلم ابوداود

نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ
مد + یا اللہ بخش واسطی میری گناہ میری سب چھوٹی اور بڑی اور اگلی اور پچھلی یعنی جو کر چکا ہوں اور جو
کروں آیندہ کو اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کیے مسلم ابوداود نی ف جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم پاک تھی گناہوں سی کہ بخشی گئی تھی اگلی پچھلی گناہ لیکن یہہ دعا کرتی تھی فقط واسطی ظاہر کرنی بندگی
کی اور احتیاج کی طرف اللہ تعالی کے باوجود اس رتبی کے اور واسطی ادای شکر نعمت مغفرت کے
یا واسطی تعلیم امت کی کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ

اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ + مس + یا اللہ سجدہ کیا واسطی تیری ظاہر میری نی اور باطن میری نی اور
ساتھ تیری ایمان لایا دل میرا اقرار کرتا ہوں میں ساتھ نعمت تیری کی کہ مجھ پر ہی اور یہہ ہی جو کچھ گناہ کیا میں نے
اوپر نفس اپنی کے یعنی گناہ میری پاس موجود ہیں اور میں معترف ہوں اونکا ای بزرگ ای بزرگ بخش
مجکو اسلیے کہ تحقیق نہیں بخشتا بڑی گناہوں کو کوئی مگر پروردگار بزرگ نقل کیے یہہ حاکم نی سُبْحَانَ ذِي
الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ
مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ + مس پاکی

صاحب سلطنت ظاہر کا اور باطن کا پاک ہی صاحب غلبہ اور قدرت کا پاک ہی وہ زندہ کہ نہ مری پناہ مانگتا ہون
مین ساتھہ عفو تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ خوشنودی تیری کے غضب تیری سے
اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب تیری سی بزرگ ہی ذات تیری نقل کی یہہ حاکم نی رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰیہَا
زَکِّہَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰہَا اَنْتَ وَلِیُّہَا وَمَوْلٰہَا ۞ ا ۞ اے رب میری دی نفس میری کو تقوی اوسکا
پاک کر اوسکو یعنی بری باتون ظاہر اور باطن کیسی تو بہترین اون شخصون کا ہی کہ پاک کرتی ہین نفس کو یعنی گناہون سے
توہی کارساز اوسکا اور مالک اوسکا نقل کی یہہ احمد نی **ف** تقوی یعنی نیک کاری اور پرہیزگاری حرام
چیزون سی اور احتراز زیادتی حرص و ہوا سی او محقق لکھتی ہین کہ تزکیہ نفس کا سبب ہوتا ہی تصفیہ دل کا جبکہ النفس
آمیزش ہوا اور ریا سی پاک ہوتا ہی فی الحال دل آلودگی ماسوای حق سی صاف ہوجاتا ہی **بیت** تا نفس برآز منا ہے
نشود ۞ دل آئینۂ نور الٰہی نشود ۞ مالک سی یہہ اشارہ ہی کہ پاک اور باادب رکہہ اوسکو جیسی کہ باادب رکہتا ہے
مولی بندی اپنی کو کذا ذکر العلی والفخر اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ۞ **مص** ۞ یا اللہ
بخش واسطی میری وہ گناہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی مینی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ
نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا
وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ۞ **مص** ۞ یا اللہ کر دل میری مین روشنی اور کر سماعت میری مین
روشنی اور کر بینائی میری مین روشنی اور کر آگی میری روشنی اور کر پیچہی میری روشنی اور کر نیچی میری روشنی اور
بڑی کر میری لئی روشنی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی آداب رکوع سجود کی یہہ ہین کہ اچھی طرح رکوع سجود مین اور رکوع کے
بعد اور درمیان دونون سجدون کی ٹہیری جلدی نکری کہ جلدی مین وعید شدید آئی ہی اور امام کی پہلی رکوع سجود
نکری کہ سر اوسکا گدہی کا ہوگا قیامت کو کذا فی وظائف النبی اور باقی آداب فقہ مین دیکھنی چاہئین وَفِیْ
سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ سَجَدَ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ
س د ت مس صرار ۞ ھ ۞ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ۞ **مس** ۞ اور بیچ قرآن سے کے

سجدہ مین یہہ دعا کہ سجدہ کیا مونہہ میری نی واسطی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور کہولی کان اوسکی اور آنکہین اوسکی ساتہہ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے نقل کے یہہ نسائی ابو داؤد ترمذی حاکم نی اور ایک روایت مین ابو داؤد نی کئی بار پڑہنا اسکا نقل کیا اور ایک روایت مین حاکم نی یہہ جملہ زیادہ کیا پس بہت برکت والاہی اللہ بہتر پیدا کرنی والون کا اَللّٰہُمَّ اکْتُبْ لِیْ عِنْدَکَ بِہَا اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ بِہَا وِزْرًا وَّاجْعَلْہَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْہَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَہَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ ت ق حب مس * یا اللہ لکہہ میری لئی نزدیک اپنی سبب سجدیکی ثواب اور دور کر مجہسی سبب اوسکی بوجہہ گناہونکا اور کر اوسکو میری لئی نزدیک اپنی ذخیرہ اور قبول کر اوسکو مجہسی جیسی کہ قبول کیا تونی اوسکو بندی اپنی داؤد سی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نی جناب رسالتمآب علیہ الف الف صلوٰۃ کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ آجکی رات خواب مین دیکہا مینی کہ گویا ایک درخت کی پیچہی نماز پڑہتا ہون مین اور جب سجدہ کیا مینی اوس درخت نی بہی سجدہ کیا اور یہ دعا پڑہی پس جناب سرور عالم نی آیت سجدیکی قصدا پڑہی اور سجدہ کرکی یہی دعا پڑہی کذا فی المشکوٰۃ و شرح الفخر ما وَضَعَ رَجُلٌ جَبْہَتَہٗ لِلّٰہِ سَاجِدًا فَقَالَ یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ثَلٰثًا اِلَّا رَفَعَ رَأْسَہٗ وَقَدْ غُفِرَ لَہٗ * مو مص * نہ رکہی کسی آدمی نی پیشانی اپنی واسطی اللہ کی حال یہہ کہ سجدہ کرنی والاہی پس کہا ای رب میری بخش مجکو تین بار مگر کہ اوٹہایا سر اپنا اوسحال مین کہ تحقیق بخشی گئی واسطی اوسکی گناہ اوسکی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی

ف یعنی جو کوئی سجدی مین اس دعا کو تین بار پڑہی پہلی سر اوٹہانی کی گناہ اوسکی بخشی جاتی ہین اور علما کو سجدہ تلاوت مین اختلاف ہی امام اعظم اور صاحبین رحمہم اللہ کی نزدیک واجب ہی چودہ جگہہ مین سننی والون پر اور پڑہنی والون پر اور اوروںنکی نزدیک سنت ہی اور اگر تسبیحات نماز کی سجدیکی پڑہی تو کافی ہین مگر دعائیں کہ حضرت سی اس سجدی مین ثابت ہوئی ہین پڑہنی افضل ہین اور چودہ جگہہ سجدونکی یہہ ہین آخر سورۂ اعراف مین اور سورۂ رعد مین اور نحل مین اور بنی اسرائیل مین اور مریم مین اور پہلا سجدہ حج کا اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدۃ اور ص اور حم سجدہ

اور نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک کا اسیطرح مصحف حضرت عثمان رضی کے بیچ مین لکہی ہین اور امام شافعی
اور امام احمد کی نزدیک بہی چودہ ہین مگر فرق یہہ ہی کہ اونکی نزدیک بجای سجدۂ ص کی دوسرا سجدہ
سورۂ حج کا ہی ص مین اونکی نزدیک موکد نہین ہے اور امام مالک کی ہان گیارہ ان ہین سورۂ نجم اور اذا
السماء انشقت اور اقرا مین اونکی نزدیک نہین کذا ذکر الفخر وَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ * د ت ق مس سنے * وَاجْبُرْنِیْ
ت بہ سنے * وَارْفَعْنِیْ * مس ق سنے * اور جب بیٹہی درمیان دونو سجدونکے
پڑہی یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور چین دی مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو نقل کی یہہ ابوداود
ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور غنی کر مجکو نقل کی یہہ ترمذی بیہقی نے اور مرتبہ میرا بلند کر نقل کیا
یہہ حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتاب والون نی یہہ الفاظ پہلی دعا مین زیادہ نقل کئی ہین وَیقنت
فِی الْفَجْرِ * ر مس مو مص * اور دعای قنوت پڑہی فجر کی نماز مین نقل کی یہہ بزار حاکم نی اور
موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف دعای قنوت صبح کی نماز مین پڑہنا سنت موکدہ ہی مذہب شافعی مین اور
امام اعظم کی نزدیک بدعت ہی یہہ اپنی سند سے بہت حدیثین لائی ہین اور ان حدیثون کو محمول اسپر کیا
ہی کہ رعل اور ذکوان نی کہ قاریون کو شہید کیا تہا اونپر حضرت نی ایک مہینی تلک بد دعا کی قنوت مین
پہر منع کی گئی اور چہوڑدی چنانچہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رض بہی نہین پڑہتے
تہی کذا ذکر الفخر وَفِیْ سَائِرِ الصَّلٰوٰتِ اِنْ نَزَلَ نَازِلَۃٌ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فِی الرَّکْعَۃِ
الْاٰخِرَۃِ وَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَہٗ * ا د * اور قنوت پڑہی تمام نمازون مین اگر اوترے کوئی حادثہ
قوی یعنی دعا کری اوسکی دفع کی لئی جب کہہ چکی امام سمع اللہ لمن حمدہ بیچ رکعت آخر کی اور آمین کہین وہ لوگ
کہ پیچہی اوسکے ہین یعنی مقتدی نقل کی یہہ احمد ابوداود نی وَاِذَا جَلَسَ لِلتَّشَھُّدِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ
وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ

الصّالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ع سنی
یعنی واسطی التحیات کی ہری سب عبادتین زبان کی اور عبادتین بدن کی اور عبادتین مال کی ثابت ہین واسطی خدا کی
سلام ہووی تیری ای نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر یعنی جو حاضر ہین مسلمان اور اوپر بندون
نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد
بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین اور بیہقی نی **ف** مذہب حنفی مین یہی
تشہد بہتر ہی کہ روایت کی گئی ہی ابن مسعود سی اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی یعنی خواہ حاضر ہون یا غائب
اور بندہ صالح وہ ہی کہ حق بندگی کا ویسا ادا کری جیسی حکم کیا گیا ہی ساتھہ اوسکی اور استقامت کری کہ کسی طرح
خلل اور فساد ظاہر اور باطن اوسکی بیچ مین راہ نپاوی اور حضرت غوث الثقلین رض نی لکھا ہی کہ صلاح ایک
حالت ہی کہ زوال اور فنا ارادہ اپنی کا ہو اور قائم ہو مراد حق پر کذا ذکر الفخر التحیات المبارکات
الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا
و علی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ م عہ
حب ہ عبادتین زبان کی بابرکت اور عبادتین بدن کے اور عبادتین مالی واسطی خدا کی ہین سلام ہووی
تیری ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ
نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین نقل کیے یہہ مسلم اور چارون نی
اور ابن حبان نی **ف** مختار اکثر شافعیہ کی یہی تشہد ہی التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام
علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ م د س
ف عبادتین زبانی اور عبادتین مالی اور عبادتین بدنی واسطی خدا کی ہین سلام ہووی تیری ای نبی اور رحمت اللہ کی
اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود

مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نی
ابن ماجہ نی اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ ۔ ت عبادتین زبانی اور
مالی اور عبادتین بدنی اور بادشاہت واسطی خدا کی ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ التَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
س ق مس ۔ شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کی اور ساتھ توفیق اللہ کی عبادتین زبانی
واسطی خدا کی ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی ہی سلام ہووی تمپر ای نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی
سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون
مین یہہ کہ محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نی **ف** بیچ اذکار نووی کے ہی کہ نسائی
اور بخاری نے کہا ہی کہ زیادتی بسم اللہ کی اول تشہد مین صحیح نہین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کسی محدث نی یہہ
تشہد اختیار بہی نہین کیا ہی کذا ذکر الفخر اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ اَلزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ مو مس ط ت عبادتین زبان کے
خدا کی لئی ہین اور عبادتین مال کی خدا کی لئی ہین اور عبادتین مالی خدا کی لئی ہین اور عبادتین بدنی خدا کی لئی ہین سلام ہووی
تمپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیک بندون خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود
مگر خدا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندے خدا کی ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ موقوفاً حاکم اور موطا نے **ف** یہہ تشہد
امام مالک نی اختیار کی ہی اور مراد پہلی عبادت مالی سی شاید وہ ہو کہ پاک ہووے پاپ سی اور دوسری سی حلال واللہ اعلم بسم اللہ
وَبِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ

لا ریب فیہا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

اللّٰہمّ اغفرلی وحاسبنی ۞ طٰطسن ۞ شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی اور ساتہہ توفیق خدا کی کہ بہترین نام ہو گا ہی عبادتین زبان کے اور عبادتین مال کے اور عبادتین بدن کے واسطی خدا کی ہین گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر خدا تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی خدا کی ہین اور رسول اوسکی بہیجا اونکو ساتہہ دین حق کی حال یہہ کہ وہ خوشخبری دینی والی ہین یعنی مومنون کو ساتہہ بہشت کے اور ڈرانی والی ہین یعنی کافرون کو ساتہہ دوزخ کی اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق قیامت آنی والی ہی نہین شک اوسمین سلام ہووی تمپرای نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہووی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکہا مجکو نقل کے ہیہ طبرانی نی کبیر مین اور اوسط مین ف از بس کہ اس زمانی کی متعصبونکی مزاج مین اوٹہانی اونگلی کیسی التحیات مین انحراف واقع ہوا ہی بلکہ بعضون نی فتوی عدم جواز اور حرمت کا دیا ہی اسلئی ضرور ہی کہ بہائی مسلمانونکی خیرخواہی کی لئی کتنی ایک روایتین حدیث اور فقہ کی کہ اسکی سنت ہونی مین واقع ہوئی ہین بیان ہووین تا راہ راست پر مستقیم ہووین شیخ مجد الدین فیروزآبادی قاموس کی مصنف نی کہ سردار محدثین کی ہین سفر السعادت مین کہ اوسمین عبادتین اور عادتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کہ حدیثون صحیح سی ثابت ہوئی ہین قطع نظر مذاہب فقہا سی کرکر لکہین ہین لکہا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التحیات مین بیٹہتی دایان ہاتہہ داہنی ران پر رکہتی اور بطور گنتی ترپن کی تین اونگلیان بند کرتی اور اونگلی شہادت کو کلمہ شہادت مین اوٹہاتی اور حرکت دیتی شارح اس کتاب کے یعنی حضرت شیخ عبد الحق رح فرماتی ہین کہ عقد اونگلیون کا داہنی ہاتہہ کیکا کیفیت مذکورہ پر اور اشارہ ساتہہ اونگلی شہادت کی حدیثون صحیح مین واقع ہوا ہی اور جامع الاصول مین صحاح ستہ سی اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور یہی ہی مذہب ائمہ حدیث کا اور فقہای مجتہدین کا اور بہت سی صحابیون اور تابعیون کا اور حق یہہ ہی کہ مذہب امام اعظم صاحب اور صاحبین کا یہی ہی اور متقدمین علماء حنفیہ نی تصریح کی ہی ساتہہ اسکی مگر متاخرین مین ایک ذرہ خلاف واقع ہوا ہی تمام ہوا کلام شیخ کا

اور امام محمد نی موطا اور کتاب مشیخت مین صریح بیان کیا ہی اشارہ مسبحہ کا اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت
کی ہی کہ کرتی تہی حضرت اشارہ بعد اوسکی کہا کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تہی ہم بہی کرتی ہین اور یہی ہی قول ابو حنیفہ کا
اور قول ہمارا اور اسیطرح سغناقی شارح ہدایہ نی اور نہایہ مین مبسوط سی شیخ الاسلام نی بہی اسیطرح نقل کیا ہی اور
شیخ ابو المکارم نی شرح مختصر وقایہ مین مضمرات سی نقل کیا ہی کہ یہہ سنت ہی بموجب قول امام اعظم اور امام محمد
رحمہما اللہ کی اور علامہ نجم الدین زاہدی نے نقل کیا ہی کہ متفق ہین روایتین تینون امامون ہمارےکی کہ یہہ سنت ہی اور
اسی طرح بہت مدینہ والی اور کوفہ والی اس عقیدہ پر ہین اور معدن شرح کنز مین محیط سی لکہا ہی کہ سنن نماز سی ہی اوٹہانا
سبابہ داہنی ہاتہہ کیکا التحیات مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد او شافعی رحمہم اللہ کی اور روایت کیا گیا ہی ابو یوسف
اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سی اور فتوی اسی پر ہی کذا فی الدرر اور بعضی شروح نقایہ مین مذکور ہی کہ
جمیع اصحاب ہمارےسی روایت کی گئی ہی کہ اوٹہانا سبابہ کا سنت ہی اور تحفہ مین لکہا ہی مستحب ہی وہو الاصح اور
بہت سی روایتین آئی ہین اختصار کی لئی اسی پر کفایت کیا در خانہ اگر کس ست یک حرف بس ست پس ضرور ہوا
عمل کرنا اسپر اللہ تعالی ہم سبکو اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق دی اور فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو خلاف وقار کی کہنا کمال نادانی ہی اس لئی کہ بحسب اس قول کی رکوع سجود دین بہی خلاف وقار و سکون کا لازم
آتا ہی عین ادب اور سکون محض اتباع سرور عالم مین ہی کمال نفسانیت ہی کہ اتنی روایتون پر کہ قریب تواتر کی ہین عمل نکرنا اور
دلیل عقلی کو اسکی مقابلی مین لاکر اپنی سخن پروری کی لئی ایسی سنت کو ترک کرنا کہ جسکی حق مین وارد ہوا ہی کہ اونکلی اوٹہانی شیطان پر
دشوار تر ہی لوہی سی یعنی نیزہ وغیرہ مارنی سی کذا ذکر الفخر کیفیۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہم صلّ علی محمد و علی ال
محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید ۞ اللّٰہم بارک علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی
ال ابراہیم انک حمید مجید ۞ ع ۞ اور طریق درود بہیجنی کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ ہی یا اللہ رحمت
خاص بہیج حضرت محمد پر اور اوپر تابعداروں حضرت محمد کی جیسیکہ رحمت بہیجی تو نی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعداروں
ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ

برکت اوتاری تونی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعداروں ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یعنی درود بھیج
موافق کمال اور بزرگی اپنی کی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین ف صلوۃ اصل مین بمعنی استغفار اور دعا
اور رحمت اور درود بھیجنی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ صلوۃ اللہ تعالی کی طرف سے
بمعنی رحمت کی ہی اور بندوں کی طرف سی مانگنا رحمت دنیا اور آخرت کا ہی جناب حق سبحانہ سی اور حبیب اوسکے کی
صلی اللہ علیہ وسلم اور معنی اللہم صل علی محمد کی یہہ ہین کہ ای اللہ تعظیم کر اونکی دنیا مین بسبب بلند کرنی ذکر
اونکی سے اور ظاہر کرنی دین اونکی کی اور باقی رکہنی شریعت اونکی کی اور آخرت مین بسبب بہت ثواب دینی کی
اور شفاعت کرنی امت کی اور قائم کرنی کی مقام محمود مین اور مختار نزدیک جمہور علماء محققین کے یہہ ہی کہ صلوۃ
اور سلام خاص شعار انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا ہی غیر کی لئی درست نہین مگر انکی ساتھہ درست ہی
جیسیکہ اللہم صل وسلم علی آل محمد واصحاب محمد درست نہین اور اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد واصحاب محمد درست
ہی اور صحاح مین لکہا ہی کہ لغت مین آل سی مراد اہل اور عیال اور تابعدار ہوتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد حدیث مین
تابعدار ہیں اور بعضوں نی تفسیر کیا ہی اوسکو ساتھہ اہلبیت کی اور اہلبیت آنحضرت کی بنی ہاشم ہین جن پر صدقہ
حرام ہی اور فخر رازی نی کہا ہی کہ اولی یہہ ہی کہ اہلبیت آنحضرت کی اولاد اور ازواج ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور برکت
اوتار یعنی زیادہ کر خیر اور نعمت اپنی برکت کی معنی زیادتی کی ہین اور بعضوں نے ہمیشگی ور لزوم کی لکہی ہین اور اس
درود کی پہلی لانی مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ صحیح ترین کیفیت صلوۃ کا ہی پس لائق یہہ ہی کہ طالب محافظت اور مداومت اسپر
کر کر حاصل کرنا انوار اور اسرار کا کری کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ خ مرس یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ رحمت بھیجی
تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ برکت
اوتاری تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نسائی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
محمد

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * خ س * یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور تابعدارون محمد کی پر جیسی کہ رحمت بھیجی تو نی ابراہیم

پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار حضرت محمد پر اور تابعدارون محمد کی پر جیسیکہ برکت اوتاری تو نی ابراہیم پر تحقیق

تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی بھہ بخاری نسائی نی ف آل ابراہیم مین لفظ آل کا زائد ہی مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین یا آل ابراہیم

سی مراد ذات اونکی اور تابعدار اونکی ہین جیسی کہ آیت وَنَجَّيْنَاكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ مین ذات فرعون کی اور تابعدار

اوسکی مراد ہین کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ * خ م د س ق حب * اِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَّجِيْدٌ * م د * یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کی اور اوپر بیبیون اونکی کے اور اولاد اونکی کے جیسی کہ رحمت

بھیجی تو نی اوپر ابراہیم کی اور برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر بیبیون اونکی کی اور اولاد اونکی کی جیسی کہ برکت

اوتاری تو نی ابراہیم پر نقل کیے بھہ بخاری مسلم ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اور ایک روایت

مسلم کی ہین انک حمید مجید بھی زیادہ آیا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ * خ س ق

یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ بندی تیری ہین اور رسول تیری جیسیکہ رحمت بھیجی تو نی ابراہیم پر اور برکت

اوتار محمد پر اور تابعدارون محمد کی پر جیسی کی برکت اوتاری تو نی ابراہیم پر نقل کیے بھہ بخاری نسائی ابن

ماجہ نی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ * خ * یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر جیسی کہ رحمت بھیجی تو نی حضرت ابراہیم پر اور

برکت اوتار محمد پر اور پر تابعدارون محمد کی جیسیکہ برکت اوتاری تو نی ابراہیم اور تابعدارون ابراہیم کی پر

نقل کی بھہ بخاری نی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * م د ت س *

یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ رحمت بھیجی تونی ابراہیم پر اور برکت
اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تونی ابراہیم پر کہ بیشک ہیں بیچ عالموں کے
تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد و ترمذی نسائی نی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ٭ د س ٭ یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر کہ نبی امی ہیں اور اوپر تابعداروں محمد کی نقل کی یہہ
ابوداؤد و نسائی نی اور ایک روایت میں یہہ بھی ہمیں زیادہ آیا ہی كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٭ س ٭ جیسکہ رحمت بھیجی تونی ابراہیم پر
اور برکت اوتار اوپر محمد نبی امی کے جیسکہ برکت اوتاری تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ
نسائی نے ٭ ف ٭ امی اوسکو کہتے ہیں جو لکھہ پڑہ نجانے یہہ لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ ذکر
ہوا توریت و انجیل میں اور تمام کتابوں اللہ تعالی کی میں اور یہہ فضیلت ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہ بغیر سیکھے علم اولین و آخرین کی یاد تہی کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٭ مر ٭ یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر اور برکت اوتار
اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ رحمت بھیجی تونی اور برکت اوتاری تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ بزار نی اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ
اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِيْ صَلٰوتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ
ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٭ حب مس ا ٭ آیا ایک آدمی یہاں تک کہ بیٹھا آگے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور ہم بعض صحابہ نزدیک حضرت کی تہی پس عرض کیا اوسنی ای رسول خدا کی امی پر سلام بھیجنا پس تحقیق پہچانا ہم نی

اوسکو بہی کیفیت اور الفاظ اوسکی بسبب تعلیم تمہاری کے التحیات مین پس کیونکر درود بہیجین ہم اوپر تمہاری جب ہم درود بہیجنا
یعنی ارادہ درود بہیجنی کا کرین بیچ نماز اپنی کے رحمت خدا کی ہو اوپر تمہاری کہا ابو مسعود انصاری راوی نی پس چپکی رہی
حضرت یعنی بسبب انتظار وحی کی یہان تلک کہ دوست رکہا ہمنی کہ کاشکی یہہ آدمی نہ پوچہتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سی پہر فرمایا حضرت نی جب درود بہیجو تم مجہپر یعنی نماز مین یا غیر نماز مین پس کہو یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد نبی
اُمّی پڑہے کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسیکہ رحمت بہیجی تونی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی
اور برکت اوتار اوپر محمد نبی اُمّی پڑہے کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسیکہ برکت بہیجی تونی ابراہیم پر اور اوپر تابعدارون
ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم احمد نی **ف** کیونکر درود بہیجین ہم تیری یعنی
کلام اللہ مین اللہ تعالی نی جو فرمایا ہی یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی ای ایمان والو درود
بہیجو محمد پر اور سلام بہیجو سلام بہیجنا اسپر عمل کرنا ضرور ہی پس سلام تو معلوم کیا ہمنی کہ التحیات مین آپ نی سکہایا
یعنی السلام علیک ایہا النبی اور درود کیونکر بہیجین ہم سکہائی اوسکو کہ حکم کیئی گئی ہین ہم ساتہہ اوسکی یہان تلک
کہ دوست رکہا ہمنی یعنی اسلئی کہ ڈری ہم کہ شاید سوال اس شخص کا حضرت کو ناخوش آیا کہ سکوت کیا کذا ذکر الفخر

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَہْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ **د** جسکو خوش آوی یہہ کہ ماپی ثواب کو ساتہہ ماپ پوری کی یعنی جسکو بہت سا ثواب
لینا منظور ہو جب کہ درود بہیجی ہمپر اہل بیت نبوّت کی ہین پس چاہئی کہ پڑہی یہہ درود یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد نبی کے
اور اوپر بیبیون اوسکی کی کہ مائین ہین ایمان والون کی اور اوپر اولاد اوسکی کی اور اوپر اہل بیت اوسکی کی جیسی کہ رحمت
بہیجی تونی اوپر ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد نی **ف** مائین ہین یعنی جیسی ماؤنکی
بزرگی اور عزت کرنی لازم ہی اور نکاح اونسی حرام ہی ویسی ہی اونکی توقیر اور عزت کرنی لازم تہی اور نکاح اونسی
کرنا حرام تہا اور اوپر اہل بیت اوسکی کی یہہ خاص ہے بعد عام کہہ دیا کہ غلام لونڈی ملک اسمین داخل ہو جائین کذا ذکرہ

مَن صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ

ر ط طس * جو کوئی درود بهیجی اوپر محمد کی اور کہی بعد درود کی یا الله اوتار او نکو اوس مقام مین که نزدیک

کیا جاوی نزدیک تیری یعنی مقام محمود مین دن قیامت کی واجب ہووی اوسکی لئی شفاعت میری نقل کیا اسکو

بزار نی اور طبرانی نی کبیر اور اوسط مین ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ * خ * پهر چاہئی که

اختیار کری دعا سی جو که پسندیده تر ہو طرف اوسکی پس دعا کری نقل کیے بخاری نی **ف** یعنی قعده نماز مین بعد

درود کی جو دعا اچهی معلوم ہووی پڑہی مگر مشابه کلام لوگون کی نہو یعنی ایسی دعا نہو که ایک آدمی دوسری سی کہه سکی

لیا کرتا ہی جیسی که کہی اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اَلْاً اَوْ خُبْزًا یعنی یا الله دی مجکو مال یا روٹی اس سی نماز فاسد ہوتی ہی امام اعظم صاحب

کی مذہب مین اور اولی یہه ہی که وه دعا پڑہی جو حضرت سی نقل کی گئی ہی کذا ذکر الفخر وَلْيَسْتَعِذْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ

بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

م ع ه حب اور چاہئی که پناه مانگی اسطرح یا الله تحقیق مین پناه مانگتا ہون ساتهه تیری عذاب دوزخ کیسے

اور عذاب قبر کی سی اور فتنه زندگانی کیسی اور فتنه موت کیسی اور برائی فتنه کانی دجال کیسی نقل کیے یہه مسلم اور حاکم اور

نی اور ابن حبان نی **ف** فتنه زندگانی کا پهرنا ہی راه حق سی اور نہونا صبر کا اور راضی برضا نہونا اور آفتون دنیا مین

گرفتار ہونا اور سب سی بڑا فتنه خاتمه بخیر نہونا ہی اور فتنه موت کا وسوسه شیطان کا وقت مرنیکی ہی اور عذاب

قبر اور سوال منکر نکیر کا اور دہشت عذاب کی چیزون سی اور دجال یعنی جزائر شام مین زنجیرون سی بندہا ہوا ہی قریب

قیامت کی نکل کر دعوی خدائی کا کریگا اور بہتون کا ایمان لیگا بڑا تہلکه مسلمانون مین پڑیگا قصه اوسکا بڑا ہی

آخر کو حضرت عیسی علیه السلام مارینگی نعوذ با لله منه کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ

وَالْمَغْرَمِ * خ م د س * یا الله تحقیق مین پناه مانگتا ہون ساتهه تیری عذاب قبر کیسی اور پناه مانگتا ہون ساتهه

تیری فتنه کانی دجال کیسی اور پناه مانگتا ہون ساتهه تیری فتنه زندگانی اور موت کیسی یا الله تحقیق مین پناه مانگتا ہون

ساتھہ تیری گناہ سی اور قرض سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی **ف** قرض سی کہ خلاف رضامندی اللہ تعالی کی مین ہووی جیسی ناچ رنگ اور خلاف شرع کی چیزون کی لئی قرض کرتی ہین یا وس قرض سی پناہ ہی کہ طاقت اوسکی ادا کی نہ رکہی اور جو قرض ضرورت کی لئی کیا ہی اور ادا کی طاقت رکہتا ہی تو اوس سے نہین نہ اوس سی پناہ مانگنی مراد ہی کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ * مردت سن * یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی ہین مینی اور وہ کہ پیچہی کئی ہین مینی اور وہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور وہ کہ ظاہر کئی مینی اور جو کچہہ کہ فضول خرچی کی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننی والا ہی اوسکو مجہسی تو ہی آگی کرنی والا یعنی جسکو چاہی ساتہہ توفیق اور مدد اور قرب درگاہ کی اور تو ہی پیچہی ڈالنی والا یعنی جسکو چاہی لطف اپنی سی نہین کوئی معبود مگر تو نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی **ف** پہلی پیچہی کے گناہ یعنی برائی یا پچہلی سی وہ مراد ہین کہ ہنوز واقع نہین ہوئی جب واقع ہووین تو بخش کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ * خ م ت س ق * یا اللہ تحقیق مینی ظلم کیا جان اپنی پر ظلم کرنا بہت اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیری پس بخش مجکو بخشنا خاص نزدیک اپنی سی یعنی محض اپنی رحمت سی بخشدی بغیر مداخلت کسی چیز کی اور رحم کر مجپر تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی **ف** کہا نووی نی کہ بعضی روایت مسلم کی ہین کبیرا بھی آیا ہی پس اولی یہہ ہی کہ دعا کرنی والا دونو کو جمع کرلی یعنی ظلما کثیرا کبیرا کہی اور ملا علی قاری نی کہا ہی کہ ظاہر یہہ ہے کہ کبہی کبیرا کہی یا کبہی کثیرا تی سی کذا ذکر الفخر حضرت ابوبکر نی عرض کی یا رسول اللہ سکہاؤ مجکو ایک دعا کہ پڑہون مین نماز اپنی مین پس حضرت نی یہی دعا اللہم انی ظلمت نفسی آخر تک سکہائی کذا فی المشکوٰۃ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ * د س مس * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی ای خدای یگانہ بی نیاز وہ جو نہین جنتا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی

اوسکی لئی کونی بہتر ہیہ کہ بخشی تو میری لئی گناہ میری تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی نقل کیے ہیہ ابو داؤد ونسائی حاکم نی اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۔ مس ۔ یا اللہ حساب کر مجہسی حساب آسان یعنی قیامت کو نقل کی ہیہ حاکم نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب آسان ہیہ ہی کہ نامہ اعمال بندی کو دکہاوینگی تا دیکہہ لی عملون اپنی پہر در گذری گا اللہ تعالی اور مطالبہ نکریگا کذا ذکر النحر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ۔ م ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ کانی دجال کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ زندگانی اور مرنی کیسی نقل کیے ہیہ مسلم نی والیقل اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ

الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔ مو مص ۔ اور چاہیئی کہ کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی تمام بہلائیان جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اونسی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگا تجہسی اوسکو بندون نیک بخت تیری نی یعنی انبیا اولیانی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ پناہ پکڑی اوسسی اچہی بندون تیری نی ای پروردگار ہماری دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہماری تحقیق ہم ایمان لائی پس بخش واسطی ہماری گناہ ہماری اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہماری اور دی ہمکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی تو نی ہمسی اوپر زبان پیغمبرون اپنی کی اور نہ خوار کر ہمکو دن قیامت کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی عہدکو نقل کیے ہیہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی یعنی قول ابن مسعود کا ہی **ف** بہلائی دنیا کی توفیق ہی طاعت اور عبادت کی اور استقامت اوپر اور صحت اور عافیت اور بہلائی آخرت کی ثواب اور خوشنودی اللہ تعالی کی اور تخفیف حساب کی اور دخول جنت کا

اور دیدار ہونا باریتعالیٰ کا اس آیت کی تفسیر مین تین سو قول ہین علما کی اختصار کی لئی بسیر کفایت کیا اور بچا عذاب آگ
کیسی ہین گناہ ہوسنی کی سبب داخل ہوتی دوزخ کی ہین یہہ دعا یعنی ربنا آتنا جامع ہی سب مطالب دین و دنیا کو اکثر اوقات
دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی آیت تہی اور حضرت انس رض سی منقول ہی کہ کسی نی اونسی طلب دعا کی کی یہی آیت پڑہ
یہہ طلب کی یہی آیت پڑہی یہہ مبالغہ کیا لوگون نی طلب دعا مین کہا اونہون نی اور کیا چاہتی ہو بہلائی دنیا اور
آخرت کی تو مانگ چکا اور خوار نکریگا یعنی بموجب آیت کریمہ کی یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا مَعَہٗ یعنی اوسدن کہ نہ
خوار کریگا اللہ تعالیٰ نبی کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائی ساتہہ اوسکی کذا ذکرہ التفسیر سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ
اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا جَلَسَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ
وَاَنَا عَلٰی عَہْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ
وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ سردار استغفار کا یہہ ہی کہ کہی آدمی
جسوقت کہ بیٹہی نماز اپنی مین یعنی بعد التحیات و درود کی یا اللہ تو پروردگار میرا ہی نہین کوئی معبود سوای تیری پیدا کیا تو نی
مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیری کی ہون اور وعدی تیری کی ہون بقدر طاقت اپنی کی پناہ پکڑتا ہون مین
ساتہہ تیری برائی کرتوت اپنی کی سی اقرار کرتا ہون مین ساتہہ نعمت تیری کی کہ مجپر ہی اور اقرار کرتا ہون ساتہہ گناہ اپنی کی
پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو نقل کی یہہ بزار نی **ف** تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتی
تہی قعدہ نماز مین اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ
وَاَسْئَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ کذا فی المشکوۃ
یعنی یا اللہ مانگتا ہون مین تجسی ثابت رہنا امر دین مین اور قصد بہلائی پر اور مانگتا ہون مین تجسی شکر نعمت تیری کا
اور خوبی عبادت تیری کی اور مانگتا ہون تجسی دل سالم یعنی پاک عقائد باطلہ اور خواہشون نفسانیہ سی اور زبان سچی
اور مانگتا ہون تجسی بہلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ جانتا ہی تو
اور بخشش چاہتا ہون تجسی واسطی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو وَاِذَا سَلَّمَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۞ خ م د س ر ط ی ۞ اور جب سلام پھیر

پڑھی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لیئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لیئی سب

تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی بیچ ہاتھہ اوسکی کی بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ نہین ہی کوئی روکنی

اوس چیز کو کہ دی تونی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ روکی تونی اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری

سی دولتمندی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی بزار طبرانی ابن سنی نی ف بزار اور طبرانی کی روایت

مین جملہ یحیی و یمیت کا زائد ہی اور ابن سنی کی روایت مین یہہ بہی ہی اور بیدہ الخیر بہی ہی رموز انکی اوپر لکھی جا چکی

اور ایک روایت مین بغیر لا مانع آخر تک کی فقط یونہی آیا ہی آؤ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۞ خ س ۞ یا پڑہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک

لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تین بار نقل کیے یہہ بخاری نسائی نی آؤ مَرَّةً وَّ بَعْدَهٗ لَا حَوْلَ وَ

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۞ م د س مص ۞ یا ایکبار ہی کہ اور

اور بعد اوسکی پڑہی نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نہین کوئی معبود مگر اللہ

اور نہین عبادت کرتی ہین ہم مگر اوسیکو اوسیکی لیئی انعام ہی یعنی انعام و احسان اوسیکی درگاہ سی ہی اور اوسیکی

لیئی ہی فضل یعنی زیادتی احسان کے نعمت دینی مین اوسی کو لائق ہی اور اوسیکی لیئی تعریف اچھی کہتی ہین ہم نہین

کوئی معبود مگر اللہ در حالیکہ خالص کرنی والی ہین ہم واسطی اوسکی دین کو یعنی طاعت اپنی کو شرک و ریا سی اور

اگرچہ برا جانین کافر یعنی اخلاص کے کہنی کو نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ابی شیبہ نی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثَلٰثَ

مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۞ م ع ہ ط

ی ۞ یا استغفر اللہ تین بار پڑہی اور پہر کہی یا اللہ تو سالم ہی سب عیبون سی اور تجہہ سی سلامتی ہای یعنی سب آفتون اور

بلیات ظاہری باطنی کیسی بہت برکت والا ہی تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے نقل کی یہہ مسلم اور چار نے
نی اور طبرانی اور ابن سنی نی **ف** بعضی روایت میں آیا ہی کہ تین بار پڑہتی تہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اَستَغفِرُ اللہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیہِ اور یا ذا الجلال میں لفظ یا کا مسلم اور طبرانی
اور ابن سنی کی روایت میں آیا ہی اور ونکی روایت میں نہیں اور بعضی شخص جو الیک یرجع السلام وحینا ربنا
بالسلام وادخلنا ربنا دار السلام زیادہ پڑہتی ہیں کچہہ اصل صحیح نہیں پائی جاتی ہی کذا ذکر العلی والنحر
سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَاللہُ اَکبَرُ لِیَکُونَ مِنہُنَّ کُلِّہِنَّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِینَ مَرَّۃً * خ م س * پڑہی سبحان اللہ
ف والحمد للہ واللہ اکبر تو کہ ہوں ان کلمات سی تمام اونکی تینتیس بار نقل کے یہہ بخاری مسلم نسائی نی
یعنی پڑہی ان تینوں تسبیحات کو کہ سب تینتیس دفعہ ہووین ظاہر یہہ ہی کہ تینوں کو اکہٹا تینتیس بار پڑہی کہ ہر ایک
تینتیس تینتیس بار ہووینگی جیسی کہ اور تمام روایتوں میں علحدہ علحدہ پڑہنا منقول ہی اور یہی افضل ہی اور عمل مشائخ کا
بہی اسی پر ہی ہر ایک کو تینتیس تینتیس بار پڑہی اور احتمال رکہتا ہی کہ معنی یہہ ہوں کہ ہر ایک کو گیارہ گیارہ بار
پڑہی کہ سب مل کر تینتیس بار ہووین کذا ذکر الفخر حدیث شریف میں آیا ہی کہ فقراء مہاجرین کی آئی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ پہونچی مال والی بڑی درجوں کو اور نعیم مقیم کو یعنی عیش جنت کو پس فرمایا
حضرت نی کس سبب سی عرض کیا فقراء نی کہ وہ نماز پڑہتی ہیں جیسی کہ ہم پڑہتی ہیں اور روزی رکہتی ہیں جیسی کہ
روزی رکہتی ہیں ہم اور خیرات کرتی ہیں وہ اور ہمسی نہیں ہو سکتی پس فرمایا کہ کیا پس نہ سکہاؤں میں
تمکو کچہہ کہ پاؤ تم بسبب اوسکی درجہ اوسکا کہ سبقت کی ہی تمپر یعنی اسلام لائی ہیں اور سبقت لیجاؤ اوپر
کہ بعد تمہاری ہیں اور نہ ہوئی کوئی افضل تمسی مگر وہ کہ کری مثل اوس چیز کی کہ کرو تم عرض کیا اونہوں نی ہاں
یا رسول اللہ فرمایا کہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ پیچہی ہر نماز فرض کے تینتیس تینتیس بار پڑہو پس پہر آئی فقراء
اور عرض کیا کہ ہماری بہائی مالداروں نی بہی سنا جو کچہہ پڑہتی تہی ہم پس اونہوں نی بہی یوں ہی پڑہا پس فرمایا
حضرت نی کہ یہہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی کذا فی المشکوۃ اِحدیٰ عَشرَۃَ وَاِحدیٰ عَشرَۃ

وَلِحَدِیْ عَشْرَۃَ فَذٰلِکَ کُلُّہٗ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ ہ ف ٭ اس روایت مین یون آیا ہی کہ پڑہی گیارہ بار

سبحان اللہ اور گیارہ بار الحمد للہ اور گیارہ بار اللہ اکبر ہے یہہ سب تینتیس ہوئی نقل کیے یہہ مسلم نے اوعشرا

عشرا اعشرا ابد خ یا دس بار سبحان اللہ پڑہی دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر نقل کیے یہہ بخاری نے من سبح

اللّٰہَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ ثُمَّ قَالَ

تَمَامَ الْمِائَۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ٭ م د س ٭ جو کوئی سبحان اللہ پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کی

تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑہی اور اللہ اکبر تینتیس بار پہر کہی پورا کرنی سینکڑی کی لئی لا الٰہ الا اللہ آخر

تک کہ معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور

اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی یعنی

بہت نقل کیے یہہ مسلم ابوداؤد نسائی نے مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ اَوْ فَاعِلُھُنَّ دُبُرَ کُلِّ

صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ

تَکْبِیْرَۃً ٭ م ت س ٭ کتنی کلمی پیچہی آنی والی یعنی نماز کی بعد پڑہی جاتی ہین نہین محروم ہوتا ہی بانی ثواب

اچہی کہنی والا اونکا یا فرمایا کرنی والا اونکا پیچہی ہر نماز فرض کیے کہ وہ معقبات تینتیس بار سبحان اللہ ہی

اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی نے مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ

مَّکْتُوْبَۃٍ مِائَۃً وَّکَبَّرَ مِائَۃً وَّھَلَّلَ مِائَۃً وَّحَمِدَ مِائَۃً غُفِرَ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ

کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ ٭ س ٭ جو کوئی سبحان اللہ پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کیے سو بار اور اللہ اکبر پڑہی

سو بار اور لا الٰہ الا اللہ پڑہی سو بار اور الحمد للہ سو بار بخشی جاتی ہین اوسکی لئی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہوون

گناہ بہت جہاگ دریا کیسی نقل کیے یہہ نسائی نی اَوْ مِنْ کُلٍّ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ٭ س حب مس ٭

یا ہر ایک چارون تسبیح سی پڑہی پچیس پچیس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یعنی ایک یہ دو ہے میں

یون آیا ہی کہ پچیس بار سبحان اللہ پڑہی پچیس بار الحمد للہ پچیس بار لا الہ الا اللہ پچیس بار اللہ اکبر کہ سب مل کر سو
ہو وین اَوْ مِنْ كُلِّ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَالتَّكْبِيرِ اَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ وَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ * ت ص * یا ہر ایک سبحان اللہ اور الحمد تینتیس تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار پڑہی اور لا الہ الا اللہ دس بار نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نے اَوْ كَذٰلِكَ وَالتَّكْبِيرِ
ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ * س * یا پڑہی اسیطرح اور تکبیر بہی تینتیس بار نقل کیے یہہ نسائی نے ف یعنی اس
روایت مین تسبیح اور تحمید اور تکبیر تینتیس تینتیس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار پڑہنا آیا ہی اَوْ مِنْ كُلٍّ مِنَ
التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ مِائَةً مِائَةً مَعَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَوْ كَانَتْ خَطَايَاهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ لَمَحَتْهَا * ا * یا ہر ایک تسبیح اور
تحمید اور تکبیر سے سو سو بار پڑہی ساتہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی اگر
ہو وین گناہ پڑہنی والی ان کلمات کی مانند جہاگ دریا کی البتہ مٹا وین یہہ کلمے انکو نقل کیے یہہ احمد نے ف
مع لا الہ الا اللہ یعنی حال ہونی ان کلمات معدودہ کی یعنی تین سو کی ہمراہ لا الہ الا اللہ آخر تک کے پس کلمہ ایک بار
ہوگا اور تسبیحات تین سو بار یا ہر سینکڑی کے ساتہہ کلمہ ملاتا جاوی اس صورت مین کلمہ تین بار ہوگا کذا کرہ
الفخر وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ يَمُوتَ * س
حب ي * كَانَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ اِلَى الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى * ط * اور جو کوئی پڑہی آیت الکرسی پیچہی ہر نماز
فرض کے نہین منع کرتی ہی اوسکو داخل ہونی بہشت کیسی کوئی چیز مگر موت نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان نے
ابن سنی نے اور ایک روایت مین بدلی لم یمنعہ آخر تک کی یون آیا ہی کہ ہو ویگا بیچ امان اور حفاظت خدا کی نماز دوسری
تلک نقل کیے یہہ طبرانی نے ف نہین منع کرتی ہی اوسکو مگر موت یعنی جب وہ شخص مرا اور موت درمیان مین سے
اوٹہہ گئی فی الحال بہشت مین داخل ہوگا کہ قبر اوسکی باغ ہی باغون جنت سی یا معنی یہہ ہین کہ اگر موت درمیان مین
نہوتی فی الحال داخل ہوتا از بسکہ موت حائل ہی بعد موت کی داخل ہوگا کذا ذکرہ الفخر وَ لِيَقْرَاِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

دبر کل صلوٰة * ت د س حب مس * ہی اوچاہیی کہ پڑہی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پیچہی ہر نماز کی نقل کی یہہ ترمذی ابوداؤد نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے اللھم انی اعوذ بک
من الجبن واعوذ بک ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنة الدنیا واعوذ بک
من عذاب القبر * خ ت س * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری نامردی سی اور پناہ
مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ پہیرا جاؤن طرف خوارتر عمر کی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ دنیا کی سے
اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر کیسی نقل کی یہہ بخاری ترمذی نسائی نی ف نامردی کہا
رکہی لڑائی دشمن کیسی خواہ دشمن ظاہر کا ہو یا باطن کا مانند کافر اور نفس اور شیطان کے اور نامردی امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر اور توکل کی بہی اسی قبیلی کی ہی اور خواری عمر کی یہہ ہی کہ حواس باقی نرہین اور اعضا مضمحل
ہوجاوین کذا ذکرہ الفخر رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک * عو م ع ہ * ای رب
میری بچا مجکو عذاب اپنی سی اوسدن کہ اوٹہاوی تو یا فرمایا جمع کری تو بندون اپنی کو یعنی قیامت کی دن
نقل کی یہہ ابو عوانہ مسلم اور چارون نی اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی * عو
یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجپر اور دکہا مجکو راہ سیدہی اور مستقیم رکہہ اوسپر اور رزق دی مجکو نقل کی یہہ ابو عوانہ
نی اللھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر *
طس یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے بچا مجکو گرمی آگ کیسی اور عذاب قبر کیسی نقل کی
یہہ طبرانی نی اوسط مین اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما
اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت * د م ت حب
یا اللہ بخش میری لیئی وہ گناہ کہ پہلی کئی مینی اور جو پیچہی کئی مینی یعنی اگلی پچہلی اور جو پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر
کیئی مینی اور جو فضول خرچی کی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننی والا ہی اوسکو مجہسی تو آگی کرنی والا ہے
یعنی مومنون کو رتبی مین اور تو ہی پیچہی ڈالنی والا ہی یعنی کافرون کو رتبی مین نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ
ابوداؤد

ابوداؤد ومسلم ترمذی ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
حب مس ی یا اسد ذکر میری اوپر ذکر اپنی کے یعنی ذکر تیرا بہت کیا کرون اور اوپر شکر اپنی کے
اور خوبی عبادت اپنی کے نقل کی یہہ ابو داؤد ونسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نی **ف** حسن عبادت
مراد ہی اس سی کہ احکام ارکان عبادت کی پوری ادا ہون اور خضوع وخشوع حاصل ہو معاذ نقل کرتی ہین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا ہاتھ میرا پس فرمایا کہ مین دوست رکھتا ہون تجکو ای معاذ پس عرض کیا مینی
کہ مین بہی دوست رکھتا ہون آپکو ای رسول اللہ پس فرمایا کہ مت چہوڑ اس دعا کی پڑہنی کو پیچہی ہر نماز کی یہہ
ہی رب اعنی علی ذکرک آخر تلک کذا فی المشکوۃ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ
اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ
الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اِجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَكَ وَاَهْلِيْ فِيْ كُلِّ
سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ
حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ ٭ س د ی ٭ یا اللہ پروردگار ہماری
اور پروردگار ہر چیز کی مین گواہی دینی والا ہون کہ تحقیق تو پروردگار ہی یگانہ نہین کوئی شریک تیرا یا اللہ
پروردگار ہماری اور پروردگار ہر چیز کی مین گواہی دینی والا ہون کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہین
اور رسول تیری یا اللہ پروردگار ہماری اور پروردگار ہر چیز کی مین گواہی دینی والا ہون کہ تحقیق بندی مسلمان
سب بہائی ہین آپسمین یعنی شریک ہین دین مین نسبون کا اعتبار نہین جیسا کہ جاہلیت مین تہا یا اللہ پروردگار
ہماری اور پروردگار ہر چیز کی کر مجکو مخلص واسطی اپنی اور اہل میری کو ہر ساعت مین امور دنیا مین اور آخرت
مین ای صاحب بزرگی اور بخشش کی سن یعنی ثنا میری بخوشی اور رضامندی اور قبول کر دعا میری
خدا تعالی بہت بڑا ہی بڑا کفایت ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز یعنی جو کوئی اسکی کرم پر اعتماد کری

ف ابو داؤد و ابن سنی نی یہہ نقل سبکی تر النقل بہت بڑا ہی خدا تعالی کفایت کری اوسکی مہمات
ہر ساعت مین کہ کوئی ساعت تیری طاعت سی خالی نہو برابر ہی کہ یہہ ساعت مشغول ہو ساتھہ امر دنیا کی یا
عقبی کے بہرحال اخلاص سی اور تیری طاعت سی ہین اور میری اہل خالی نہون کذا ذکرہ الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ س مس مص ی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا
ہون ساتھہ تیری کفر سی اور محتاج گی سی اور عذاب قبر کی سی نقل کیے یہہ نسائی حاکم ابن ابی شیبہ نے
نی اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ
فِیْھَا مَعَاشِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ
وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ س حب یا اللہ سنوار میری لئے دین میرا وہ کہ کیا ہی تونی اوسکو
سبب بچاؤ کام میری کا اور سنوار میری لئے دنیا میری وہ کہ کی ہی تونی اوسمین معیشت اور زندگانی
میری یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری خوشنودی تیری کے غضب تیری سی اور پناہ
پکڑتا ہون ساتھہ عفو تیری کے عذاب تیری سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری یعنی ساتھہ رحمت تیری کی عذاب
تیری سی نہین کوئی منع کرنی والا اوس چیز کو کہ دی تونی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ منع کی تونی اور نہین
کوئی پھیرنی والا اوس چیز کو کہ حکم کیا تونی اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی نقل کی
یہہ نسائی ابن حبان نی ف سبب بچاؤ کام میری کا کہ دین نگہبان سب چیزون کا ہی جیسکہ فرمایا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ کافرون سی لڑون میان تلک کہ گواہی دین
وحدانیت اللہ تعالی کی اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ جب یہہ
باتین کرینگی اپنا خون اور مال مجھسی بچا وینگی مگر ساتھہ حق اسلام کی یعنی بسبب تقصیر کی حد پہنچاونگا
اور حساب اونکا اللہ پر موقوف ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ دین کی سبب سی ہر چیز آدمی کی محفوظ رہتی ہی اور

اصلاح دنیا کی ساتھ حاصل ہونی وجہ معیشت حلال کی ہوتی ہی کہ قوت دیتی ہی امور طاعت پر اور سلامت رکھتی

ہی آفات سی کہ موجب خلل وقت کی ہین کذا ذکرہ لفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَائِيْ وَعَمَدِيْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ

وَالْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ * مر * یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ جو کہ سہو کیا ہی

اور قصد سی کیا ہی یا اللہ راہ دکہا مجکو طرف اچہی عملون کی اور اچہی خلقون کی نہین راہ دکہاتا کوئی طرف اچہی عملون کی اور

نہین پہیرتا کوئی بری عملون کو مگر تو نقل کیے یہہ بزار نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ * عو مس * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون

ساتھہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور عذاب قبر کیسی اور فتنہ زندگانی کیسی اور فتنہ موت کیسی اور برائی

کانی دجال کیسی نقل کیے یہہ ابو عوانہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِيْ

وَاَحْيِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا

وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ * مس ط ی * یا اللہ بخش میرے لئے گناہ صغیرہ میری اور گناہ کبیرہ میری تمام

گناہ یا اللہ بلند کر مرتبہ میرا اور زندہ رکہہ مجکو اور رزق دی مجکو اور راہ دکہا مجکو طرف نیک عملون کے

اور نیک خلقون کی تحقیق نہین راہ دکہاتا سی طرف نیک عملون کے اور نہین پہیرتا سی بری عملونکو کوئی مگر تو

نقل کیے یہہ حاکم طبرانی ابن سنی نے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ

لِيْ فِيْ رِزْقِيْ * ا ط ص * یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا اور فراخ کر میری لئی معیشت میری گہر میری مین

اور برکت دی میری لئی بیچ رزق میری کی نقل کیے یہہ احمد طبرانی ابو یعلی نے **ف** فراخ کر معیشت میرے

گہر میری مین کہ بدون محنت اور مانگنی کی حاصل ہووی یا مراد یہہ ہی کہ میری قبر مین گشادگی کر کذا ذکرہ الفخر سُبْحَانَ

رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ * ص *

سب

ہی پاک ہی پروردگار تیرا صاحب غلبہ کا اوس چیز سی کہ بیان کرتی ہین کافر اور سلام ہووی رسولون پر اور

ہے

تعریف ثابت ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کے نقل کیے یہہ ابو یعلی ابن سنی نی **ف** اس آیت مین تسبیح بہی

اور حمد اور سلام ہی وَ كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ مَسَحَ بِيَمِينِهٖ عَلٰى
رَأْسِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ٭
ر طس ی ٭ اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی اور فراغت پاتی نماز اپنی سی پہیرتی داہنا ہاتھہ اپنا
سر مبارک اپنی پر یعنی آگی کی جانب سر کی پر اور کہتی شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام خدا کی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ
بخشنی والا مہربان یا اللہ دور کر مجہسی فکر اور غم نقل کی یہہ بزار نی اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی ف
معلوم کیا چاہئی کہ ان حدیثون مین بہت سی چیزین نماز کی بعد کی پڑہنی مذکور ہوئین پس یہی لازم نہین ہی کہ سب ہمیشہ
پڑہا کری بلکہ جس قدر سب یا بعض اونمین سی پڑہی گا موجب حاصل کرنی فضیلت اور اتباع سنت کا ہوگا اور ظاہر
یہہ ہی کہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہی اسیطرح پر تہا نہ یہہ کہ سب دعاؤن پر تمام اوقات مین
مواظبت کرتی ہتی پس امام محی الدین نووی نی لکہا ہی کہ استغفار کو سب ذکرون پر نماز کی پیچہی مقدم رکہی
اور بعضون نی کہا ہی بعد اوسکی اللہم انت السلام بعد اوسکی لا الہ الا اللہ قدیر تلک پڑہی کذا ذکر الشیخ
ابن الحجر المکی اور جانا چاہئی کہ مراد بعد نماز سی متصل نماز سی پڑہنا بغیر فرق کی مراد نہین ہی کہ یہہ محال ہی بلکہ مراد
یہہ ہی کہ ایسی چیز درمیان نماز اور ذکر کی نہ واقع ہو کہ توابع نماز سی نہو اور ایسی چیز مین نہ مشغول ہو کہ عرف مین
اوس مشغول ہونی کو قبیلہ اعراض اور نسیان ذکر کیسی گنین اور اگر اتنا سکوت کری کہ عرف مین اوسکو بہت
نہ جانین تو بہی ضرر نہین رکہتا ہی پس بعد فراغ نماز سی جو کچھ کہ وہ مذکور پڑہیگا پیچہی ہی نماز کی ہی پس اگر سنتون معمولی
کی بعد یہہ اذکار پڑہی گا نماز کی بعد ہی پڑہنا کہلاویگا مگر جہان آیا ہی کہ اوسی ہیئت نماز پر پڑہی اوسکو اوسی ہیئت پر پڑہنا
چاہئی واللہ اعلم کذا ذکر الفخر ٭ وَدُبُرَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ ٭ ت س ٭ س طس ی ٭
قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ ٭ ت س ٭ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ٭ ت س ٭ مِائَةَ مَرَّةٍ ٭ طس ٭ اور پڑہی پیچہی نماز صبح کی حال
یہہ کہ وہ موڑتی ہوئی ہو دونو پانو اپنی یعنی جسطرح التحیات کی لئی یا تو موڑ کر بیٹہتا ہی اوسیطرح بیٹہی ہوئی ہو ٭

نقل کیا اسکو ترمذی نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے اور ایک روایت مین ترمذی نسائی نے زیادہ
کیا ہے کہ پہلے کلام کرنے کی پڑھے یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لیے بادشاہت
ہے اور اوسیکی لیے سب تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے بیچ ہاتھہ اوسکی کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پڑھے
یہہ دس بار نقل کی یہہ ترمذی نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے سو بار پڑھنا نقل کیا ف
لفظ بیدہ الخیر فقط نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین روایت کیا ہے رموز انکی اوپر لکھنی چاہیے حدیث شریف مین آیا ہے
حاصل اوسکا یہہ ہے کہ جسنے یہہ کلمہ بعد نماز صبح کی اور مغرب کی ہیئت نماز پر بیٹھے ہوئے پہلے کلام کرنے کی اور پھرنے کی
نماز سے دس دس بار پڑھا لکھی جاتی ہین اوسکی لیے بدلے ہر کلمہ کی دس نیکیان اور مٹائی جاتی ہین دس برائیان
اور بلند کی جاتی ہین اوسکی لیے دس درجہ اور اوس دن رات مین پناہ مین رہتا ہے ہر امر بری سے اور وسوسون
شیطان کیسے اور نہین پہنچتا ہے کسی گناہ کو کہ لاحق ہووے اور گھیر لے اور ہلاک کر دے اوسکو اوس دن رات مین
یعنی بسبب توفیق استغفار کی یا عفو کردگار کی سوای شرک کی یعنی اگر شرک کیا تو ہلاک کر دیگا اور ہوتا ہے سب لوگون سے
بہتر عمل مین مگر جو کوئی زیادہ اوس سے پڑھے اور نسائی کی روایت مین یہہ بھی آیا ہے کہ عوض ہر کلمہ کی ثواب ایک غلام
آزاد کرنیکا حاصل ہوگا اور ایک روایت مین لفظ بیدہ الخیر کا یحیی ویمیت پر مقدم آیا ہے کذا فی المشکوۃ وشرح العلی اللھم
اِنِّي أَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا * صط * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے رزق
حلال اور علم نفع دینے والا اور عمل مقبول نقل کیے یہہ طبرانی نے صغیر مین اور ابن سنی نے وَ دُبُرَ الْمَغْرِبِ وَ
الصُّبْحِ جَمِيعًا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ * س حب آ ط * قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ
رِجْلَيْهِ مِنْهُمَا * ا * اور پڑھے بعد مغرب اور صبح کی دونو کی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء قدیر دس بار نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی نے اور ایک روایت
احمد کی مین آیا ہے کہ پڑھے پہلے اس سے کہ پھرے اور کھولے دونو پانو اپنے دونو نماز وں سے ف یحیی ویمیت

ترمذی کی روایت مین زیادہ آیا ہی اور سیدہ الحبر احمد او طبرانی کی روایت مین رمز ین انکی او پر لکہنی چاہین
اور لفظ منہا کا متعلق یصرف کا ہی مقصود یہہ ہی کہ جسطرح التحیات کی لیے بیٹہا ہی اوسی ہیئت پر بیٹہی ہوئے پڑہی وَبَعْدَ

صَلٰوتَیِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ اَیْضًا قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ * د س
حب * اور پڑہی پیچہی نماز صبح اور مغرب کی بہی پہلی کلام کرنیکی یا اللہ بچا مجہکو آگ سی سات بار نقل کیے یہہ ابوداؤد
نسائی ابن حبان نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جب صبح کو یا شام کو کوئی یہہ پڑہی
اور مرگیا اوسدن مین یا رات مین ہوویگی تجہکو خلاصی آگ دوزخ کیسی کذا فی المشکوۃ وَبَعْدَ صَلٰوۃِ الضُّحٰی

اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ وَبِکَ اُصَاوِلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ * ی * اور پڑہی پیچہی نماز چاشت کی یا اللہ ساتہہ
مدد تیری کے مانگتا ہون مین مقاصد اپنی اور ساتہہ مدد تیری کی حملہ کرتا ہون مین اور جنگ کرتا ہون دشمنون دین کیسے

اور ساتہہ مدد تیری کی جہاد کرتا ہون مین نقل کیے یہہ ابن سنی نی وَاِذَا دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ * م
د ت س * اور جب بلایا جاوی کوئی طرف کہانی کے پس چاہیئی کہ قبول کری اور حاضر ہووی نقل کی
یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نی * **ف** حاضر ہووی واسطی خاطر بہائی مسلمان کے ظاہر امر کا یہہ چاہتا ہے
کہ واجب ہو اس صورت مین اگر قبول نکریگا گنہگار ہوگا جیسیکہ ابوداؤد نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت
کی ہی کہ جب کوئی بلایا جاوی اور قبول نکری پس تحقیق نافرمانی کی خدا اور رسول اوسکی کی اور یہہ اوس تقدیر
مین ہی کہ اوس مجلس دعوت مین یا راہ مین مثلاً ساتہہ برات کی خلاف شرع کی کوئی چیز مثل مزامیر وغیرہ کے
نہو والا قبول نکرنا جائز ہی بلکہ مستحب ہی اور بعضون نی قبول کرنا دعوت کا سنت کہا ہی اور بعد حاضر ہونے
کی کہانا کہانی کا اختیار رکہتا ہی سنت یا واجب حاضر ہونا ہی اور کہانا مستحب ہی اگر روزہ دار نہین ہے
اور اگر نفلی روزہ ہو اور دعوت کرنی والا نہ کہانی سی رنجیدہ ہو تو افطار کری اور کہاوی پہر روزہ قضا کا
رکہہ لی کذا ذکر الفخر وَلَا سِیَّمَا وَلِیْمَۃَ الْعُرْسِ * د ق عو * اور خصوصاً قبول کری کہانی شادی کے
نقل کیے یہہ ابوداؤد ابن ماجہ ابو عوانہ نی **ف** ولیمہ اوس کہانی کو کہتی ہین کہ دولہن یا دولہا ضیافت

کری نزدیک عقد نکاح کی یا زفاف کی اور اکثر علما کہتی ہین کہ ولیمہ کرنا سنت ہی اور بعضی کہتی ہین مستحب صحیح
یہی ہی اور کہانا موافق حال خاوند کی ہو جیسا کہ ہو اور قبول کرنی اوسکی کو بعضون نی وجب کہا ہی اور بعضون نی
فرض کفایہ اور واجب ہونا قبول کا کتنی چیزون سی ساقط ہو جاتا ہی کہانا شبہہ کا ہو یا تخصیص تونگرون کی ہو یا ہمنشین
بری ہون یا دعوت کری بسبب جاہ اپنی کے یا مدد کرنا معصیت پر ہو یا وہان خلاف شرع شریف کی چیزین ہون
ان صورتون مین قبول کرنا واجب نہین ہوتا اور دو دنسی زیادہ کرنی مین اختلاف کیا ہی علمانی بعضون نی
مکروہ کہا ہی اور امام مالک نی ایک ہفتہ تک تونگر کو مستحب کہا ہی کذا ذکرا لفخر فَاِنْ کَانَ صَائِمًا صَلّٰی
م د ت س ٭ پس اگر ہووی مہمان روزہ دار دعا کری نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی ف
دعا کری دعوت کرنی والی کے لئی ساتہہ مغفرت اور برکت کی اور احتمال رکہتا کہ یہہ معنی ہون کہ نماز پڑہی کذا ذکر الفخر
وَدَعَا وَبَرَّکَ ٭ د ق عو ٭ اور دعا کری اور برکت مانگی یعنی بارک اللہ فیکم کہی نقل کی یہہ ابو داؤد ابن
ماجہ ابو عوانہ نی وَاِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَہَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ٭
م د س مس ٭ اور جب افطار کری پڑہی گئی پیاس یعنی بسبب پانی پینی کے اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا
ثواب اگر چاہی اللہ تعالی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی حاکم نی اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ
کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ ٭ مو مس ق ی ٭ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ساتہہ وسیلہ رحمت
تیری کی وہ جو فراخ ہوئی ہی یعنی گہیر لیا ہی ہر چیز کو یہہ کہ بخشی تو میری لئی گناہ میری نقل کی یہہ موقوفا حاکم ابن
ماجہ ابن سنی نی فَاِنْ اَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ
وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ ٭ ق حب د ٭ پس اگر افطار کری نزدیک ایک قوم کی یعنی ضیافت مین
کہی افطار کرین نزدیک تمہاری روزی دار اور کہا وین کہانا تمہارا نیک کار اور بخشش چاہین اوپر تمہاری
فرشتی نقل کی یہہ ابن ماجہ ابن حبان ابو داؤد نی ٭ ف آداب روزی کی یہہ ہین کہ محفوظ رکہی زبان اور آنکہہ
اور کان کو بری باتون سی اور لایعنی سی پس جسنی نہ چہوڑا جہوٹہہ اور گناہ کی باتین اور غیبت اور فحش وغیرہ نہین

بی اسکو حاجت یہہ کہ چہوڑی وہ کہانا اور پینا اپنا پس اکثر روزہ دار ہین کہ نہین ہی اونکی لئی روزہ اونکی سی
مگر پیاس اور بہوک یہہ مضمون حدیثون صحیح سی ثابت ہوتا ہی پس اگر لڑی روزہ دار سی کوئی پس کہی پناہ
مانگتا ہون ساتہہ اسکی تجہسی مین روزہ دار ہون اگر فرض روزہ ہووی کہی یہہ زبان سی والا دلسی روزی کی
چہپانی کے لئی اور کم کہاوی کہانا نسبت اور دنون کی اور افطار کری پہلی ستارونکی نکلنی سے اور پہلی نماز
مغرب کی اور افطار کری خرمای تر پر اگر وہ نپاوی خشک پر یا میوہ سی یا شیرینی سی اگر کچہہ نپاوی پانی سے
اور سحر دیر کر کہاوی اگرچہ ساتہہ تمر کی یا کہونٹ پانی کی ہووی کہ فرمایا ہی حضرت نی فرق ہماری روزی مین اور
یہود کی روزی مین کہانا سحر کا ہی اور موجب برکت کا ہی اور فرض روزی رمضان کی ہین اور سنت پندروین شعبان کی
اور نوین دسوین محرم کا کہ اوس سی کفارہ ایک برس کے گناہون کا ہوتا ہی اور نوین بقرعیدکا کہ کفارہ دو برس کے
گناہون کا اوس سی ہوتا ہی اور تین روزی ہر مہینی مین کہ کئی طرح سی آئی ہین مگر اکثر حضرت تیروین چودہوین پندروین دن کو
رکہتی تہی کہ جنکو ایام بیض کہتی ہین سفر اور حضر مین انکو ترک نہین کرتی تہی اور حضرت پیر اور جمعرات کو بہی روزہ
رکہتی تہی اور فرماتی تہی کہ ان دونون مین بخشتا ہی اللہ تعالے مسلمانون کو اور اعمال ہفتہ کی اوپر عرض ہوتی ہین
پس دوست رکہتا ہون مین کہ عرض کی جاوین عمل میری اور مین روزی سی ہون اور چہہ روزی شوال مین جنکو
شش عیدی کہتی ہین فرمایا اونکی حق مین کہ جو کوئی رمضان کی روزی رکہی اور چہہ شوال کی تو ہوتا ہی گویا تمام زمانہ
روزے رکہی کذا فی المشکوۃ و وظائف النبی اور اور بہی روزی حضرت سی ثابت ہوی ہین بخوف درازگی کی انکی
کفایت کیا بڑی کتابون مین دیکہا چاہئی وَ اِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ فَلْيُسَمِّ اللّٰهَ وَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيْهِ م
خ م ت س + اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ م د
س ۔ اور جب آوی کہانا پس چاہئی کہ بسم اللہ کہی اور کہاوی اوسطرف سی کہ قریب اوسکی ہی یعنی آگی اپنی
سی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نے تحقیق شیطان حلال کرتا ہی اپنی پر اوس
کہانی کو کہ نہ ذکر کیا جاوی نام خدا کا اوسپر یعنی بسم اللہ نہ پڑہی جاوی نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی نے

ف یعنی قادر ہوتا ہی اوس کہانی پر اور اپنا حصہ کر لیتا ہی اوسمین اور موجب سنگدلی اور فساد
اور کرنی گناہون کا کر دیتا ہی اوسکو بسبب ترک نام لینی اللہ تعالی کی پس جو نام اللہ تعالی کا اول مین یاد رہا یا درمیان
مین یا آخر مین لیلیا مہر حلال نہین کر سکتا اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ فقط بسم اللہ کہنا کفایت کرتا ہی
مگر اولی یہہ ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور احیار العلوم مین امام غزالی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ پہلی نوالہ پر
بسم اللہ کہی اور دوسری پر بسم اللہ الرحمن اور تیسری پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مستحب ہی کہ پکار کر بسم اللہ کہی تو
اورون کو بہی یاد آجاوی اور جو ہر نوالہ پر بسم اللہ کہی بہت ہی خوب ہی اور علمار نی اختلاف کیا ہی کہ بسم اللہ
کہنی مستحب ہی یا واجب سفر السعادت والی نی کہا ہی کہ محققین اہل حدیث کی نزدیک واجب ہی اور اکثر
فقہا کی نزدیک مستحب اور دائین ہاتہہ سی کہانا ہی سب علما کی نزدیک سنت موکدہ ہی اور قہستانی نی
لکہا ہی کہ اپنی ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا واجب ہی اور اورکی ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا حرام اور یہہ اوس صورت مین ہی
جو کہانا ایک طرح کا ہوا اور جو مختلف قسمون کا ہو شل میوونکی درست ہی جدہر سی چاہی چن کر کہاوی کذا ذکرہ
اور مستحب ہی کہ کہانی کی پہلی اور پیچہی ہاتہہ دہووی اور چکنی ہاتہہ رات نہ گذاری کہ مضر ہی اور تین انگلیون
سی کہاوی بے ساتہہ اعانت چوتہی کی اور اسفل اور گرد اگرد سکا بی کیسی کہاوی نہ اعلی اوسکی سی اور اوسط
اوسکی سی اور چہری سی گوشت گلا ہوا اور روٹی نہ کاٹی اور بعد فراغ کی اونگلیان اور برتن چاٹ لیوی
اور دسترخوان پر جو کچہہ گرا ہی اوس سی مٹی وغیرہ جہٹا کر کہا جاوی اوسی پر شیطان کی لئی پڑا ہوا نہ چہوڑی
اور کہاوی دو زانو یا اوکڑو یا دایان پاون کہڑا کر کر اور نہ کہاوی چار زانو اور نہ لیٹ کر اور نہ کہڑی
ہو کر اور نہ مسند وغیرہ پر بیٹہہ کر بطور متکبرین کی اور نہ خوان پایہ دار پر اور نہ تشتری پیالی مین اور نہ عیب
کری کہانی کو اور نہ سونگی اوسکو اور نہ پہونکی اوسمین اور بہت گرم نہ کہاوی اور عین العلم مین
لکہا ہی کہ پرہیز کری برتن پیتل تانبی سے جیسی سونے اور لکڑی و مٹی کی برتن مین ہی اسلئی کہ اقرب ہی طرف تواضع
کی لیکن وضو کرنا پیتل یا تانبی کی برتن مین حضرت سی ثابت ہی ہوا ہی پس یہہ آداب اگرچہ سنن زوائد سی ہین

لیکن طالب کو چاہئی کہ ہر قول اور فعل مین دل اپنا خالی نیت صالحہ سی نہ رکہی یعنی بجالاوی ان آداب وغیرہ مین
رضامندی اللہ تعالی کی اور اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ملحوظ رکہی تا عادات عبادات ہو جاوین اور ثواب
پاوی اور ضرور ہی کہ طلب حلال کی کری کہانی اور پینی وغیرہا مین اور بہت پرہیز کری حرام اور شبہہ سی کہ جسکا کہانا اور
پہنا اور لباس حرام کا ہوتا ہی نہین قبول کیجاتی دعا اوسکی اور نماز اوسکی اور جو گوشت اوس سی بنتا ہی
لائق تر ساتہہ آگ کی ہوتا ہی اور اصل کلی اور مقصود اصلی یہہ ہی کہ کفایت کری اوپر قدر ضرورت کی یعنی
چند لقمی کہاوی کہ قائم رکہین پیٹ اوسکی کو یا تہائی پیٹ کہاوی اور تہائی پانی اور تہائی دم کی لئی خالی
رکہی اسپر ہرگز زیادہ نکری کہ بہت کہانا بُرا ہی دل مردہ ہوتا ہی اور سنگدلی ہوتی ہی اور علوم غیبیہ کی دروازے
بند ہوتی ہین اور رات دن مین ایکبار کہاوی لیکن اگر خوف ضعف کا ہووی تو دونون وقت کچہہ کہاوی۔
اور بہت پرہیز کری منہمک رہنی سی لذیذ کہانی اور پینی مین عین العلم مین ایک حدیث روایت کی ہی کہ بُری امت
میری کی وہ لوگ ہین کہ غذا دئی جاتی ہین ساتہہ نعمتون کی بڑہتا ہی اوس سی گوشت اونکا اور ہمت اونکی کہانی۔
اور لباس طرح طرح کی ہین پس یاد رکہہ ان اصول کو اور نہ غافل ہو انسی پس تحقیق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نہین سیر ہوئی جو کی روٹی سی دو دن پی در پی کبہی اور نہین کہائی حضرت نی چپاتی اور نہ بکری بریان اور
نہین حق ہی واسطی انسان کی مگر بیچ ٹکری روٹی خشک کی اور کپڑی کی کہ دفع کری گرمی سردی کو اور گہر کہ رہی
اوسمین واسطی دفع سردی گرمی کی اور زیادہ اسپر حساب ہی کہ حساب لیا جاویگا بندہ دن قیامت کی
پس عاقل کو پرہیز چاہئی اسمین مگر واسطی ضرورت دینی اور بدنی کی کذا فی وظائف النبی قالوا یا رسول
الله انا نأكل ولا نشبع قال فلعلكم تأكلون متفرقين قالوا نعم قال فاجتمعوا
على طعامكم واذكروا اسم الله يبارك لكم فيه ۝ ق د س ۝ عرض کیا صحابہ نی ای رسول خدا
کی تحقیق ہم کہاتی ہین اور سیر نہین ہوتی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس شاید کہ کہاتی ہو جدا جدا
عرض کیا اونہون نی ہان اسیطرح ہی فرمایا حضرت نی پس جمع ہو تم اوپر کہانی اپنی کی اور یاد کرو نام خدا کا

برکت کیجاوی سگے تمہارے لئی اوسمین نقل کے ہیہ ابن ماجہ ابوداود ونسائی نے ف جمع ہونا اور ذکر
کرنا نام خدایتعالی کا ہر ایک موجب برکت کا ہی اور جو دو نو چیزین جمع ہون برکت زیادہ ہووی کذا ذکرہ فی الفخر

وَاَمَرَ الصَّحَابَةَ فِي الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِي اَهْدَتْهَا اِلَيْهِ الْيَهُوْدِيَّةُ اَنْ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
وَكُلُوْا فَاَكَلُوْا فَلَمْ يُصِبْ اَحَدًا مِنْهُمْ شَيْءٌ مس اور حکم کیا صحابہ کو بیچ وقت حاضر ہونی گوشت
بکری زہر ملائی گئی کی وہ جو بہیجا تہا اوسکو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک یہودیہ نی یعنی زینب بیٹی حارث
کی نی ہیہ کہ یاد کرو نام خدایتعالی کا اور کہاؤ پس کہایا صحابہ نی یعنی بسم اللہ کہہ کر پس نہ پہنچا کسی کو اونمین
سی کچہہ یعنی ضرر زہر کا نقل کے ہیہ حاکم نی ف حکم کیا صحابہ کو یعنی بعد اطلاع اسکی کہ زہر آلودہ ہی کہ اوس گوشت نے
ازراہ معجزہ سرور عالم کی خبر دی تہی کذا ذکر الفخر وَفِي حَدِيْثِ مَسِيْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
اِلٰى بَيْتِ اَبِي الْهَيْثَمِ وَاَكْلِهِمُ الرُّطَبَ وَاللَّحْمَ وَشُرْبِهِمُ الْمَاءَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا
هُوَ النَّعِيْمُ الَّذِي تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِهِ قَالَ اِذَا اَصَبْتُمْ مِثْلَ هٰذَا
وَضَرَبْتُمْ بِاَيْدِيْكُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ فَاِذَا شَبِعْتُمْ فَقُوْلُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هُوَ
اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَاَفْضَلَ فَاِنَّ هٰذَا كَفَافُ هٰذَا مس اور بیچ حدیث قصہ جانی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ابو بکر اور عمر رض کی طرف گہر ابی ہیثم صحابی کے اور کہانی انکیکی کہجورون تر کو اور
گوشت کو اور پینی انکیکی پانی کو قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ تحقیق یہہ کہانا اور پینا وہ نعمت ہی کہ پوچہی
جاوگی تم اوس سی یعنی ادای شکر اسکی سی دن قیامت کی پس جب کہ دشوار ہوئی یہہ بات اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی پر فرمایا حضرت نی جسوقت کہ پہونچو تم اور پاؤ تم مانند اسکیکو اور ڈالو ہاتہہ اپنی یعنی کہانا شروع کرو پس کہو
کہاتی ہین ہم ساتہہ نام خدا کی اور اوپر برکت خدا کی پس جب سیر ہو چکو تم پس کہو سب تعریف ثابت ہی واسطی خدا کے
جسنی سیر کیا ہمکو اور سیراب کیا ہمکو او نعمت دی ہمکو اور بہت دی یعنی زیادہ حاجت سی دی پس تحقیق یہہ کہانا بدلہ ہی
اس نعمت کا اور عہدہ ادای شکر اس نعمت کیسی برلاتا ہی نقل کے ہیہ حاکم نی ف حاصل اور مختصر قصہ حدیث کا

یہہ ہی کہ ابو ہیثم ایک صحابی تہی درخت کہجورونکی اور بکریان بہت سی رکہتی تہی حضرت سرور عالم مع ان صحابہ کرام کی
اونکی ہان رونق افزا ہوئی وہ باہر گئی ہوئی تہی اونکی بی بی نی بہت خوشی سی بٹہایا جب ابو ہیثم آئی نہایت
خوشی سی عرض کیا کہ فدا ہووین تمپر سی ماباپ میری اور بہت سی باتین خاطرداری کی کرکر باغ مین اونہین
باغ کو بیٹہایا کہ ہر قسم کی کہجورین حاضر کین اور آپ ابو ہیثم تیاری کہانی مین مشغول ہوئی بعد اوسکی گوشت بکری کا
تیار کرکر حاضر کیا جب تناول فرما چکی اور پانی نوش کرچکی یہہ حدیث ان ہذا ہو النعیم آخر تک فرمائی جب صحابہ کو
دشوار ہوا کہ اگر ایسی چیزون پر مواخذہ ہوا کیا ٹہکانا ہی تو تدارک اوس سوال قیامت کا تعلیم کیا کذا ذکرہ الفخر

وَاِنْ نَسِيَ التَّسْمِيَةَ اَوَّلَ الطَّعَامِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ * د ت س ن حب مس
اور اگر بہول جاوی کوئی بسم اللہ کہنی پہلی کہانی کی پس کہی بسم اللہ کہتا ہون اول کہانی مین اور آخر کہانی مین نقل کی
یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ف کہی بسم اللہ یعنی وقت یاد آنی کی درمیان کہانی کی اور بعضون نی
کہا ہی کہ پہلی اگرچہ بعد کہانی کے یاد آوی کذا ذکر الفخر وَاِنْ اَكَلَ مَعَ مَجْذُوْمٍ اَوْ ذِيْ عَاهَةٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ * ت د ق حب مس ی ہو اور اگر کہاوی ساتہہ جذامی کی یا ساتہہ
آفت والی کی کہی کہاتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی اوس حال مین کہ اعتماد کرتا ہون خدا پر اور توکل کرتا ہون اوپر اوسکی نقل
کی یہہ ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی ف ساتہہ آفت والی کی کہ مبتلا ہو کسی ایسی بیماری
مین بیمارون لگجانی والیون سی کہ لوگ اونکو باعتبار وہمون کے لگجانی والی گنتی ہین والا شرع مین کوئی مرض ایک کا
دوسری کو لگتا نہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہر بیمار کی ساتہہ کہانا درست ہی اور ایک اور حدیث مین
آیا ہی کہ جذامی سی بہاگ جیسا کہ بہاگتا ہی شیر سی تطبیق دونو حدیثون مین یہہ ہی کہ پرہیز کرنا اوس سی جائز ہی اور
ساتہہ کہانا قبیلہ توکل کے سی ہی پس اگر توکل حاصل ہی کہاوی اور نہین تو بچی کذا ذکر الفخر فَاِذَا فَرَغَ مِنَ
الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا
مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا * خ عه * پہر جب فارغ ہووی کہانا کہانی سی اور پانی پینی سی یعنی دونون سی یا ایک سی

ور او تہا یا جاوی دستر خوان کہی سب تعریف ثابت ہی واسطی خدا کی تعریف بہت پاکیزہ با برکت نہ کفایت کی گئی اور نہ چہوڑی
گئی اور نہ بی پروائی کی گئی اوس سی ای رب ہمارے قبول کر حمد ہماری نقل کیے یہہ بخاری اور چاروں نی **ف**
نہ کفایت کی گئی یعنی وہ تعریف کہ کفایت نہیں کی گئی اوس سی یعنی پوری نہیں ہی بسبب نہ ادا ہونی حق اوسکی کی بسبب
قاصر ہونی قدرت انسان کی نہ چہوڑی گئی بلکہ ہمیشہ مشغولی ہی ساتہہ اوسکی باوجود نقصان کیفیت کی اور نہ بی پروائی کی
گئی اوس سی بلکہ ہمیشہ لازم ہی بسبب پی درپی ہونی نعمتوں کی ہر لحظہ ہر لمحہ کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا
وَاٰرْوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مَکْفُوْرٍ **خ** سب تعریف ہی اوس اللہ کی لئی کہ کفایت کیا ہمکو یعنی ضرورتوں
ہماری کو قسم کہانی وغیرہ سی کفایت کیا اور سیراب کیا ہمکو در حالیکہ اللہ تعالی نہ کفایت کیا گیا ہی اور نہ ناشکری کیا
گیا نقل کیے یہہ بخاری نی **ف** نہ کفایت کیا گیا ہی یعنی کوئی سبب واوسکو کفایت نہیں کر سکتا بلکہ وہ سبہو نکا
کافی ہی کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ **عہ ی** سب تعریف ہی
واسطی اوس خدا کی کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمانوں سی نقل کیے یہہ چاروں نی اور ابن سنی نی اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا **د س حب** سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی
کہ کہلایا اور پلایا اور آسان کیا نگلنا کہانی پانی کا حلق میں اور کی اوسکی لئی جگہہ نکلنی کے نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی
ابن حبان نی **ف** آسان کیا یعنی بسبب پیدا کرنی دانتوں کی چبانی کی لئی اور لعاب کی نرم کرنی کی لئی اور زبان
کی پہیرنی کی لئی موہنہ میں اور نگلنی کے لئی کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ
مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ **د ت ق مس ی** سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ کہلایا
مجکو یہہ کہانا اور نصیب کیا مجکو یہہ بغیر حیلہ اور حرکت اور قوت کی میری طرف سی نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ
حاکم ابن سنی نی وَاِذَا اَکَلَ الطَّعَامَ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ **د**
ت ق اور جب کہاوی کہانا پس چاہیی کہ کہی یا اللہ برکت کر ہماری لئی اسمیں اور کہلا ہمکو بہتر اس سی نقل کی
یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نی فَاِنْ کَانَ لَبَنًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ **د**

ف * پس اگر ہووی کہانا دودہ پس چاہئی کہ کہی یا اللہ برکت دی ہماری لئی اسمین اور زیادہ کر ہمکو اس سی نقل
کی ہیہ ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ نی ف معلوم ہوا کہ دودہ سب کہانون سی بہتر ہی کہ اور کہانون کی طرح اسمین
ہیہ نہ فرمایا کہ اس سی بہتر ہمکو دی کذا ذکرہ الفخر إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ
عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا * م ت س ی * تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ راضی ہوتا ہی
بندیسی اور دوست رکہتا ہی ہیہ کہ کہاوی ایکبار کہانا پس تعریف کری خدا کی اوسپر یا پیوی ایکبار پینا پس تعریف
کری اوسکی اوسپر نقل کی ہیہ مسلم ترمذی نسائی ابن سنی نی ف اکلہ جو زبر سی پڑہی معنی اوسکی بیان ہوئی
اور جو پیش سی پڑہی معنی اوسکی نوالہ کی ہونگی کذا ذکرہ العلی وَإِذَا غَسَلَ يَدَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا
يُطْعَمُ مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا الْحَمْدُ لِلَّهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ
وَلَا مُكَافَأٍ وَلَا مَكْفُورٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَى مِنَ الشَّرَابِ
وَكَسَى مِنَ الْعُرْيِ وَهَدَى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمَى وَفَضَّلَ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ * س حب مس * اور جب دہووی ہاتہہ اپنی کہی سب تعریف ثابت ہی
اوس خدا کی لئی کہ کہلاتا ہی اور نہین کہلایا جاتا یعنی سب اوسکی محتاج اور وہ کسیکا محتاج نہین احسان کیا ہمپر
پس سیدہی راہ دکہائی ہمکو یعنی طرف امور دین و دنیا کی اور کہانا کہلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور ہر نعمت خوب
انعام کی ہمکو سب تعریف ہی واسطی خدا کی درحالیکہ وہ نعمت نہین ترک کی گئی ہی اور نہ بدلہ کی گئی ہی اور نہ ناشکری
کی گئی ہی اور نہ بی پروائی کی گئی اوس سی یعنی بلکہ ہمیشہ محتاج اوسکی ہین سب تعریف ہی اوس خدا کی لئی کہ کہلایا ہمکو
کہانا اور پلائی ہمکو پینی کی چیز یعنی پانی اور دودہ وغیرہما اور پہنایا ہمکو ننگی پن سی اور راہ بتائی ہمکو گمراہی سی
اور بینا کیا ہمکو اندہی پن سی یعنی ننگا اور گمراہ اور اندہا نہ کیا ان سب سی محفوظ رکہا اور بزرگی دی اوپر بہتون
کی اون لوگون سی کہ پیدا کیا بزرگی دینی سب تعریف ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کی نقل کی ہیہ نسائی ابن
حبان حاکم نی ف نہ بدلہ کی گئی یعنی ساتہہ ادای شکر کی اوسکی مقابلہ مین اسلئی کہ اللہ تعالی کی انعام احسان کا

کو

کون بدلہ اوتار سکتا ہی نہ ناشکری کی گئی بلکہ ساتہہ مقدور بشری کی شکر اوسکا ادا کریے ہین کذا ذکر

الفحر اَللّٰھُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَیْتَ فَھَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَکْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا * مو ص

یا اللہ سیر کیا تونی اور سیراب کیا تونی پس گوارا کر کہانی پینی ہماری کو کہ انجام بخیر ہو اور رزق دیا تونی ہمکو

پس بہت دیا تونی اور اچھا کیا حال ہمارا پس زیادہ کر ہمکو نعمتین اور برکت دی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ

نی وَیَدْعُوْ لِاَھْلِ الطَّعَامِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ *

م ت س مص * اور دعا کری کہلانی والی کی لئی یا اللہ برکت دی اونکی لئی بیچ اوس چیز کی کہ روزی

دی تونی اونکو پس بخش اونکو اور مہربانی کر اونپر نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ * م * یا اللہ کہلا میوی بہشت کی اوسکو کہ کہلایا مجکو

اور پلا اوسکو کہ پلایا مجکو نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** پلا یعنی پانی حوض کوثر کا اور شراب طہور یا مراد کہانا

پانی دنیا کا ہو کہ دنیا مین محتاج نہو اور اگر وہ تو مراد رکہین اولی ہو کذا ذکر الفحر وَاِذَا لَبِسَ شَیْئًا قَالَ اَللّٰھُمَّ

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا ھُوَ لَہٗ * ی * اور جب پہنی

کچہہ کپڑا تو کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی اسکی اور بہلائی اوس چیز کی کہ یہہ کپڑا بنایا گیا ہی اوسکی

لئی اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی یعنی وہ تکبر

اور فخر ہی نقل کیے یہہ ابن سنی نی **ف** بہلائی اوسکی یہہ کہ خیریت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اور ضرر اوسکی سبب

سی نہ پہونچی اور بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ اوسکی لئی یہہ ہی کہ اپنایا گیا ہی ستر ڈہکنی کی لئی اور سردی

گرمی دور کرنی کی لئی پس ایسی قصد سی پہنون مین نہ واسطی تکبر و فخر کی یا استعمال اوسکا طاعت مین ہووی

کذا ذکر الفحر وَاِنْ کَانَ جَدِیْدًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ غَیْرَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ

اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ * د

ت س حب مس * اور جو ہووی لباس نیا ذکر کری اوسکو ساتہہ نام اوسکی پگڑی ہو یا کرتہ یا سوا اوسکی

پھر کہی یا اللہ تیری ہی لئے تعریف ہی تو نی پہنایا مجکو یہہ یعنی بغیر مشقت میری کی مانگتا ہون مین تجسی بھلائی اسکی
اور بھلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی اور پناہ مانگتا ہون مین تجسی برائی اسکی سی اور برائی
اوس چیز کیسی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی نقل کیے یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی **ف** ذکر کری
ساتھہ نام اوسکی کی یعنی کہی مثلاً رَزَقَنِي اللّٰهُ هٰذِهِ الْعِمَامَةَ اَوْكَسَانِي هٰذَا الْقَمِيْصَ اسیطرح اور کپڑون کا نام لیکر کہی اوسکی
بعد اللہم آخر تلک پڑہی کذا ذکر العلی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ
ت ق مس مص * سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی پہنائی مجکو وہ چیز کہ ڈہانپتا ہون مین ساتھہ اوسکی ستر اپنا
اور زینت کرتا ہون مین ساتھہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ نی و من
لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ * د ت ق مس * وَمَا تَاَخَّرَ * د * اور جو کوئی پہنی کپڑا یعنی نیا ہو یا پرانا پس کہی سب تعریف
ہی خدا کی لئی جسنی پہنایا مجکو یہہ لباس اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ کی مجسی اور بغیر قوت کی بخشا جاتا ہی اوسکی لئی جو جو
کہ پہلی گذرا ہی گناہ اوسکی سی نقل کیے یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ حاکم نی اور ابوداؤد کی ایک روایت مین
یہہ بہی آیا ہی اور وہ گناہ کہ پیچہی کئی ہین یعنی اگلی پچہلی گناہ بخشی جاتی ہین وَاِذَا رَاٰى عَلٰى صَاحِبِهٖ ثَوْبًا جَدِيْدًا
قَالَ لَهٗ تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ * د مص * اور جب دیکہی یار اپنی پر کپڑا نیا کہی اوسکی لئی پرانا کری تو
اور بدلی اسکی دی اللہ کپڑا اور نقل کیے یہہ ابوداؤد ابن ابی شیبہ نی **ف** یہہ دعا ہی واسطی درازگی عمر اور
فراخی رزق سے اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ * خ د * پرانا کر اور پرانا کر پہر پرانا
کر اور پرانا کر پہر پرانا کر اور پرانا کر نقل کیے یہہ بخاری ابوداؤد نی **ف** یعنی عمر تیری دراز ہو تو بہت
سی کپڑی پہنی اور پرانی کری کذا ذکر العلی فَاِذَا خَلَعَ ثِيَابَهٗ فَسَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِهٖ
اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ * مص ی * پس جب اوتاری کپڑا اپنا پس پردہ درمیان آنکہون جن کی اور ستر اوس
کی کہنا بسم اللہ کا ہی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے **ف** یعنی جو کپڑی اوتارنی کی وقت بسم اللہ کہیگا جنات

جنات نہین دیکہہ سکتی کے ستر اوسکا و اِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ
اِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ
وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ
لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ
بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ
عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي
بِهٖ رواہ خ عنه. اور جب قصد کری کسی کام کا پس چاہیئی کہ پڑہی دو رکعتین سوا فرض کے پہر کہی یا اللہ تحقیق
مین نیکی مانگتا ہون تجہسی اس کام مین ساتہہ علم تیری کی اور قدرت مانگتا ہون تجہسی اوپر پانی خیر کی ساتہ
وسیلۂ قدرت تیری کی اور مانگتا ہون تجہسی مطلب پانی فضل بڑی تیری سی پس تحقیق تو قدرت رکہتا ہی
ہر چیز پر اور نہین قدرت رکہتا مین کسی چیز پر اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننی والا ہی ثم
پوشیدہ باتون کا یا اللہ جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہی میری لئی دین میری مین اور زندگانی میری مین
اور انجام کار میری مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس حکم اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور آسان کر
اوسکو میری لئی پہر برکت دی میری لئی اوسمین اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہی میری لئی دین میری مین
اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اوسکو مجہسی اور پہیر
مجکو اوس سی اور حکم کر اور مہیا کر میری لئی بہلائی جہان کہین ہووی پہر راضی کر مجکو ساتہہ اوسکی نقل کی
یہہ بخاری اور چارون نی ف جب قصد کری کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکی کرنی نکرنی
مین مثل سفر اور عمارت اور نکاح اور مانند اونکی نہ مانند کہانی اور پینی مقرری کی کہ اسمین استخارہ نہین چاہیئی
اور اسیطرح استخارہ نکیا جاوی کرنی واجب اور مستحب مین اور چہوڑنی حرام اور مکروہ کی مین پس استخارہ کرنی
سی جو بات اسکی حق مین مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑتا ہی پڑہی دو رکعت اگرچہ دو رکعت سنتون معمولی

اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین سی بہی پڑہ کر یہہ دعا پڑہی جائز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ جدی دو رکعت
پڑہی اور جسوقت چاہی پڑہی سوا وقتون مکروہ کی اور سورت جونسی چاہی پڑہی اور بعضی روایت مین قل یا اور قل ہو اللہ
آئی ہی اسیطرح احیاء العلوم مین ہی اور اگلی علما سی بہی یہی منقول ہی اور او عاجل امری مین لفظ او کا حافظ ابن
حجر نی شک راوی کا لکہا ہی یعنی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری فرمایا یا ان تینون لفظون کی عوض عاجل امری
و آجلہ فرمایا یہہ کام یعنی جو کہ پیش رکہتا ہون اور متردد ہون کرنی نکرنی اوسکی مین مثل سفر وغیرہ کی اور جائز ہے
کہ ہذا الامر کہکر حاجت اپنی ذکر کری دلسی یا زبان سی واللہ اعلم کذا ذکرا الفخر اور ایک روایت مین بعد ذکر کرنی ابتدا
دعا کی بدلی اللہم ان کنت تعلم آخر تک کی یون آیا ہی اِنْ کَانَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَادِیْ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کَانَ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَادِیْ
وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَیْرَ وَرَضِّنِیْ بِہٖ حب
مص یعنی اگر ہووی یہہ کام بہتر دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین
پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور آسان کر اوسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اوسمین اور اگر
ہووی یہہ کام برا دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس
پہیر اوسکو مجہسی اور پہیر مجہکو اوس سی اور حکم کر اور مہیا کر میری لئی بہلائی اور راضی کر مجکو ساتہہ
اوسکی نقل کیے یہہ ابن حبان ابن ابی شیبہ نی اور ایک روایت مین بعد انکان کی یون آیا ہے
خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَخَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَبَارِکْ
لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کَانَ غَیْرُ ذٰلِکَ خَیْرًا لِّیْ فَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کَانَ وَرَضِّنِیْ بِقَدَرِکَ
حب یعنی اگر ہووی یہہ کام اچہا میری لئی دین میری مین اور اچہا میری لئی زندگانی میری مین اور اچہا
میری لئی انجام کار میری مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اوسمین اور جو ہووے
سوا اسکی بہتر میری لئی پس حکم کر میری لئی بہلائی کو جہان کہین کہ ہو اور راضی کر مجکو ساتہہ تقدیر اپنی کے

نقل کیا ہیہ ابن حبان نی اور اور ایک روایت مین یون ہی خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَۃِ
اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ وَاِنْ کَانَ کَذَا وَکَذَا لِلْاَمْرِ الَّذِیْ یُرِیْدُ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ
وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ ثُمَّ اقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ اَیْنَمَا کَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ حب ۔ اگر ہووی یہہ کام بہتر میری لئی دین میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار
میری مین پس حکم کر اوسکو میری لئی اور آسان کر اوسکو میری لئی اور اگر ہووی ایسا اور ایسا اشارہ
کری یعنی ساتھہ لفظ کذا وکذا کی واسطی اوس کام کی کہ ارادہ رکہتا ہی برا میری لئی دین میری مین اور
زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس پہیر اوسکو مجہسی پہر حکم کر میری لئی بہلائی کو جہان ہووے
نہین ہی بچاؤ گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کیا ہیہ ابن حبان نی اور ایک
روایت مین بعد اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ کے یون آیا ہی وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّہُمَا
بِیَدِکَ لَا یَمْلِکُہُمَا اَحَدٌ سِوَاکَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰہُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ یُرِیْدُہٗ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَفِیْ
دُنْیَایَ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَوَفِّقْہُ وَسَہِّلْہُ وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ خَیْرًا لِّیْ فَوَفِّقْنِیْ
لِلْخَیْرِ حَیْثُ کَانَ ۔ مر ۔ اور مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی فضل تیری سی اور رحمت تیری سی پس
تحقیق فضل اور رحمت بیچ ہاتہہ قدرت تیری کی ہین کہ نہین مالک ہی اون دونون کا کوئی سوا تیری پس تحقیق
تو جانتا ہی اور نہین جانتا ہون مین اور قدرت رکہتا ہی تو اور نہین قدرت رکہتا مین اور تو بہت جاننے
والا ہی غیب کی باتون کا یا اللہ اگر ہووی یہہ کام ایسا کام کہ ارادہ رکہتا ہی اوسکا استخارہ کرنی والا
بہتر میری لئی دین میری مین اور دنیا میری مین اور انجام کار میری مین پس توفیق دی اوسکی اور آسان
کر اوسکو اور جو ہووی سوا اسکے بہتر میری لئی پس توفیق دی مجکو واسطی خیر کی جہان ہووی نقل کی
یہہ بزار نی فَاِنْ کَانَ زَوَاجًا فَلْیَکْتُمِ الْخِطْبَۃَ ثُمَّ لِیَتَوَضَّأْ فَیُحْسِنْ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ

مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللّٰهَ وَيُمَجِّدْهُ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ

وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ فِيْ فُلَانَةَ وَيُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا لِّيْ فِيْ

دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِّنْهَا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَاٰخِرَتِيْ

فَاقْدُرْهَا لِيْ حب مس پہر جو ہووی وہ کام یعنی جسکی لئی استخارہ کرتا ہی نکاح پس چاہئی کہ پوشیدہ

کری منگنی پہر وضو کری پس اچہا کری وضو اپنا پہر نماز پڑہی جس قدر مقدر کی ہی خدا نی اوسکی لئی پہر چاہئی

کہ تعریف کری خدا تعالی کی اور بزرگی سی یاد کری اوسکو پہر کہی یا اللہ تحقیق تو قادر ہی اور نہین قادر

ہوں مین اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننی والا ہی غیب کی باتون کا پس جو جانتا

ہی تو کہ تحقیق بیچ فلانی عورت کی اور ذکر کری اوسکو ساتہہ نام اوسکی یعنی بجای فلانہ

کی نام اوس عورت کا لی کہ جس سی نکاح کا ارادہ رکہتا ہی بہلائی ہی میری لئی دین میری مین اور دنیا

میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور جو ہووی سوا اس عورت کی

بہتر اس سی میری لئی دین میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اوسکو میری لئی نقل کی یہہ ابن حبان

حاکم نی **ف** جسقدر مقدر کی ہی یعنی جسقدر ہو سکی پڑہی کہ ادنی اوسکی دو رکعت ہین پہلی رکعت مین بعد

الحمد کی قل یا پڑہی اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعضون نی کہا پہلی رکعت مین پڑہی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ

وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ

ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اور دوسری مین وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ

تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى

وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور اس حدیث مین دوسری جای جو لفظ دنیای کا نفرمایا تو شاید

اشارہ ہی اسپہ کہ دین والی دنیا والی پر بہتر ہی یعنی جو عورت تقوی والی اور باعث ہوا امور دین پر

افضل ہی اوسپر کہ خوبصورت ہو اور تقوی نرکہتی ہو کذا ذکر العلی والفخر من سعادۃ ابن آدم

اَستخارتہ اللہ وَمِن شقوتہِ ترکہ استخارۃ اللہ *مس ت* نیکبختی بنی آدم کیسی ہی خیرت
چاہنی اوسکی خداتعالی سی اور بدبختی بنی آدم کیسی ہی چھوڑنا اوسکا استخارہ کو خداتعالی سی
نقل کیے یہہ حاکم ترمذی نی ف معنی استخارہ کی طلب خیرت کی ہین اللہ تعالی سی جسطرح کہ حدیث
مین گذری اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو دعاء استخارہ
کی تعلیم کرتی جیسی کہ تعلیم کرتی سورۃ قرآن کی اور روایت ہی جامع الاصول مین کہ ہرگز زیانکار نہوا
وہ شخص کہ جسنی استخارہ کیا خداتعالی سی اور ندامت نہ اوٹھائی جسنی کہ مشورہ کیا اور فقیر نہو
جسنی کہ میانہ روی کی معیشت مین اور حضرت انس سی روایت ہی کہ فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ ای انس جو قصد کری تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سی اوسکی لئی سات بار پھر دیکھہ جو کچھہ
کہ تیری دل مین القا ہو اوسپر جرأت کر کہ وہی بہتر ہی اور استخارہ مختصر ایک روایت مین یہہ آیا ہی اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ
وَاخْتَرْ لِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ یعنی ای اللہ پسند کر میری لئی اور اختیار کر میری لئی یعنی جو مناسب
جانی تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کی کذا ذکر الفخر وَاِنْ تَوَلّٰی عَقْدَ فَخُطْبَتُہٗ اَنِ الْحَمْدُ
لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا
مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ
الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا
اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا
قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ الاٰیۃ *عہ مس عو* اور جو متولی ہووی نکاح باندہنی کا یعنی جو
نکاح کیسیکا باندہی پس خطبہ اوسکا یہہ ہی کہ سب تعریف اللہ کی لئی ہی تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور مدد چاہتی

ہین ہم اوس سی اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ خدا کی برائیون نفسون اپنی کی سی
اور برائیون عملون اپنی کی سی جسکو راہ دکہاوی خدا پس نہین کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو اور گمراہ کری جسکو
وہ پس نہین کوئی راہ دکہانی والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک
اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ای لوگو ڈرو پروردگار اپنی سی
جسنی پیدا کیا تمکو ایک جان سی یعنی حضرت آدم علیہ السلام سی اور پیدا کیا اوس سی جوڑا اوسکا یعنی حضرت حوا
اور پہیلائی دونو سی مرد بہت اور عورتین اور ڈرو خدا سی جسکی نام سی مانگتی ہو آپس مین اور ڈرو قرابت یعنی ناتا
کاٹنی سی پرہیز کرو اور آپسمین محبت رکہو تحقیق اللہ ہی نگہبان تمہارا یعنی سب باتون اور احوال پر مطلع ہی ای وہ
لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اور تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پر
قائم رہو ای وہ لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور کہو بات استوار یعنی جو ٹہیٹہ نہ بولا کرو سنوار دیگا خدا
واسطی تمہاری عمل تمہاری بڑہی ساری آیت نقل کی یہہ چارون نی اور حاکم اور ابو عوانہ نی ف باقی آیت
اخیر کی یون ہی وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنی اور بخشیگا اللہ تمہاری لیے
گناہ تمہاری اور جو کوئی کہا مانیگا اللہ تعالی کا اور رسول اوسکیکا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا مراد کو پہونچنا بڑا
پس یہہ آیتین پڑہ کر ایجاب و قبول کری یعنی دولہا سی یون کہی کہ فلانی عورت نی بدلی اتنی روپون کی نفس اپنا
تیری نذر کی اور زوجیت مین دیا تو نی قبول کیا وہ کہی قبول کیا مینی پس اس ایجاب و قبول کو سننا دو گواہون
کا بہی شرط ہی بغیر گواہون کی نکاح درست نہین ہوتی کا اور آیت مین جو فرمایا جسکی نام سی مانگتی ہو آپسمین
یعنی ایک دوسری سی اوسکی نام پاک کا وسیلہ کرکر مانگتا ہی اور ایک دوسری کو قسم دیتا ہی اوسکی نام بزرگ کی
اور ایک روایت مین بعد لفظ و رسولہ کی شہادتین مین ہی اتقدر زیادہ ہی ارسلہ بالحق بشیرا
وَنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَاِنَّہٗ
لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا ف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ خدا کی ہین اور رسول ہین بہیجا

بھیجا اونکو ساتھہ حق کی حال یہہ کہ خوشخبری دینی والی ہین اور ڈرانی والی بھیجا اونکو آگی قیامت کی یعنی متصل
اوس سی جو شخص پیروی کری خدایتعالی کی اور رسول اوسکی کی پس تحقیق اوسنی راہ سیدہی پائی اور جو کوئی
نافرمانی کری اللہ اور رسول کے پس تحقیق وہ نہین نقصان پہنچاتا ہی مگر جان اپنی کو اور نہین نقصان
پہنچاتا ہی خدایتعالی کو کچہہ نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور ایک روایت مین بعد پہلی دعا کی یہہ دعا پڑہنی آئی ہی و
نسال اللہ ان یجعلنا ممن یطیعہ ویطیع رسولہ ویتبع رضوانہ ویجتنب سخطہ
فانما نحن بہ ولہ * مو د * اور مانگتی ہین ہم اللہ سی یہہ کہ کری ہمکو اون لوگون مین سی کہ اطاعت کرتی
ہین اللہ کی اور اطاعت کرتی ہین رسول اوسکی کے اور پیروی کرتی ہین خوشنودی اوسکیکی اور بچتی ہین غضب
اوسکیسی یعنی اون چیزون سی کہ سبب غصہ کی ہون پس سوا اسکے نہین کہ ہم ساتھہ اوسکی ایمان لائی اور واسطے
اوسکی مطیع ہین نقل کی یہہ موقوفا ابو داؤد نی ویقول لمن تزوج بارک اللہ لک * خ
مد * اور کہی واسطی اوس شخص کے نکاح کری برکت دی اللہ تعالی تیری لئی یعنی اولاد پیدا ہو نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی وبارک اللہ علیک وجمع بینکما فی خیر * عہ حب مس * اور برکت اوتاری
اللہ اوپر تیری اور جمع کری اور اتفاق دی درمیان تمہاری بیچ بھلائی کی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان
حاکم نی او فبارک اللہ علیک * خ مت س * یا کہی پس برکت اوتاری اللہ اوپر تیری نقل کی
یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نی ولما زوج صلی اللہ علیہ وسلم علیا فاطمۃ دخل البیت
فقال لفاطمۃ ایتنی بماء فقامت الی قعب فی البیت فاتت فیہ بماء فاخذہ و
مج فیہ ثم قال لہا تقدمی فتقدمت فنضح بین ثدییہا وعلی راسہا
وقال اللہم انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ثم قال لہا ادبری
فادبرت فصب بین کتفیہا وقال اللہم انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان
الرجیم ثم قال ائتونی بماء قال علی رض فعلمت الذی یرید فقمت فملأت القعب ماء

وَاتِیَتُهُ بِهٖ فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمِیْ فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَیْنَ ثَدْیَیْهَا وَرَأْسِهَا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ثُمَّ قَالَ اَدْبِرِیْ فَاَدْبَرَتْ فَصَبَّ بَیْنَ کَتِفَیْهَا

وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ثُمَّ قَالَ اُدْخُلْ بِاَهْلِکَ

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَکَةِ ﴿حب﴾ اور جب نکاح باندہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کا ساتھہ حضرت فاطمہ کے

کی داخل ہوئی حضرت علی کی گھر مین پس فرمایا حضرت فاطمہ کو لا میری پاس پانی پس کہڑی ہوئین حضرت فاطمہ طرف

پیالہ کی کہ گھر مین تہا پس لائین وہ اوسمین پانی پس لیا پیالہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کلی ڈالی

اوسمین پہر فرمایا حضرت فاطمہ کو آگی آ پس آگے آئین پس چہڑکا پانی درمیان سینہ اونکی کی اور سر اونکے کے

اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اسکی کو شیطان راندے ہوئی سی پہر فرمایا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو پیٹ پہیر پس پیٹ پہیری اونہون نے پس ڈالا پانی درمیان دونو

مونڈہون اونکی کی اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اسکی کو شیطان

راندے ہوئی سی پہر فرمایا لاؤ تم میرے پاس پانی کہا حضرت علی نے پس جانا مینے جو کچہ ارادہ رکہتے ہین

حضرت یعنی سمجہا کہ میری ساتھہ بہی وہی طور کرینگے جو اونکی ساتھہ کیا پس کہڑا ہوا مین پس بہر لایا مینے پیالہ پانی

سی اور لایا مین پیالہ حضرت کی پاس پس لیا اوسکو اور کلی ڈالی اوسمین پہر فرمایا آگی آ پس ڈالا پانی

سر میری پر اور آگی میری یعنی سینہ پر پہر کہا یا اللہ تحقیق مین پناہ تیری مین دیتا ہون اسکو اور اولاد

اسکی کو شیطان راندے ہوئی سی پہر فرمایا پیٹ پہیر پس پیٹ پہیری مینے پس ڈالا پانی درمیان

دونون مونڈہون میری کی اور فرمایا یا اللہ تحقیق مین پناہ تیری مین دیتا ہون اسکو اور اولاد اسکی کو شیطان

راندے ہوئی سی پہر فرمایا حضرت علی کو داخل ہو ساتھہ اہل اپنی کی ساتھہ نام خدا کی اور برکت کی نقل کیا ہے

ابن حبان نے ﴿ف﴾ خطبہ نکاح حضرت فاطمہ رض کا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا اور ایجاب و قبول کیا

اور مہر حضرت فاطمہ رض کا چارسو مثقال چاندی کا ہوا کہ یہانکی حساب سی ایک سو چالیس روپئے ہوتی ہین اور مہر حضرت

بیبیون کا سوا ام حبیبہ کی اور مہر حضرت کی او بیٹیون کا بہی قریب اسی مقدار کی ہوتا ہی یعنی کچہہ کم ایک سو چالیس اور مہر ام حبیبہ کا چار سو دینا ر سونی کا تہا کذا ذکر الفخر والشیخ رفیع الدین رح وَاِذَا دَخَلَ بِاَهْلِهٖ اَوِ اشْتَرٰی رَقِیْقًا فَلْیَاخُذْ بِنَاصِیَتِهَا * د س ص * اور جب آوی کوئی نبی اپنی کی پاس یعنی پہلی مرتبہ مرد عورت ایکجا جمع ہووین یا خریدی بردہ لیس چاہئی کہ پکڑی بال پیشانی اوسکیکی نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابویعلی نی ف گویا یہہ اشارہ ہی اپنی قبضہ اور تصرف میں داخل کرنی کا اور ایک روایت مین ہی کہ بعد پکڑنی کی یہہ دعا پڑہی ثم لیقل اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ * د ق س ص مس * پہر کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی اسکی اور بہلائی اوس چیز کی کہ پیدا کیا تونی اوسکو اوس پر یعنی اعمال اور افعال اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کیا تونی اسکو اوپر اوسکی نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن ماجہ نسائی ابویعلی حاکم نی وَكَذَا فِي الدَّابَّةِ وَيَاْخُذُ بِذِرْوَةِ سَنَامِ الْبَعِيْرِ * د س ص * اور اسیطرح کری بیچ چارپایی کے اگر گہوڑا وغیرہ خریدی بال پیشانی کی پکڑ کر پہلی دعا پڑہی اور پکڑی بلندی کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابویعلی نی ف یعنی جو اونٹ خریدی بجائی بال پیشانی کی بلندی کوہان کی پکڑ کر وہ دعا پڑہی وَكَانَ اِذَا اشْتَرٰی مَمْلُوْكًا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيْلَ الْعُمُرِ كَثِيْرَ الرِّزْقِ * مو مص * اور تہی ابن مسعود جسوقت کہ خریدتی تہی غلام کہتی تہی یا اللہ برکت دی میری لیے اسمین اور کر اسکو بڑی عمر والا بہت رزق والا نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف اور کثیر الرزق کی دوسری معنی یہہ ہین کہ اوسکو سبب زیادتی رزق کا کر کہ خوب کماوی کذا ذکر الفخر وَاِذَا اَرَادَ الْجِمَاعَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا * ع * اور جب ارادہ کری کوئی جماع کا کہی ساتہہ نام خدا کی یہہ کام کرتا ہون مین یا اللہ دور رکہہ

ہمکو شیطان سی اور دور رکہہ شیطان کو اوس چیز سی کہ نصیب کری تو ہمکو یعنی اولاد نقل کیے یہہ صحاح

مین **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی وقت صحبت کی یہہ دعا پڑہی پہر اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان

اوسکو نہین ضرر کرنی کا کبہی یعنی نہین مسلط ہونی کا اوسکی دین پر اور نہین ظاہر ہونی کی مضرت اوسکی

اوسکی حق مین کذا ذکر العینی فَاِذَا اَنْزَلَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا

مو مص پہر پس جب منزل ہووی کہی یا اللہ نکر واسطی شیطان کے بیچ اوس چیز کی کہ نصیب کیے تو نی

مجکو حصہ نقل کیے یہہ مو قعر ابن ابی شیبہ نی وَاَنْ اُتِيَ بِمَوْلُوْدٍ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِهٖ حِيْنَ وِلَادَتِهٖ پ د

ف ہو اور اگر پیدا ہووی بچہ اذان دی کان اوسکی مین وقت پیدا ہونی اوسکی کی نقل کیے یہہ ابو داود

ترمذی نی **ف** مستحب ہی کہ داہنی کان مین اذان کہی اور بائین مین تکبیر چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

نی روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسکی ہان بچہ پیدا ہووی پس اذان کہی داہنی کان مین

اور تکبیر بائین کان مین کہ اوسکو ضرر نہین کرنی کے ام الصبیان یعنی مرگی اور اذان کہنی سنت ہی وقت

پیدا ہونی کی اور جامع الاصول مین رزین کی کتاب سی نقل کیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ اخلاص

بیچ کان حضرت حسن ابن علی کی جب پیدا ہوئی اور تحنیک کی اور علما نی کہا ہی مستحب ہی کہ بچی کی کان مین

کہی اِنِّيْ اُعِيْذُكَ وَذُرِّيَّتَكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کذا قال الفخر وَوَضَعَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا

لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ خ م ہو اور رکہی اوسکو اپنی گود مین اور تحنیک کری اوسکو ساتہہ کہجور کی اور دعا کری

اوسکی لئی اور دعا برکت کی کری اوسپر یعنی بارک اللہ علیک یا علیہ کہی نقل کیے بخاری مسلم نی **ف**

تحنیک اسکو کہتی ہین کہ کہجور یا اور مٹہاس چبا کر لڑکی کی تالو مین لگاوی پس تحنیک ساتہہ کہجور کی سنت ہے

وقت پیدا ہونی کی اور اگر کہجور نہ ملی اور کچہہ میٹہی چیز لگا دی اور مستحب ہی کہ لگانی والا نیکبخت ہو کذا ذکر الفخر

وَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ ت

اور حکم کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ نام رکہنی بچے کی ساتوین دن یعنی پیدا ہونی اوسکی سی اور ساتہہ دور کرنی

ایذا دینی والی چیز کی اوس سی اور حکم کیا ساتہہ عقیقہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ساتہہ دور کرنی
چیز ایذا دینی والی کی یعنی سر منڈاوی اور نہلاوی کہ میل وغیرہ جو وقت پیدا ہونی کی لگ رہی ہی ساتوین
دن اوس سی دور ہو وی اور عقیقہ بہی کری ساتوین دن کہ سنت ہی امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک
اور نزدیک امام اعظم کی مستحب یا مباح ہی اور شرط عقیقہ کی قربانی کیسی ہی اور مستحب ہی کہ لڑکی
کی لئی دو بکری کری اور لڑکی کی لئی ایک اور بہتر یہہ ہی کہ ہڈی نہ توڑی بند کی جگہہ سی کاٹ کر پکاوی
اور مستحب ہی کہ تہوڑا گوشت شیرین ہی پکاوی اور مختار ہی کہ تقسیم کری اوسکو یا گہرمین پکا کر اپنی اہل کو کہلاوی
کذا ذکر الفخر والنبی ﷺ و تعویذ الطفل اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ
لَّامَّۃٍ خ عہ ر ٭ اور تعویذ لڑکی کا یہہ ہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ کلمون پوری خدا کی برائی سی شیطان کیسی اور
کاٹنی والی زہریلی کیسی یعنی جسکی کاٹنی سی مرجاوی اور برائی سی ہر نظر لگجانی والی کیسی نقل کی یہہ بخاری اور چارون نی اور بزار نی
ف پڑہ کر دم کرین یا گلی مین لکہہ کر ڈالین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کو ان کلمات کر رقیہ یعنی منتر
کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ باپ تمہاری یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام تعویذ کرتی تہی ان کلمات کی ساتہہ حضرت
اسمعیل اور حضرت اسحق علیہما السلام کو کذا ذکر الفخر وَاِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ فَلْیُعَلِّمْہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ ٭ سنی ٭ اور جب بولنی لگی لڑکا پس چاہئی کہ سکہاوی اوسکو لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ ابن سنی نی
ف شرعۃ الاسلام مین لکہا ہی کہ جب بولنی لگی لڑکا اول اوسکو کلمہ توحید سکہاوی بعد اوسکی یہہ
آیت سکہاوی فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ کذا ذکر الفخر وَکَانَ اِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ
مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَہٗ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا اَلْآیَۃَ ٭ ی ٭ اور تہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بولنی لگتا کوئی لڑکا اولاد عبد المطلب کی سی سکہاتی تہی اوسکو یہہ آیت اور کہہ
کہ سب تعریف واسطی خدا کی ہی جسنی نہین پکڑا بیٹا ساری آیت نقل کی یہہ ابن سنی نی **ف** باقی آیت
یہہ ہی وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا یعنی اور نہین ہی واسطی اوسکی کوئی شریک بادشاہت

ہین اور نہین ہی اوسکی لیی دوست بجا لانی والا ذلت سی اور برائی بیان کرو اوسکی برائی بیان کرنا ضرر کا
عَلَى الصَّلوٰةِ لِسَبْعٍ وَاعْزِلُوْا فِرَاشَهٗ لِسِتٍّ وَزَوِّجُوْهُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ
بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً ٭ ہی مارو تم فرزند کو اوپر چھوڑنی نماز کی وقت پہنچنی
کی سات برس کی عمر کو یعنی عادت ہووی نماز کی اور جدا کرو بچھونا اوسکا یعنی ماں سی اور ہمشیرہ سی اور اور قرابتیوں
سی کہ ایک بچھونی پر نہ سویا کرین وقت پہنچنے کے نو برس کی عمر کو اور نکاح کرو اوسکا وقت پہنچنی ستران
برس کے عمر کو پس جب کری یہہ یعنی جب یہہ طریق مذکور بجا لاوی پس چاہیی کہ بٹھاوی فرزند کو آگی اپنی پھر کہی
نہ گردانی تجکو اللہ مجپر فتنہ اور موجب آزمایش اور گمراہی کا نقل کی یہہ ابن سنی نے **ف** یہہ اشارہ ہے
آیت کریمہ پر اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ یعنی مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہین پس اسی لیے دعا کی کہ باعث فتنہ کا
نہ کر بلکہ نیکبخت اور مطیع اپنا کر اور انکی سبب سی ہم گنہگار نہ ہووین وَاِنْ كَانَ سَفَرًا صَافَحَ وَقَالَ
اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ ٭ س دت مس حب ٭
اور اگر ہووی کوئی سفر کرنی والا مصافحہ کری مقیم اور کہی سونپتا ہون مین اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور
آخری عمل تیری یعنی خاتمہ بخیر ہو نقل کے یہہ نسائی ابوداؤد و ترمذی حاکم ابن حبان نی **ف** مراد امانت
سی مال ہی یا اہل اور اولاد یا تمام امور دنیوی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی وَاَقْرَأُ
عَلَيْكَ السَّلَامَ ٭ سی ٭ اور کہتا ہون تجپر سلام یعنی دعا کرتا ہون سلامتی دنیا اور آخرت کی نقل
کی یہہ نسائی نی وَيَقُوْلُ لِمَنْ يُّوَدِّعُهٗ اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَخِيْبُ
اَوْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ ٭ ی طب ٭ اور کہی مسافر اوس شخص کو کہ رخصت کرتا ہی سونپتا ہون مین
تجھی یا کہی سونپتا ہون مین تمکو یعنی اگر ایک ہو پہلا لفظ کہی اور اگر کئی ہون دوسرا لفظ کہی اوس خدا کو
کہ سلامت رہتی ہین یا نہین ضایع ہوتی ہین امانتین پاس اوسکی یعنی ایک روایت مین بجای لا تخیب
کی لا تضیع آیا ہی نقل کے یہہ ابن سنی اور طبرانی نی کتاب الدعا مین وَمَنْ قَالَ لَهٗ اُرِيْدُ السَّفَرَ

فَاَوْصِنِيْ قَالَ لَهُ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَاِذَا وَلّٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ
الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ ت س ق ٭ اور جو کوئی کہی مقیم کو کہ ارادہ رکہتا ہون مین سفر کا
پس نصیحت کر مجکو کہی مقیم اوسکو لازم کرانی پر تقوی خدا کا یعنی شرک اور گناہ نکرنا کہ عذاب خدا کی سی بچی تو اور لازم کر
اللہ اکبر کہنا ہر بلندی پس جب پیٹ پہیری مسافر کہی مقیم یا اللہ لپیٹ اسکی لئی درازی راہ کی یعنی قریب کر
اور آسان کر اسپر مشقت سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نی زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ
وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ ٭ ت مس ٭ جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَ
وَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ ٭ ر ط ٭ توشہ دی تجکو اللہ پرہیزگاری اور بخشی گناہ تیری اور آسان
کری تیری لئی بہلائی یعنی توفیق دنیا اور آخرت کی بہلائی کے دی جہان کہ ہووی تو نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی
اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہی کری اللہ تقوی کو توشہ تیرا اور بخشی گناہ تیری اور پیش لاوی تیری
لئی بہلائی جہان کہ متوجہ ہووی تو نقل کے یہہ بزار و طبرانی نی ف ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس حاضر ہوا اور عرض کے کہ یا رسول اللہ مین سفر کیا چاہتا ہون پس توشہ دو مجکو یعنی دعا کرو کہ
برکت اوسکی بجائی توشہ سفر کی ہو یا مراد توشہ متعارف ہو یعنی خرچ راہ پس آنحضرت نی فرمایا زودک اللہ
التقوی یعنی تقوی خرچ راہ آخرت کا ہی نصیب کری تجکو اللہ تقوی اوسنی عرض کیا زیادہ کیجئی پہر فرمایا
غفر ذنبک پہر عرض کیا اوسنی زیادہ کیجئی ماباپ میری فدا تیری ہووین فرمایا ۔ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا
كُنْتَ كَذَا ذَكَرَ الْحِصْنُ وَاِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ
مَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا
تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا ٭ م عه ٭ اور جب امیر کرتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بڑی
لشکر پر یا چہوٹی لشکر پر نصیحت کرتی تہی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی کی ساتہہ تقوی خدا کی اور نصیحت کرتی تہی اوسکو
بیچ حق ہمراہیون اوسکی مسلمانون سی ساتہہ بہلائی کرنیکی یعنی شفقت اور مہربانی ان پر کہنا پہر فرماتی

ہتی قصد کرو جہاد کا ساتہہ نام خدا کی اور نہ خیانت کرنا تم غنیمت مین اور نہ عہد توڑنا تم اور نہ مثلہ کرنا تم یعنی ناک کان وغیرہ کافرون کی نہ کاٹنا اور نہ مارنا تم لڑکون کو نقل کیے یہہ مسلم اور چارون نے اور ایک روایت مین یون آیا ہی انطلقوا بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ولا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا ولا صغیرا ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین ٭ یعنی جاؤ تم برکت ڈہونڈتی ہوئی ساتہہ نام خدا کی اور مدد چاہتی ہوئی ساتہہ خدا کی اور ثابت رہنی والی اوپر دین رسول خدا کی اور نہ مارنا تم شیخ فانی کو اور نہ دودہ پیتی لڑکی کو اور نہ عورت کو اور نہ خیانت کرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم لوٹون اپنی کو اور درست کرو معاملت آپسکی اور احسان کرنا تم تحقیق خدا تعالی دوست رکہتا ہی نیک کارون کو نقل کیے یہہ ابوداؤد نی ف نہ مارنا شیخ فانی کو کہ قوت لڑائی کی نہ رکہتا ہو اور صلاح وتدبیر بتانی والا نہو اور جو تدبیر وغیرہ مین شریک ہو مار ڈالی اور نہ عورت کو مگر جو عورت لڑنی والی یا فتنہ انگیز ہو جائز ہی مارنا اوسکا ایسا ہی حال ہی چہوٹی لڑکی کا جو اولاد سردار سی ہو اور احسان کرنا یعنی نیکی کرنا تم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہو کہ نیکی اوس سی لائق اوسکی کرو جیسیکہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب قتل کرو اچہی طرح قتل کرو پس اوسکی حق مین یہی احسان ہوگا اور جمع کرنا لوٹون کو اور تصرف نکرنا اوسمین مگر جو چیز کہانی پینی کی قسم سی ہو کہ رہنی سی بگڑ جائیگی اور حاجت اوسکی رکہتا ہو مضائقہ نہین حرج مین لاوی کذا ذکرہ الفخر فاذا مشی معہم قال انطلقوا علی اسم اللہ اللہم اعنہم ٭ پس جب چلتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ لشکر کی یعنی رخصت کی لیئے فرماتی تہی چلو تم اعتماد کیئی ہوئی اوپر ذات خدا کی یا اللہ مدد کر انکی نقل کیے یہہ حاکم نی واذا اراد سفرا قال اللہم بک اصول وبک اسیر ٭ اور جب ارادہ کرتی کوئی سفر کا کہتی یا اللہ ساتہہ قوت تیری کے حملہ کرتا ہون مین اور ساتہہ مدد تیری کے حیلہ کرتا ہون یعنی دشمن کے مکر دفع کرنی کے لیئی اور ساتہہ مدد تیری کے چلتا ہون مین نقل کیے یہہ بزار احمد نی وان خاف من عدو او غیرہ فقراءۃ لایلف قریش

أَمَانٌ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ " ہو اور جو ڈری کوئی دشمن سے کہ آدمی ہو یا سوا اوسکی سے یعنی مثل درندہ جانوروں
کی اور بیماری کی اور قرض کے اور جلنی ڈوبنی کے اور سوا انکی سے پس پڑہنا سورۂ لایلاف کا سبب
امن کا ہی ہر برائی سے کہ پیش آئی بسبب دشمن وغیرہ کی یہہ موقوف ہی " ف یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے نہیں منقول ہی بلکہ قول ابو الحسن قزوینی رحمہ اللہ کا ہی کہ وہ اولیاء کبار سے ہیں ابو طاہر
روایت کی کہتی ہیں کہ مین ارادہ سفر کا رکہتا تہا اور ڈرتا تہا اوس سے پس ابو الحسن پاس حاضر ہو کر مینی طلب
دعا کی کے کہ اس غمسے نجات پاؤں پس ارجوذ فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کرتا ہی ڈر اور وحشت دشمن
کی طرف سی رکہتا ہی پس چاہیئی کہ لایلاف پڑہی کہ وہ امان ہی ہر برائی سے پس ابو طاہر کہتی ہیں کہ مینی
پڑہا اوسکو کوئی چیز ایذا دینی والی اب تلک مجہی پیش نہیں آئی کذا ذکرا لفخر مجرب ہی کہا مصنف نی
یہہ عمل لایلاف کا مجرب ہی فَإِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِذَا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا
قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّةً سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ
نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ د ت مس حب أمس " پس جب ارادہ
کری سوار ہونی کا رکہی رکاب مین پاؤں اوسمین کہ قائم مقام رکاب کی ہو کہی بسم اللہ پس جب بیٹہی جانور
کی پیٹ پر کہی سب تعریف ہی واسطی خدا کی پاکی ہی اوس خدا کو کہ تابعدار کیا ہمارے لئی اسکو اور نہیں
تہی ہم اسکی طاقت پانی والی اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کے البتہ رجوع کرنی والی ہیں پہر حمد
کہی تین بار اور اللہ اکبر کہی تین بار اور لا الہ الا اللہ کہی ایکبار پہر کہی یہ پاکی یاد کرتا ہوں تجکو ای اللہ
تحقیق مینی ظلم کیا نفس اپنی پر یعنی بسبب گناہ کرنیکی پس بخش مجکو پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی
مگر تو نقل کے یہہ ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن حبان احمد حاکم نی ف حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا
یہہ ہی کہ آنحضرت نی سوار ہو کر یہہ آیت وغیرہا پڑہی اور پہر ہنسی حضرت علی نی سبب اسکا پوچہا فرمایا

کہ خوش ہوتا ہی رب تیرا اپنی بندی سی اور بڑا ثواب دیتا ہی جب کہتا ہی بندہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ جانتا ہی بندہ میرا کہ کوئی گناہ اسکی نہین بخشینگا سوا میری پس حضرت علی ہی اسیطرح پڑہ کر ہنسی
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی لبی کذا فی المشکوۃ اور جملہ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ کو بہلی عبارت
سی ملگاوہی کہ سوار ہونی مین انتقال ایک جگہہ سی طرف دوسری جگہہ کی ہی اور بڑا انتقال پروردگار
جل شانہ کی طرف جاتا ہی اور سواری جگہہ خطر اور ہلاکت کی بہی ہی پس گویا اشارہ ہی کہ سوار کو چاہئی
اوس سی غافل نہووی اور مستعد واسطی ملنی خدا کی ہو کر ہشیار اور باگ کہینچ کر چلی کہ آخر کار سواری چوبی
یعنی جنازہ پر اس جہان فانی سی جاویگا اوس وقت کو نہ بہولی اور جانی کہ اسیطرح ایکروز اوس سواری پر
جاتا ہی ایسی کام نکرون کہ اوس روز روسیاہی ہو لپس اسمین اشارہ ہی کہ ہر حال مین موت کو نہ بہولا
کری کہ یاد کرنا موت کا نعمت عظمی ہی اور بڑا ثواب پاتا ہی یا اللہ ہم سبہون کو یہہ حالت نصیب
کر آمین آمین آمین رب العالمین کذا ذکر الفخر فَاِذَا اسْتَوٰی کَبَّرَ ثَلٰثًا وَقَرَأَ سُبْحَانَ الَّذِیْ
سَخَّرَ لَنَا هٰذَا الْاٰیَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ
الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ
السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ
وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رواہ مسلم ترجمہ جب
سوار ہوچکی جانور پر تکبیر کہی تین بار اور پڑہی سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ہذا ساری آیت اور کہی یا اللہ تحقیق ہم مانگتی
ہین تجہسی بیچ اس سفر اپنی کی نیکی اور پرہیزگاری اور عمل سی وہ جو خوش ہووی تو اوس سی یعنی قبول
کری اوسکو یا اللہ آسان کر ہم پر اس سفر ہماری کو اور لپیٹ یعنی دفع کر ہم سی درازی اوسکی یا اللہ تو ہی
یار یعنی نگہبان سب بلاؤن سی سفر مین اور تو خلیفہ ہی بیچ اہل کی یعنی کارساز اور نگہبان اہل عیال میری کا

بھی پھیری یا اللہ تجہسے مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ سختی مشقت سفر کیسے اور بری حالت دیکھنے کیسے یعنی بسبب نقصان دیکھنے کے اہل و مال مین غمگین ہون اور حالت بری ہو اور برائی پھرنے کیسے مال مین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اس سے بھی پناہ ہے کہ سفر سے پھر کر اہل مال مین نقصان وغیرہ دیکھون اور رنج اوٹھاؤن اور جب ارادہ پھرنے کا کرے سفر سے پڑہے یہی کلمات اور زیادہ کرے آخر اونکے مین ہم رجوع کرنے والے ہین توبہ کرنے والے ہین عبادت کرنے والے ہین پروردگار اپنے کے لئے تعریف کرنے والے ہین نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد ونسائی ترمذی

نے وَاِذَا رَكِبَ مَدَّ اِصْبَعَهٗ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ ٭ ت س ٭ اور جب سوار ہوتے اوٹہاتے انگلی اپنی یعنی اشارہ توحید کے لئے اور کہتے یا اللہ تو یار ہے سفر مین اور خلیفہ ہے اہل مین یا اللہ محفوظ رکہہ ہمکو ساتہہ حفاظت اپنی کے اور پہیر ہمکو یعنی وطن کے طرف ساتہہ سلامتی کے یا اللہ لپیٹ ہمارے لئے زمین اور آسان کر ہم پر سفر یا اللہ تجہسے مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ سختی مشقت سفر کیسے اور بری حالت پہرنے کیسے نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نے

مَا مِنْ بَعِيْرٍ اِلَّا فِيْ ذِرْوَتِهٖ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا رَكِبْتُمُوْهَا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِاَنْفُسِكُمْ فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ٭ ا ط ٭ نہین کوئی اونٹ مگر کہ بیچ بلندی کوہان اوسکی کے شیطان ہے پس یاد کرو نام خدا غالب و بزرگ کا جب کہ سوار ہو تم اوسپر جیسے کہ حکم کیا ہے تمکو خدا تعالی نے یعنی آیت سبحان الذی سخر لنا پڑہو تا شیطان دور ہووے پہر خدمت مین لاؤ اونکو واسطے نفسون اپنے کے پس تحقیق نہین سوار کرتا ہے تمکو کوئی سوای اللہ غالب اور بزرگ کی نقل کیے یہہ احمد طبرانی نے ف جیسے کہ حکم کیا تمکو خدا نے یعنی ساتہہ یاد کرنے نعمت کے اور تسبیح کے بیچ وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ساری آیت کے مضمون اوسکا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے کی تمہارے لئے کشتیون اور چارپایون سے جو کہ سوار ہوتے ہو تو کہ بیٹہو اون کی پیٹہون پر پہر یاد کرو نعمت رب اپنے کی جب بیٹہہ چکو اوسپر اور کہو تم یہ

ہی اوسی خدا کو جسنی تابعدار کیا واسطی ہماری اسکو اور نہین تھی ہم اسکی طاقت رکہنی والی اور تحقیق ہم طرف رب اپنی کے پہرنی والی ہین کذا ذکر الفخر وَيَتَعَوَّذُ فِي السَّفَرِ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ * م ت س ق * اور پناہ پکڑی بیچ سفر کی مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی اور نقصان سی پیچہی زیادتی کے یعنی اعمال صالح مین اور مال اور اولاد مین اور دعا مظلوم کیسی اور برائی دیکہنی کیسی بیچ اہل کے اور مال کے یعنی یون کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ آخر تلک نقل کیے ہیہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يَبْلُغُ خَيْرًا وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْأَرْضَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ * ص ی * یا اللہ مانگتا ہون مین تجہسی وسیلہ کہ پہونچاوے نیکی کو یعنی دنیا اور آخرت کی بہلائی کو اور مانگتا ہون بخشش تجہسی اور خوشنودی تیری بیچ ہاتہہ تیری کے بہلائی ہے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ آسان کر ہمپر سفر اور لپیٹ ہماری لئی زمین یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی نقل کی ابو یعلی ابن سنی نی ف بلاغ اور وسیلہ اوسکو کہتی ہین کہ جسکی کرنی سی آدمی مطلوب اور قرب الہی کو پہونچی مراد بندگی خدا کی ہی کہ اوسکی سبب آدمی نجات پاتا ہی اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہی کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا * ت س * یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ یار ہو تو ہمارا بیچ سفر ہماری کے اور خلیفہ رہ ہمارا بیچ اہل ہماری کے نقل کیے ہیہ ترمذی نسائی نی وَإِذَا عَلَا الثَّنِيَّةَ كَبَّرَ وَإِذَا هَبَطَ سَبَّحَ * خ د س * اور جب چڑہی پہاڑی پر اللہ اکبر کہی اور جب اوتری اوسسی سبحان اللہ کہی نقل کیے ہیہ بخاری ابو داود نسائی نی وَإِذَا أَشْرَفَ عَلَى وَادٍ هَلَّلَ وَكَبَّرَ ع اور جب گذری جنگل پر لا الہ الا اللہ

اور اللہ اکبر کہی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین وَاِنْ عَثَرَتْ بِہٖ دَابَّتُہٗ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ٭ مَنْ
مس اط ٭ اور جو گرا دی کسیکو جانور اوسکا پس چاہئی کہ کہی بسم اللہ نقل کی یہہ ابن سنی حاکم احمد طبرانی
نی ف حیوٰۃ الحیوان مین لکہا ہی کہ طبرانی نی اوسط مین حضرت انس رض سی روایت کی ہی کہ جو غلام
بالڑکا یا جانور بدخوئی رکہتا ہو اوسکی کان مین یہہ آیت پڑہی اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْہًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ کذا فی فتح المبین وَاِذَا رَکِبَ الْبَحْرَ اَمَانٌ مِّنَ الْغَرَقِ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ
مَجْرٖیہَا الْاٰیَۃَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ الْاٰیَۃَ الَّتِیْ فِی الزُّمَرِ ٭ ط ی ص ٭ اور جب
سوار ہووی کوئی دریا مین یعنی کشتی مین امان ہی ڈوبنی سی پڑہنا بسم اللہ مجریہا آخر آیت تلک کا اور وما
قدروا اللہ حق قدرہ آخر آیت تلک کا وہ جو سورہ زمر مین ہی نقل کی یہہ طبرانی ابن سنی ابو یعلی نی
ف پہلی ساری آیت یون ہی بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیہَا وَمُرْسٰہَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی ساتہہ نام خدا کی ہی چلنا
کشتی کا اور ٹہیرنا اوسکا تحقیق پروردگار میرا البتہ بخشنی والا مہربان ہی یہہ بیان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا ہی
منقول ہی کہ جب وہ چلنا کشتی کا چاہتی تہی بسم اللہ کہتی تہی چلتی تہی اور جب ٹہیرنا چاہتی بسم اللہ کہتی
ٹہیر جاتی پس اسی لئی حضرت نی اس آیت کی پڑہنی کا حکم فرمایا اور دوسری آیت ساری یون ہی وَمَا
قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ
یعنی اور نہ پہچانا کافرون نے خدا کو حق پہچاننی اوسکی کا اور زمین تمام قبضہ اوسکی مین ہوگی دن قیامت
کی اور آسمان لپٹی جاوینگی داہنی ہاتہہ اوسکی مین پاکی ہی اوسکو اور برتر ہی اوس چیز سی کہ شریک
کرتی ہین کافر کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّتُہٗ فَلْیُنَادِ اَعِیْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ ٭ رَحِمَکُمُ
اللّٰہُ ٭ مو مص ٭ اور جب بہاگ جاوی جانور کسیکا پس چاہئی کہ پکاری مدد کرو میری ای بندو خدا کی
نقل کی یہہ بزار نی ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ نی اسکی ساتہہ لفظ رحمکم اللہ کا بہی زیادہ نقل کیا ہے
لیکن موقوفا یعنی یہہ قول ابن عباس کا ہی ف مراد بندون خدا سی رجال الغیب ہین یعنی ابدال یا ملائکہ

پاسلمان حبان ابن مسعود نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہی کہ جب بہاگ جاوی جانور کسی کا
جنگل مین پس چاہیی کہ کہی یا عباد اللہ احبسوا یا عباد اللہ احبسوا یا عباد اللہ احبسوا یعنی ای بندگان
خدا روکو اسکو پس تحقیق اللہ کی بندی زمین مین ہین کہ روکتی ہین اونکو پس ایک بزرگ سی منقول ہی کہ جانور
اونکا بہاگ گیا اور وہ یہہ حدیث جانتی تہی اونہون نی یہہ کلمی کہی سو فی الحال اللہ تعالی جانور اونکا پہیر لایا
کذا ذکر العلی والفخر وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی
ط ہ اور جو چاہی مدد یعنی اللہ تعالی کی جناب سی کسی امر مین پس چاہیی کہ کہی ای بندون خدا کی مدد کرو میری ای بندون خدا کی مدد کرو میری ای
بندون خدا کی مدد کرو میری نقل کیے یہہ طبرانی نی **ف** فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب کوئی
کچہہ چیز گم کری یا چاہی مدد اور حال یہہ کہ وہ ایسی زمین مین ہو کہ کوئی انیس وہمنشین اوسکا نہین ہی پس چاہیی کہ
کہی یا عباد اللہ اعینونی پس اللہ تعالی کے بندی ہین کہ ہم نہین دیکہتی کذا ذکر العلی والفخر وقد جرب
ذلک ہ ط ہ اور تحقیق آزمایا گیا ہی یہہ امر نقل کیے یہہ طبرانی نی **ف** یہہ قول راوی کا ہی پیر شاہ نی
بعض علماء ثقات سی نقل کیا ہی کہ یہہ حدیث حسن ہے اور محتاج ہین طرف اسکی تمام مسافر اور مشائخ سی روایت کیے
گئی ہے کہ یہہ مجرب ہی اس مقدمہ مین اور نزدیک ہی ساتہہ اسکی فتح مقصود پر کذا ذکر الفخر والعلی و اذا اتی
علی مکان مرتفع قال اللہم لک الشرف علی کل شرف ولک الحمد علی کل حال ہ **آ ص ی**
اور جب چڑہی کوئی جگہہ بلند پر کہی یا اللہ واسطی تیری بزرگی ہی ہر بلندی پر یعنی قدر اور مرتبہ تیرا بلند ہی ہر بلندی
سی اور تیری لئی سب تعریف ہی ہر حال نقل کیے یہہ احمد ابو یعلی ابن سنی نی و اذا رای بلدا یرید
دخولہا قال حین یراہا اللہم رب السموات السبع وما اظللن ورب الارضین
السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین فانا نسئلک
خیر ہذہ القریۃ وخیر اہلہا ونعوذ بک من شرہا وشر اہلہا وشر ما فیہا
س حب **مس** ہ اور جب دیکہی اوس شہر کو کہ چاہتا ہی داخل ہونا اوسمین کہی جب کہ دیکہی اوسکو

یا اللہ پروردگار ساتون آسمانون کی اور اوس چیز کی کہ سایہ ڈالا ہی اونہون نی اور ای رب ساتون زمینون کے
اور اوس چیز کی کہ اوٹھایا ہی اونہون نی اور ای رب شیطانون کی اور اونکی کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نے
اونکو اور ای رب ہواؤنکی اور اوس چیز کی کہ پراگندہ کرتی ہین ہوائین پس تحقیق ہم مانگتی ہین بہلائی اس شہر کی
اور بہلائی شہر والون کے اور پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی رہنی والون اسکی کی سی اور
برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی نقل کے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف بہلائی شہر کی یہہ ہی کہ داخل
ہونا مبارک ہو یعنی سبب طاعت اور عبادت اور عافیت کا ہو اور بہلائی شہر والون کی یہہ کہ نیکبخت
ہون اور صحبت اونکی باعث بی مزگی کی نہو اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا ط
مانگتا ہون مین تجسی بہلائی شہر کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز
کیکہ اسمین ہی نقل کی یہہ طبرانی نی وَعِنْدَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَدْخُلَهَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا
وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا طس اور پڑہی وقت ارادہ داخل ہونی شہر کی
یا اللہ برکت دی واسطی ہماری شہر مین پڑہی یہہ تین بار یا اللہ نصیب کر ہمکو میوی اسکی اور دوست کر ہمکو
طرف شہر والون کے اور دوست کر نیکبخت شہر والون کو طرف ہماری نقل کے یہہ طبرانی نی اوسط
مین و اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى
يَرْتَحِلَ م ت س ق ا ط مص اور جب اوتری مسافر منزل مین پڑہی پناہ پکڑتا ہون مین
ساتہہ کلمون پوری خدا کی برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی پس تحقیق نہین ضرر کری کی پڑہنی والی کو کوئی
چیز یہان تلک کہ کوچ کری نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا
اَمْسٰى وَاَقْبَلَ اللَّيْلُ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ
فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ
وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ د س مس اور جب شام کری مسافر اور آوی رات

تو بھی ای زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ اللہ کی برائی تیری سی یعنی خسف وغیرہ سے اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی گی تجھمین یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ چلتی ہی تجھپر یعنی حیوانات اور جن وانس اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ اللہ کی برائی شیر کیسی اور اژدہای کالی کیسی اور ہر طرح کے سانپ کیسی اور بچھو کیسی اور برائی رہنی والون شہر کیسی یعنی جنات یا آدمی اور برائی جنی والی کیسی یعنی آدمی یا ابلیس اور بچی کیسی یعنی اولاد آدمی یا اولاد ابلیس نقل کیے یہہ ابو داؤد و نسائی حاکم نی وَوَقْتَ السَّحَرِ يَقُولُ

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللهِ مِنَ النَّارِ م د س عو اور پچھلی رات کہی مسافر سنی سننی والی نی تعریف کرنی میری خدا کو اور اقرار میرا ساتھہ نعمت اوسکی کی اور خوبی نعمت اوسکی پر ای رب ہمارے یار ہو یعنی مددگار ہمارا اور فضل کریم پر کہتا ہون یہہ کلام پناہ چاہتا ہوا ساتھہ خدا کی آگ سی نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد نسائی ابو عوانہ نے

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّ يَا جُبَيْرُ إِذَا خَرَجْتَ فِي سَفَرٍ أَنْ تَكُونَ أَمْثَلَ أَصْحَابِكَ هَيْئَةً وَأَكْثَرَهُمْ زَادًا اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہتا ہی تو ای جبیر کہ جب نکلی تو سفر میں یہہ کہ ہووی تو بہتر یاروں اپنی سی ہیئت مین یعنی صورت وحالمین اور بہت زیادہ اونکا ازروی توشہ کی

ف یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال وجمال والا ہو جادی تو فَقُلْتُ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَاقْرَأْ هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتِحْ كُلَّ سُورَةٍ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَاخْتِمْ قِرَاءَتَكَ بِهَا قَالَ جُبَيْرٌ وَكُنْتُ غَنِيًّا كَثِيرَ الْمَالِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فِي سَفَرٍ فَأَكُونُ أَبَذَّهُمْ هَيْئَةً وَأَقَلَّهُمْ زَادًا ابو پس عرض کیا مینی ہان فدا ہون تجہ پر ماں باپ میری فرمایا پس پڑھہ یہہ پانچ سورتین قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورت کو ساتھہ بسم اللہ کی اور ختم کر قرات اپنی ساتھہ بسم اللہ کی یعنی سب چھہ ہونگی کہا جبیر نی اور تہا مین غنی بہت مال والا

پس تہا مین کہ نکلتا تہا سفر مین پس ہو جاتا تہا بہت تباہ حال یارون سی ہیئت مین اور کمتر اونسی توشہ مین

ف یعنی باوجود کثرت مال کی ہیئت اور مفلس ہو جاتا مین بسبب ضائع ہونی مال کے اور بی برکتی کے

فما زلت منذ علمتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقرأت بهن اكون من احسنهم

هيئة واكثرهم زادا حتى ارجع من سفري ص پس ہمیشہ رہا مین جبسی کہ سیکہین مینی یہہ صورتین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور مداومت کی انکی پڑہنی کے ہوا مین بہترین اونکی سے ہیئت مین اور زیادہ

ترین اونکیسی توشہ مین یہان تلک کہ پہرتا مین سفر اپنی سی نقل کی یہہ ابو یعلی نے ما راكب يخلو في

مسيره بالله وذكره الا ردفه الله بملك ولا يخلو بشعر ونحوه الا ردفه

ط نہین کوئی سوار کہ خالی ہوا مور دنیا سی چلنی اپنی مین اور مشغول ہو دل اوسکا ساتہہ اللہ کی اور زبان ساتہہ

ذکر اوسکی کی مگر کہ پیچہی اوسکی سوار کرتا ہی اللہ تعالی فرشتہ کو اور نہین خالی ہوتا ذکر اوسکی سی اور مشغول ہوتا

ہی ساتہہ شعر کی یعنی شعر بری کی اور مانند اوسکی کے یعنی ساتہہ کلام دنیا اور بفائدہ کی مگر کہ پیچہی سوار کرتا ہی اللہ

اوسکی شیطان کو نقل کی یہہ طبرانی نی ف یعنی جو کوئی سواری کے وقت یاد خدا کی کرتا ہی اوسکی پیچہی

اللہ تعالی فرشتہ متعین کرتا ہی کہ نگہبان اور مددگار رہوتا ہی اور تعلیم نیکی کی کرتا ہی اور بدیسی باز رکہتا ہی والا شیطان

متعین ہوتا ہی اور بری راہ بتاتا ہی کذا ذکرہ الفخر وان كان في حج فاذا استوت به راحلته على

البيداء حمد الله وسبح وكبر خ اور جو ہووی مسافر سفر حج مین پس جب ٹہیری ساتہہ اوسکی

سواری اوسکی بیداپر الحمد للہ کہی اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہی نقل کی یہہ بخاری نی ف بیدا نام

ایک جگہہ بلند کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی آگی ذو الحلیفہ کی جانب مکہ کی فاذا احرم لبى لبيك اللهم

لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك

ع پس جب احرام باندہی لبیک کہی اسطرح حاضر ہون مین خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون خدمت تیری مین

حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون خدمت تیری مین تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی

لئے ہی یعنی انعام واحسان مذون پر تیری ہی جانب سے ہی اور ملک تیری ہی لئے ہی نہین کوئی شریک تیرا یہہ صحاح ستہ مین ہی
احرام مین کتنی چیزون کو حرام کرنا ہوتا ہی خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ کا تفصیل اوسکی فقہ مین دیکھئے اور قصد کرنے والے حج کیلیو
چاہئے کہ اول طہارت وغسل کرے اور کپڑے بن سئے یعنی بن بنے ہوئے بدن پر پہنے اور خوشبو بدن کو لگاوے اور دو رکعت پڑہے پہلی مین الحمد
اور قل یا اور دوسری مین الحمد وقل ہو اللہ پڑہے کہ یہہ سنت ہی پہر نیت احرام کی کرے اور اگر بدون نماز کے ہی احرام باندہے جائز ہے لیکن مکروہ
اور بعد نماز کے لبیک کہے اور بعد اوسکے سید کائنات پر درود بہیجے اور لبیک کہنے بعد نماز کے ہمارے نزدیک سنت
ہی اور فرض احرام کے دو ہین نیت اور مطلق ذکر لبیک ہو یا سوا اوسکے اور ہوا اور سوا انکے اور چیزین سنت ہین
یا مستحب اور لبیک کہنے ساری حج مین ایکبار فرض ہی اور بار بار سنت اور مستحب ہی کہ جب لبیک کہے تین بار
سے کم نہ کہے اور زبان سے کہے دل سے کہنا مفید نہین کذا ذکر الفخر لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ * مو م ع ه * حاضر ہون مین خدمت
تیری مین حاضر ہون خدمت تیری مین اور مستعد ہون طاعت پر اور بہلائی ہاتہون تیری مین ہی یعنی قبضہ قدرت
وتصرف تیری مین حاضر ہون خدمت تیری مین اور رغبت طرف تیری ہی اور عمل طرف تیری چڑہتے ہین حاضر
ہون خدمت تیری مین نقل کیے یہہ موقوفاً مسلم اور چارون نے لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ * س ق
حب مس * لبیک کہتا ہون اے معبود برحق لبیک نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَإِذَا
فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللهَ مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ * ط * اور جب فراغت
پاوے لبیک کہنے سے مانگے خدا تعالی سے بخشش اوسکی اور خوشنودی اوسکی اور مانگے اوس سے آزادی آگ سے نقل
کی یہہ طبرانی نے **ف** چنانچہ حدیث شریف مین یہہ دعا آئی ہی پڑہے بلکہ بعد لبیک کے پڑہنا اسکا سنت ہے
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مَغْفِرَتَكَ وَرِضَاكَ عَنِّي فِي دَارِ الْقَرَارِ وَأَنْ تُعْتِقَنِي مِنَ النَّارِ كذا ذكر الفخر فَإِذَا طَافَ
كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ كَبَّرَ * خ * پس جب طواف کرے جب کہ آوے رکن اسود کی پاس تکبیر کہے نقل کی یہہ بخاری نے
ف جہان فقط رکن مذکور ہوتا ہی اوس سے وہ رکن مراد ہوتا ہے جسمین حجر اسود ہی پس جب برابر آوے اوسکے

بسم اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور درود اور اللہ اکبر کہہ کر طواف شروع کری پہر جب لبیک دور ہو چکی سات
شوط کہتی ہین اسیطرح کری پس سات شوط یونہی ادا کری اور جب تکبیر کہی دونو ہاتہہ کندہی تلک اوٹہا کر ہتیلیان سامنے
حجر اسود کی کری پہر بوسہ دی اور طور بوسہ کا یہہ ہی کہ دونو ہاتہہ حجر اسود پر رکہہ کر درمیان اونکی مونہہ رکہہ کر
بوسہ دی مگر اسطرح کہ آواز نہ آوی اور جو مونہہ سی نہین دی سکتا ہی ہاتہہ لگا کر چومی جو یہہ بہی نہ ہو سکی
تو لکڑی وغیرہ لگا کر اوسی چومی یہہ موافق تصریح حدادی کی ہی اور جو یہہ بہی نہ ہو سکی دونو ہاتہون سی
اوسکی طرف اشارہ کری اور مستحب ہی کہ حجر اسود پر سجدہ کری اور بوسہ دی تین بار یونہی کری کذا ذکر
الفخر وَيَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ * د س ق حب مس * اور کہی درمیان دونو رکنون کی ای رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین نیکی
اور آخرت مین نیکی اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی نقل کے یہہ ابوداؤد نسائی ابن حبان حاکم نی ف
کعبہ کی چار کونی ہین دو کو عراقی اور شامی کہتی ہین اور دو کو رکن اسود اور رکن یمانی اور کبہی ان دونو کو بہی
رکنین یمانیین کہتی ہین یہان وہی مراد ہین یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کہ جانب جنوب کی ہین کذا ذکرہ الفخر
وَكَذٰلِكَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحِجْرِ * مو مص * اور اسیطرح یعنی ربنا پڑہی درمیان رکن اسود کی اور حجر کی
نقل کے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف حجر کہتی ہین کعبہ کی دیوار کو کہ جانب شمال کعبہ کی ہی آگی یہہ
دیوار کعبہ کی تہی اب اسکو پہی چہوڑ کر ورلیسی دیوار کعبہ کے بنائی ہی حجر بطور آدہی دائرہ کی ہی بقدر انتیس گز
کی کذا ذکرہ الفخر وَفِي الطَّوَافِ * مس * اَوْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ * مو مص * اور پڑہی طواف
مین نقل کے یہہ حاکم نی یا درمیان رکن اور مقام ابراہیم کے نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف یعنی
حاکم نی مطلق طواف مین اگلی کی دعا پڑہنی روایت کی ہی اور ابن ابی شیبہ نی خاص درمیان رکن اسود اور
مقام ابراہیم کی اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ * مس
مو مص * یعنی یا اللہ قناعت دی مجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ نصیب کی تونی مجکو اور برکت دی میری لئے اوسمین اور خلیفہ ہو

نگہبان اوپر ہر چیز میری کی کہ غائب ہی ساتھ پہلا اسکی نقل کی یہہ حاکم نی اور موقوفا ابن ابی شیبہ نی لا اله
الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير * موضح
نہین کوئی معبود مگر خدا ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا واسطی اوسکی پادشاہت ہی اور اوسکی لئی تعریف
ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی ف یعنی ایک روایت ابن ابی شیبہ کی مین
یہہ کلمہ پہلی دعا کی ساتھہ زیادہ ہی فاذا فرغ من الطواف تقدم الى مقام ابراهيم فقرأ
واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى وجعل المقام بينه وبين البيت وصلى ركعتين
فى الاولى قل يا ايها الكافرون وفى الثانية قل هو الله احد * پس جب فراغت
پاوی طواف سی آوی طرف مقام ابراہیم کے پس پڑہی یہہ آیت اور پکڑو مقام ابراہیم کو جای نماز
اور کری مقام ابراہیم کو درمیان اپنی اور درمیان کعبی کے اور پڑہی دو رکعت پڑہی پہلی رکعت مین
قل یا اور دوسری مین قل ہو الله ف مقام ابراہیم ایک پتہر ہی کہ حضرت ابراہیمؑ نی اوسپر
کہڑی ہوکر لوگون کو بحسب حکم الہی کے حج کی لئی پکارا تہا چنانچہ وہ حکم بیچ آیت واذن فى الناس بالحج
کی مذکور ہی یعنی اعلام کر لوگون مین ساتھہ حج کی اوسپر نشان قدمون حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی
اب سامنی کعبی کے ایک حجری مین ہی پس اوسکی پیچھی کھڑا ہوکر دوگانہ پڑہی کہ وہ اسکی اور کعبی کے بیچ مین ہو جاوی
یہہ دو رکعت ہر طواف کی بعد واجب ہین خواہ طواف نفل ہو یا فرض یا واجب اور یہہ جگہہ اس نماز کی لئی
بیان ہوئی افضل ہی اگر اور جای بہی پڑہی جائز ہی کذا ذکر الفخر ثم يرجع الى الركن فيستلمه ثم
يخرج من الباب الى الصفا * پہر پہری طرف رکن کی یعنی حجر اسود کی پس چومی اوسکو یعنی دوبارہ
یا ہاتہ وغیرہ سی چہوئی پہر نکلی دروازہ مسجد کیسی یعنی باب الصفا سی طرف صفا کے ف سنت یہہ ہی
کہ فی الفور بقصد سعی کے صفا کی طرف نکلی بلا عذر تاخیر کرنی بری ہی اور عذر سی یا استراحت کی لئی واسطی دور کرنی
ماندگی کی اگر تاخیر کری مضایقہ نہین کذا ذکر الفخر فاذا دنى منه قرأ ان الصفا والمروة من شعائر الله ابدأ

بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ فَيَرْقَى الصَّفَا حَتّٰى يَرَى الْبَيْتَ * پس جب قریب ہووی صفا سی پڑہی یہ آیت تحقیق
صفا اور مروہ نشانیون خدا کی سی ہی پہر کہی ابتدا کرتا ہون مین یعنی سعی مین ساتہہ اوس چیز کی کہ ابتدا کی اللہ عزوجل
نی ساتہہ اوسکی یعنی ساتہہ ذکر صفا کی پہر چڑہی صفا پر یہان تلک کہ دیکہی خانہ کعبی کو **ف** اگلی مانی مین
کوٹہہ کعبی کا صفا پر سی معلوم ہوتا تہا اب بناء حرم سی چہپ گیا ہی مگر بعض جگہہ صفا پر کہیں اگر دروازہ حرم کا کہلا
ہو تو بعض جزء کعبہ کا معلوم ہوتا ہی کذا ذکرہ الفخر فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَيُوَحِّدُ اللّٰهَ وَيُكَبِّرُهٗ * پس مونہہ کری قبلہ
کی طرف پس کہی وحدانیت خدا کی اور بڑائی اوسکی **ف** یعنی لا اله الا الله الله اکبر کہی ورد ہوتا تہہ کندہی
تلک بطور دعا کی اوٹہادی کذا ذکرہ الفخر وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ
نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ * اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا
اوسیکی لیٔ بادشاہت ہی اور اوسیکی لیٔ سب تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا پورا کیا وعدہ اپنا یعنی مکہ فتح ہوا اور تقویت دین کی ہوئی اور مدد کی بندہ اپنی
کی یعنی رسولخدا کی اور شکست دی کفار کی گروہون کو تنہا **ف** یعنی غزوہ خندق مین کہ قریب بارہ ہزار
کی کفار سوای یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہو کر مدینہ پر آ چڑہی تہی اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سی رکہتی تہی
اللہ تعالی نی ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا اور یہہ کلمہ احتمال ہی کہ سوای توحید
وتکبیر کی فرماتی ہون یا یہی بیان اوس توحید وتکبیر کا ہو کذا ذکرہ العلی ثُمَّ يَدْعُوْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُ
مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * پہر دعا کری درمیان مین اسکی اور کہی مانند اسکی تین بار **ف** یعنی کلمہ
وغیرہ پڑہی اور دعا کری تین بار ثُمَّ يَنْزِلُ الْمَرْوَةَ حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى
حَتّٰى اِذَا صَعِدَ مَشٰى * پہر اوتری صفا سی اور قصد کری مروی کا یہان تلک کہ جب اوترین دونو پانو
اوسکی بیچ نشیب نالی کی دوڑی یہان تلک کہ جب چڑہی چلی اپنی چال **ف** یعنی جب بیتی نالی سی بلندی پر دوڑے

چڑہنی لگی سعی موقوف کری اور آہستہ چلی اور رہبہ یعنی بلندی اگلی زمانی مین تہی اب برابر ہی مگر بجای سعی کری نشانی بنا دی ہی اوسکو میلین اخضرین کہتی ہین پس اوسی جگہہ سی سعی کری ادای سنت کی لئی کذا ذکر الفخر

حَتّٰی اِذَا اَتَی الْمَرْوَةَ فَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا * م د س ق عو * یہان تلک کہ جب آوی مروی پر کری مروی پر جیسیکہ کیا تہا صفا پر نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ نی

ف یعنی متوجہ قبلہ کو ہوکر تکبیرات وغیرہ کہی پہر مروی سی اوترکر صفا کو جاوی اور پہلی طرح سعی کری سات بار یون نہین کری کہ صفا سی مروہ تلک ایک شوط ہوتا ہی اور مروہ سی صفا تلک دو شوط یہہ سات بار سعی کرنی واجب ہی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین یون آیا ہی وَ اِذَا رَقِیَ الصَّفَا کَبَّرَ ثَلَاثًا وَیَقُوْلُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَصْنَعُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَیَصِیْرُ مِنَ التَّکْبِیْرِ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ وَمِنَ التَّهْلِیْلِ سَبْعٌ وَیَدْعُوْ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَیَسْئَلُ اللّٰهَ ثُمَّ یَهْبِطُ فَاِذَا رَقِیَ عَلَی الْمَرْوَةِ صَنَعَ کَمَا صَنَعَ عَلَی الصَّفَا حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ سَعْیِهٖ * موطا مص * اور جب چڑہتی صفا پر تکبیر کہتی تین بار اور کہتی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی کرتی تہی یعنی تین بار تکبیر کہتی اور ایکبار کلمہ پڑہنا سات بار پس ہونگی تکبیر اکیس بار اور کلمی سات بار اور دعا کرتی درمیان اسکی یعنی درمیان اسکی کہ مذکور ہوا سات بار پڑہتی سی اور مانگی خدا تعالی سی پہر اوترتی صفا سی پس جب چڑہتی مروی پر کرتی جیسیکہ کیا تہا صفا پر یہان تلک کہ فراغت پاوی سعی اپنی سی نقل کی یہہ موقوفا موطا نی

اور ابن ابی شیبہ نی وَیَدْعُوْ عَلَی الصَّفَا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُكَ کَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ * موطا * اور دعا کرتی صفا پر یا اللہ تحقیق تو نی فرمایا ہی دعا کرو مجہسی قبول کرونگا دعا تمہاری اور تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدی کو اور تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی کہ جیسی کہ ہدایت کیا تو نی مجکو واسطی

اسلام کی نکالی تو اوسکو بھی بیان تک کہ ادا کی تو مجکو اوس سے حالمین کہ بیچ مسلمان ہون یہہ موقوفا ہوتا
مین ہے وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ * مو مص اور بیچ
درمیان صفا اور مروہ کی ای رب میری بخش اور رحم کر تو ہی غالب تر بزرگتر نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے
وَاِذَا سَارَ اِلَى عَرَفَاتٍ لَبَّى وَكَبَّرَ * مر د * اور جب چلی طرف عرفات کی لبیک کہی اور تکبیر نقل کی
یہہ مسلم ابوداود نی ف یعنی کبہی لبیک کہی راہ مین اور کبہی تکبیر لیکن علما نی لکہا ہی کہ لبیک کہنی سنت ہے
اور تکبیر کہنی جائز کذا ذکرہ الفخر وَخَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ
قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ *
ت * اور بہترین دعا کی دعا دن عرفہ کی ہی اور بہترین اوس چیز کا کہ کہا مینی اور سب انبیا نی کہ پہلی
مجہسی تہے یہہ ہی لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير نقل کیے یہہ ترمذی نے
اَكْثَرُ دُعَائِيْ وَدُعَاءِ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ بِعَرَفَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ
نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا
يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ * مص * بہت دعا میری اور دعا انبیا کی کہ پہلی مجہسی تہے
دن عرفہ کی یہہ ہی لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير یا اللہ کر دل میری
مین روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور بینائی میری مین روشنی یا اللہ کہول میری لیے سینہ میرا اور
آسان کر میری لیے سب کام میری اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری وسوسون سینہ کیسی اور پراگندگی
کام کیسی اور فتنہ قبر کیسی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ داخل ہوتی
ہی رات مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ داخل ہوتی ہی دن مین یعنی قسم موذیات سی اور برائی اوس چیز کیسی

کہ چلا دین اوسکو ہوائین یعنی شیاطین و جنات نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی ف کلمہ کو دعا اسلئی فرمایا
کہ تعریف کرنی کریم کی حقیقت مین دعا ہوتی ہی کنایۃً اور علامت شرح صدر کے حدیث شریف مین یہہ آئی ہی کہ بیزاری
ہو دنیا سی اور رجوع ہو طرف دار الخلود کی اور مستعد ہو واسطی موت کی پہلی آنی اوسکی سے اور مراد پناہ وسوسون
سینی کیسی پناہ اون چیزون سی ہے کہ باعث وسواس کی ہون یعنی نفس و شیطان اور پراگندگی کام
کی یعنی پراگندگی امر دین کی بسبب مشغول ہونی کی ساتھہ امور دنیا کی اس سی بہی پناہ ہی اور فتنہ قبر کا یعنی
حیرانی جواب منکر و نکیر کیسی کذا ذکر الفخر وَالتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَاتٍ سُنَّةٌ * س مس * اور لبیک
کہنی عرفات مین سنت ہی نقل کیے یہہ نسائی اور حاکم نی ف یعنی پہلی وقوف کی اور بعد وقوف کی رمی
جمار تلک لبیک کہنی سنت موکدہ ہی والا ہر حالت مین بعد احرام کی مستحب ہی لیکن شروع احرام مین
واجب ہی کذا ذکر العلی وَلَمَّا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ قَالَ اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ
الْاٰخِرَةِ * طس * اور جب وقوف کری عرفات مین اور کہی حاضر ہون خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون
خدمت تیری مین کہی بعد اوسکی سوا اسکی نہین کہ بہلائی بہلائی آخرت کی ہی نقل کیے یہہ طبرانی نے اوسط مین فَاِذَا
صَلَّى الْعَصْرَ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ * پس جب نماز پڑہی عصر کی اور وقوف کری عرفات مین اوٹہاوی
ہاتہہ اپنی ف عرفات مین عصر کی نماز ظہر کی ساتہہ پڑہ لیتی ہین اوسکی بعد عرفات مین وقوف کرتی ہین
یعنی ٹہرتی ہین کہ یہہ وقوف فرائض حج سی ہی بعد دوپہر ڈہلنی تاریخ نوین کی تمام شب دسوین تلک وقت
وقوف کا ہی اگر ایک ساعت بہی اسمین وقوف کریگا فرض ادا ہوجاویگا اور سنت یہہ ہی کہ بعد غروب کے
وہان سی پہری کذا ذکر الفخر وَيَقُولُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى
وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ثُمَّ يَرُدُّ يَدَيْهِ فَيَسْكُتُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ
اِنْسَانٌ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ * مو مص * اور کہی اللہ بہت بڑا ہے

اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب
تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی
یا اللہ دکہا مجکو راہ سیدہی اور پاک کر مجکو یعنی عیبون ظاہر اور باطن کی یعنی سبب تقوی کے اور بخش مجکو
امر آخرت مین اور دنیا مین یعنی جو گناہ امر دین و دنیا مین سرزد ہوئی ہین بخشدی پہر چہوڑ دی ہاتہہ اپنی
پہر چکا رہی دعا پڑہنی سی مقدار پڑہنی آدمی کے الحمد کو پہر عود کری یعنی پہر دعا پڑہی پس اوٹہا دی ہاتہہ اپنی
اور کہی مانند اوسکی یعنی دعا وغیرہ پڑہی نقل کی یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا رَجَعَ وَاَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ
اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى اَسْفَرَ جِدًّا م
د س ق عو اور جب پہری عرفات سی اور آوی مشعر الحرام پر موہنہ کری قبلہ کی طرف پس دعا کری خدا تعالی
سی اور سامہنہ تکبیر اور تہلیل اور توحید کے یاد کری اوسکو یعنی اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
کہی پس ہمیشہ کہڑا رہی یہان تلک کہ روشن ہو دی صبح خوب نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ
نی ف عرفات سی پہر کر رات کو مزدلفہ مین رہتی ہین اپ یہ سنت موکدہ ہی وہان کا رہنا پہر صبح کی نماز اول
وقت پڑہ کر مشعر حرام پر کہ نام پہاڑ مزدلفہ کا ہی وقوف کرتی ہین مطلق وقوف کرنا وہان کا واجب ہی اگرچہ
ایک ساعت ہی ہو اور اسقدر کہ مذکور ہوا وقوف کرنا سنت ہی اور وقت وقوف کا طلوع صبح صادق
سی طلوع آفتاب تلک ہی اگر اسکی پہلی یا پیچہی کریگا معتبر نہین کذا ذکرہ الفجر وَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى
الْجَمْرَةَ اَيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ع اور ہمیشہ لبیک کہتا ہی یعنی احرام کی دن سی جگہون مقرر پر یہان
تلک کہ رمی کری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو یہہ صحاح ستہ مین ہی ف جمرہ اصل مین سنگریزہ کو کہتی ہین پہر اب
نام اون مناروں کا ہو گیا ہی جنپر کنکر مارتی ہین وہ تین ہین ایک جمرہ اولی جسکو جمرۂ دنیا بہی کہتی ہین اور دوسری
جمرۃ الوسطی اور تیسری جمرۃ العقبہ رمی کرنی انکی واجب ہی دسوین تاریخ جمرۃ العقبہ پر فقط رمی کرتی ہین یعنی
کنکر مارتی ہین اور اول کنکر مارنی مین لبیک کہنی موقوف کرتی ہین اور گیارہوین بارہوین تینون کو رمی کرتی ہین

اور تیرہویں کو بھی رمی کرتے ہیں اگر وہاں رہیں کذا ذکر الفخر وَ إِذَا أَرَادَ رَمْيَ الْجِمَارِ فَإِذَا أَتَى الْجَمْرَةَ
الدُّنْيَا رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى أَثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ خ س اور جب چاہی سنگریزے مارنے یعنی تینوں
مناروں پر گیارہویں بارہویں تاریخ پس جب آوے جمرہ دنیا پر پھینکے اوسپر سات کنکر یعنی لقدر دانہ باقلا کے
تکبیر کہتا جاوے بیچ ہر کنکر کے نقل کیے یہہ بخاری نسائی نے اَوْ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ م د س ق مص
یا تکبیر کہے ساتھہ ہر کنکر کے نقل کیے یہہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فیسہل
فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى
كَذٰلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَ يَرْفَعُ
يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا خ س پھر آگے
بڑہے تہوڑا سا یعنی بعد رمی جمرۃ الدنیا کی پس ٹہیرے زمین نرم میں پس کھڑا ہووے مقابل قبلہ کی کھڑا ہونا
دراز پس دعا کرے اور اوٹھاوے ہاتھہ اپنے پھر رمی کرے جمرۃ الوسطیٰ پر اسیطرح یعنی مثل جمرۃ الدنیا کی پس چلے
بائیں طرف پس داخل ہووے زمین نرم میں اور کھڑا ہووے سامنے قبلہ کی کھڑا ہونا دراز پس دعا کرے اور اوٹھاوے
ہاتھہ اپنے پھر پھینکے سنگریزے جمرۃ العقبہ پر نشیب نالے میں سے اور نہ ٹہیرے نزدیک اوسکے نقل کیے یہہ بخاری
نسائی نے ف جمرہ دنیا کی آگے دیر تک ٹہیرنا مستحب ہے چنانچہ بعضی روایت میں بقدر پڑہنے
سورہ بقرہ کے آیا ہے پس کھڑی ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تکبیر و تہلیل و تسبیح کرے اور درود پڑہے اور کمال حضور
اور خشوع سے دعا اپنے لئے اور والدین کی لئے کرے اور بخشش چاہے اوروں کی بعد رمی جمرۃ العقبہ کی نہ ٹہیرے نہ
دن اور نہ دوسرے تیسرے دن اور دعا کرنے میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ ٹہیرے نہیں چلتے میں دعا
کرتا جاوے اور بعضے مطلق دعا کرنے منع کرتے ہیں کذا ذکر الفخر وَ يَسْتَبْطِنُ الْوَادِيَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَالَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا مص مو مص اور داخل ہووے نشیب نالے میں
یعنی رمی جمرۃ العقبہ کی لئے یہاں تک کہ جب فراغت پاوے پڑہے یا اللہ کر حج ہمارے کو حج مقبول اور گناہ ہمارے کو

گنا وجنت اکیا نقل کیے ہیہ ابن ابی شیبہ نی اور موقوف بہی آدہی ؀ **ف** حج مبرور اوسکو کہتی ہین جسمین گناہ
اور خیانت نہو کذا ذکر الفخر وَیَدْعُوْ عِنْدَ الْجَمَرَاتِ کُلِّهَا وَلَا یُوَقِّتُ شَیْئًا ؀ مو ص ؀ اور دعا کری پاس
ہر جمرات کی اور نہ مقرر کری کوئی دعا یعنی جو چاہی مانگی نقل کیے ہیہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی **ف** وہ ابن حدیث
سی معلوم ہوتا ہی کہ جمرۃ العقبہ کی پاس بہی دعا کری اگرچہ بعنیر ٹہیرنی کی ہو وَاِذَا ذَبَحَ سَمَّی وَکَبَّرَ وَوَضَعَ
رِجْلَهٗ عَلٰی صِفَاحِهَا اَیْ عُرْضِ خَدِّهٖ ؀ ع ؀ اور جب ذبح کری قربانی بسم اللہ اور اللہ اکبر کہی اور رکھی
پانوا اپنا اوپر صفاح اوسکی یعنی چوڑاو کلہ قربانی سی کے ہیہ صحاح ستہ مین ہی وَیَقُوْلُ فِی الْاُضْحِیَّةِ
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؀ م د ؀ اور کہی وقت
ذبح قربانی سی کے ذبح کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی یا اللہ قبول کر مجہسی یعنی قربانی میری اور امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی یعنی قربانیان اونکی نقل کیے ہیہ مسلم ابو داؤد نی **ف** گر نام اللہ تعالی کا ذبح کے
وقت قصدًا ترک کری وہ جانور کہانا حرام ہوگا پس لفظ بسم اللہ کا کہنا ضروری ہی اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب
ہی اور دعائین کہ مذکور ہوتی ہین اولی ہی پڑہنا اونکا کذا ذکر الفخر اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ
السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَذْبَحُ ؀ د ق مس ؀ تحقیق مینی متوجہ کیا موہنہ اپنا واسطی
اوس ذات کی کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو حال ہیہ کہ مین دین ابراہیم پر ہون توحید کرنی والا
اور نہین مین مشرکون سی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندگی میری اور موت میری واسطی خدا
پروردگار عالمون کی ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہہ اسیکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون
سی ہون یا اللہ یہہ قربانی تجہسی ہی یعنی تیری عطاسی ہی اور تیری ہی لیئی ہے یعنی تیری رضا مندی کی لیئی
کرتا ہون ساتہہ نام خدا کی ذبح کرتا ہون اور اللہ بہت بڑا ہی یہہ پڑہی پہر ذبح کری نقل کی ہیہ ابو داؤد و ابن ماجہ

حاکم نی ہ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَۃَ قُوْمِیْ اِلٰی اُضْحِیَّتِکِ فَاشْہَدِیْہَا فَاِنَّہٗ یُغْفَرُ لَکِ

عِنْدَ اَوَّلِ قَطْرَۃٍ مِنْ دَمِہَا کُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِہٖ وَقُوْلِیْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ اِلٰی اٰخِرِہٖ قَالَ عِمْرَانُ

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا لَکَ وَلِاَہْلِ بَیْتِکَ خَاصَّۃً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِیْنَ عَامَّۃً ٭ مس

اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت فاطمہ کو کہ اوٹھہ طرف قربانی اپنی کے پس حاضر ہو اوس پاس پس تحقیق بخشا

جاویگا واسطی تیری نزدیک اول قطری کے کہ گری خون اوسکی ہر گناہ کہ کیا ہی تو نی اور پڑھہ یہہ آیت وقت

ذبح کی ان صلاتی ونسکی آخر آیت تک کہا عمران صحابی نے کہ عرض کیا مینی ای رسول خدا کی یہہ ثواب تمہاری لئے

اور اہلبیت تمہاری ہی کی لئی ہی خاص کر یا تمام امت آپکی ہی اسمین شریک ہی فرمایا حضرت نی بلکہ سب مسلمانونکی

لئی ہی یعنی جوکریگا یہی ثواب پاویگا نقل کیے یہہ حاکم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ عورت کی لئی بھی سنت ہے

اپنی قربانی پر حاضر ہونا فَاِنْ کَانَتْ بَدَنَۃً فَلْیُقِمْہَا ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُمَّ مِنْکَ وَلَکَ ثُمَّ یُسَمِّ اللّٰہَ ثُمَّ لِیَنْحَرْ وَاِنْ کَانَتْ عَقِیْقَۃً فَعَلَ کَالْاُضْحِیَّۃِ

مو مس ٭ پس جو ہووی قربانی اونٹ پس چاہیے کہ کھڑا کری اوسکو پہر کہی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر یا اللہ

یہہ تجہی سی ہی اور تیری ہی لئی ہی پہر بسم اللہ کہی پہر نحر کری اور جو ہووی جانور ذبح کا عقیقہ کری مانند قربانی کے

یعنی بسم اللہ اللہ اکبر وغیرہ اوسیطرح پڑہی نقل کیے یہہ موقوفاً حاکم نی **ف** نحر یعنی اونٹ کا سینہ چاک

کرنا اور گائین وغیرہ کا ذبح کرنا یعنی گلا کاٹنا مستحب ہی اور خلاف اسکا مکروہ ہی اور عقیقہ اوس بکری وغیرہ کو

کہتی ہین جو ذبح کی جاتی ہی ساتوین دن پیدایش لڑکی کی سر مونڈنی وقت کذا ذکر المصطفٰی وَیُسَمِّیْ عَلَی

الْعَقِیْقَۃِ کَمَا یُسَمِّیْ عَلَی الْاُضْحِیَّۃِ بِسْمِ اللّٰہِ عَقِیْقَۃُ فُلَانٍ ٭ مو مص ٭ اور بسم اللہ کہی عقیقہ پر

جیسیکہ بسم اللہ کہی قربانی پر اسطرح کہی بسم اللہ یہہ عقیقہ فلانی لڑکیکا ہی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی

وَاِذَا دَخَلَ الْبَیْتَ کَبَّرَ فِیْ نَوَاحِیْہِ ٭ خ د ٭ وَفِیْ زَوَایَاہُ ٭ د ٭ اور جب داخل ہووی خانہ کعبہ مین

تکبیر کہی بیچ چارون کونون اوسکی کی نقل کیے یہہ بخاری ابوداؤد نی اور بیچ کونون کعبی کی روایت کیے

یہہ ابوداود نی روایت کی فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا فَإِذَا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ ۞ مترجم اور دعا کری بیچ سب کونون کعبی کے پس جب نکلی پڑہی سامنی کعبی کی دو رکعتین نقل کیے یہہ مسلم نسائی نے

وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى ۞ خ م ۞ اور داخل ہوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبی مین اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا دروازہ اوسکا عثمان نے اوپر آنحضرت کی یعنی تا لوگ بہیڑ نہ کرین اور ٹہیری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوسمین پس پوچہا مینی یعنی ابن عمر نی بلال سی جسوقت کہ نکلی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کعبی مین ٹہیر کر پس کہا بلال نے کہ کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ستون بائین طرف اپنی اور دو ستون داہنی طرف اپنی اور تین ستون پیچہی اپنی اور تہا کعبہ اوسدن اوپر چہہ ستونونکی یعنی اب تین ستون ہین پہر نماز پڑہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی

وَلَمَّا دَخَلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ أَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ ۞ اور جب داخل ہوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مین حکم کیا بلال کو پس بند کیا دروازہ اور کعبہ اوسوقت مین اوپر چہہ ستونون کی تہا پس گئی آنحضرت یعنی دیوار کعبہ کی طرف کعبہ کی کہ سامنی دروازی کی ہی یہانتلک کہ جسوقت ہوئی درمیان اون دونون ستونون کی کہ قریب تہی دروازہ کعبی کے یعنی سامنی دروازہ کی تہی بیٹہی پس تعریف کی خدا تعالی کی اور ثنا کی اوسپر اور حاجتین مانگین اوس سے اور بخشش چاہی اوس سی پہر کہڑی ہوئی یہانتلک کہ جسوقت آئی اوس چیز کو کہ سامنی تہی پشت کعبی کیسے ف یعنی دیوار پشت کعبی کے سامنی دروازہ کعبی کے ہی اوسکی طرف گئی اور دروازہ کعبہ کو اپنی پشت پر کیا فَوَضَعَ وَجْهَهُ

وَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَسَئَلَہٗ وَاسْتَغْفَرَہٗ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی کُلِّ رُکْنٍ مِّنْ اَرْکَانِ الْکَعْبَۃِ فَاسْتَقْبَلَہٗ بِالتَّکْبِیْرِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّسْبِیْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمَسْئَلَۃِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْہِ الْکَعْبَۃِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔ س ۔ پس رکھا مونہہ اپنا اور رخسارہ مبارک اپنا اوسپر اور حمد کی خدا تعالی کے اور ثنا کی اوسپر اور حاجتیں مانگیں لوس سے اور بخشش چاہی اوس سے پھر پھیری طرف ہر کونی کے کونوں کعبی کیسی پس متوجہ ہوئی طرف ہر کونی کی ساتھ تکبیر کہنی کے اور لا الہ الا اللہ پڑھنی کی اور سبحان اللہ پڑھنی کے اور ثنا کرنی کی اللہ تعالی پر اور مانگنی حاجتوں کی اور بخشش چاہنی کی پھر باہر نکلی پس پڑھیں دو رکعتیں سامنی دروازی کعبی کے پھر پھری طرف مکان کے نقل کی یہہ نسائی نی وَاِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ فَلْیَسْتَقْبِلِ الْکَعْبَۃَ وَلْیَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلْیَتَنَفَّسْ ثَلٰثًا وَلْیَتَضَلَّعْ مِنْہَا فَاِذَا فَرَغَ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ اِنَّ اٰیَۃَ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ ۔ ق ۔ مس ۔ اور جب پیوی کوئی پانی زمزم کا پس مونہہ کری کعبی کی طرف اور بسم اللہ کہی اور تین دم لی یعنی تین دم میں پیوی اور ہر دم میں برتن مونہہ سی جدا کر لی اور سیراب ہووی اوس سے یعنی بہت پیٹ بھر کر پیئی کہ کوکین تن جا بگی پس جب فراغت پاوی پس تعریف کری خدا تعالی کی تحقیق نشانی فرق کی درمیان ہماری اور درمیان منافقوں کے یہہ ہی کہ سیراب نہیں ہوتی ہیں وہ زمزم سی نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم نی ف یعنی علامت مومنین کی یہہ ہے کہ یہہ پانی پیٹ بھر کر پیتی ہیں اور علامت منافقین کی یہہ ہی کہ نہیں پیٹ بھر کر پیتی اوسکو اور زمزم نام کوئیں کا ہی اٹھتیس گز کا فرق کعبی سی رکھتا ہی اول حضرت جبریل علیہ السلام نی پانی اوسکا نکالا حضرت اسمعیل علیہ السلام کے لئی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کھود کر کوئیں بنایا پھر اٹ گیا تھا عبد المطلب نی صاف کیا پس پانی اوسکا سب پانیوں پر افضل ہی بلکہ بعضوں نی آب کوثر پر افضل کہا ہی کذا ذکر الفخر وَمَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ فَاِنْ شَرِبْتَہٗ تَسْتَشْفِیْ بِہٖ شَفَاکَ اللّٰہُ وَاِنْ شَرِبْتَہٗ مُسْتَعِیْذًا اَعَاذَکَ اللّٰہُ وَاِنْ شَرِبْتَہٗ لِتَقْطَعَ ظَمَاَکَ قَطَعَہٗ وَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا

وَرِيًّا وَشِبَعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ مس ٭ اور پانی زمزم کا واسطی اوس چیز کی ہی کہ پیا جاوی واسطے
اوسکی یعنی جس نیت سی پیوی حاصل ہو پس جو پیوی تو اوسکو حال یہہ کہ شفا چاہتا ہو ساتھہ اوسکی شفا دیوے
تجکو الله اور جو پیوی تو اوسکو حال یہہ کہ پناہ چاہنی والا ہووی پناہ دیوے تجکو خدا اور جو پیوی تو اوسکو
کہ بجھاوی تو پیاس اپنی بجھاویگا خدا پیاس کو اور تھے ابن عباس جب پیتی پانی زمزم کا کہتی یا الله تحقیق میں
مانگتا ہون تجسی علم نفع دینی والا یعنی مجکو اور اورونکو وہ علم معرفت اور علم کتاب وسنت کا ہی کہ باعمل
ہو اور رزق فراخ اور شفا ہر بیماری سی یعنی ظاہری ہو یا باطنی نقل کی یہہ حاکم نی وَلَمَّا أَتَى الْإِمَامُ
الْحُجَّةُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ زَمْزَمَ وَاسْتَسْقَى مِنْهُ شَرْبَةً ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُمَّ
إِنَّ ابْنَ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا أَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ شَرِبَ قُلْتُ هٰذَا
سَنَدٌ صَحِيحٌ وَالرَّاوِي عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ذٰلِكَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثِقَةٌ رَوَى لَهُ مُسْلِمٌ
فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوَى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فَصَحَّ الْحَدِيثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
اور جب کہ آئی پیشوا دلیل اسلام کی کہ نام انکا عبد الله بن مبارک ہی کوئین زمزم پر اور چاہا اوس سے پانی پیا
پھر متوجہ ہوئی قبلہ کی طرف کہا یا الله تحقیق ابن ابی الموال نے یعنی انکی استاد نی روایت کی ہمکو محمد بن
منکدر سی کہ روایت کی جابر سی یہہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی فرمایا کہ پانی زمزم کا
واسطی اوس چیز کی ہی کہ پیا جاوی واسطی اوسکی اور یہہ پانی پیتا ہون میں اسکو واسطی پیاس کی دن قیامت کے
پھر پیا کہا مصنف نی کہتا ہون میں کہ یہہ یعنی سند نقل کی ہوئی عبد الله بن مبارک کی سند صحیح ہی اور راوی ابن مبارک
مذکور سی سوید بن سعید ہی کہ ثقہ ہی روایت کی ہی حدیث اوسکی مسلم نی بیچ صحیح مسلم کی یعنی اگر وہ ثقہ نہوتا تو مسلم
حدیث اوسکی نہ لاتا اور ابن ابی الموال بھی ثقہ ہی روایت کی حدیث اوسکی بخاری نی بیچ صحیح بخاری کے
پس صحیح ہوئی یہہ حدیث یعنی بسبب صحیح ہونی سند کی شکر الله تعالی کا ف عبد الله بن مبارک بڑی عابد

بزرگ قدر شاگرد امام اعظم رحمہ اللہ کی ہین وانکان سفر غزاۃ او لقی العدو قال اللھم انت عضدی
ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل * د ت س حب مص عو یعنے اور جو سفر کو
سفر جہاد کا یا ملے دشمن سے کہے یا اللہ تو ہی مدد کرنے والا اور مددگار میرا ساتھ مدد تیری کے حیلہ کرتا ہون مین یعنے
دشمنون کی مکر کی دفع کی لئے اور ساتھ قوت تیری کی حملہ کرتا ہون مین اور ساتھ مدد تیری کی لڑتا ہون مین نقل کیے
یہہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان ابن ابی شیبہ ابوعوانہ نے رب بک اقاتل وبک اصاول ولا حول
ولا قوۃ الا بک * س یعنے ای پروردگار میری ساتھ مدد تیری کی لڑتا ہون مین اور ساتھ قوت تیری کے
حملہ کرتا ہون مین اور نہین ہے بچنا کفار سے اور نہ قوت لڑنے کی مگر ساتھ قوت تیری کے نقل کیے یہہ نسائی نے
اللھم انت عضدی وانت ناصری وبک اقاتل * عو یعنے یا اللہ تو مدد کرنے والا میرا ہے اور مددگار میرا ہے
اور ساتھ مدد تیری کی لڑتا ہون مین نقل کیے یہہ ابوعوانہ نے و اذا اراد لقاء العدو انتظر الامام
حتی مالت الشمس ثم قام فقال یا ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو * اور جب ارادہ کرین لوگ
ملنے دشمن کا یعنی جنگ کفار کا انتظار کرے سردار یہان تلک کہ ڈہلے آفتاب پہر کھڑا ہووے امام یعنی خطبہ کے لئے اور
رغبت دلانے کی لئے لڑائی پر پس کہے ای لوگون نہ آرزو کرو ملنے دشمن کے یعنی آرزو لڑائی کفار کی نہ کرو کہ یہہ بلا مانگنی
ہے اور یہہ منع ہے وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموھم فاصبروا * اور مانگو اللہ تعالی سے عافیت پس جب ملو تم
اونسے پس صبر کرو ف یعنی احیانا اگر لڑائی واقع ہو جاوے تو صبر کرو اور نہ بہاگو اس لئے کہ یون چاہیے کہ اللہ تعالے
سے بلا نہ مانگے اور جو بلا نازل ہووے تو صبر کرے واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف * اور جانو کہ تحقیق بہشت
نیچے سایہ تلوارونکے ہے ف مراد یہہ ہے کہ بہشت حاصل ہوتی ہے بسبب مارنے تلوارونکی لڑائی کفار کی مین
خواہ شہید ہووے یا غازی ہو ثم قال اللھم منزل الکتب ومجری السحاب وھازم الاحزاب
اھزمھم وانصرنا علیھم * خ م د یعنے پہر پڑہے یہہ دعا یا اللہ اوتارنے والے کتاب کی اور چلانے والے ابر کے
اور شکست دینے والے کفار کی گروہونکی شکست دے اونکو اور مدد دے ہمکو اونپر نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابوداود نے

اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہی اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ
وَزَلْزِلْھُمْ خ م د ت یا اللہ اوتارنی والی کتاب کی جلدی لینی والی حساب کی شکست دی گنوارگی گروہون کو
یا اللہ شکست دی اونکو اور بہلا اونکو یعنی ثابت مقابلہ مین نہ رکھہ اونکو نقل کی یہہ بخاری مسلم نی وَاِذَا
اَشْرَفَ عَلٰی بَلَدٍ ھُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ اَیْ یُسَمِّی الْبَلَدَ الَّتِیْ قَصَدَھَا اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ
فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ خ م ت س ق اور جب آوی اوپر شہر کا فرون کی یعنی جسی لڑائیکا
ارادہ رکہتا ہی کہی اللہ بہت بڑا ہی خراب ہووی یہہ شہر یعنی نام لیوی اوس شہر کا کہ ارادہ رکہتا ہی اوسکا تحقیق ہم
جسوقت کہ اوترین بیچ میدان کسی قوم کی پس بری ہووی صبح ڈرائی گیون کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ نی ف بری ہووی صبح یعنی غارت اونکی بری ہووی ازبسکہ غارت صبح کو اکثر واقع ہوتی ہے
اسلئی اوسکا نام صبح رکھا کذا ذکرالفجر ثَلٰثَ مَرَّاتٍ م یہہ تین بار پڑہی نقل کی یہہ مسلم نی وَاِذَا خَافَ
قَوْمًا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ د س حب مس اور جب
ڈری کسی قوم سی کہی یا اللہ تحقیق ہم کرتی ہین تجکو بیچ مقابلہ اونکی کی یعنی تو دفع کری تو اونکو اور پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری
برائیون اونکی سی نقل کی یہہ ابوداود نسائی ابن حبان حاکم نی فَاِنْ حَصَرَھُمْ عَدُوٌّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ
عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا ر آ پس اگر گہیری مسلمانون کو دشمن کہی یا اللہ ڈہانپ عیب ہماری اور امن مین
کر دہشتین ہماری نقل کی یہہ بزار واحمد نی فَاِنْ اَصَابَتْہُ جِرَاحَۃٌ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ س پس جو
پہونچی اوسکو زخم کہی بسم اللہ نقل کی یہہ نسائی نی ف جب حضرت طلحہ کی اونگلی جنگ احد مین کٹی تو
اونہون نی کہا خوب ہوا فرمایا حضرت سرور کائنات نی اگر تو بسم اللہ کہتا تو ملائکہ تجکو اوٹہا لیتی اوس حال مین کہ
لوگ دیکہتی کذا ذکرالفجر فَاِذَا انْھَزَمَ الْعَدُوُّ وَسَوَّی الْاِمَامُ الْجَیْشَ صُفُوْفًا خَلْفَہٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ
لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا ھَادِیَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا
مُضِلَّ لِمَنْ ھَدَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ

وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ
اَللّٰهُمَّ عَائِذٌۢ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ
فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ
وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ ۔ جب مسلمانون نے جب شکست پائی

دشمن برابر کری سردار لشکر کو صفین باندہ کر پیچھی اپنی پہر کہی یا اللہ تیری ہی لیی سب تعریف ہی نہین کوئی تنگ کرنی والا
اوس چیز کو کہ فراخ کی تونی یعنی تیری عطا کوئی نہین روک سکتا اور نہین کوئی فراخ کرنی والا اوس چیز کو کہ تنگ کی
تونی اور نہین کوئی راہ دکہانی والا اوس شخص کو کہ گمراہ کیا تونی اور نہین کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو کہ راہ دکہائی
تونی اور نہین کوئی روزی دینی والا اوسکو کہ منع کی تونی روزی اوسکی اور نہین کوئی منع کرنی والا اوسکو
کہ روزی دی تونی اوسکو اور نہین کوئی نزدیک کرنی والا اوسکو کہ دور کیا تونی یعنی رحمت سی اور نہین کوئی
دور کرنی والا اوسکو کہ نزدیک کیا تونی یا اللہ فراخ کر ہمپر برکتین اپنی اور رحمت اپنی اور فضل اپنا اور رزق اپنا
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی نعمت ہمیشہ رہنی والی جو کہ نہ بگڑتی اور نہ جاتی رہی یعنی نعمتین بہشت کی خداوندا
تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی امن بیچ دن خوف کی یعنی دن قیامت کی یا اللہ ہم پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری برائی
اوس چیز کیسی کہ دی تونی ہمکو یعنی مال وغیرہ باعث تکبر کا نہو اور برائی اوس چیز کیسی کہ باز رکہی تونی ہمسی یعنی نہونا اوسکا
باعث غم کا نہو یا اللہ دوست کر طرف ہماری ایمان کو اور آراستہ کر ایمان بیچ دلون ہماری کے اور ناخوش کر
طرف ہماری کفر اور فسق کو یعنی طاعت سی نکل جانی کو ساتہہ چہوڑنی عبادت کی اور نافرمانی کرنی کو اور کر ہمکو
ہدایت والون مین سی یا اللہ مار ہمکو مسلمان اور ملا ہمکو ساتہہ نیک کارون کے یعنی انبیا اولیا کی درجا سکہ نہ
خوار ہوویں ہم اور نہ فتنہ زدہ خداوندا مار کافرون کو جو کہ جہٹلاتی ہین رسولون تیری کو اور روکتی ہین لوگون کو

تیری سی یعنی بیگانی مین اور کراو نیبر عذاب ایذا دینی والا اپنا اور عذاب اپنا ای معبود برحق قبول کر نقل کی یہہ نسائی
ابن حبان حاکم نی جب تعلیم مَنْ اَسْلَمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ + ع و اور سکھا دی
اوسکو کہ اسلام لاوی یہہ دعا یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجبر اور راہ دکھا مجکو اور رزق دی مجکو نقل کی
یہہ ابو عوانہ نی فَاِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ
سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ
خ م د ت س + پس جب پہری سفر اپنی سی تکبیر کہی اوپر ہر بلندی زمین کی تین تکبیرین پہر کہی
نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہے
اور اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پہرنی والی ہین توبہ کرنی والی ہین بندگی کرنیوالی ہین سجدہ کرنی والی ہین
چلنی والی ہین یعنی جہاد کی لئی واسطی پروردگار اپنی کے تعریف کرنی والی ہین سچ کیا اللہ نی وعدہ اپنا
اور مدد کی بندی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شکست دی کفار کی گروہون کو اکیلی نقل
کی یہہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی نی فَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى مَدِيْنَةٍ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا
حَامِدُوْنَ وَلَا يَزَالُ يَقُوْلُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ بَلَدَهٗ + خ م س + پس جب آوی نزدیک شہر اپنی
کی کہی ہم پہرنی والی ہین توبہ کرنی والی ہین بندگی کرنی والی ہین واسطی پروردگار اپنی کی حمد کرنی والی ہین اور ہمیشہ کہتا
رہی ان کلمات کو یہان تلک کہ داخل ہووی شہر اپنی مین نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی وَاِذَا دَخَلَ
عَلٰى اَهْلِهٖ قَالَ تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا + ط ی + اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا
يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا + مر ص + اور جب داخل ہووی اہل اپنی پر کہی توبہ کرتا ہون توبہ توبہ طرف پروردگار
اپنی کی درحالیکہ پہرنی والا ہون سفر سی وہ توبہ کہ نہ چہوڑی ہمپر کوئی گناہ نقل کی یہہ احمد طبرانی ابن سنی نی
پہرتا ہون پہرنا درحالیکہ توبہ کرنی والا ہون پروردگار اپنی سی ایسی توبہ کہ نہ چہوڑی ہمپر کوئی گناہ نقل کی یہہ بزار

ابو یعلی نی و مَنْ نَزَلَ بِهٖ غَمٌّ اَوْ كَرْبٌ اَوْ اَمْرٌ مُهِمٌّ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ؕ

خ مر ت س ق ؕ اور جسپر اوترے غم یا سختی یا کار دشوار پس چاہئی کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ بزرگ بردبار

نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار عرش بڑی کا ہی نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار آسمانون کا اور پروردگار

زمین کا ہی اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ

الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ

الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ؕ خ ؕ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑے کا نہین کوئی معبود

مگر اللہ پروردگار آسمانون اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کیے یہہ بخاری نے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ ؕ عو ؕ

نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑے کا پہر دعا کرے پیچھے اسکی یعنی جو چاہے

نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

مص س حب مس ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؕ س حب مس ؕ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ اور بہت

برکت والا ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے اور ابن حبان حاکم نی اور بعضی روایت مین یہہ جملہ اسمین زیادہ آیا ہے

اور سب تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار عالمون کا ہی نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ صَحِيْحُ السَّنَدِ لِابْنِ اَبِيْ عَاصِمٍ فِيْ كِتَابِهِ الدُّعَاءِ ؕ

نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی خدا کہ پروردگار ہی ساتون آسمانون کا اور پروردگار عرش بڑے کا

سب تعریف ہی واسطی خدا کی کہ پروردگار ہی عالمون کا یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی بندون

تیری کیسی کہا مصنف نی کہ یہہ حدیث صحیح الاسناد ہی روایت کی ابن ابی عاصم نی بیچ کتاب اپنی کی کہ نام

اوسکا دعا ہی حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ * خ ت س * کفایت ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز نقل کی
یہہ بخاری ترمذی نسائی نے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ * خ * کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا کارساز ہی ف
روایت ہے کی ابن عباس نے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا ہی کلمہ پڑہا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی اسکو پڑہا جب کہ کہا لوگون نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْہُمْ یعنی کفار تمسی لڑنی
کی لئی جمع ہوی ہین ڈرو انسی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالنی لگے تو آخری قول
حسبی اللہ ونعم الوکیل تہا کذا ذکرہ الفجر اور انیس المنقطعین مین روایت کی ہی عبداللہ بن بریدہ نی رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ جو کوئی پڑہی دس کلمی اپنی نماز صبح کی پاویگا اللہ کو نزدیک اونکی کفایت کرنی والا اونمین سی
پانچ دنیا کی لئی ہین اور پانچ آخرت کی لئی حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَا اَہَمَّنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَسَدَنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْءٍ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ فِی الْقَبْرِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ
حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْحَوْضِ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا
اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا * د س ق مص طس * اللہ تعالی پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی کسی چیز
کو نقل کیے یہہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط مین اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ
شَیْئًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * طب * اللہ پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو
پڑہی یہہ تین بار نقل کیے یہہ طبرانی نی دعا مین ف آخری کلام عمر بن عبدالعزیز کا موت کی وقت یہی تہا کذا
ذکرہ الفجر اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا * حب * معنی
اسکی وہی ہین جو گذری نقل کی یہہ ابن حبان نی تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا
مس * بہروسا کیا مینی اوپر زندہ کی جو نہ مری اور سب تعریف ہی واسطی خدا کی جسنی نہین پکڑی اولاد
اور نہین ہی اوسکا شریک کوئی پادشاہت مین اور نہین ہی اوسکی لئی دوست بچانی والا ذلت سی اور بڑائی

کراوسکی برائی کرنا نقل کے یہہ حاکم نی اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ
لِیْ شَأْنِیْ کُلَّهٗ ۔ د حب ط مص ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ د حب مص ی ۔ یا اللہ مہربانی
تیری کے امید رکھتا ہون مین پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میری کی ایک پلک مارنی اور سنوار میری لیے سب کام میرے
یعنی دین و دنیا کی نقل کی یہہ ابو داؤد ابن حبان طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہے
نہین کوئی معبود مگر تو نقل کے یہہ ابو داؤد ابن حبان ابن ابی شیبہ ابن سنی نی **ف** یہہ جو فرمایا کہ نہ سونپ
مجکو میری نفس کے طرف اس لئی کہ مین عاجز ہون قدرت حاجت روائی کے نہین رکھتا اور نہ اچھا برا اپنی حق کا
جانتا ہون پس توہی اپنی فضل سی متکفل میری کامون کا ہو کذا ذکرالفخر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ
مس ی ۔ ای زندہ ای خبرگیری کرنی والی بسبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہون مین نقل کی یہہ حاکم ابن سنی
نی ق وَکَرَّرَہٗ ی ق وَھُوَ سَاجِدٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۔ س مس ۔ اور بار بار کہی یا حی یا قیوم اوس حال مین کہ وہ سجدہ مین ہو
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ ی ۔ نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو تحقیق مین ہون
ظالمون سی نقل کے یہہ ابن سنی نی لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ ت
س مس آمر ص ۔ نہ دعا کی ساتھہ اس آیت کی کسی آدمی مسلمان نی بیچ کسی چیز کی یعنی واسطی حاجات اور دفع
بلیات کی مگر کہ قبول کی خدا تعالی نی دعا اوسکی نقل کے یہہ ترمذی نسائی حاکم احمد بزار ابو یعلی نی **ف** بستان
ابو اللیث مین نقل کیا ہی حضرت امام جعفر صادق سی کہ کہا اونہون نی تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سی کہ مبتلا ہو
ساتھہ چار چیزون کی پس کیونکر غافل ہوتا ہی چار چیزون سی تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ مبتلا ہو غم مین پس کیون
نہین کہتا ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اس لئی کہ اللہ تعالی اپنی کتاب مین فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا
لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنی یونس نی یہہ آیت پڑھی پس قبول کی ہمنی دعا اوسکی اور نجات
دی ہمنی اوسکو غم سی اور اسیطرح نجات دیتی ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا کرتی ہین غم سی نجات دیتی ہین اور تعجب
کرتا ہون مین اوس سی کہ ڈرتا ہو کسی چیز سی کیون نہین کہتا حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَقَالُوا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ یعنی کہا صحابہ نی کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہے
کارساز پس پہری بدر سی ساتھہ نعمت کی خدا کی طرف سی اور ساتھہ فضل کی یعنی ساتھہ سلامتی اور فائدہ تجارت کے
اور نہ پہونچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ ڈرتا ہو مکر لوگون کی سی کیون نہین کہتا
وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ
فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا یعنی فرعون کے چچا کا بیٹا تہا سمعان نام ایمان پوشیدہ رکہتا تہا جب اوسکی
قوم نی تنبیہ کی کہا اوسنی وافوض آخر تک یعنی سونپتا ہون امر اپنا طرف اللہ تعالی کے تحقیق اللہ بینا ہی ساتھہ حال
بندون کی پس بچایا اوسکو اللہ تعالی نی برائی مکر اونکی سی اور تعجب کرتا ہون اوس سی کہ رغبت کرتا ہی جنت مین
کیون نہین کہتا مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰی رَبِّیْ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ یعنی ایک مومن نے
کافر کو کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ اپنی مین کہا ہوتا جو اللہ چاہی ہونی والا ہی نہین قوت مجکو محافظت
مال اپنی کے مگر ساتھہ اللہ کی اگر دیکہتا ہی تو مجکو کہ مین کم ہون تجسی مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوے
مجکو بہتر باغ تیری سی یہہ قصہ سورہ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین دیکہا چاہئی یہان بخوف درازی
کتاب کی اسی پر اکتفا کیا وَمَا قَالَ عَبْدٌ اَصَابَهٗ هَمٌّ اَوْ حُزْنٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ
سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ
عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ
هَمِّیْ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَاَبْدَلَ مَكَانَ حُزْنِهٖ فَرَحًا حب مس آص مر مص ط
اور نہ کہا کسی بندی نی کہ پہونچی ہو اوسکو فکر یا غم اللہم انی عبدک کو ذہاب ہمی تلک مگر لیجاتا ہی خدا تعالی غم اوسکا
اور بدل دیتا ہی جگہہ غم اوسکی خوشی کو معنی ان کلمات کی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا بندی تیرے کا

اور بیٹا لونڈی تیری کا ہون پیشانی میری بیچ ہاتہہ تیری کے ہی یعنی مین قبضۂ قدرت تیری مین ہون جاری ہی بیچ
میری حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف نہین ہی جو چاہی سو کری عدل ہی بیچ امر میری تقدیر تیری مانگتا ہون مین تجہسی
ساتہہ ہر نام کی کہ ثابت ہی تیری لئی اور نام رکہا تونی ساتہہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تونی اوسکو کتاب
اپنی مین یا سکہایا تونی اوسکو کسیکو خلق اپنی سی یعنی ساتہہ وحی یا الہام کے بغیر ذکر کرنی کی کتاب مین یا اختیار
کیا تونی اوسکو بیچ علم غیب کی نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہین سوای تیری یہہ کہ کری تو قرآن بزرگ کو
بہار دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کرنی والا غم میری کا اور لیجانی والا فکر میری کا نقل کی یہہ ابن
حبان حاکم احمد ابو یعلی بزار ابن ابی شیبہ طبرانی نی مَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَتْ دَوَاءً
مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ مس ط جو کوئی کہی نہین بچنا گناہون سی اور نہ قوت
عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی ہوتا ہی یہہ کلمہ دوا ننانوین بیماریونسی کہ ادنی اون مین سی غم ہی روایت کی
یہہ حاکم طبرانی نے **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسلئی کہ تحقیق
یہہ خزانہ جنت کیسی ہی اور جو کوئی بہت کہتا ہی یہہ نظر رحمت کی کرتا ہی اللہ تعالی طرف اوسکی اور جسپر نظر کی
اللہ نی پس تحقیق پہنچا وہ خیر دنیا اور آخرت کی کو اور فرمایا کہ بہت کہو اسکو کیونکہ یہہ دفع کرتا ہی ایک کم
دروازی ضرر کی ادنی اونکا غم ہی اور مکحول سی روایت ہی کہ جو کوئی کہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ وَلَامَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ
اِلَّا اِلَيْهِ تو دور کرتا ہی اللہ تعالی ستر دروازی ضرر کی کہ ادنی اونکا فقر ہی کذا فی وظائف النبی مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ
د ق حب مَنْ اَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ س جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ
هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ د س ق حب جو کوئی لازم کری استغفار کو نقل کی
یہہ ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نے جو کوئی بہت پڑہی استغفار یعنی مداومت کری اوسکی نقل کی یہہ نسائی نی کرتا ہی اللہ تعالی
واسطی اوسکی ہر تنگی سی نکلنا اور ہر غم سی رہائی یعنی بسبب کثرت استغفار کی غم سی رہائی دیکر خوشی کو پہنچاتا ہی اور
رزق پہنچاتا ہی اوسکو اوسجگہہ سی کہ نہین گمان رکہتا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی وَتَقَدَّمَ

مَا يَقُولُ مَنْ نَزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ عِنْدَ سَمَاعِهِ الْمُؤَذِّنَ ٭ مس ٭ اور بہلی گذری یعنی اذان کی دعا ان مین وہ چیز کہ کہی وہ شخص کہ اوترا ہوا اوس پر غم یا سختی نزدیک سننی اوسکیکی اذان مؤذن کو نقل کیے یہہ حاکم نی

وَاِنْ تَوَقَّعَ بَلَاءً اَوْ اَمْرًا مَهُوْلًا اَوْ وَقَعَ فِيْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ٭ ت مص ٭ اور جو توقع رکہی کوئی کسی بلا کی یا کسی کام دہشت ناک کی یا پڑی کام بڑی مین کہی کافی ہے ہمکو اللہ اور اچہا ہی کارساز اللہ ہی پر بہروسا کیا ہمنی نقل کیے یہہ ترمذی ابن ابی شیبہ نی وَاِنْ اَصَابَتْهُ

مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا ٭ ت س ق ٭ اور جو پہنچی اوسکو مصیبت پس چاہئی کہ کہی تحقیق ہم ملک ہین واسطے خدا کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنیوالی ہین یا اللہ تیری پاس سی مانگتا ہون مین ثواب مصیبت اپنے کا پس ثواب دے مجکو اوسمین اور بدلہ دی مجکو بہتر اوس سی یعنی اوس چیز سی کہ فوت ہوئی اور سبب مصیبت کی ہوئی نقل کی یہہ

ترمذی نسائی ابن ماجہ نی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا ٭ م ٭ تحقیق ہم ملک ہین واسطے اللہ کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنی والی ہین یا اللہ ثواب دی مجکو مصیبت میری مین اور عوض دی واسطی میری بہتر اوس سے نقل کیے یہہ مسلم نی ف الیہ راجعون مین اشارہ ہی اسپر کہ اگر اوسکی تقدیر پر راضی ہوینگے ثواب پاوینگی والا مستحق عذاب ہونگی یہہ اقرار ہی ساتہہ عجز کی اور تسلیم ورضا کی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی مصیبت مین ان کلمات کو پڑہتا ہی تو اللہ تعالی دیتا ہی عوض فوت ہوئی چیز کی بہتر اوس سے چنانچہ جب حضرت ام سلمہ کا خاوند مرا تو اونہون نی اس آیت کی پڑہنی کا ارادہ کیا پہر خیال کیا کہ مجہی اس خاوندسی کون سا بہتر خاوند ملیگا مگر باتباع سرور عالم کی یہہ کلمات پڑہی پہر حضرت کی نکاح مین آئین کہ افضل البشر ہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا خَافَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ

اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْمُسْتَخْرَجِ عَلٰى مُسْلِمٍ ٭ اور جب ڈری کسی سے یعنی کسی ظالم کا ڈر رکہتا ہو کہی یا اللہ کفایت کر ہمکو اوس سی یعنی ڈر اوسکا ہمسی دفع کر ساتہہ جسطرح کی کہ چاہی تو یہہ حدیث

صحیح اپنی روایت کیا اسکو ابونعیم نے بیچ کتاب اپنی کی کہ نام اوسکا مستخرج علی مسلم ہی وقت جب رسول
عالم نے ہمراہ ابوبکر رضہ کی ہجرت کی سی کی تو ایک کافر سراقہ نامی سے پیچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا پڑہی گہوڑا اوسکا پیٹ تک زمین مین دہس گیا کذا ذکرالعلی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَ
نَدْرَءُ بِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ ۔ ع ۔ یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتی ہین ساتھہ تیری برائی دشمنون کیسی اور دفع کرتی
ہین ہم شر اونکی ساتھہ مدد تیری کی حال یہہ کہ کرتی ہین ہم تجھکو مقابلہ اونکی ہین یعنی تا کہ دفع کری تو اونکو ہمسی نقل
کی یہہ ابوعوانہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ۔ عو ۔ یا اللہ تحقیق
مین کرتا ہون تجھکو مقابلہ اونکی ہین اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی اونکی سی نقل کیے یہہ ابوعوانہ نی
وَاِنْ خَافَ سُلْطَانًا اَوْ ظَالِمًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ
وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهِ
مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهِ وَاَتْبَاعِهِ وَاَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَارًا
مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ ط مو مص م ۔
ط ۔ اور جو ڈری بادشاہ سی یا کسی ظالم سی پس کہی اللہ اکبر غیرک تلک تین بار معنی اسکی یہہ ہین اللہ بہت بڑا ہی اللہ غالب
ہی سب خلق اپنی سی اللہ غالب تر ہی اوس چیز سی کہ ڈرتا ہون مین اور پرہیز کرتا ہون پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ
اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ جو تہامنی والا ہی آسمان کو اس سی کہ گر پڑی زمین پر مگر ساتھہ حکم اوسکی کی
برائی بندی تیری کیسی کہ فلانا ہی یعنی نام اوسکا لیوی اور برائی لشکر اوسکیسی اور تابعدارون اوسکی سی اور گروہون
اوسکی سی کہ جن سی ہون اور انسان سی یا اللہ ہو واسطی میری نگہبان برائی اونکی سی بڑی ہی تعریف تیری اور
غالب ہی پناہ پکڑنی والا تیرا اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کیے یہہ طبرانی نی مرفوعًا اور موقوفًا ابن ابی شیبہ
اور ابن مردویہ اور طبرانی نی اور اور روایتون مین ڈر کی لئی یہہ دعائین بہی آئی ہین جون سی چاہی اونمین سی پڑہے
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۔ مو مى ۔ یا اللہ تحقیق ہم پناہ

بکڑنی ہین ساتھہ تیری اسسی کہ زیادتی کری مجہپر کوئی اونہین سی یا یہہ کہ ظلم کری نقل کی یہہ موقوفا دارمی نی اَللّٰھُمَّ

اِلٰہَ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَاِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا

مِنْ خَلْقِکَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَا طَاقَۃَ لِیْ بِہٖ * موصص * یا اللہ معبود جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی اور

ای معبود ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کی عافیت دی مجکو یعنی سب بلیات ظاہری و باطنی سی اور نہ غالب کر کسی مخلوق

اپنی سی مجہپر ساتھہ اوس چیز کی کہ نہین طاقت ہی مجکو اوسکی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی رَضِیْتُ بِاللّٰہِ

رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِالْقُرْاٰنِ حَکَمًا وَاِمَامًا * موصص * راضی ہوا مین ساتھہ

اللہ کی از روی رب ہونی کی اور ساتھہ اسلام کی از روی دین ہونیکی اور ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی از روی

نبی ہونی کی اور ساتھہ قرآن کی از روی حاکم ہونی کی اور امام ہونی کی یعنی اوسکی حکم مانتا ہون اور عمل کرتا ہون

نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی **ف** تفسیر درمنثور مین آیا ہی کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹی کو مشرکون نے

قید کیا اور باندہا اور بہوکا رکہا پس لکہا اوہنون نی باپ اپنی کو کہ حضرتؐ کی پاس حاضر ہوکر حال ضیق اور سختی میری کا

عرض کر پس جب اوہنون نے عرض کیا حضرت سی فرمایا کہ لکہہ اور حکم کر اوسکو ساتھہ تقوی کی اور توکل کی اللہ پر اور پڑہی

کہ پڑہی صبح شام لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ

رَّحِیْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پس جب یہہ خط اونکو گیا اور

یہہ آیت پڑہی قید سی رہائی دیے اللہ تعالی نی اونکو پہر اونکی جنگل مین جاکر اونٹ اور بکریان اونکی ہانک لائی

اور حضرت سی پوچہا کہ یہہ حلال ہین یا حرام فرمایا حلال ہین پس اوتاری اللہ تعالی نی آیت وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا

آخر تلک یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سی کرتا ہی اوسکی لئی جگہہ نکلنی کے اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین

رکہتا اور کہا ابن عباس نے کہ جو کوئی یہہ آیت پڑہی نزدیک بادشاہ کی کہ خوف رکہتا ہی ظلم اوسکیکا یا نزدیک

موج کی کہ خوف رکہتا ہی غرق کا یا نزدیک درندی جانور کی تو نہین ضرر کرنی کی اوسکو کوئی چیز نہین سی اور ایک

روایت مین آیا ہی کہ عوف بن مالک نی حال قید ہونی بیٹی اپنی کا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا

اور عرض کیا کہ ماں اوسکی بہت ابری کیا حکم فرماتی ہو مجکو فرمایا کہ حکم کرتا ہون تجکو اور اوسکی ماکو کہ بہت پڑہو لاحول ولا
قوۃ الا باللہ پس کہا اوسکی بی بی نے کہ خوب فرمایا اور دونون نے اسکی پڑہنے کے کثرت کی پس غافل ہوئی دشمن
اور ہانکہہ لایا یہہ ریوڑ اونکا پس اوتری آیت ومن یتق اللہ آخر تلک اور حیوۃ الحیوان مین لکہا ہی کہ جوکوئی اپنی
قتل کا یا عذاب وغیرہ کا ڈر رکہتا ہو تو بکرا یا مینڈہا فربہ قابل قربانی کے لاکر ایک مکان خالی مین قبلہ کی طرف
کرکر ذبح کری اور وقت ذبح کی پڑہی اَللّٰهُمَّ هٰذَا لَكَ فِدَائِيْ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اور ایک گڑہ کہود ی کہ خون اوسی مین جمع
ہووی پہر خون کو خاک سی بند کری کہ پانوکی نیچے آوی اور اوس جانور کی چہہ ٹکڑی کرکر فقیرون مسکینون کو
دی اور آپ نہ کہاوی اور نہ وہ لوگ کہاوین کہ جنکا نفقہ اسپر واجب ہی پس انشاء اللہ تعالیٰ جس بلا سے ڈرتا ہے
دفع ہوجائیگی اور وہ جانور بدلہ اوسکا ہوجائیگا یہہ مجرب ہی کذا فی نسخۃ المبین وَاِنْ خَافَ شَيْطَانًا
اَوْ غَيْرَهٗ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا
فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا
وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ
شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ۔ ا طب س ط مص ص ۔ اور جو ڈرے
کسی شیطان سی یعنی خواہ شیطان جن ہو یا انس یا سوا اوسکی یعنی حیوانات موذیات سی پس چاہیے کہ کہی پناہ
پکڑتا ہون مین ساتہہ ذات خدا بزرگ کی اور ساتہہ کلمون پوری خدا کی وہ جو نہین تجاوز کرتا ہی اونسی نیکوکار
اور نہ بدکار برائی اوس چیز کیسی کہ اندازہ کی اور پراگندہ کی اور بلا تفاوت پیدا کی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اوترتی ہی
آسمان سے اور برائی اوس چیز کیسی کہ چڑہتی ہی آسمان مین اور برائی اوس چیز کیسی پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ نکلتی ہی
اوس سے اور برائی فتنون رات اور دن کیسی اور برائی ہر حادثہ رات کیسی یعنی چور وغیرہ سی مگر حادثہ کہ آوی ساتہہ بہلائی کے
ای مہربان مہربانی کر مجپر نقل کیے یہہ احمد طبرانی نسائی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلیٰ نے ف مراد کلمات
اللہ سی کتابین اور نام و صفات اللہ تعالیٰ کے ہین کہ کوئی انکی تاثیرات سی خارج نہین ہی مثلاً مومن کو جنت کا

وعدہ کیا ہی اور کافر کو دوزخ کا بلاشک یونہی ہو ویگا وَإِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيلَانُ نَادَى بِالْأَذَانِ * عه مص
اور جسوقت کہ ظاہر ہووین چھلاوی پکار کر کہی اذان نقل کی یہہ مسلم بزار ابن ابی شیبہ نی وَقِرَاءَةُ آيَةِ الْكُرْسِيِّ
ت مص * اور پکار کر پڑہی آیۃ الکرسی نقل کی یہہ ترمذی ابن ابی شیبہ نی وَمَنْ فَزِعَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ
اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ * د ت س
اور جو کوئی ڈری یعنی سوتی یا جاگتی کسی چیز سی پس کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ کلمون پوری خدا کی غصہ اوسکی
یعنی عذاب اوسکیسی اور برائی بندون اوسکیسی اور وسوسی شیطانون کیسی اور اس سی کہ آوین شیطان
میری پاس نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی نی وَمَنْ غَلَبَهُ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
د س ی اور جسپر غالب آوی کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہین جانتا ہی پس چاہیی کہ کہی کفایت ہی
مجکو خدا اور اچہا ہی کارساز نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ابن سنی نی وَمَنْ وَقَعَ لَهُ مَا لَا يَخْتَارُهُ فَلَا
يَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ لِيَقُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ * م س ق ی
اور جو شخص کہ واقع ہووی اوسکو وہ چیز کہ ناخوش رکہتا ہی اوسکو پس نہ کہی کاشکی تحقیق مین کرتا ایسا اور
ایسا تو نہ ہوتی یہہ بات ولیکن کہی ساتہہ تقدیر و رضا کی واقع ہوا یہہ امر اور جو کچہہ چاہا خدا نی کیا نقل کی یہہ مسلم
نسائی ابن ماجہ ابن سنی نی ف یعنی یون اعتقاد نہ کری کہ اگر یون کرتا مین تو یہہ بات نہ واقع ہوتی مثلاً کوئی
شخص گہر سی نکلا اور کسی نی اوسکو ستایا تو یون نہ کہی کہ اگر گہر سی نہ نکلتا مین تو نہ ستایا جاتا اور یہہ نہی تنزیہی ہی
اور بعضون نی تحریمی کہی ہی کذا ذکرہ الفخر وَإِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ أَمْرٌ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ
سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ * حب ی * اور جو دشوار ہووی کسی پر کوئی کام
کہی ای اللہ نہین آسان ہی مگر وہ چیز کہ کیا تو نی اوسکو آسان اور تو کرتا ہی دشوار کو آسان جب چاہی نقل کی
یہہ ابن حبان ابن سنی نی وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللّٰهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنْ
وُضُوءَهُ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُثْنِي عَلَى اللّٰهِ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

يَقُولَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ
مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ
كُلِّ اِثْمٍ ۔ مس ق ت ۔ اور جسکو ہووی حاجت طرف خدا کی یا طرف کسی کی بنی آدم سی پس چاہیی کہ وضو کری
اور اچہا کری وضو اپنا یعنی بطور مسنون اور بچی منہیات کی پہر پڑہی دو رکعت نماز کی پہر تعریف کری خدا اور درود
بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پڑہی یہہ دعا نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ پاک ہی خدا پروردگار عرش بڑیکا
سب تعریف ہی واسطی خدا پروردگار عالموں کے مانگتا ہون مین تجہسی خصلتین اچہی کہ واجب کرین رحمت تیری کو
اور کام لازم کرنی والی بخشش تیری کی اور مانگتا ہون غنیمت ہر نیکی سی یعنی پوری نیکی اور بچاؤ ہر گناہ سی اور
سلامتی ہر گناہ سی نقل کیے یہہ حاکم ترمذی نے ف جملہ والعصمۃ من کل ذنب کا فقط حاکم ہی کی روایت
مین آیا ہی اور جملہ والغنیمۃ من کل بر فقط ترمذی کی روایت مین اور ایک روایت مین اس دعا کی ساتہہ یہہ عبارت
بہی زیادہ آئی ہے لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى
اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ ت ۔ نہ چہوڑ میری لیے کوئی گناہ مگر کہ بخشی تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی
غم مگر کہ دور کری تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی حاجت کہ وہ پسندیدہ تیری ہووی مگر کہ روا کری تو اوسکو یعنی جو سبب
خوشی تیری کی ہووی روا کرو الا باز رکہہ ای بہت مہربان مہربانوں سے نقل کی یہہ ترمذی نی وَمَنْ كَانَتْ
لَهٗ ضَرُوْرَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ۔ ت س ق مس ۔ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ۔ س
ثُمَّ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ
بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ۔ ت س ق مس ۔ اور جسکو ہووے
کوئی ضرورت یعنی حاجت اللہ تعالی کی طرف یا آدمی کی طرف پس وضو کری اور اچہا کری وضو اپنا نقل کی یہہ ترمذی
نسائی ابن ماجہ حاکم نی اور پڑہی دو رکعتین نقل کیے یہہ نسائی نی یعنی نماز پڑہنی فقط نسائی کی روایت مین ہے
اور باقی مین سب متفق ہین پہر دعا کری یہہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی حاجت اپنی اور متوجہ ہوتا ہون مین طرف

تیری ساتھہ وسیلۂ نبی تیری کی کہ حضرت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت ہین ای حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتھہ وسیلۂ تیری کی طرف پروردگار اپنی کی بیچ اس حاجت اپنی کی تو کہ روا
کی جاوی حاجت واسطی میری یا اللہ پس شفاعت قبول کر اونکی میری حق مین نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نی

ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک اندہی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہو کر عرض کے
کیا یا رسول اللہ دعا کرو اللہ تعالی سے کہ مجکو عافیت دی اس مرض سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اگر چاہی
تو دعا کرون مین اور چاہی تو صبر کر کہ یہہ بہتر ہی تیری لئی اوسنے عرض کیا کہ دعا ہی کیجیے پس اوسکو وضو کی لئی حکم
فرمایا اور فرمایا کہ یہہ دعا پڑہی پس اوسنی یہی پڑہے اور سکہا ہوا کذا فی المشکوۃ اور جامع صغیر مین حضرت
جابر رض سی روایت ہی کہ اگر ساتھہ اس دعا کی دعا مانگی جاوی کسی چیز پر درمیان مشرق اور مغرب کی بیچ ایک ساعت جمعہ
کی تو البتہ قبول کیجاوی دعا مانگنی والی کی کہ وہ یہہ ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ فرمایا جب ارادہ کری کوئی تم مین کام حاجت کا پس چاہئی کہ پنجشنبہ
کی صبح کو اوسکی طلب مین جاوی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی یا اللہ برکت دی میری امت کے لئی
بیچ صبح اونکی کے دن پنجشنبہ کی اور چاہئی کہ پڑہی جب نکلی مکان اپنی سی آخر سورۂ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
سی آخر تلک اور اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور سورۂ فاتحہ پس تحقیق بیچ انکی حاجت روائیان دنیا اور آخرت
کی ہین کذا فی در المنثور وَمَنْ اَرَادَ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ فَاِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّقُوْمَ
فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُمْ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَفِيْ وَسَطِهَا فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَفِيْ اَوَّلِهَا فَيُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ الخ اور جو کوئی چاہی یاد کرنا قرآن کا
پس جب ہووی رات جمعہ کی پس اگر کر سکی یہہ کہ اوٹہی بیچ تہائی رات اخیر کی پس چاہئی کہ اوٹہی اسلئی کہ تحقیق وہ
ساعت ایسی ساعت ہی کہ حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی اور دعا اوسمین قبول کیجاتی ہی پس جو نہ کر سکی یعنی
اوس وقت نہ اوٹہہ سکی پس اوٹہی آدہی رات مین پس جو یہہ بھی نہ کر سکی پس اوٹہی اول رات مین پس پڑہی چار

رکعتین تقرأ فی الاولی الفاتحۃ وسورۃ یٰس وفی الثانیۃ الفاتحۃ وحٰم الدخان و
فی الثالثۃ الفاتحۃ والم تنزیل السجدۃ وفی الرابعۃ الفاتحۃ وتبارک الذی بیدہ
الملک ٭ پڑہی پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ یٰس اور دوسری مین الحمد اور سورہ حم الدخان اور تیسری مین الحمد اور
الم تنزیل کہ مراد سورہ سجدہ ہی اور چوتہی مین الحمد اور تبارک الذی **ف** نفلون مین ہر شفعہ حکم جدی نماز کا رکہتا ہے
پس تقدیم پچہلی سورت کی یعنی دخان کی پہلی سورت پر کہ سورہ سجدہ ہی لازم نہین آتی ہی کہ مکروہ ہووی اور دوسری
یہہ کہ نفلون مین تقدیم تاخیر مکروہ نہین ہی کذا ذکر العلی فاذا فرغ من التشھد فلیحمد اللہ و
لیحسن الثناء علی اللہ و لیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و لیحسن و علی سائر
النبیین و لیستغفر للمؤمنین والمؤمنات و لاخوانہ الذین سبقوہ بالایمان
پس جب فراغت پاوی التحیات کی پڑہنی سی یعنی جب سلام پہیرچکی پس چاہیئی کہ تعریف کری اور خوب تعریف
کری اللہ کی اور درود بہیجی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اچہی طرح بہیجی اور درود بہیجی سب پیغمبرون پر اور بخشش
مانگی واسطی مومن مردون اور مومن عورتون کی اور بخشش مانگی واسطی بہائیون اپنی کے جو سبقت لیگئے
ہین اسپر یعنی صحابہ اور تابعین **ف** تعریف خوب یہہ ہی کہ ساتہہ اخلاص کے اور ذکر کری اسمای حسنی
اور صفات کاملہ کی ہو اور درود اچہی طرح کا یہہ کہ اوسمین اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان
کری یا آل و اصحاب کو بہی شریک کری درود بہیجنی مین پس یہہ عبارت یا مثل اسکے اور زبان مین پڑہی
الحمد للہ رب العالمین عدد خلقہ اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی الہاشمی وعلی آلہ وصحابہ البررۃ الکرام
وعلی سائر النبیین واغفر لجمیع المؤمنین والمؤمنات ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ثم یقل فی اخر
ذلک اللھم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی
پہر کہی بیچ آخر اسکیلی یا اللہ مہربانی کر مجہپر ساتہہ چہوڑنی گناہون کی یعنی توفیق دی کہ گناہ چہوڑدون مین ہمیشہ
جب تلک کہ زندہ رکہی تو مجکو اور مہربانی کر مجہپر ساتہہ چہوڑنی اسکی کہ تکلف کرون مین اوسچیز کا کہ نہ فائدہ کی مجکو

ف یہین اشارہ ہی اسپر کہ مومن خوشدل ہوکر لاحاصل باتون کا مرتکب نہووی اگرچہ وہ موجب گناہ کے
نہوون کہ حدیث شریف مین آیا ہی خوبی اسلام آدمی کے ہی ترک کرنا بیفائدہ بات کا وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ
فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي ؛ اور نصیب کر مجکو بہلائی نظر کی بیچ اوس چیز کی کہ راضی کرے تجکو مجسے ف یعنی توفیق
فکر کی مجکے دے اپنی پسندیدہ چیزون مین اور محبت اونکی میری دلمین ڈال یا نظر ظاہر کی مراد ہی کہ مطالعہ علوم
دینی مین مشغول ہی اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي
لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ
كَمَا عَلَّمْتَنِي ؛ یا اللہ پیدا کرنیوالی آسمانون کی اور زمین کی ای صاحب بزرگی اور بخشش کی اور ای صاحب
اوس عزت کی کہ نہ قصد کیجاوی یعنی اور کو نہین لائق ہی کہ اوس عزت کی آرزو کرے مانگتا ہون مین تجسے ای اللہ ای
بخشش کرنیوالی ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کے اور بنور ذات تیری کی یہہ کہ لازم کرے تو دلمیری مین یاد کرنا کتاب
اپنی کا جیسی سکہائی تونی مجکو ف یعنی جیسی کہ توفیق دے تونی کہ قرآن دیکہہ کر پڑہتا ہون ویسی ہی توفیق دے کہ ازبر پڑہا کرون وَارْزُقْنِي
أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي ؛ اور نصیب کر مجکو یہہ کہ پڑہون مین اوس کو اوس طرح پر کہ
راضی کرے تجکو مجسے ف یعنی تدبر اور تفکر اور اخلاص اور حضور اور تجوید سے پڑہتا رہون اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ
وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ
تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ
إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ
يُجَابُ بِإِذْنِ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ ؛ ت مس یا اللہ پیدا
کرنیوالے آسمان و زمین کے ای صاحب بزرگی و بخشش کے اور ای صاحب اوس عزت کی کہ نہ قصد کیجاوی مانگتا ہون
مین تجسے ای اللہ ای بخشش کرنیوالے ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کے اور بروشنی ذات تیری کی یہہ کہ روشن کرے تو

ساتھہ برکت کتاب اپنی کی بینائی میری اور یہہ کہ جاری کری تو ساتھہ اوسکی زبان میری اور یہہ کہ دور کری تو ساتھہ
سبب برکت اوسکیکی دل میری سی اور یہہ کہ کہولی تو سبب اوسکی سینہ میرا اور یہہ کہ دہووی تو سبب اوسکی
بدن میرا یعنی نجاست گناہون سی بسبب عمل کرنیکی اوسپر اسلئی کہ تحقیق نہین مدد کرتا ہی کوئی میری کام حق کی
سوا تیری اور نہین دیتا ہی حق کو مگر تو اور نہین ہی بچنا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ بلند مرتبہ
بزرگ قدر کی کری اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ قبول کیا جاویگا ساتھہ حکم اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھہ حق کی نہین خطا کرتی ہی قبولیت اس عملکی مومن کو کبھی یعنی یہہ
دعا مسلمان سی قبول ہوتی ہی نقل کیے یہہ ترمذی حاکم نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی
کہ حضرت علیؓ نی جناب سرور عالم کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ماں باپ میری فدا ہون تمپر قرآن شریف میری
دلسی محو ہوجاتا ہی یاد نہین رہتا پس فرمایا حضرتؐ نی کہ کیا نہ سکہادون مین تجکو کتنی کلمی کہ اونکی سبب سی اللہ تعالی
تجکو بہی فائدہ دی اور جسکو سکہاوی تو اوسکو بہی اور ثابت رہی تیری سینہ مین جو سیکہی تو عرض کیا حضرت
علی نی ہان پس حضرتؐ نی فرمایا اذا کانت لیلۃ الجمعۃ آخر تک یعنی یہی ترکیب جو مذکور ہوئی فرمائی پہر راوی حدیث کی یعنی
ابن عباس کہتی ہین کہ پانچ یا سات جمعون کی بعد حضرت علی حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سی پہلی چار
آیتین یاد کرتا تہا مین اور جب پڑہتا اونکو تو بہولتین تہین اور اب چالیس آیتین یاد کرتا ہون اور جب پڑہتا ہون تو
گویا قرآن روبرو ہی آنکہون میری کی ہوتا ہی اور حدیث سنتا تہا مین پہر جب پڑہتا تہا تو بہول ہوئی ہوتی تہی مجہسی اور
اب جو حدیث سنتا ہون مین اور پہر تکرار کرتا ہون تو ایک حرف ناقص نہین پاتا ہون کذا فی الترمذی امام شافعی
رحمہ اللہ نی حافظہ کا ایک عمل لکہا ہی یا اللہ ہم سبکو اوسپر عمل نصیب کر وہ یہہ رباعی ہی شَکَوْتُ اِلیٰ وَکِیْعٍ
سُوْءَ حِفْظِیْ ۞ فَاَوْصَانِیْ اِلیٰ تَرْکِ الْمَعَاصِیْ ۞ فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِنْ اِلٰہٍ ۞ وَفَضْلُ اللّٰہِ لَا یُعْطیٰ لِعَاصِیْ
یعنی امام شافعی فرماتی ہین کہ شکوہ کیا مینی اپنی استاد سی کہ اونکا وکیع نام تہا برائی حافظہ کا پس نصیحت
کی مجکو گناہون کے چہوڑنیکی اسلئی کہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہی اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو

وَاِذَا اَخْطَاَ اَوْ اَذْنَبَ فَاَحَبَّ اَنْ يَّتُوْبَ اِلَى اللّٰهِ فَلْيَاْتِ فَلْيَمُدَّ يَدَيْهِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُوْلُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا فَاِنَّهٗ يُغْفَرُ لَهٗ مَا لَمْ يَرْجِعْ فِيْ عَمَلِهٖ ذٰلِكَ *

مسق ۱۰ اور جب چوک کر گناہ کری کوئی یا جانکر کری پس چاہی توبہ کری طرف خدا کی پس چاہیئی کہ اوتہی یعنی شروع کری جسطرح تفصیل بیان ہوتی ہی پس پہیلاوی ہاتہہ اپنی طرف خدا غالب و بزرگ کی پہر کہی یا اللہ تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف تیری گناہون سی نہین پہرونگا مین طرف اونکی کبہی پس تحقیق بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا جب تلک نہ پہیری بیچ اوس کام اپنی کے یعنی جس سے توبہ کی ہی پس اگر پہر وہی گناہ کیا اوسکے لئی جلدی توبہ چاہیئی نقل کے یہہ حاکم نی

مَا مِنْ رَجُلٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذٰلِكَ الذَّنْبِ

اِلَّا غَفَرَ لَهٗ ۱۰ عہ حب ی ۱۰ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی آدمی کہ کری کوئی گناہ پہر اوٹہی یعنی ارادہ توبہ کا کری پس طہارت کری یعنی غسل یا وضو کری پہر پڑہی دو رکعتین پہر بخشش چاہی خدا تعالی سی واسطی اوس گناہ کی مگر کہ بخشش کی جاتی ہی اوسکی نقل کے یہہ چارون نی اور ابن حبان ابن سنی نی

وَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوْبَاهُ وَاذُنُوْبَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ

عَمَلِيْ فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ۱۰ مج

مسق ۱۰ اور آیا ایک شخص پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا افسوس گناہ میری کو افسوس گناہ میری کو پس فرمایا حضرت نی کہہ یا اللہ بخشش تیری بہت فراخ ہی گناہون میری سی اور رحمت تیری بہت امید کی گئی ہے نزدیک میری عمل میری سی پس کہا اوسنی ان کلمات کو پہر فرمایا حضرت نی پہر کہہ اسکو پس پہر کہا پہر فرمایا حضرت نی پہر کہہ اسکو پس پہر کہا پس فرمایا حضرت نی کہڑا ہو جا پس تحقیق بخشا اللہ تعالی نی گناہ تیرا نقل کیے یہہ حاکم نی ۱۰ ف یہی مضمون کسی شاعر نی لکہا ہی **قطعہ** * گنہ ما بود فزون ز قیاس * عفو افزون تر از گناہ ہمہ * قطرہ ز آب رحمت تو بس است بہر شستن نامہ سیاہ ہمہ ۱۰

اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ

لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ❊ **م مس** ❊ تحقیق اللہ تعالی پہیلاتا ہی ہاتہہ رحمت اپنی کا
رات کو تو کہ توبہ کری گنہگار دن کا اور پہیلاتا ہی ہاتہہ اپنا دن کو تو کہ توبہ کری گنہگار رات کا یہان تلک کہ نکلی گا آفتاب
مغرب اپنی سی یعنی جب دروازی توبہ کی بند ہو جاوینگی اور توبہ کچہہ نفع نہین دیوی گی نقل کی یہہ مسلم اور حاکم نی
وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدُنَا يُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ
وَيَتُوبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ قَالَ فَيَعُودُ فَيُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ
مِنْهُ وَيَتُوبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ وَلَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا ❊ **طس ط** ❊ اور آیا حضرت پاس
ایک آدمی پس عرض کیا ای رسول خدا کی ایک ہم مین سی گناہ کرتا ہی یعنی پس حال اوسکا کیا ہی فرمایا لکہا جاتا ہی
اوسپر عرض کیا پہر بخشش چاہتا ہی اوس گناہ سی اور توبہ کرتا ہی یعنی اگر بعد گناہ کی توبہ کری تو کیا حال ہی
فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی عرض کیا پس ارادہ کرتا ہی گناہ کا پس گناہ کرتا ہی
یعنی اس صورت مین کیا لازم آتا ہی فرمایا لکہا جاتا ہی اوسپر عرض کیا پہر بخشش مانگتا ہی اوس سی اور توبہ کرتا
ہی فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی اور نہین ملول ہوتا ہی خدا بخشش کرنی
سی یہان تلک کہ ملول ہو تم بخشش چاہنی سی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور کبیر مین **ف** بعضی روایت
مین آیا ہی کہ بائین ہاتہہ کا فرشتہ لکہنی والا چہہ ساعت تلک توقف کرتا ہی اگر اس مدت مین توبہ کر لی
نہین لکہتا ہی ورنہ لکہتا ہی اور ملول ہونی سی یہہ مراد ہی کہ تم توبہ کرنی اور بخشش چاہنی سی تہک جاؤ مت اگر توبہ توڑ و
تو پہر توبہ کرو کہ اللہ تعالی توبہ تمہاری قبول کرتا ہی **رباعی** باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ ❊ گر کافر و گبر و بت پرستی
باز آ ❊ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ❊ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ❊ کذا ذکر الفخر وَإِذَا قُحِطُوا
الْمَطَرَ فَلْيَجْثُوا عَلَى الرُّكَبِ ثُمَّ لْيَقُولُوا يَا رَبِّ يَا رَبِّ ❊ **عو** ❊ اور جب نہ برساوی جاوین لوگ مینہہ پس چاہئی
کہ بیٹہین دوزانو پہر کہین ای پروردگار میری ای پروردگار میری نقل کی یہہ ابو عوانہ نی وَدُعَاءُ الْاِسْتِسْقَاءِ
اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا ❊ **خ** ❊ اور دعا مینہہ مانگنی کی یہہ ہی یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو

یا اللہ پانی پلا ہمکو نقل کے یہہ بخاری نی ف حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ ایک شخص نی روز جمعہ
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہماری قحط سی ہلاک ہوگئی دعا کیجئی کہ مینہہ برسے
پس منبر ہی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دست مبارک اوٹہا کر دعا کی اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا تین بار ایک ابر نمودار ہوا
اور بارش ہوئی کہ آفتاب نہ نکلا دوسری جمعہ تلک اور مینہہ برستا رہا کہ پہر اوسی شخص نی جمعہ دوسری مین خطبہ
کی حالت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہماری ہلاک ہوئی جاتی ہی مینہہ سی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
دست مبارک اوٹہا کر دعا کی اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا آخر تک کہ بیان ہو گی پس مینہہ کہل گیا کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ
اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا + تر یا اللہ مینہہ برسا ہمپر یا اللہ مینہہ برسا ہمپر یا اللہ مینہہ برسا ہمپر نقل کی
ہے مسلم نی وَاِنْ كَانَ اِمَامًا خَرَجَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً
وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ يُحَوِّلُ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَيُحَوِّلُ
رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ وَيَنْزِلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ + د حب مس
اور اگر ہووی دعا کرنی والا پادشاہ یا نائب اوسکا یعنی قاضی وغیرہ نکلی جنگل کو جب کہ نکلی کنارہ آفتاب کا
پس بیٹھی منبر پر پس اللہ اکبر کہی اور تعریف کری اللہ غالب و بزرگ کی پہر کہی تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار ہے
عالمون کا بخشنی والا مہربان خاوند دن جزا کا نہین کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا اللہ توہی معبود ہی نہین
کوئی معبود مگر تو کہ توانگر ہی تو اور ہم محتاج برسا ہمپر مینہہ اور کر اوسچیز کو کہ اوتاری تونی ہمپر یعنی رزق اور مینہہ
سبب طاعت کی قوت کا اور باعث پہونچنی کا مطلب کو زمانہ دراز تلک یعنی اوسکی سبب سی فائدہ اوٹہاوین
پہر اوٹہاوی ہاتہہ اپنی یہان تلک کہ ظاہر ہووی سفیدی بغلون اوسکیکی یعنی بہت بلند کری پہر پہیری طرف آدمیون کی
پیٹہ اپنی یعنی رو بقبلہ دعا کی لئی ہووی اور اولٹی چادر اپنی اوس حالمین کہ اوٹہائی ہووی ہو ہاتہہ اپنی پہر مونہہ کری

طرف آدمیون کی اور اوتری منبر سی پس پڑہی دو رکعت نقل کیے یہہ ابو داؤد و ابن حبان حاکم نی **ف**
چادر اسطرح اولٹی کہ دایان سرا بائین طرف ہوجاوی اور بایان سرا داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا
اندر ہکذا فی سفر السعادت اور پہلی رکعت مین بعد الحمد کے سبح اسم ربک الاعلی پڑہی اور دوسری مین ہل اتیک
حدیث الغاشیہ مثل عید و جمعہ کی اور امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک جماعت سی یہہ نماز سنت نہین ہے
مگر صاحبین کی نزدیک ہی کہ جماعت سی دو رکعت ادا کری اور خطبہ بہی پڑہی اور مذہب حنفی مین فتوی اسی پر ہی
کذا ذکر الفخر اور مستحب ہی اسمین یہہ کہ توبہ کرین لوگ گناہ سی اور آپسمین صلح کرین اور پہلی نکلنی سی صدقہ دین
ہر دن اور تین روزی رکہین بے در پی اور نکلین چوتہی دن روزی سی پیادہ پا پرانی کپڑونسی ذلیل متواضع
فروتنی کرنی والی سر جہکائی ہوئی روتی ہوئی یا بتکلف روتی ہوئی اور دعا کرین مومنین اور مومنات کی لیے
اور درود بہیجین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بہت پڑہین استغفار اور پڑہین آیتہ الکرسی اور امام درمیان خطبہ کی اور دعا کے
استغفار پڑہتا جاوی اور پڑہی اللھم ربنا آتنا آخر تلک لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات
ورب الارض ورب العرش الکریم اللھم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین اور دعا پکار کر بہی کری اور آہستہ بہی
اور پشت ہاتہہ کی دعا کی وقت کبہی زمین کی طرف ہو اور کبہی آسمان کی طرف اور شروع کری اور ختم کری دعا کو
ساتہہ حمد اور ثناء اللہ تعالی کی اور درود اور سلام آنحضرت کی کذا فی وظائف النبی اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا
مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا * د مص * غَیْرَ اٰجِلٍ * د * رَائِثٍ * مص *
یا اللہ برسا ہمپر مینہہ فریاد کو پہنچنی والا بہت ارزانی کرنی والا نفع دینی والا نہ ضرر کرنی والا جلد ہی برسنی والا
نقل کیے یہہ ابو داؤد و ابن ابی شیبہ نی نہ دیر کرنی والا نقل کیے یہہ ابو داؤد نی نہ دیر کرنی والا نقل کیے یہہ ابن
ابی شیبہ نی **ف** ابو داؤد مین لفظ غیر آجل کا اس دعا مین آیا ہی اور ابن ابی شیبہ نی عوض آجل کی رائث
نقل کیا ہی اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ * م *
یا اللہ پانی دی بندون اپنی کو اور چارپایون اپنی کو اور پہیلا رحمت اپنی اور جلا شہر مردہ اپنی کو یعنی سبز کر نقل کی

یہہ ابو داؤد نے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا ٭ عو یا اللہ اوتار زمین ہماری پر سنگہار اوسکا
یعنی سبزہ پہولی بوٹے اور چین اوسکا نقل کیے یہہ ابو عوانہ نے **ف** چین اوسکا یعنی جو چیز زمین والون کے
باعث چین کی ہی یعنی مطلب اونکی بر لاکہ دل اونکی تسکین پاوین کذا ذکرہ الفخر اَللّٰھُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا
وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَھَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاکِنِھَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَۃِ مِنْ
مَعَادِنِھَا وَمُجْرِیَ الْبَرَکَاتِ عَلٰی اَھْلِھَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ
فَنَسْتَغْفِرُکَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا اَللّٰھُمَّ فَاَرْسِلِ
السَّمَاءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَاَوْصِلْ بِالْغَیْثِ وَاکِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِکَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا دوا
وَیَعُوْدُ عَلَیْنَا ٭ یا اللہ ظاہر ہوئی پہاڑ ہمارے یعنی بسبب ہونی گہاس کے اور خاک اوڑتی ہی مین ہماری
اور پیاسی ہوئی جانور ہمارے ای دینی والی بہلائیون کی جگہون اونکی سی اور ای اوتارنی والی رحمت کی یعنی مینہہ کے
کانون اوسکی سی اور جاری کرنی والی برکتون کی برکت والون پر یعنی جو لائق اوسکی ہین بسبب مینہہ نفع دینی
والی کی تجہسی بخشش مانگتی ہین لوگ بہت بخشنی والا پس بخشش چاہتی ہین ہم تجہسی واسطی خاص گناہون اپنی کے
یعنی جو خاص ہمیسی ہوئی ہین نہ غیر ہماری سی اور توبہ کرتی ہین ہم طرف تیری عام گناہون اپنی سی یعنی جو مشترک ہین
درمیان ہماری اور درمیان غیر ہماری کی یا اللہ پس بہیج مینہہ زور کا اور مینہہ متصل یعنی ایک بوند دوسرے سے
ملی ہو اور کفایت کر یعنی بہیج ہماری کو بسبب مینہہ کی نیچی عرش اپنے سی اوسجگہہ کہ نفع دی ہمکو اور پہری ہمیشہ
ف یعنی فائدہ اوسکا یعنی مینہہ نالون مین اور کہیتون مین برساتا کہ نفع کرے اور کام مین آوی
اور من تحت عرشک ظرف ارسل کا ہی یعنی بہیج مینہہ زیر عرش سے اور بالغیث المغیث متعلق ہی معطی
اور منزل اور مجری کا کذا ذکرہ الفخر غَیْثًا عَامًّا طَبَقًا غَدَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَاتِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ
عو برسا مینہہ عام یعنی سب جا پر برسی عام ساتہہ کثرت کی بڑا زینت دینی والا اور ڈہانکنی والا زمین کا
یعنی بسبب سبزہ اور پانی کی بہت ارزانی والا بہت اگانی والا کہانی کی چیزون کا بہت اگانی والا گہاس کا

نقل کی ہیہ ابو عوانی و المستغفری عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَا زَادَ عَلَى الْاِسْتِغْفَارِ ٭ مص ٭ اور منیہ مانگا حضرت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پس نہ زیادہ کیا استغفار پر کچھہ نقل کیے ہیہ ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا رَاٰى سَحَابًا يعني

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا فَاِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ وَلَمْ يُمْطِرْ حَمِدَ اللّٰهَ

عَلٰى ذٰلِكَ ٭ د س ق ٭ اور جب دیکھی ابر کو تو کہی یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتی ہیں ساتھہ تیری برائی اوس چیز

کیسی کہ بہیجا گیا ہی بیہہ ابر واسطی اوسکی یا اللہ کر ابر کو جاری نفع دینی والا پس اگر کہولا ہی اوسکو اللہ تعالے

اور نہ برسی الحمد للہ کہی ابر نقل کیے ہیہ ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ نی وَاِذَا رَاَى الْمَطَرَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا

خ ٭ اور جب دیکھی مینہہ کو کہی یا اللہ برسا مینہہ بہت نفع دینی والا نقل کیے ہیہ بخاری نی اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا

مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ٭ مص ٭ یا اللہ کر مینہہ کو جاری نفع دینی والا پڑہی اسکو دو بار یا تین بار نقل کی ہیہ ابن ابی

شیبہ نی وَاِذَا كَثُرَ وَخِيفَ الضَّرَرُ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ

وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ٭ خ م ٭ پس جب بہت ہووی مینہہ اور خوف ہووے

ضرر کا کہی یا اللہ مینہہ برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہم پر یا اللہ برسا مینہہ ٹیلون پر اور قلعون پر اور پہاڑون پر

اور نالون پر اور اوپر جگہہ اوگنی درختون کی نقل کیے ہیہ بخاری مسلم نی وَاِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ٭ ت س مس ٭

اور جب سنی گرجنا اور کڑکنا تو پڑہی یا اللہ نہ مار ہمکو ساتھہ غصی اپنی کی اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھہ عذاب اپنے

کی اور عافیت دی ہمکو پہلی اسکی یعنی پہلی واقع ہونی عذاب کی نقل کیے ہیہ ترمذی نسائی حاکم نی ٭ ف ٭ رعد

نام فرشتی کا ہی جو متعین ہی بادلون ہانکنی پر گرجنا آواز اوسکی ہی اور بجلی کوڑا اوسکا کذا فی الجلالین سُبْحَانَ

الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ ٭ مو ط ٭ پاک ہی وہ اللہ کہ پاکی بیان کرتا ہے

اوسکی رعد ساتھہ تعریف اوسکی کی اور پاکی بیان کرتی ہیں سب فرشتی خوف اوسکی سے نقل کیے ہیہ موطا میں

نی وَاِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ اسْتَقْبَلَهَا بِوَجْهِهٖ وَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمَدَّ يَدَيْهِ ٭ طب [illegible] ٭ اور جب چلی

ہوا متوجہ ہووی اوسکی طرف یعنی جدہر سی چلتی ہی ودہر موہنہ کری اور بیٹہی اوپر گہٹنون اپنی کی اور ہاتہہ اپنی
اپنی کی یعنی بصورت تواضع بیٹہی نقل کے یہہ طبرانی نی دعامین اور کبیرمین وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ
خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ
مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ٭ مت س طب ٭ اور پڑہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسکی
اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی جنات اور بہلائی اوسچیز کی کہ بہیجی گئی ہی ہوا ساتہہ اوسکی یعنی فائدہ اور
اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی اس کی سی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی اور برائی اوسچیز کیسی کہ
بہیجی گئی ہی ہوا ساتہہ اوسکی نقل کے یہہ مسلم ترمذی نسائی طبرانی نی دعامین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلَا
تَجْعَلْهَا رِيحًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا ٭ طب ط ٭ یا اللہ کر اس ہوا کو
ریاح اور نہ کر اسکو ریح یا اللہ کر اسکو رحمت اور نہ کر اسکو عذاب نقل کی یہہ طبرانی نی دعامین اور کبیرمین
ف ریاح جمع ریح کی ہی معنی اوسکی ہوائین ہین یعنی جب ہوائین بہت ہر طرف سی چلتی ہین تو
ابر بہت آتا ہی اور مینہہ بہت برستا ہی وہ باعث ہوتا ہی ارزانی کا اور جب ایک ہوا چلتی ہی تو ایسی مفید نہین
ہوتی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ ریاح کا استعمال رحمت کی لئی آتا ہی اور ریح کا عذاب کی لئی مگر اسپر اعتراض
کیا ہی بعض علمانی کذا ذکرہ الفخر وَاِنْ جَاءَ مَعَ الرِّيحِ ظُلْمَةٌ تَعَوَّذَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ ٭ د ٭ اور جو اوی
ساتہہ ہوا کی اندہیری پناہ پکڑی ساتہہ پڑہنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کی یہہ ابوداود
نی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ٭ ت س ٭ یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہین تجہسی بہلائی
اس ہوا کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی جنات وغیرہ اور بہلائی اوسچیز کی کہ حکم کی گئی ہی یہہ ساتہہ
اوسکی اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ تیری برائی اس ہوا کیسی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی اور برائی اوس
چیز کیسی کہ حکم کی گئی ہی یہہ ساتہہ اوسکی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُمِرَتْ

بہ وَاَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ * ص * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی وسیجر کی کہ حکم
کی گئی ہی ہوا ساتہہ اوسکی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی اوسکی سیجر کیسی کہ حکم کی گئی ہی ساتہہ وہ اوسکی نقل کی
یہہ ابو یعلی نے اَللّٰھُمَّ لَقْحًا لَا عَقِیْمًا * حب طس * یا اللہ کر اس ہوا کو بار ور یعنی ابرلانی والی
اور فائدہ مند اور نہ کر اسکو بانج یعنی نہ ابرلانی والی اور نہ فائدہ مند نقل کیے یہہ ابن حبان نے اور طبرانی نے
اوسط مین وَاِذَا سَمِعَ صِیَاحَ الدِّیْکَۃِ فَلْیَسْأَلِ اللہَ مِنْ فَضْلِہٖ * خ م د ت س * اور جب
سنی آواز مرغون کی پس چاہیی کہ مانگی اللہ تعالی سی فضل اوسکا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی
نسائی نے ف باقی حدیث یہہ ہی فَاِنَّہَا رَاَتْ مَلَکًا یعنی مرغ فرشتی کو دیکہہ کر آواز کرتی ہین پس اسلیے
کہ یہہ دعا کری اور فرشتہ آمین کہے پس قبول ہو جائی اور اس سی معلوم ہوا مستحب ہونا دعا کا وقت حضور
صلحا کی اور برکت جاننی بسبب اونکی کذا ذکر العلی وَاِذَا سَمِعَ نَھِیْقَ الْحَمِیْرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطَانِ
الرَّجِیْمِ * خ م د ت س مس * اور جب سنی آواز گدہونکی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی شیطان
راندی ہوئی سی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کیونکہ وہ شیطان کو دیکہہ کر آواز کرتا ہی نقل کیے
یہہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی حاکم نی وَکَذٰلِکَ اِذَا سَمِعَ نُبَاحَ الْکِلَابِ * د س مس *
اور اسیطرح یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی جب سنی آواز کتون کی نقل کیے یہہ ابو داود نسائی حاکم نی
ف یہہ ہی شیطان اور اوسکی لشکر کو دیکہہ کر آواز کرتی ہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاَی الْکُسُوْفَ
فَلْیَدْعُ اللہَ وَلْیُکَبِّرْ وَلْیُصَلِّ وَلْیَتَصَدَّقْ * خ م د س * اور جب دیکہی سورج گہن یا
چاند گہن پس چاہیی کہ دعا کری اللہ تعالی سی اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور صدقہ دی نقل کی یہہ بخاری مسلم
ابو داود نسائی نے ف حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ کسوف اور خسوف دونونکی ایک ہی معنی ہین
سورج گہن کو بہی کسوف خسوف کہتی ہین اور چاند گہن کو بہی اور فقہا اور لغت والون نی فرق بیان کیا ہی کہ
خسوف چاند گہن کو اور کسوف سورج گہن کو کہتی ہین اور حنفیون کی نزدیک نماز سورج گہن کی دو رکعت ہین

ساتھہ جماعت کی اور بڑی قراءت کی بغیر خطبہ کی پڑہی اور چاند گہن مین جماعت نہین ہی تنہا تنہا پڑہی اسلیئی کہ رات مین جماعت مشکل ہی یا او صدقہ یعنی فقیرون محتاجون کو کچھہ اللہ دی یا غلام آزاد کری بطور صدقہ مشہور کی سنت بجا و غیرہ نہ دی کہ مشابہت ہنود کی ساتھہ ہوگی نعوذ باللہ منہ کذا ذکر الفحر وَاِذَا رَایَ الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ٭ می ٭ اور جب پہلی رات کا چاند دیکھی کوئی تو کہی اللہ اکبر نقل کیے یہہ دارمی نی اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ٭ ت حب می ٭ یا اللہ چاند دکھا ہمکو ساتھہ برکت کی اور ساتھہ ایمان کی اور سلامتی کے اور اسلام کی اور توفیق کے واسطی او چیز کی کہ دوست رکھتا ہی تو اور پسند رکھتا ہی تو ای چاند پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ تعالی ہی نقل کیے یہہ ترمذی ابن حبان دارمی نے هِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَخَیْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ٭ ط ٭ یہہ چاند بھلائی اور ہدایت کا ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بھلائی اس مہینی کے اور بھلائی تقدیر کی یعنی جو چیز اس مہینی مین قسم رزق وغیرہ سی مقدر ہی اوسکی بھلائی چاہتا ہون اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی اس مہینی کے سی پڑہی یہہ دعا تین بار نقل کیے یہہ طبرانی نے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَیْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَکَتَهٗ وَفَتْحَهٗ وَنُوْرَهٗ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ٭ مو مص ٭ یا اللہ نصیب کر ہمکو بھلائی اس مہینی کے اور مدد اسکے اور برکت اسکی اور فتح اسکی اور نور اسکا یعنی ہدایت اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتھہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اون چیز کیسی کہ پیچھی اسکے ہی یعنی اور مہینی کہ بعد اسکی ہونگے اونکی برائی سی بھی پناہ مانگتی ہین نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا ٭ ت س مس ٭ اور جب دیکھی طرف چاند کی پس کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ خدا کی برائی اسکی سی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی حاکم نی ف برائی اسکی سی یعنی جب گہن لگی اور سبب اس سی پناہ چاہنی کا یہہ ہی کہ چاند گہن نشانیون اللہ تعالی

کیسی ہی اور ڈراتا ہی ساتھہ ہونی حادثون کی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب سورج گہن ہوتا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہولناک ہوکر کہڑی ہوجاتی واسطی خوف اسکی کہ جو آفتاب اور چاند باوجود اس روشنی کی
ایک ساعت مین تاریک ہوجاتی ہین تو ایسا نہ ہو کہ نور ایمان کا اور عملون کا دلون سے چہن جائے وَاِذَا رَاٰی
لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ٭ ت س ق مس ٭ اور جب
دیکھی کوئی لیلۃ القدر کو یعنی علامتین اوسکی پس چاہئی کہ کہی یا اللہ تحقیق تو بہت معاف کرنی والا ہی دوست رکہتا ہی تو
عفو کو پس عفو کر مجہسی گناہ میری نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نی وَاِذَا نَظَرَ وَجْھَہٗ فِی الْمِرْاٰةِ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ٭ حب می ٭ اور جب دیکھی موہنہ اپنا آئینہ مین تو کہی یا
اللہ تو نی اچھی بنائی صورت میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کیے یہہ ابن حبان دارمی نی اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ
خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ ٭ ر ٭ یا اللہ جیسی کہ اچھی بنائی تو نی صورت میری پس اچھا کر
خلق میرا اور حرام کر ذات میری کو آگ پر نقل کیے یہہ بزار نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ
وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ ٭ ر ٭ سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ برابر پیدا کئی اعضا میرے
اور اچھی بنائی صورت میری اور سنواری بدن میری سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میرے سی یعنی مثلاً بعضون کو
لنگڑا کانا پیدا کیا اور مجہی اس سب سی بچایا نقل کیے یہہ بزار نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَلَہٗ
وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْھِیْ فَاَحْسَنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ٭ طس ی ٭ سب تعریف ہی واسطے
اوس خدا کی کہ درست کی صورت میری پس برابر کیا اوسکو اور پیدا کی ہیئت منہہ میری سے پس خوب بنائی وہ
اور کیا مجہکو مسلمانون مین سی نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی وَاِذَا سَلَّمَ عَلٰی
اَحَدٍ فَلْیَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ٭ خ م س ٭ اور جب سلام کری کوئی کسیکو پس چاہئی کہ کہی سلامتی
ہووی تمپر نقل کیے یہہ بخاری مسلم نسائی نی ف معنی سلام علیک کی یہہ ہین کہ سلام نام اللہ تعالی کا
ہی یعنی محافظت اللہ تعالی کی تیری ساتھہ ہووی یا تو سلامت رہی سب آفات سی اور ضمیر جمع کی اسلئی

چاہئی کہ فرشتون محافظین پر بہی سلام ہووی اور ادب سلام کا یہہ ہی کہ اوسوقت جہکی نہین چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نی بعض علماسی جہکنی کو قریب کفر کی لکہا ہی اور لکہا ہی کہ اگرچہ اکثر علما اور صلحا اس رسم مین گرفتار ہین مگر اعتماد اور ریس نکری اسکی اور سید جمال الدین نی بہی مکروہ لکہا ہی اور سلام کرنا سنت ہی اور جواب اوسکا فرض کفایہ یعنی مجلس مین سی ایک ہی جواب دیگا تو اور ونکے ذمہ سی جواب اوتر جائیگا والا سب گنہگار ہونگے لیکن یہہ سنت افضل فرض سی ہے کذا ذکر الفخر مین شرح المشکوۃ حدیث شریف مین فضیلت سلام علیک کی بہت آئی ہی آیا ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی فرمایا کہ ان فرشتون سی سلام علیک کر اور جواب اونکا سن کہ وہ تحیت یعنی سلام تیرا اور تیری اولاد کا ہوگا پس انہون نی جاکر السلام علیکم کہا اونہون نی کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نے سرور عالم سی پوچھا کہ کون سی خصلتین اسلام کی بہتر مین فرمایا یہہ کہ کھلانا تو کہانا اور سلام کری تو اوسکو کہ پہچانتا ہی تو یا نہین پہچانتا اور مسلمان کا مسلمان پر حق فرمایا ہے سلام کرنی کو اور باعث دخول جنت کا فرمایا ہی اسکو اور ایک صحابی نی عرض کے کیا یا رسول اللہ ایک شخص کی کہجور میری باغ مین ہی مجہی ایذا ہوتی ہی اوسکی آنی سی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درخت والے کو کہلا بہیجا کہ اپنی درخت کو ہماری ہاتھہ بیچ ڈال اوسنی انکار کیا فرمایا ہبہ کر اوسنی اسکا بہی انکار کیا فرمایا جنت مین اسکی عوض کہجور لینا اسکا بہی اوسنی انکار کیا فرمایا تجہسی زیادہ کوئی بخیل نہین ہی مگر وہ کہ سلام مین بخل کری یعنی سلام علیک نکری کذافی المشکوۃ پس کمال نادانی ہی کہ یہان کے رسم کی لئی ایسی ثواب کو ترک کرکر ایسا بخیل بنی اور ایسی دعاسی باز رہے اور انصاف تو کر کہ اگر حلال خور کہتا ہی میان خیر وسلامت رہو تو نہین چڑہتا اور نوکر مثلاً جو سلام علیک کری تو چڑہتا ہی وہی دعا تو ہی لیکن رسول اللہ کی لفظون سی ادا کی گئی تجہی رسول مقبول ہے کی سنت سی بیزاری ہی کہ اونکی لفظون کی دعا کو نہین پسند رکہتا اللہ بچاوی ہمکو اور تمکو اس سی اور بیدار کری خواب غفلت سی اور محبت دی اونکی راہ

کی اور مفاتیح الصلوۃ مین نقل کیا ہی کشاف اور توضیح اور روضۃ العلما اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسائل اور فتاوی السفینہ اور جامع الفتاوی اور فتاوی ظہیریہ اور تیسیر اور لطائف الاشارات اور فتاوی صوفیہ وغیرہا سی کہ مکروہ ہی سلام نزدیک خطبہ کی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنی والا اور مکروہ ہی پکار کر قرآن پڑہنی والی پر لیکن قادر ہی جواب دی اوسکی سلام کا اور مکروہ ہی سلام قرآن سننی والی پر اور گنہگار ہوتا ہی اوسپر سلام کرنی والا لیکن وہ جواب دی اور مکروہ ہی سلام نزدیک روایت حدیث کی اور نزدیک مذاکرہ علم کی لیکن جب کری تو اونکو جواب دینا چاہئی اور نزدیک اذان کی اور نزدیک تکبیر کے جب ہون قوم مشغول ساتہہ جواب اذان اور تکبیر کی اور سلام کرنی والا گنہگار ہوتا ہی ولیکن وہ جواب دین اور مکروہ ہی اوسپر کہ پاےخانہ مین ہی پس نزدیک ابو حنیفہ کی ولسی جواب نہ دی عذر زبان سی اور نزدیک ابی یوسف کی مطلق جواب نہ دی اور نزدیک محمد کی جواب دی بعد فراغ کی حاجت سی اور مکروہ ہی سلام نماز پڑہنی والی پر اور سلام کرنی والا گنہگار ہوتا ہی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور مکروہ ہے سائل پر اور اگر سائل سلام کری تو نہین واجب ہی جواب اوسکا اور مکروہ ہی قاضی پر محکمہ مین اور جواب بہی اوپر واجب نہین اور مکروہ ہی اوستاد پر نزدیک درس کے اور اگر کوئی سلام بہی کری تو نہین واجب ہی جواب اوسکا اور مکروہ ہی شطرنج اور نرد وغیرہ کہیلنی والی پر اور مکروہ ہی مبتدع پر یعنی رافضی خارجی وغیرہما پر اور مکروہ ہے ملحدون پر اور زندیقیون پر اور مسخرون پر اور جہوٹی کہانیان کہنی والون پر اور بیہودہ گوئون پر اور گانا سننی والی پر اور سب نبی دین نکالنی والون پر اور اوسپر کہ رستون پر بیٹہین عورتون اور لڑکون کی گہورنی کو اور ستر کہولنی والون پر اور خوش طبعی کرنی والون پر اور جہوٹون پر اور لوگون کو گالیان دینی والون پر اور اوسپر کہ مشغول ہی بازار مین اپنی معاملہ مین اور بازار مین کہانی والی پر اور گانی والی پر اور کبوتر اوڑانی والی پر اور کافر پر اور فرمایا حضرت نے صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی کلام کری پہلی سلام کی پس نہ جواب دو اوسکو اور سلام کری چلنی والا بیٹہی پر اور چہوٹا بڑی پر اور سوار پیادہ پر اور گہوڑی کا سوار ٹٹو کی سوار پر اور نزد سامنی

گہرمین جاکر گہر والون پر سلام کری کہ موجب برکت کا ہی اور اگر ایسی گہرمین جاوی کہ وہان کوئی نہین ہی
کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کیونکہ فرشتی اسکا جواب دینگی اور بڑی برکت ہوگی اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ * د ت س می * وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ * د ت س می * وَبَرَکَاتُہٗ * د ت س می *
سلامتی ہووی تجہپر نقل کیے یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی دارمی نی اور رحمت خدا کی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی
نسائی دارمی نی اور برکتین اوسکی نقل کیے یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی دارمی نی ف السلام علیکم کی ساتہ
ان جملون کو بہی ملالی کہ ہر ایک کی دس دس نیکیان لکہی جاوینگی یعنی فقط السلام علیکم مین دس نیکیان
ہونگی اور ورحمۃ اللہ کی ساتہہ بیس نیکیان اور وبرکاتہ کی ساتہہ تیس اسی طرح فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نی کذا فی المشکوۃ فَاِذَا رَدَّ السَّلَامَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
ع مص س حب * پس جب جواب دی سلام کا یعنی مسلمان کو تو کہی مجہپر اور تمپر سلامتی ہووی اور
رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین اور ابن مردویہ نسائی ابن حبان نی ف
اسطرح جواب دینا افضل ہی اور ادنی درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہی اور اگر بغیر واو کی بہی جواب
دی تو جواب ادا ہوجاتا ہی کذا ذکر الفخر وَعَلٰی اَہْلِ الْکِتَابِ عَلَیْکَ * م د ت س * او وَعَلَیْکَ
خ م د ت س * اور جو جواب دی کافر کتابی کو یعنی یہود و نصاری کو تو کہی علیک فقط نقل کیے یہہ
مسلم ترمذی نسائی نی یا کہی وعلیک نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نی وَاِذَا اَبْلَغَ
سَلَامًا مِنْ اَحَدٍ فَلْیَقُلْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ * ع * اور جب پہنچایا
جاوی کوئی سلام کو کسی کی طرف سی پس چاہئی کہ کہی مجہپر اور اوسپر سلام ہو اور رحمت خدا کی اور برکتین
اوسکی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین او وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ * س * یا کہی اور تجہپر اور
اوسپر سلام ہو نقل کیے یہہ نسائی نی ف جو کوئی کسی کی طرف سی سلام پہنچاوی اوسپر بہی سلام
پہنچانا مستحب ہی اور اولی کذا ذکر الفخر وَاِذَا عَطَسَ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ * خ د مس * عَلٰی کُلِّ حَالٍ

د ت س مس ق ٭ اور جب چہینکی پس چاہئی کہ کہی سب تعریف ہی خدا کی لئی نقل کیے یہہ بخاری ابو داؤد نسائی نی بہر حال یعنی اس روایت مین الحمد للہ علی کل حال کہنا آیا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم ابن ماجہ نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

د ت س ٭ سب تعریف ہی خدا کی لئی تعریف بہت پاکیزہ بابرکت برکت کی گئی اوسپر جیسی کہ چاہتا ہی پروردگار ہمارا اور پسند کرتا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٭ د ت س حب ٭ سب تعریف ہی خدا کی لئی جو پروردگار ہی ساری جہان کا نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان نی ف اسطرح حمد کرنی بعد چہینکنی کی بہتر ہی اور فقط الحمد للہ کہنی ادنی درجہ اوسکا ہے اور چہینکنی کی بعد حمد کرنی مستحب ہی اور جواب اوسکا یعنی یرحمک اللہ کہنا سننی والون پر واجب کفایہ ہے یعنی اگر مجلس کی لوگون مین سی ایک بہی جواب دیگا اورون کی ذمہ سی ادا ہو جاویگا اور نہین تو سب گنہگار ہونگی کذا ذکر الفخر وَلْیَقُلْ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ٭ خ د س ت مس ق ٭ اور کہا جاوی واسطے چہینکنی والی کے رحمت کری تجہکو اللہ نقل کیے یہہ بخاری ابو داؤد نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نی وَلْیَرُدَّ عَلَیْہِ یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ٭ خ د س ت مس ق ٭ اور چاہی کہ جواب دیا جاوی جواب دینی والا یعنی جسنی یرحمک اللہ کہا اوسی چہینکنی والا یون جواب دی ہدایت کری تمکو اللہ اور سنواری حال تمہارا نقل کیے یہہ بخاری ابو داؤد نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نی یا یون جواب دی یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ ٭ د ت س حب ٭ بخشی اللہ ہمکو اور تمکو نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان نے اور اور روایت مین بدلی لِیْ وَلَکُمْ کی یون آیا ہی لَنَا وَلَکُمْ ٭ س ق مس ٭ بخشی اللہ ہمکو اور تمکو نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نی یا جواب یون دی یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ وَیَغْفِرُ لَنَا وَلَکُمْ ٭ موطا ٭ مہربانی کری ہمپر اللہ اور تمپر اور بخشی ہمکو اور تمکو یہہ موقوفا موطا مین ہی وَاِنْ کَانَ کِتَابِیًّا قِیْلَ لَہٗ یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ٭ ت د س مس ٭ اور جو ہووی چہینکنی والا کتابی یعنی یہودی یا نصرانی کہا جاوی جواب اوسکو ہدایت کری تمکو اللہ اور سنواری حال تمہارا نقل کیے یہہ ترمذی ابو داؤد نسائی حاکم نی وَمَنْ

قَالَ عِنْدَ كُلِّ عَطْسَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ ضِرْسٍ وَّلَا
اُذُنٍ اَبَدًا * مو مص * اور جو کوئی کہے نزدیک ہر چھینک کی تعریف ہے اللہ کی لئے جو پروردگار ہے عالموں کا
ہر حال تو جب تک جیتا رہیگا نہیں پاویگا درد دانت کا اور نہ کان کا کبھی نقل کیے یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی
ف ملا علی قاری اور حنفی رحمہ اللہ نی لکھا ہے کہ ما کان جزا یا خبر من قال کیے ہی اور بعضون نی متعلق پہلی جملہ کا
لکھا ہے کہ تتمہ حمد کا ہے مقولہ چھینکنی والی کیسی اور خبر یا جزا من قال کی لم یجد ہے وَاِذَا طَنَّتْ اُذُنُهٗ فَلْيَذْكُرِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُصَلِّ عَلَيْهِ وَلْيَقُلْ ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِيْ * طی *
اور جب بولی کان کسی کا پس چاہئے کہ یاد کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور درود بھیجے اونپر اور کہے کہ یاد کرے اللہ تعالی
ساتھہ بھلائی کے اوسکو کہ یاد کیا مجکو نقل کیے یہہ طبرانی ابن سنی نی ف واو ولیصل کی عطف تفسیری
ہے یعنی یہہ بیان ہے یاد کرنی کا کہ یون یاد کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ درود بھیجے اونپر کذا ذکر الفخر وَاِذَا
بُشِّرَ بِمَا يَسُرُّهٗ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ * خ م د س ق * اور جب خوشخبری دیا جاوے کوئی ساتھہ اوس چیز کے
کہ خوش کرے اوسکو پس الحمد للہ کہے نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی اَوْ حَمِدَ وَكَبَّرَ *
خ م * یا کہے الحمد للہ اور اللہ اکبر نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی اَوْ سَجَدَ لِلّٰهِ شُكْرًا * مس ا * یا سجدہ
کرے واسطے اللہ کی شکر کا نقل کیے یہہ حاکم احمد نی ف مطالب المومنین کہ کتاب فقہ مذہب حنفی کی ہے اوسمین
لکھا ہے کہ فتوی اسپر ہے کہ لوگون کو سجدہ شکر سے منع نکرو کیونکہ اسمین کمال حضور اور خشوع اور عبادت ہے
کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاٰى مِنْ نَفْسِهٖ اَوْ مَالِهٖ اَوْ غَيْرِهٖ مَا يُعْجِبُهٗ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ * س ق مس *
اور جب دیکھے کوئی ذات اپنی سے یا مال اپنی سے یا ذات و مال غیر اپنی سے اوس چیز کو کہ خوش کرے اوسکو
پس دعا کرے ساتھہ برکت کی یعنی اللہم بارک فیہ کہے تا نظر نہ لگجائے نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نی وَاِذَا
اَرَادَ نُمُوَّ مَالِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ * حب صص * اور جب چاہے بڑھنا مال اپنی کا تو کہے یا اللہ رحمت بھیج اوپر حضرت

محمد کی جو بندی تیری ہین اور رسول تیری اور اوپر مومن مردون اور مومن عورتون کی اور اوپر مسلمان
مردون اور مسلمان عورتون کی نقل کی یہہ ابو یعلی نے وَاِذَا رَاٰی اَخَاهُ الْمُسْلِمَ یَضْحَكُ قَالَ
اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ * خ مس * اور جب دیکھی کوئی اپنی بہائی مسلمان کو کہ ہنستا ہی یعنی
بسبب خوشی کی تو کہی کہ ہنساوی اسد دانت تیری اور ہمیشہ خوش رکہی تجہی نقل کے یہہ بخاری مسلم
نسائی نے وَاِذَا اَحَبَّ اَخَاهُ فَلْیُعْلِمْهُ ذٰلِكَ * ی س د حب * اور جب دوست رکہی
اپنی بہائی مسلمان کو پس جتاوی اوسکو یہہ یعنی محبت اپنی اس لئی کہ وہ بہی محبت کریگا اور رعایت کریگا
دوستی کی دعا وغیرہ مین نقل کے یہہ ابن سنی نسائی ابو داؤد ابن حبان نے فَاِذَا قَالَ لَهُ
اِنِّیْ اُحِبُّكَ فِی اللّٰهِ قَالَ اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهُ * س د حب تی * پس جب کہے
کوئی اوسکو کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون تجکو للہ تو کہی وہ دوست رکہی تجکو وہ شخص کہ دوست
رکہا تو نی مجکو اوسکی لئی یعنی اسد تعالی نقل کے یہہ نسائی ابو داؤد ابن حبان ابن سنی نی وَاِذَا
قَالَ لَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ قَالَ وَلَكَ * سنی * اور جب کہی کوئی اوسکو کہ بخشی تجکو اللہ تو کہی وہ
اور تجکو بہی بخشی نقل کے یہہ نسائی نے وَاِذَا قِیْلَ لَهُ كَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَیْكَ
ط * اور جب کہا جاوی اوسکو کہ کیونکر صبح کی تو نی یعنی کیا حال ہی تیرا تو کہی تعریف کرتا ہون اللہ کی تیری پاس
پہنچنے تک یعنی اس وقت تلک خیر و عافیت سی ہون نقل کے یہہ طبرانی نی وَاِذَا نَادَاهُ رَجُلٌ رَدَّ
عَلَیْهِ لَبَّیْكَ * ی * اور جب پکاری اوسکو کوئی آدمی تو جواب دی اوسکو کہ حاضر ہون مین نقل کی
یہہ ابن سنی نی وَاِذَا صُنِعَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ
فِی الثَّنَاءِ * ت س حب * اور جب کیا جاوی طرف اوسکی احسان یعنی اگر کوئی کسی پر احسان
کری مثلاً علم وغیرہ تعلیم کری پس کہی وہ احسان کرنی والی کو کہ بدلہ دی تجکو اللہ بہتر پس تحقیق مبالغہ
کیا تعریف مین اور ادا کیا حق اوسکا نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نے ف بعضی بزرگون نی کہا ہے

کہ تعریف کرنی مین حد سی نہ بڑھ جاوی یعنی اگر فاسق سی فائدہ ہووی تو ولی اور صالح اوسکو نہ کہنی لگے ملکہ کہی اللہ خیر دی اوسکو اور اگر صالح سی تکلیف اوٹھائی تو برا نہ کہنی لگی کہی لہ ولنا یعنی اوسکو اور ہمکو اللہ بخشی یا ہدایت کری وَاِذَا عَرَضَ عَلَيْهِ اَخُوهُ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ خ ت س ی اور جب سامنی اوسکی لاوی بہائی اوسکا اہل اپنی اور مال اپنا یعنی اس لئی کہ اسقدر رکہتا ہون جو چاہ سو لی لی تو کہی کہ برکت دی اللہ تعالی اہل تیری مین اور مال تیری مین نقل کی یہہ بخاری ترمذی نسائی ابن سنی نی وَاِذَا اسْتَوْفٰى دَيْنَهُ قَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ خ مر ت س ق لی وَفَّى اللّٰهُ بِكَ خ اَوْفَاكَ اللّٰهُ مر اور جب بہر پاوی قرض اپنا تو کہی ادا کیا تو نی قرض میرا دی تجکو اجر پورا نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی یا کہی دی اللہ تعالی تجکو اجر پورا یعنی بجائی اوفی اللہ کی وفی اللہ بک کہے نقل کی یہہ بخاری نی یا کہی اوفاک اللہ معنی وہی ہین جو گذری نقل کیے یہہ مسلم نی وَاِذَا رَاٰى مَا يُحِبُّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَاِنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ق مس ی اور جب دیکہی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی مثل شفا مرض کے اور مال ہاتھہ لگنی کی اور قبولیت دعا وغیر ذلک کے تو کہی سب تعریف ہی اوس خدا کی لئی کہ ساتھہ انعام اوسکے کی پوری ہوتی ہین عمل اچھی اور اگر دیکہی اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو کہی تعریف ہی اللہ کی لئی بہر حال نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم ابن سنی نی مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰى شُكْرَهَا نہ دی اللہ تعالی نی کسی بندی کو کوئی نعمت پس کہا اوسنی الحمد للہ یعنی ایکبار مگر حال یہہ کہ تحقیق ادا کیا شکر اوس نعمت کا ف یعنی عہدہ شکر سی کہ مقابلہ نعمت کی واجب ہوا تہا بر آتا ہی اور مستحق لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کا ہوتا ہی یعنی اگر تم شکر کروگی تو زیادہ کرونگا تمکو نعمت اپنی فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللّٰهُ لَهُ ثَوَابَهَا س پس اگر کہا اوسنی الحمد للہ دوسری بار از سر نو دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو ثواب اوسکا ف اس لئے کہ ایک دفعہ کہنی مین شکر ادا کر چکا تہا دوبارہ کہنا زیادہ اوس پر اس پر ثواب ہی اوسکا علیحدہ ہوگا فَاِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ

غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ ۔ مس ۔ پس اگر کہا یہہ کلمہ تیسری بار بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی نقل کی یہہ حاکم نی

مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلَّا کَانَ قَدْ اُعْطِیَ خَیْرًا مِّمَّا اَخَذَ

۔ نہ دی اللہ تعالی نی کسی بندی کو کوئی نعمت پس کہا اوسنی تعریف ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کے مگر
کہ ہوتا ہی بندہ کہ تحقیق دیا گیا بہتر اوس چیز سی کہ لی تہی نقل کی یہہ ابن سنی نی **ف** یعنی نعمت جو پائی
تہی اوسپر توفیق اس کلمہ کہنی کی بہتر ہوئی اور بڑی نعمت ملی کیونکہ نعمت فانی ہی اور ثواب اسکا باقی

اور توفیق حمد کی ایسی نعمت ہی کہ کوئی نعمت دنیا کی اوسکو نہین پہنچتی ہی وَاِذَا ابْتُلِیَ بِالدَّیْنِ قَالَ اللّٰهُمَّ

اَکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔ **ت مس** ۔ اور جب مبتلا کیا
جاوی کوئی ساتہہ قرض کے تو پڑہی یا اللہ کفایت کر مجکو ساتہہ حلال اپنی کی اور بی پروا کر حرام اپنی سی کہ احتیاج
حرام کی نہ پڑی اور بی پروا کر مجکو ساتہہ فضل اپنی کی فضل اوسکی کی سوا تیری ہی نقل کی یہہ ترمذی نی حاکم
نی **ف** روایت ہی کہ ایک غلام مکاتب نی حضرت علی رضی سی آن کر عرض کیا کہ ادای کتابت سی عاجز ہون
مین مدد کرو میری فرمایا کہ تجکو کتنی کلمی سکہا دیتا ہون کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی مجکو پہنچی ہین اگر
بڑی پہاڑ کے برابر قرض ہو تجپر تو اللہ تعالی ادا کری پڑہی یہہ دعا اللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ آخر تک سکہائی کذا فی المشکوۃ
اور ایک روایت مین ادای دین کی لئی آیا ہی کہ جمعہ کی نماز کی بعد ستر بار پڑہی اللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ

وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ

دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِیْنِیْ بِهَا

عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۔ **مس حص** ۔ یا اللہ دور کرنی والی فکر کی کہولنی والی غم کی قبول کرنیوالے دعا عاجزون
کی یعنی اگرچہ فاجر و کافر ہون بخشش کرنی والی دنیا والون کی اور مہربان دنیا کی یعنی مسلمان دنیا والون کے
توہی مہربانی کرتا ہی مجپر پس رحم کر مجپر ساتہہ اوس رحمت کی کہ بی نیاز کری تو مجکو بسبب اوسکی رحمت او کسی کی سوا
تیری ہی نقل کی یہہ حاکم و ابن مردویہ نی **ف** یعنی حقیقت مین جو کوئی کسی پر مہربانی کرتا ہی تیری ہی طرف سے

ہوتی ہے پس جب تو ہی مہربانی کرنی والا ہوا تو بواسطہ اپنی مخلوق کے مجبر مہربانی کر کہ محتاج کسی کا ہون
اور مضطر اوسکو کہتی ہین کہ سوا اللہ تعالی کے کوئی وسیلہ نہ رکہتا ہو اور بعضی سی ہزار ہو کذا ذکر الفخر

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ
وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۞ صط ۞ یا اللہ

مالک ملک کی دیتا ہی تو ملک جسکو چاہی اور چہین لیتا ہی ملک جس سی چاہی اور عزت دیتا ہی جسکو چاہی
اور ذلت دیتا ہی جسکو چاہی بیچ ہاتھہ تیری کی ہی بہلائی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی ای بخشش کرنی والی
خلق کی دنیا اور آخرت مین دیتا ہی تو دنیا اور آخرت جسکو چاہی اور باز رکہتا ہی اون دونون سی جسکو
چاہی دی مجکو وہ رحمت کہ بی پروا کری تو بسبب اوسکی مہربانی اونکی سی کہ سوا تیری ہین نقل کی یہہ طبرانی نی صغیر مین

وَتَقَدَّمَ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى ۞ د ۞ اور پہلی گذری وہ دعا کہ پڑہی جسوقت کہ صبح کری اور جسوقت
کہ شام کری یعنی صبح شام کی دعاون مین ایک دعا اداء دین کی لئی گذر چکی ہی یعنی اللہم انی اعوذ بک من الہم

آخر تلک نقل کی وہ ابو داود نی وَاِذَا اَخَذَهٗ اِعْيَاءٌ مِنْ شُغْلٍ اَوْ طَلَبَ زِيَادَةَ قُوَّةٍ فَلْيُسَبِّحْ عِنْدَ
نَوْمِهٖ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلْيَحْمَدْ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلْيُكَبِّرْ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ مِنْ كُلٍّ ثَلَاثًا
وَّثَلٰثِيْنَ اَوْ مِنْ اَحَدِهِنَّ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً ۞ خ م د س ت حب ط ۞ اور جب پکڑی

کسی کو ماندگی بسبب کسی کام کی یعنی جو کوئی تہک جاوی بسبب کرنی ایک کام کے یا چاہی زیادتی قوت
کی پس سبحان اللہ پڑہی نزدیک سونی اپنی کی تینتیس بار اور الحمد للہ پڑہی تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑہے
چونتیس بار یا ہر ایک تینتیس تینتیس بار پڑہی یا ایک انمین سی یعنی جسکو چاہی بغیر تعین تکبیر کی چونتیس بار پڑہی اور باقی دو کو
تینتیس تینتیس بار نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ترمذی ابن حبان احمد طبرانی نی اَوْ مِنْ كُلٍّ دُبُرَ كُلِّ

صَلٰوةٍ عَشْرًا اَوْ عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالتَّكْبِيْرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ ۞ ا ۞ یا پڑہی ہر ایک سی یعنی تسبیح

وتحمید وتکبیر سی پیچہی ہر نماز فرض کی دس دس بار اور نزدیک سونی کی تینتیس تینتیس بار یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ
اور اللہ اکبر چونتیس بار نقل کیے یہہ لمعات **ف** صحیح یہہ ہی کہ تکبیر کو اسجگہہ یعنی سوتی وقت مقدم کری تسبیح و
وتحمید پر کہ اولی ہی اور چونتیس بار پڑہی اور حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ حضرت فاطمہؓ نی اول
اپنی ہاتہون کی گہتی پڑنی کا سبب پیسنی چکی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کروایا اور خادم مانگا حضرت
نی فرمایا کہ بہتر اوس سی بتاتا ہون مین پہر یہہ تسبیحات کہاین اور فرمایا کہ ای فاطمہؓ مشقت محنت دنیا کی سہل
ہی یہہ طریق گذر جاتی ہی تقوی اور بندگی کر خدا کی لئی اور خدمت کر اپنی گہر والون کی پس حضرت فاطمہ اور حضرت
علی کبہی اسکو نچہوڑتی تہی کذا ذکر الفخر اور ملا علی قاری رح نی اس عمل کو مجرب لکہا ہی وَمَنِ ابْتُلِيَ بِالْوَسْوَسَةِ
فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ خ م د س اور جو کوئی مبتلا کیا جاوی ساتہہ وسوسہ کی یعنی وسوسہ
اعتقاد دین ہو یا بدن مین پس چاہئی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی وسوسی سی اور باز آوی نقل کیے یہہ بخاری مسلم
ابو داؤد نسائی نی **ف** باز آوی یعنی وسوسہ سی جسطرح ہوسکی کہا میرک شاہ نی اگر اعوذ سی وسوسہ نہ
جاوی تو اوٹہہ کہڑا ہووی اور کسی کام مین مشغول ہو جاوی اور وسوسہ شرع مین کہتی ہین باتون نفس اور شیطان
کیکو کہ بری فکرین دلمین لاتی اگر باعث ہوین گناہ کی اور اچہی فکر کو الہام کہتی ہین اور وسوسہ دو قسم ہی ضروری
اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بی اختیار نفس مین آجاوی اوسکو ہاجس کہتی ہین پس یہہ قسم معاف
ہی اس امت مرحومہ سی اور سب پہلی امتون سی بہی پہر جب ٹہیری اور خلجان ہووی دلمین اوسکو خاطر کہتی
ہین وہ بہی اس امت سی معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمین پڑی اور باقی رہی اور دوام اور اصرار
ہووی اوسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کری اور خواہش کرنی اوسکی ہووی اور لذت اور محبت اوسکی
پیدا ہووی اس قسم کو ہم کہتی ہین یہہ بہی خاص اس امت مرحومہ سی معاف ہی اور مواخذہ نہین اسپر اور وہ
عمل کیے نامۂ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز رکہی اوسکی مقابلہ مین نیکی لکہی جاتی ہی
اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی وہ ٹہیرائی بات نفس کی ہی اور عزم بالجزم ہی دل کا اوسپر کہ کوئی

مانع اوس سی نہین ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کچھ اوس سی کراہت اور
نفرت نہ ہووی اگر اسباب بالفعل موجود ہووین تو البتہ کری اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سے
کم یعنی جب تلک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا کذا ذکر العلی والفخر من شرح
المشکوۃ اور یہہ تقسیم اون افعال کے لیے ہی کہ اعضا سی واقع ہوتی ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا آوے
تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دل کے ہین مثل عقائد فاسدہ اور اعمال قلب کی یعنی حسد وغیرہ
وہ اسمین داخل نہین اوسکی خلجان اور استمرار پر بھی مواخذہ ہوتا ہی کذا فی المرقاۃ اولیقل اٰمنت
باللہ ورسلہ * م * یا کہی ایمان لایا مین ساتھہ خدا کی اور رسولون خدا کی نقل کیے یہہ مسلم نی یا یہہ
پڑہی اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ
ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم * د س ی * ومن فتنتہ * مق * اللہ ایک
ہی اللہ بی نیاز ہی نہ جنا اور جنا یا گیا اور نہین ہی کوئی ہمسر اوسکا پہر چاہئی کہ تہوکی بائین طرف اپنی تین بار
اور پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی نقل کی یہہ
ابو داؤد نسائی ابن سنی نی اور نسائی نی یہہ زیادہ کیا اور پناہ مانگی فتنہ شیطان کی سی ف تہوکنا
تاثیر رکہتا ہی شیطان کی دفع مین کذا ذکر الفخر وان کانت الوسوسۃ فی الاعمال فان ذلک
شیطان یقال لہ خنزب فلیتعوذ باللہ منہ ولیتفل عن یسارہ ثلثا * م ص
اور جو ہووی وسوسہ عملون مین یعنی نماز وضو اور سوا انکی مین پس تحقیق یہہ وسوسہ ڈالنی والا شیطان
ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو خنزب پس چاہئی کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی اور تہوکی بائین طرف اپنی تین بار
نقل کیے یہہ مسلم ابن ابی شیبہ نی ومن غضب فقال اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ذہب
عنہ ما یجد * خ م د س * اور جو کوئی غصہ ہووی پہر کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی شیطان
راندی ہوئی سی جاتی رہتی ہی اوس سی وہ چیز کہ پاتا ہی یعنی غصہ نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی

وَمَنْ كَانَ حَدَّ اللِّسَانِ فَاحِشَهُ لَازِمُ الْاسْتِغْفَارِ لِحَدِيثِ حُذَيْفَةَ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِي فَقَالَ أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْاسْتِغْفَارِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ * س ق مس مص ى * اور جو کوئی ہووی تیز زبان یعنی بد زبان لازم کری استغفار کو واسطی اس حدیث کی کہ حذیفہ صحابی نقل کرتی ہین کہ شکوہ کیا مینی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تیز زبانی اپنی کا پس فرمایا کہان ہی تو استغفار سی یعنی استغفار کیون نہین پڑہتا کہ اوس سے بلیات ظاہر و باطن کے دفع ہوتی ہی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سی ہر دن مین سو بار نقل کی ہے نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نی وَمَنِ انْتَهَى إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ * د ت س * اور جو شخص آوی طرف مجلس کے پس چاہیے کہ السلام علیکم کہی پس اگر دل مین آوی اوسکی یہہ کہ بیٹہی پس بیٹہی پہر جب اوٹہی پس سلام کری نقل کی ہیہ ابو داؤد ترمذی نسائی نی **ف** اسکو سلام رخصت کا کہتی ہین یہہ دونو سلام سنت ہین اور جواب انکا واجب کذا ذکر الفخر وَكَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ * د ت س حب مس ط مص * ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * د حب * اور دور کرنی والا گناہون مجلس کا یہہ ہی کہ کہی پہلی اوٹہنی سے پاکی ہی تجکو یا اللہ اور پاکی کہتا ہون تیری ساتہہ تعریف تیری کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش چاہتا ہون مین تجسی اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کیے ہیہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نی تین بار پڑہی نقل کیے ہیہ ابو داؤد ابن حبان نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کسی مجلس مین بیٹہا اور لغو کلام اوس سی بہت صادر ہون پہر اوٹہنی کی پہلی یہہ دعا پڑہی تو بخشی جاتی ہی وہ چیز کہ اس مجلس مین اوس سے واقع ہوئی تہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہی یا کسی مجلس مین بیٹہتی تو پڑہا

کرتی ہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ حضرت عائشہ رض نی فائدہ اسکا پوچھا
فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہی تو ہوتا ہی پڑھنا اسکا مہر اوسپر یعنی اسکی پڑھنی سی ثواب اچھی کلام کا
ثابت رہتا ہی ضائع نہین ہوتا ہی کسی گناہ سی اور اگر بری کلام کی بعد پڑھتا ہی تو اوس کلام کا گناہ بخشا
جاتا ہی مشکوۃ کی باب الدعوات فی الاوقات مین یہہ دونون روایتین مذکور ہین عَمِلْتُ سُوْٓءً
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ٭ س مس ٭ کی مینی برائی اور ظلم کیا
مینی جان اپنی پر پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو نقل کی یہہ نسائی حاکم نی مَا جَلَسَ قَوْمٌ
مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ
شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ ٭ د ت س حب مس ٭ نہ بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ
یاد کی اللہ تعالی کی اوسمین اور نہ درود بہیجا اوپر نبی اپنی کی رحمت ہووی اللہ کی اونپر اور سلام مگر ہووی گی یہہ
مجلس انپر موجب حسرت کی یعنی قیامت مین پس اگر چاہی اللہ عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشدی انکو نقل کی یہہ
ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی وَمَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰى عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ ٭
ت ق ا مس ی ٭ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ٭ ت ی ٭ اور جو کوئی آدمی بازار مین پس پڑہے
نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی سلطنت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی
جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکی ہاتھہ مین بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ
اوسکی لئی دس لاکھہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوس سی دس لاکھہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لئی دس لاکھہ
درجی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ احمد حاکم ابن سنی نی اور بناتا ہی اوسکی لئی گھر بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی
ابن سنی نی ف سبب اتنی ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت اور جگہہ سلطنت شیطانون کی ہی

جکہین اسد تعالی کو یاد کرنی سی زیادہ ثواب پاتا ہی کذا ذکر الفرح وَاِذَا دَخَلَہ اَوْ خَرَجَ اِلَیْہِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ

خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً

اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً * مس ی * اور جب آوی بازار مین یا فرمایا نکلی گہر سی طرف اوسکی کہی آیا مین بازار مین

یا نکلا مین گہر سی ساتہہ نام اسد کی یا اسد تحقیق مین مانگتا ہون تجہ سی بہلائی اس بازار کی اور بہلائی اوس چیز

کی کہ اسمین ہے یعنی معاملات اور تجارات وغیرہا اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی

اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی یا اسد تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ پہونچون اسمین قسم جہوٹی کو

یا معاملہ ٹوٹی کو نقل کیے یہہ حاکم ابن سنی نی یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ مِنْ سُوْقِہٖ اَنْ

یَقْرَأَ عَشَرَ اٰیَاتٍ فَیَکْتُبُ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ اٰیَۃٍ حَسَنَۃً * ط * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای

گروہ سوداگرون کی کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین سی جب پہری بازار اپنی سی پڑہنی دس آیتون کیسی یعنی جس سورت مین

سی چاہی پڑہی پس لکہتا ہی اسد تعالی بدلی ہر آیت کی ایک نیکی نقل کیے یہہ طبرانی نی ف یہہ ثواب سوا ان

نیکیون کی ہی کہ ہر حرف پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین یعنی وہ بہی ثواب حاصل ہوگا اور یہہ سوا اوسکی کذا ذکر الفرح

وَاِذَا رَاٰی بَاکُوْرَۃَ ثَمَرٍ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ

صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا * م ت س ق * اور جب دیکہی نیا پہل تو کہی یا اسد برکت دی ہماری

لئی بیچ میوی ہماری کی اور برکت دی ہماری لئی بیچ شہر ہماری کی یعنی بسبب فراخی رزق اور غلبہ اسلام کے

اور برکت دی ہماری لئی بیچ صاع ہماری کی اور برکت دی ہماری لئی بیچ مد ہماری کے نقل کی یہہ مسلم ترمذی

نسائی ابن ماجہ نی ف صاع و مد نام پیمانون کا ہی عرب مین صاع مین چار سیر شرعی اناج اتا ہی اور مد مین سیر بہر

اور مراد انکی برکت سی برکت دنیا کی ہی یعنی رزق فراخ ہووی کذا ذکر الفرح فَاِذَا اُتِیَ بِشَیْءٍ مِنْہُ دَعَا اَصْغَرَ

وَلِیْدٍ حَاضِرٍ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ * م ت س ق * پس جب آوی کسی کی پاس کچہہ بہی میوہ سی بلاوی

چہوٹی لڑکی کو کہ حاضر ہو پس دی اوسکو وہ میوہ نقل کیا یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی وَمَنْ رَاٰی مُبْتَلًی

فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ
الْبَلَاءُ * ت ق طس * اور جو کوئی دیکھی کسی مبتلا کو یعنی گرفتار بلا کو خواہ دنیا کی بلا مین گرفتار ہو یا دین
کی مثلاً بیمار کو دیکھی یا گنہگار کو پس کہی تعریف ہی خدا کی لیٔی جسنی عافیت دی مجکو اوس چیز سی کہ مبتلا کیا تجکو ساتہہ
اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہوتون پر اون لوگون سی کہ پیدا کیٔی بزرگی دنیا تو نہ پہونچی گے اوسکو یہہ بلا
نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نی اور طبرانی نی اوسط مین يَقُولُ ذٰلِكَ فِي نَفْسِهِ * موت * کہی یہہ دعا
بیچ دل اپنی کے نقل کی یہہ موقوفاً ترمذی نی * ف * علما رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ اگر مبتلا گناہ کو دیکھی تو پکار کر
پڑہی کہ وہ شرمندہ ہو کر شاید باز آوی اور جو مبتلا بیماری مین کسیکو دیکھی یا جانی کہ پکار کر کہنی مین مجہی ضرر ہوگا
تو آہستہ پڑہی کہ وہ رنجیدہ نہووی اور اسکو ضرر نہ پہونچی کذا ذکرہ الفخر وَإِذَا ضَاعَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ أَبَقَ اَللّٰهُمَّ
رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ أَنْتَ تَهْدِي مِنَ الضَّلَالَةِ ارْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِي بِقُدْرَتِكَ
وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ * ط * اور جب جاتی رہی کسیکی کوئی چیز یا بہاگ جاوی
غلام یا لونڈی یا جانور تو کہی یا اللہ پہیر لانی والی گم ہوئی چیز کی اور راہ دکہانی والی گمراہ کی تو ہی راہ دکہاتا ہی
گمراہی سی پہیر لا مجپر گم ہوئی چیز میری ساتہہ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے پس تحقیق وہ چیز عطا تیری سی اور فضل تیری
سی ہی نقل کی یہہ طبرانی نی يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَتَشَهَّدُ وَيَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ
وَرَادَّ الضَّالَّةِ ارْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِي بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ * مص *
یا وضو کری کہونی والا اور پڑہی دو رکعتین اور التحیات پڑہی اور کہی بعد نماز کی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کے
ای راہ بتانی والی گمراہ کی اور پہیر لانی والی گم ہوئی چیز کی پہیر لا مجپر گم ہوئی چیز میری ساتہہ غلبہ اپنی کی اور قوت اپنی کے
پس تحقیق وہ چیز بخشش تیری سی اور فضل تیری سی ہی نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی * ف * ثابت ہوئی ہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی گم ہوئی چیز کی لیٔی اور جو اسی گئی ہے کے لیٔی کثرت کرنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی
پس نہین ہی کثرت کرتا اسکی کوئی ساتہہ شرائط دعا کی اور یقین قبولیت کی سبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

گر کر یا تاہی گم ہوئی چیز اور جو راہی گئی چیز کو انشاء اللہ تعالیٰ ببرکت حبیب اوسکی کی اور نقل کیا گیا ہی اگلی علماء سی بہت پڑہنا سورہ والعادیات کا اور تبت یدا کا اسی لیی کذا فی وظائف النبی و لا یتطیر فان فعل فلیقل تو یہ

ان یقول اللّٰھم لا خیر الا خیرک و لا طیر الا طیرک و لا الٰہ غیرک * ا ط + اور فال بد

لیوی پس اگر کری یعنی فال بد لیوی اور ناگہان اوسکی دلمین وہم گذری تو یس کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ کہی یا اللہ نہین بہلائی مگر بہلائی تیری اور نہین برائی ہی مگر برائی تیری یعنی نیک و بد تیری ہی تقدیر و اختیار مین شگون

بد کو کچہہ دخل نہین اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کیے یہہ احمد و طبرانی نی **ف** فال نیک شرع شریف مین یعنی جائز ہی بلکہ سنت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیتی تہی مثلاً کوئی شخص سامنی آیا اوسکا نام پوچہا جو اوسنی مفلح یا نجیح یا مثل اسکی بتایا تو خوش ہوتی اور دلیل فلاح کی لیتی اور فال بد سی منع فرمایا ہی کہ الطیرۃ شرک یعنی

فال بد لینی شرک ہی اور فال بد شگون بد لینا ہی جانورون کی آواز سی یا اور جانی سی جیسی ہہان کتی کی رونی کو یا بلی کی آگی سی نکل جانی کو یا عورت ننگی سر والی کو آگی سی نکل جانی کو نحس جانتی ہین یا چہینک کو مانتی ہین پس ان چیزون کو یہہ جاننا کہ ان سی ہمکو ضرر پہونچیگا کفر اور شرک ہی بہت ضرور ہی اس سی پرہیز کرنا کذا ذکر الفخر

اذا رأیتم من الطیرۃ شیئا تکرھونہ فقولوا * جب دیکہو تم فال بد سی اوس چیز کو کہ برا جانتی ہو اوسکو پس کہو **ف** یعنی جن چیزون سی لوگ شگون بد لیتی ہین اگر شاید تمہاری دلمین اوس سی وہم آجاوی تو اوس بات سی باز رہو اور اللہ پر توکل کر کر وہ کام شروع کرو اور یہہ دعا پڑہو کہ اوسکی شر سی محفوظ رہو گی اللّٰھم لا یأتی بالحسنات

الا انت و لا یذھب بالسیئات الا انت و لا حول و لا قوۃ الا بک * مص د * یا اللہ نہین لاتا ہی نیکیون کو کوئی سوا تیری اور نہین دور کرتا ہی برائیون کو کوئی سوا تیری اور نہین ہی بچنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت ہی مگر ساتہہ مدد تیری کی نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ ابو داؤد نی و من اصیب بعین یرقی بقولہ بسم اللہ اللّٰھم

اذھب حرھا و بردھا و وصبھا ثم قال قم باذن اللہ * س ق مس ط + اور جو کوئی مبتلا ہووی ساتہہ نظر کی تو منتر پڑہی ساتہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منتر پڑہتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی

یا اسد دور کر گرمی نظر کی اور سردی اوسکی اور رنج اوسکا پہر کہی اوٹہہ سا ساتہہ حکم خدا کی نقل کیے ہیہ نسائی ابن ماجہ
حاکم طبرانی نی ف لکہا ہی علمانی کہ قم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو درست تہا اور کو نہ چاہئی مگر کہنی والا ولی
ہو تو مضائقہ نہین اور سب علما حق والی متفق ہین اسپر کہ تاثیر نظر کی حق ہی بموجب العین حق کی اور رقیہ کہتی ہین
اوس چیز کو کہ پڑہی جاوی یعنی آیتین قرآن کی اور دعائین واسطی طلب شفا کی اور رقیہ مین بہی اللہ تعالی نی تاثیر رکہی
ہی مگر آیتون کلام اللہ سی اور دعاؤن حدیث کی سی اور اسما و صفات آلہی سی رقیہ کرنا جائز اور مشروع
ہی اور سوا اسکی اور کلمات سی بہی اگر معانی اوسکی معلوم ہون اور مخالف دین و شریعت کی نہون تو جائز ہی
والا جائز نہین کذا ذکر الفخر وَاِنْ کَانَتْ دَابَّةً نَفَثَ فِیْ مَنْخَرِهِ الْاَیْمَنِ اَرْبَعًا وَفِی الْاَیْسَرِ ثَلٰثًا وَقَالَ
لَا بَاْسَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ * مو مص *
اور اگر ہووی نظر لگا ہوا جانور تو پہونکی داہنی نتہنی اوسکی مین چار بار اور بائین مین تین بار اور کہی نہین کچہہ ڈر
دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیون کی شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہین دور کرتا ضرر کو کوئی سوای تیری نقل کی ہہ
موقوفًا ابن ابی شیبہ نی ف اس عبارت سی یہہ معلوم ہوا کہ پہلی پہونکی پہر پڑہی یہان یہہ مراد نہین ہی بلکہ مراد یہہ
ہی کہ ارادہ پہونکنی کا کری پہر پڑہی آگی کی دعا اور پہونکی کذا ذکر الفجر وَاِنْ اُصِیْبَ اَحَدٌ بِلَمَمٍ مِّنَ الْجِنِّ
وَضَعَهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ وَعَوَّذَهٗ بِالْفَاتِحَةِ وَالٓمٓ اِلَی الْمُفْلِحُوْنَ وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الْاٰیَةَ وَاٰیَةِ
الْکُرْسِیِّ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اِلٰی اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَشَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ الْاٰیَةَ وَاِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ
الَّذِیْ فِی الْاَعْرَافِ الْاٰیَةَ وَفَتَعٰلَی اللّٰهُ اِلٰی اٰخِرِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَعَشْرٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰٓفّٰتِ اِلٰی لَازِبٍ
وَثَلٰثِ اٰیَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ الْحَشْرِ وَاَنَّهٗ تَعَالٰی الْاٰیَةَ مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ * مس
ق ا * اور جو مبتلا ہووی کوئی ساتہہ آسیب کی جن سی بٹہاوی اوسکو آگی اپنی اور منتر پڑہی اوسپر ساتہہ الحمد
اور اول سورہ بقرہ کی مفلحون تلک اور ساتہہ الٰہکم الہ واحد کی آخر آیت تلک اور ساتہہ آیت الکرسی کے اور ساتہہ للہ
ما فی السموات وما فی الارض کے آخر سورہ بقرہ تلک اور ساتہہ شہد اللہ انہ کی آخر آیت تلک اور ساتہہ ان ربکم اللہ

الذی کی کہ پیچ سورۂ اعراف کی ہی آخر آیت تک اور ساتھہ فتعالی الله کی آخیر سورۂ مومنون تلک اور ساتھہ دس آیتون کی
اول سورۂ والصافات سی لفظ لازب تک اور ساتھہ تین آیتون کی آخیر سورۂ حشر سی یعنی لو انزلنا ہذا القرآن
سی ہو العزیز الحکیم تک اور ساتھہ وانہ تعالی کی آخر آیت تک سورۂ جن مین سی اور ساتھہ قل ہو الله احد اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کیے ہیچا کم ابن ماجہ احمد نی **ف** حدیث شریف مین
آیا ہی کہ ایک اعرابی نی جناب رسول مقبول صلی الله علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرا بہائی بیمار ہی فرمایا
کیا بیمار ہی عرض کیا کہ اوسکو آسیب ہو گیا ہی حضرت نی اوسکو بلاکر یہی عمل کیا پس اوٹہا وہ گویا کہ کچہہ خلل نہین
رکہتا تہا کبہی کذا ذکر العلی اور تاثیر جناکی حق ہی یہی ہی مذہب اہل حق کا اور غالب رہتا ہی آدمی پر انہی سبب
ذکر اسد اور دعا اور اعوذ اور درود پڑہنی کی اور بڑی عمدہ چیز کہ اکثر آزمانی والون نی آزمائی ہی دفع جنات
کی لیئی آیت الکرسی ہی اور ابن مسعود سی روایت ہی کہ ایکدفعہ سرور عالم کی ساتھہ راہ مین جاتا تہا مین کہ ایک آسیب
والی کو دیکہہ کر مین اوسکی پاس گیا اور کچہہ اوسکی کان مین میں نی پڑہا پس وہ ہوشیار ہوا پہر آنحضرت صلی الله علیہ
وسلم نی پوچہا کہ کیا پڑہا تہا تو نی عرض کیا مین نی افحسبتم انما خلقناکم عبثاً آخر آیۃ تلک پڑہا فرمایا قسم اوس خدا کی
کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر کوئی ہوشیار اسکو پہاڑ پر پڑہی تو خوف الہی سی وہ بہی گر پڑی کذا ذکر الفجر
اور آیتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین سب لکہہ دی گئین ہین تا طالب کو آسانی ہووی پس اول الحمد سی جاحت اوسکے
لکہنی کی نہین اکثر مسلمانون کو یاد ہوتی ہی اوسکی بعد یہہ ہی الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ
إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا
الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ

يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء والله على كل شيء قدير آمن الرسول بما انزل اليه من ربه والمومنون
كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله لا نفرق بين احد من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك
المصير لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تواخذنا ان نسينا او اخطانا
ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا
انت مولنا فانصرنا على القوم الكافرين شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط
لا اله الا هو العزيز الحكيم ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يغشي
الليل النهار يطلبه حثيثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره الا له الخلق والامر تبارك الله رب العالمين
فتعالى الله الملك الحق لا اله الا هو رب العرش الكريم ومن يدع مع الله الها آخر لا برهان له به فانما حسابه
عند ربه انه لا يفلح الكافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خير الراحمين والصافات صفا فالزاجرات
زجرا فالتاليات ذكرا ان الهكم لواحد رب السموات والارض وما بينهما ورب المشارق انا زينا السماء الدنيا بزينة
الكواكب وحفظا من كل شيطان مارد لا يسمعون الى الملا الاعلى ويقذفون من كل جانب دحورا ولهم عذاب
واصب الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم اهم اشد خلقا ام من خلقنا انا خلقناهم
من طين لازب لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله وتلك الامثال نضربها
للناس لعلهم يتفكرون هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو الله الذي لا اله
الا هو الملك القدوس السلام المومن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ
المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السموات والارض وهو العزيز الحكيم وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة
ولا ولدا وانه كان يقول سفيهنا على الله شططا بعد اسکے قل هو اللہ پڑھی اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس خصائص الکبری مین بیہقی سے روایت ہے کہ نقل کیا ابو دجانہ سے کہا ابو دجانہ نے کہ شکوہ
کی مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ جسوقت کہ مین لیٹتا ہون بچھونے مین تو ناگاہ

سنتا ہون گہر اپنی مین آواز مانند آواز چکی کی اور سہن بہنا ہٹ مانند بہن بہنا نی کہی شہد کی اور دیکہتا ہون چمک مانند چمک بجلی کے اوٹہایا مینی سر اپنا گہبرائی ہوئی ڈرتی ہوئی ناگاہ دیکہا مینی ایک سایہ سیاہ لٹکتا ہوا مانند اور لنبا ہوتا جاتا ہی صحن گہر میری مین پس قصد کیا مینی طرف اوسکی پس ہاتہہ لگایا مینی جلد اوسکی کو پس ناگاہ جلد اوسکی تہی مانند جلد سیہ کی پس پہینکا موہنہ میری پر مثل شعلہ آگ کی پس گمان کیا مینی کہ اوسنی جلا دیا مجکو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی رہنی والا گہر کا یعنی جن برا ہی ای ابودجانہ پہر فرمایا کہ لاؤ میری پاس دوات اور کاغذ پس لائی پس دی دوات و کاغذ حضرت علی بن ابیطالب رضی کو اور فرمایا کہ لکہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ إِلَى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِينَ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَإِنْ تَكُ عَاشِقًا مُولَعًا أَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا أَوْ رَاعِيًا حَقًّا مُبْطِلًا هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ اُتْرُكُوا صَاحِبَ كِتَابِي هٰذَا وَانْطَلِقُوا إِلَى عَبَدَةِ الْأَصْنَامِ وَإِلَى مَنْ يَزْعُمُ أَنَّ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ تُغْلَبُونَ حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ حٰمٓعٓسٓقٓ تَفَرَّقَ أَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ کہا ابودجانہ نی پس لے آیا مین اوسکو اپنی گہر اور رکہا مینی اوسکو نیچی سر اپنی کی اور سویا مین اوس رات پس نہ جاگا مین مگر آواز ایک چلانی والی کیسی کہ کہتا ہی ای ابودجانہ جلایا ہمکو قسم ہی لات و عزی کے ان کلمون نی پس ساتہہ حق صاحب اسکی کی جب اوٹہا لیگا تو ہمسی یہہ کتاب پس پہر نہین آنی کی ہم تیری گہر مین اور نہ تیری ہمسایہ مین پس صبح کی مینی پس نماز صبح کی پڑہی مینی ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی مینی حضرت کو ساتہہ اوس چیز کی کہ سنا مینی جنات سی پس فرمایا ای ابودجانہ اوٹہا تو ہم سی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا مجہی ساتہہ حق کی تحقیق وہ پاوینگی رنج عذاب کا دن قیامت تلک وَيُرْوَى الْمَعْتُوهُ بِالْفَاتِحَةِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ غَدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَهُ ❊ دس ❊ اور منتر پڑہی دیوانہ پر سات الحمد کی تین دن تلک صبح اور شام جب تمام کر الحمد جمع کری تہوک اپنا پہر تہوکی اوسکو دیوانہ پر نقل کی یہہ ابوداود

نسائی نی **ف** علاقہ بن صحار صحابی روایت کرتی ہین کہ ہم ایکدفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی رخصت
ہوکر اپنی وطن کو آتی تھی کہ ایک محلہ عرب پر وارد ہوی اونہون نی کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
سی بہت برکت اور خیر لاسی ہو ہم مین ایک دیوانہ ہی اوسکا کچھہ علاج کرو دوا سی یا دعا سی پس اوسکو لائی
کہ بندھا ہوا تھا مینی تین روز تک صبح شام یہی عمل پڑھا پس بالکل وہ اچھا ہوا پہر اوسکی عوض مین کچھہ اجرت
مجھی دی مینی حضرت سی اوسکی لینی کا حکم پوچھا فرمایا کہ جھوٹی عمل پر جو عوض لیتا ہی برا کرتا ہی اور تو مت غم
کہا کہ کہاتا ہی افسون حق پر کذا ذکرہ الفخر ویرقی اللدیغ بالفاتحۃ * ع * سبع مرات * ت * اور
افسون پڑھی بچھو کی کاٹی پر ساتھہ الحمد کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین سات بار نقل کے یہہ ترمذی نی ولدغت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عقرب وھو یصلی فلما فرغ قال لعن اللہ العقرب لا تدع مصلیا ولا غیرہ
ثم دعا بماء وملح فجعل یمسح علیھا ویقرأ قل یا ایھا الکافرون وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ
برب الناس * ص ط * اور ڈنک مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نی اوس حال مین کہ وہ نماز پڑھتی تھی جب
فارغ ہوی نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچھو کو اسلئی کہ نہین چھوڑتا ہی نمازیکو اور نہ غیر نمازی کو پہر منگایا پانی
اور لون پس شروع کیا کہ ملتی تھی وہ ڈنک پر اور پڑھتی تھی قل یا اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس نقل کے یہہ طبرانی نی صغیر مین عرضنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقیۃ من
الحمۃ فاذن لنا فیھا وقال انما ھی من مواثیق الجن بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا
طس * کہا عبداللہ بن زید نی عرض کیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر منتر کہ واسطی زہر بچھو وغیرہ کے
تھا یعنی اوسکی معنی معلوم نہ تھی عرض کرکر اجازت چاہی پس اجازت دی ہمکو اوسمین اور فرمایا سوا اسکی نہین یہہ
عہدون جن کیسی ہی یعنی حضرت سلیمان ؑ سی جنات نی عہد کیا تھا کہ اسکی پڑھنی والی کو ضرر نہین پہونچانی
کی اور وہ منتر یہہ ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا * نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین **ف**
اتفاق ہی علما کا کہ اس منتر کی معانی معلوم نہین ہین فقط لفظ پڑھی جاتی ہین اور سوا اسکی اور منتر کسی زبان کا

ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تک معنی اوسکی معلوم نہوں پڑہنا درست نہین ہی کہ شاید لفظ کفر کی نہوں کذا ذکر العلی اور قہستانی نی لکہا ہی کہ ہمنی اپنی مشائخ سی سنا ہی کہ اسمین سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ بہی زیادہ کرلیا جاوی کہ سانپ اوربچہو نی حضرت نوح علیہ السلام سی طوفان کی وقت عرض کیا تہا کہ ہمین کشتی مین بٹہا لیجیی عہد کرتی ہین ہم کہ جو تمہارا نام یاد کریگا اور سلام علی نوح فی العالمین کہیگا تو ضرر اوسکو ہم نہین پہونچاوینگی کذا ذکر الفخر وَیَرْقِی الْمَحْرُوْقَ بِقَوْلِہٖ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ ۔ س ا ۔ اور منتر پڑہی جلی ہوی پر ساتہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دور کر بیماری کو ای پروردگار لوگون کی شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہین کوئی شفا دینی والا مگر تو نقل کی یہہ نسائی احمد نی وَاِذَا رَاَی الْحَرِیْقَ فَلْیُطْفِئْہُ بِالتَّکْبِیْرِ ۔ ص ی ۔ مجرب ہی ۔ اور جب دیکہی کوئی آگ لگی ہوی پس چاہیی کہ بجہاوی اوسکو ساتہہ اللہ اکبر کہنی کے نقل کی یہہ ابو یعلی ابن سنی نی کہا مصنف نی کہ یہہ عمل مجرب ہی وَیَرْقِی مَنِ اشْتَکٰی لَہٗ اَوْ اَصَابَتْہُ حَصَاۃٌ بِقَوْلِہٖ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَۃً مِّنْ رَّحْمَتِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ فَیَبْرَاُ ۔ س د مس ۔ اور منتر پڑہا جاوی اوس شخص پر کہ بند کیا جاوی پیشاب اوسکا یا پہونچی اوسکو پتہری ساتہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار ہمارا اللہ ہی جو عبادت کیا جاتا ہی آسمان مین پاک ہی نام تیرا حکم تیرا جاری ہی آسمان و زمین مین جیسی کہ رحمت خاص تیری آسمان مین ہی پس کر رحمت اپنی زمین مین اور بخش ہماری لیی گناہ ہماری کہ جان کر کیی ہین اور چوک کر کیی ہین تو پروردگار پاکون کا ہی پس اوتار شفا شفائون اپنی سی اور رحمت رحمت خاص اپنی سی اوپر اس درد کی پس اچہا ہو جاوی نقل کی یہہ نسائی ابو داؤد حاکم نی ف ظاہر یہہ ہی کہ لفظ غیرہ کا بہی دعا کا ہی کذا ذکر الفخر وَیَدَاوِیْ مَنْ بِہٖ قَرْحَۃٌ اَوْ جُرْحٌ بِاَنْ یَّضَعَ اِصْبَعَہُ السَّبَّابَۃَ بِالْاَرْضِ ثُمَّ یَرْفَعَہَا قَائِلًا بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا

أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيْمُنَا أَوْ لِيُشْفَى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا ۔ ھ ترجمہ اور علاج کیا جاوے وہ شخص کہ ساتھ کوئی مبتلے
پہوڑا ہو یا زخم تلوار وغیرہ کا ہو ساتھ اس طرح کی کہ رکہی انگلی شہادت اپنی زمین پر پہر اوٹہاوی اوسکو کہتا ہوا برکت ڈہونڈہتا
ہون مین ساتھ نام خدا کی یہہ ہی مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ساتھ تہوک بعضی ہماری کے کیا ہمنی یہہ عمل تا شفا دیا جاوے
بیمار ہمارا یا فرمایا تو کہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہماری کے نقل کیے یہہ مسلم نی ف کرمانی نی امام
نووی سی نقل کیے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگلی شہادت پر لعاب مبارک لگا کر زمین پر رکہتی تہی کہ خاک انگلی شریف کو
لگ جاتی پہر اوسکو اوٹہا کر زخم پر پہیرتی تہی اور کلمات دعا کی اوس وقت پڑہتی جاتی تہی یہان ہی اکثر شارحین نی لکہے
مراد لکہی ہے کذا ذکر الفخر وَإِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ فَلْيَذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْهِ ۔ ھو ی ۔ اور جب سو جاوے
پانو کسیکا پس چاہیے کہ یاد کرے بہت پیاری کو آدمیون مین سی طرف اپنی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن سنی نی ف
یاد کرے محبوب کو تاکہ حاصل ہووے خوشی نزدیک اوسکی پس کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب سی زیادہ محبوب ہین
كذا ذكر العلي وَمَنِ اشْتَكَى أَلَمًا أَوْ شَيْئًا فِي جَسَدِهِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يَأْلَمُ وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ مص
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ ۔ م ع لہ ۔ اور جو کوئی
شکوہ کرے درد کا یا کسی اور چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا بدن اپنی مین پس چاہیے کہ رکہی داہان ہاتہ اپنا اوس جگہہ پر کہ درد کرتی
ہی اور کہی بسم اللہ تین بار اور پڑہی سات بار یہہ دعا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کی اور قدرت اوسکی کی برائی اوس
چیز کیسی کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون آیندہ کو زیادتی اوس کی سی نقل کیے یہہ مسلم نی اور چارون نے
ف عثمان بن ابی العاص صحابی روایت کرتی ہین کہ مین شکوہ درد کا حضرت م پاس لیگیا مجہسی یہی عمل کروایا
پس اچہا کر دیا مجکو اللہ تعالی نی کذا ذکر الفخر أَوْ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ سَبْعًا ۔ طا
مص ۔ یا پڑہی یعنی بعد بسم اللہ کی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ غلبہ اللہ کی اور قدرت اوسکی برائی اوس چیز کیسی کہ
پاتا ہون مین سات بار نقل کی یہہ موطا مین اور ابن ابی شیبہ نی أَوْ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ الْمَنِيَّةِ ۔ اط ۔ یا پڑہی پناہ پکڑتا ہون ساتھ غلبہ اللہ کی اور قدرت

اوسکی کی ہر چیز پر برائی اوس چیز کیسی کہ پاتا ہون سات بار حال یہہ کہ رکہی ہاتہہ اپنا بیچ جگہہ درد اپنی کی یعنی گویا اشارہ جاتی رہی درد کا نقل کیے یہہ احمد وطبرانی نی اوَ بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِیْ هٰذَا اِنْ تَرَاَثُمَّ یَرْفَعُ یَدَہٗ ثُمَّ یُعِیْدُ ھَا + ت جیا پڑہی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی پناہ پکڑتا ہون ساتہہ غلبہ خدا کی اور قدرت اوسکیکی برائی اوس چیز کیسی کہ پاتا ہون اس دردا پنی سی پڑہی یہہ طاق یعنی تین بار یا پانچ یا سات بار لیکن سات بار بہتر ہی پہر اوٹہاوی ہاتہہ اپنا پہر دوبارہ رکہی اوسکو یعنی پہر ہاتہہ رکہہ کر یہہ دعا پڑہی نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی نی اوَ یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ + خ م د س ق + یا پڑہی درد والا اوپر اپنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور دم کری نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود ونسائی ابن ماجہ نی ف دم کری یعنی دونون ہاتہون پر پہر پہیری ہاتہہ مونہہ پر اور تمام بدن پر جسطرح کہا ہی بخاری نی حضرت عائشہ روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری مین یہی سورتین پڑہ کر اپنی پر دم کرتی تہی اور ہاتہہ پہیرتی تہی جب بیماری انتقال کی ہوئی تو مین آنحضرت کی دست مبارک پر پڑہکر دم کرکر بدن مبارک پر پہیرتی تہی اور جب حضرت کی گہروالون مین سے کوئی بیمار ہوتا تو یہی پڑہ کر پہونکتی تہی کذا فی المشکوٰۃ وَمَنْ اَصَابَہٗ رَمَدٌ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ + مس ی + اور جسکو پہونچی درد آنکہونکا تو پڑہی یا اللہ فائدہ دی مجکو ساتہہ بینائی میری کے اور کر اوسکو وارث مجسی یعنی تا دم مرگ باقی رہی کیونکہ وارث وہی ہوتا ہی جو میت کی مرنی تک باقی رہی اور دکہا مجکو بیچ دشمن کے کینہ میرا اور مدد دی مجکو اوسپر کہ ظلم کیا مجپر نقل کیے یہہ حاکم وابن سنی نی ف کینہ میرا یعنی جو مجپر ظلم کری اوس سی بدلہ لون اور کینہ کشی کرون اور سوای ظالم کی کسی سی کینہ نرکہون جیسی کفر کی حالت مین جس سی دشمنی ہوتی تہی اوسکو مار ڈالتی تہی وہ حالت نہو وَمَنْ حَصَلَتْ لَہٗ حُمّٰی یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ + مس مص + اور جسکو آوی تپ کہی شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ بزرگ کی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ اللہ بزرگ کی برائی ہر رگ جوش مارنی والی کیسی اور برائی گرمی آگ کیسی نقل کی یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی وَاِنْ اَصَابَہٗ ضُرٌّ وَّسَئِمَ الْحَیٰوۃَ فَلَا یَتَمَنَّیَنَّ الْمَوْتَ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ

فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ بخ م

دی * اور جو پہونچی کسیکو ضرر یعنی بیماری وغیرہ اور عاجز ہو زندگانی سے پس آرزو کری موت کی پس جو ہو وی خواہ مخواہ ہے

آرزو کرنی والا یعنی موت کی اور بیقرار ہو اسمین اور خوف ضرر دین کا رکہتا ہو پس چاہیے کہ کہی یا اللہ زندہ رکہہ مجکو جب تلک

کہ ہووی زندگانی بہتر میری لئی اور مار مجکو جسوقت کہ ہووی مرنا بہتر میری لئی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داود

ابن سنی نی **ف** آرزو موت کی بسبب ضرر دنیا کی یعنی بیماری محتاجگی وغیرہ کی کرنی مکروہ ہی اور واسطی دیدار اور

شوق خدا تعالی کی اور خلاصی کے اس دنیا فانی سے یا خوف ضرر دین کی جائز ہی جیسی کہ اکثر صحابہ کرام سے واقع ہوئی ہے

اور بخاری اور امام طحاوی اور سوا انکی علماء پرہیزگار جب کوئی غیر مشرع بات دیکہتی تو موت مانگتی اور حدیث شریف میں

بہی آیا ہی دعا مین کہ یا اللہ جب کسی قوم مین تو فتنہ کا ارادہ کری تو مار مجکو بغیر فتنہ زدہ کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا عَادَ

مَرِيْضًا قَالَ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ * خ س * اور جب خبر

پوچھی بیمار کی تو کہی نہین کچہہ ڈر یہہ بیماری پاک کرنی والی ہی گناہوں سی اگر چاہی اللہ کچہہ ڈر نہین یہہ بیماری پاک کرنی ہی

والی ہی اگر چاہی اللہ نقل کیے یہہ بخاری نسائی نی **ف** آداب عیادت کی یہہ ہین کہ خاص اللہ تعالی کی خوشنود

اور ثواب کی لئی جاوی اور بیمار کو تسلی دی اور صبر کرنی کو کہی اور امید واحیات کا کری اور ثواب جو بیماری کے

حدیثون مین آئی ہین اون سی اوسکو خوش کری اور وقت جانی کی لا باس طہور انشاء اللہ کہی اور ہاتہہ بیمار پر رکہی

اور دعائین حدیث شریف کی پڑہی اور اوسکی لئی دعا کری اور اوس سی اپنی لئی دعا کرواوی اور کم بیٹہی بیمار کی

پاس اور وضو کر کر جاوی یہہ سب آداب حدیثون مین آئی ہین اور بیمار کی خبر پوچہنی کا حدیثون مین بڑا ثواب آیا ہی

اور افضل عبادات کی ہی آیا ہی کہ قیامت کو اللہ تعالی بندی کو فرماویگا کہ ائی بندی میری مین پروردگار تیرا ہون

مین بیمار ہوا اور تو میری خبر کو نہ آیا بندہ عرض کریگا کہ خداوندا تو پروردگار جہان کا ہی بیماری اور خبر لینی تیری

کیونکر تہی فرماوی گا کہ فلانا بندہ میرا بیمار ہوا تو نی عیادت اوسکی نہ کی اگر عیادت اوسکی کرتا تو مجکو اوسکی پاس

پاتا اور صحابیون مین جو کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت اوسکی فرماتی اور اوسکی پاس بیٹہتی

اور حال اوسکا پوچھتی کہ کیا حال ہی کس چیز کو دل چاہتا ہی اگر کسی چیز غیر مضر کو اوسنی بیان کیا تو فرماتی کہلاو اور
تین بار اوسکی لیی دعا کرتی اور عیادت کی لیی وقت معین نتہا رات دن مین جب چاہتی تشریف لیجاتی اور فرماتی
کہ جو کوئی مسلمان بہائی کی خبر کو جاتا ہی تو بہشت کی باغ مین چلتا ہی جبتلک اوسکی پاس جاکر بیٹہی اور جب بیٹہتا ہی
تو رحمت اوسپر اوترتی ہی کہ اوسمین غرق ہو جاتا ہی اور جو اول دن مین خبر پوچہنی جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتی
اوسکی لیی شام تلک بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور جو رات مین جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتی صبح تلک اوسکی
بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور ہوتی ہی اوسکی لیی میوہ خوری بہشت مین اور حضرت آنکہہ کی درد والی کی بہی
خبر کو تشریف لیجاتی تہی اور ایک نوجوان یہودی کی کہ خادم آنحضرت کا تہا اور ابو طالب اپنی چچا کی باوجود
کہ مشرک تہی خبر پرسی کی اور اسلام کی طرف بلایا وہ خادم مسلمان ہوا اور دوسرا محروم رہا اور آیا ہی کہ جو اچہی
طرح وضو کر کی بقصد عیادت کو جاتا ہی تو دوزخ سی مقدار ساٹہہ برس کی دور ہوتا ہی کذا فی المشکوۃ وشرح الفخر ح

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا * خ م د س ق * بِاِذْنِ رَبِّنَا * خ *
بِاِذْنِ اللّٰهِ * خ * بیمار پر یہہ بہی پڑہی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی یہہ مٹی زمین ہماری کی ہی اور تہوک
بعضی ہماری کا شفا دیا جاوی بیمار ہمارا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ساتہہ حکم پروردگار
ہماری کے نقل کی یہہ بخاری نی ساتہہ اذن اللہ کی نقل کیے یہہ بہی بخاری نی **ف** پہلی دعا کی ساتہہ بعضی روایت
مین باذن ربنا اور بعضی مین بدلی اوسکی باذن اللہ بہی زیادہ آیا ہی وَيَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ
سَقَمًا * خ م س * اور پہیری بیمار پر داہنا ہاتہہ اپنا یعنی پیشانی پر یا ہاتہہ پر یا اور عضو پر اور پڑہی یا اللہ
دور کر بیماری ای پروردگار آدمیون کی شفا دی اوسکو حال یہہ کہ تو ہی شفا دینی والا ہی نہین شفا مگر شفا تیری یعنی
دوا وغیرہ بغیر تیری تقدیر کی کسیکو کچہہ کام نہین آتی وہ شفا کہ نہ چہوڑی کسی بیماری کو نقل کیے یہہ بخاری مسلم نسائی نی
ف لفظ شفاءً کا مفعول اشفہ کا ہی یعنی شفا دی وہ شفا کہ بالکل اچہا ہو جاوی کذا ذکر الفخر بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ * م ت مس
ق * ساتهه نام خدا کی افسون کرتا ہون تجکو یعنی پہا دیتا ہون تجکو ہر چیز سی کہ ایذا دی تجکو اور برائی ہر شخص
کیسی اور برائی آنکہہ حسد کرنی والی کیسی اللہ شفا دی تجکو ساتهه نام خدا کی افسون کرتا ہون تجکو نقل کی یہہ مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت کی پاس آئی اور پوچھا
کہ یا محمد تم بیمار ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہان بیمار ہون پس یہہ دعا حضرت پر پڑہی کذا
فی المشکوۃ اور ایک روایت مین آگی کی دعا آئی ہی بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ
مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ * س مص * ساتهه نام اسکی منتر
پڑہتا ہون مین تجپر اور اللہ شفا دی تجکو ہر بیماری سی کہ بدن تیری مین ہی برائی عورتون پہونکنی والیون کیسی
گرہون مین یعنی جو جادو پڑہ کر ڈوری مین گرہ دیتی ہین اور برائی حسد کرنی والی کیسی جب حسد کری نقل کی یہہ
ابن ابی شیبہ نی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * مس * یہہ دعا تین بار پڑہی حاکم نی نقل کی بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ
كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ * ا * ساتهه نام اسکی افسون
پڑہتا ہون تجپر ہر بیماری سی شفا دی تجکو اللہ برائی ہر حسد کرنی والی کیسی جب حسد کری اور برائی ہر نظر والی کیسی نقل کی
یہہ احمد نی اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِي لَكَ اِلَى الْجَنَازَةِ * د حب مس * یا اللہ شفا دی
بندی اپنی کو تا جہاد کری تیری لئی دشمن پر اور چلی واسطی تیری طرف نماز جنازہ کی نقل کی یہہ ابو داؤد ابن حبان حاکم
اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ * مس ت حب * یا اللہ شفا دی اوسکو یا اللہ عافیت دی اوسکو نقل کی
یہہ حاکم ترمذی ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ اعْفِهِ يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ
وَعَافَاكَ فِي دِينِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ * مس * یا اللہ شفا دی اوسکو یا اللہ عافیت دی اوسکو
نقل کی یہہ نسائی نی ای فلانی یعنی یہان نام لیوی بیمار کا شفا دی اللہ بیماری تیری کو اور بخشی گناہ تیری اور عافیت
دی تجکو بیچ دین تیری کی اور بدن تیری کی وقت موت تیری تلک نقل کی یہہ حاکم نی وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا

لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عَافَاهُ
اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ ۔ د ت س حب مس مص ۔ اور جو کوئی عیادت کری بیمار کی کہ نہ آئی ہو موت
اوسکی پس کہی نزدیک اوسکی سات بار مانگتا ہون اللہ بزرگ سی جو پروردگار ہی عرش بزرگ کا یہہ کہ شفا دی تجھکو مگر عافیت دیگا
اوسکو اللہ تعالی اس بیماری سی نقل کیے یہہ ابوداؤد و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی **ف** یعنی جسکے
موت نہ آپہونچی ہو اور وہ اوسکی پاس عیادت کرنی والا سات بار یہہ دعا پڑہی تو اللہ تعالی اچہا کر دیتا ہی اوسکو
اور اگر موت ہی آئی ہی تو مرض لاعلاج ہی وَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ رض فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا شَاكٍ فَقَالَ اَيَسُرُّكَ
اَنْ يَبْرَأَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْ يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ اِشْفِ فُلَانًا فَاِنَّهُ يَبْرَأُ ۔ مو مص ۔ اور آیا ایک شخص
حضرت علی رض کی پاس پس کہا کہ تحقیق فلانا شخص بیمار ہی فرمایا حضرت علی نی کیا خوش کرتا ہی تجھکو کہ وہ اچہا ہو جائے
کہا اوسنی ہان فرمایا کہہ ای حلیم ای کریم شفا دی فلانی کو پس تحقیق وہ اچہا ہو جائیگا نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ
نی وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِقَوْلِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً
فَمَاتَ فِيْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ اُعْطِيَ اَجْرَ شَهِيْدٍ وَاِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ جَمِيْعُ ذُنُوْبِهٖ ۔ مس ۔ اور جو
مسلمان دعا کری ساتہہ قول اللہ تعالی کے کہ یہہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجھکو تحقیق مین ہون ظلم
کرنی والون مین سی چالیس بار پہر مرجاوی اس بیماری اپنی مین تو دیا جاویگا وہ ثواب شہید کا اور اگر اچہا ہو جاوی
تو اچہا ہو جاویگا اوس حالت مین کہ تحقیق بخشی جاوینگی اوسکی لئی سب گناہ اوسکی نقل کی یہہ حاکم نی
ف گناہون سی وہ مراد ہین جو اللہ تعالی کی کئی ہین اور ہوسکتا ہی کہ مطلق مراد ہون اللہ تعالی
حق والون کو کچہہ عوض دیکر معاف کروا لی کذا ذکر الفخر وَمَنْ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ ۔ ت س ق حب
مس ۔ اور جو کوئی پڑہی بیماری اپنی مین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی

معبود مگر اللہ نہین کوئی شریک اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اسکی پہر مر جاوی یعنی اوسی بیماری مین کہ جسمین یہہ پڑہا ہی تو نہ جلاویگی اوسکو آگ دوزخ کی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الشَّھَادَۃَ بِصِدْقٍ بَلَّغَہُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّھَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ * م ع * جو کوئی مانگی اللہ تعالی سی شہادت ساتھ صدق دل کی تو پہونچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی مراتب شہدا کو اور اگرچہ مری بچہونی اپنی پر نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی مَنْ طَلَبَ الشَّھَادَۃَ صَادِقًا اُعْطِیَھَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْہُ * م * جو کوئی مانگی شہادت صدق دل سی دیا جاتا ہے مرتبہ شہادت کا اوسکو اگرچہ نہ پہونچی شہادت اوسکو یعنی حقیقۃً دنیا مین نقل کیے یہہ مسلم نی مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُوَاقَ نَاقَۃٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِہٖ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ کَانَ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ * ع * جو کوئی لڑی اللہ کی راہ مین مقدار ٹہیر جانی کی درمیان دو دوہ دوہنی اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوتی ہی اوسکی لئی بہشت اور جو شخص مانگی اللہ تعالی سی مارا جانا اپنا نہ دل اپنی سی اوس حالت مین کہ سچا ہی یعنی اس مانگنی مین پہر مری یا مارا جاوی تو ہوگا اوسکو ثواب شہید کا نقل کیے یہہ چارون نی ف دودہ دوہنی مین تہوڑی دیر ٹہیر جاتی ہین تا دودہ اتر آوی پہر دوہنا شروع کرتی ہین اوسکو فواق کہتی ہین یہان مراد تہوڑی دیر ہی یعنی اسقدر ہی کہ مقدار قلیل ہی اگر جہاد کریگا تو یہہ ثواب پاویگا کذا ذکرہ الفخر اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ * خ * دعا کی حضرت عمر نی یا اللہ نصیب کر مجکو شہادت اپنی راہ مین اور کر موت میری بیچ شہر رسول اپنی کی یعنی مدینہ منورہ مین نقل کیے یہہ بخاری نی فَاِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ وُجِّہَ اِلَی الْقِبْلَۃِ * مس * پس جب آوی کسیکو موت متوجہ کیا جاوی طرف قبلہ کی نقل کیے یہہ حاکم نی ف آوی موت یعنی علامت مرنی کی معلوم ہو کہ ناک ٹیڑہی ہو جاوے اور پانو ڈہیلی پڑجاوین اور بعضی لٹک جائین اور کنپٹیان دہس جائین اور متوجہ قبلہ کریون کری کہ چت لٹاو

اور یا تو قبلہ کی طرف کرکر سر اونچا کردی کہ مونہہ قبلہ کی طرف ہو جاوی فتوی متاخرین کا اسی پر ہی کذا فی شرح
الملتقی وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی خ م ت :: اور کہی قریب المرگ
یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجپر اور ملا مجکو ساتھہ رفیق اعلی کی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف رفیق اعلی جماعت
انبیا علی نبینا وعلیہم السلام کی ہی کہ اور جین اونکی اعلی علیین مین ہین یہہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت مین
کرتی تہی اور اخیر کلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بہی یہی تہا کذا ذکر العلی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ
خ س ق :: نہین کوئی معبود مگر اللہ تحقیق واسطی موت کی سختیان ہین نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن ماجہ نی ف وقت
انتقال کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہرۂ مبارک پر پانی ملتی تہی اور یہہ کلمہ پڑہتی تہی کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ
عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ :: ت :: یا اللہ مدد کر میری اوپر سختیون موت کی اور شدتون موت کے
نقل کی یہہ ترمذی نی یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ کُلِّ خَیْرٍ فرماتا ہی اللہ غالب
و بزرگ کہ تحقیق بندہ مومن میرا نزدیک میری ساتہہ مرتبہ ہر نیکی کی ہی ف یعنی نہین فوت ہوتی اوس سی کوئی سی
نیکیون آخرت کیسی غم مین اور خوشی مین اور سب مراتب کہ لائق حال اوسکی کی ہین حاصل ہوتی ہین بخلاف ذلک وَاَنَا
اَنْزِعُ نَفْسَهٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْهِ :: ا :: اس لئے کہ تعریف کرتا ہی میری اوس حالمین کہ مین نکالتا ہون جان اوسکی
دونون پہلو اوسکی مین سی نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی جان کنی کی وقت میری حمد مین مشغول رہتا ہی اور یاد میری
ایسی حالت مین ہاتھہ سی نہین دیتا مَنْ حَضَرَ عِنْدَهٗ فَلْیُلَقِّنْهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ :: مرعہ :: اور جو کوئی
آدمی قریب المرگ کی پاس پس تلقین کری اوسکو لا الہ الا اللہ نقل کیے یہہ مسلم نی اور چارون نی ف
معنی تلقین کی ہین سمجہانا اور یہان یہہ مراد ہی کہ اوسکی پاس اسطرح پڑہی کہ وہ سنکر پڑہنی لگی اور اوسکی
حکم پڑہنی کا نکری کہ وہ وقت نازک ہوتا ہی کہین اوس شدت سکرات مین انکار نکر بیٹہی کذا ذکر الفخر مَنْ کَانَ
اٰخِرُ کَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ :: د مس :: جو کوئی کہ ہووی آخری کلام اوسکا لا الہ الا اللہ
داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابوداود حاکم نی ف داخل ہوگا بہشت مین یعنی اگرچہ بعد عذاب کی ہو

اگرگنہگار ہو اور مراد لا الہ الا اللہ سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے کیونکہ مقصود اس کلمہ سے ایمان ہے اور ایمان بغیر
اقرار محمد رسول اللہ کے صحیح نہیں ہوتا کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا اَغْمَضْتُمُوْہُ دَعَا لِنَفْسِہٖ بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ
عَلٰی مَا یَقُوْلُ فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ
فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ ٭ رواہ مسلم
ق ٭ اور جب بند کرے کوئی آنکھ میت کی تو دعا کرے واسطے نفس اپنے کے ساتھ بھلائی کی یعنی دعا مانگے خاتمہ بخیر
کی پس تحقیق فرشتے آمین کہتے ہیں اوس دعا پر کہ کہتا ہے آنکھ بند کرنے والا یا جو حاضر ہو پس کہے یا اللہ بخش فلانے
کو یعنی یہاں نام اوسکا لے اور بلند کر درجہ اوسکا بیچ ہدایت پائے ہوؤں کے اور خلیفہ یعنی کارساز ہو
اوسکا اہل عیال اوسکے بیچ کہ پس ماندے اوسکے ہیں اور بخش ہمکو اور اوسکو اے پروردگار عالموں کے اور فراخ
کر اوسکے لیے قبر اوسکی بیچ اور روشنی کر اوسکے لیے قبر اوسکی بیچ نقل کیے یہہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ
ف احتمال رکھتا ہے کہ لفظ فیقول کا بیان دعا کا ہے یعنی اسطرح دعا کرے کہ اغفر لنا میں کہنے والا بھی شریک ہے کذا
ذکرہ الفخر وَلْیَقُلْ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً ٭ رواہ مسلم ٭ اور چاہیے کہ کہے ہر ایک
اہل و اولاد اوسکے سے یا اللہ بخش مجکو اور اوسکو اور دے مجکو اوسکا بدلہ اچھا نقل کی یہہ مسلم اور چاہیے کہ
وَلْیَقْرَأْ عَلَیْہِ سُوْرَۃَ یٰسٓ ٭ رس د ق حب مس ٭ اور چاہیے کہ پڑہے کوئی موتی پر سورہ یٰس نقل کی
یہہ نسائی ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف بعضوں کے نزدیک مراد موتی سے قریب المرگ ہے اور عمل
مشائخ کا بھی اسی پر ہے اور بعضے کہتے ہیں مراد مردہ ہے اوسکے گھر میں پڑہے یا قبر پر کتاب در نظیم میں روایت کے
ہے کہ پہونچی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ جو کوئی سورۂ یٰس مسلمان کے پاس مرنیکے بعد پڑہتا ہے تو بہیجتا ہے اللہ تعالی
عوض ہر حرف کے فرشتے کہ سب میت کے آگے صف باندہ کر کہڑے ہوتے ہیں اور رحمت و بخشش اللہ تعالی سے اوسکے لیے
مانگتے ہیں اور حاضر ہوتے ہیں جنازے پر اور دفن پر اور جس مسلمان پر سورۂ یٰس جانکنی کے وقت
پڑہی جاتی ہے تو ملک الموت روح اوسکی نہیں قبض کرتا ہے جب تلک خوشنودی اللہ تعالی کی اوسکے لیے نہیں دیکھتا

كذا ذكر الفخر ويقول صاحب المصيبة انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها * ت م ر * اور كہی مصيبت والا يعنی پس مانندی ميت كی تحقيق ہم ملك ہين واسطی الله كی اور تحقيق ہم طرف اوسكی پہرنيوالی ہين يا الله ثواب دی مجكو بيچ مصيبت ميری كے اور عوض دی مجكو بہتر اوس سی نقل كيے ہيہ مسلم نی واذا مات ولد العبد قال الله لملائكته قبضتم ولد عبدي فيقولون نعم فيقول ماذا قال عبدي فيقولون حمدك واسترجع فيقول ابنوا لعبدي بيتا في الجنة وسموه بيت الحمد * ت حب ى * اور جب مرتاہی فرزند بندی مسلمان كا تو فرماتاہی الله تعالی فرشتون اپنی كو كہ قبض كی تمنی روح فرزند بندی ميری كی پس عرض كرتی ہين فرشتی ہان پس فرماتاہی الله تعالی كہ كيا كہا بندی ميری نی پس عرض كرتی ہين وہ كہ تعريف كی اوسنی تيری اور انا لله پڑہی پس فرماتاہی الله تعالی بناؤ تم بندی ميری كی ليی گہر بيچ بہشت كے اور نام ركہو اوسكا بيت الحمد يعنی اوسلئی كہ بدلی شكر اور تسليم كی ملاہی نقل كی ہيہ ترمذی ابن حبان ابن سنی نی فاذا عزى احدا يسلم ويقول ان لله ما اخذ ولله ما اعطى وكل عنده باجل مسمى فلتصبر ولتحتسب خ م د س ق * پس جب تعزيت كری كوئی كسيكی سلام عليك كری اور كہی تحقيق الله ہی كی ليی ہی جو كچہہ لی ليا يعنی اگر امانت اپنی لی لی تو جزع فزع بجا نہين اور الله كی ليی ہی جو كچہہ ديا اور ہر چيز نزديك علم اوسكی كی ساتہہ وقت مقرر كی ہی پس چاہيئی كہ صبر كرا اور ثواب طلب كر نقل كيے ہيہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی ف حديث مين صيغی فلتصبر ولتحتسب كی مؤنث غائب كی ہين اور اس كتاب مين حاضر اور لام امری اسپر آئی جيسی كلام الله مين آئی ہين فلتفرحوا صيغہ حاضر ہے حضرت زينب صاحبزادی آنحضرت صلی الله عليہ وسلم كينی حضرت سی عرض كروا بہيجا كہ ميرا بيٹا حالت نزع مين ہی پس تشريف لائی آنحضرت نی سلام فرما بہيجا اور يہی فرمايا ان لله ما اخذ آخر تك اور حديث شريف مين ثواب بيماری اور مصيبت كا اور ماتم پرسی كا بہت آياہی اور نوحہ كرنی پر وعيد شديد چنانچہ مضمون اون حديثون كی يہان بيان ہوتی ہين فرمايا آنحضرت صلی الله عليہ وسلم نی كہ جس شخص كو الله تعالی بہلائی پہونچايا چاہتاہی تو اوسكو مصيبت مين

مبتلا کرتا ہی اور فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی کسی مسلمان کو رنج اور نہ دکھہ اور نہ فکر اور نہ حزن اور نہ ایذا
اور نہ غم یہان تلک کہ کانٹا بہی لگی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی اور فرمایا ہی کہ نہین
کوئی مسلمان کہ پہونچی اوسکو ایذا بیماری سی یا سوای بیماری سی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی برائیان اوسکی جیسی گرا دیتا ہی
درخت پتی اپنی اور حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ نہین دیکہا مینی کسی کو اشد درد مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل مومن کی مانند مثال پتہ تازہ زراعت کی ہی کہ ادہر اودہر
ہلا دیتی ہی اوسکو ہوا کبہی ڈال دیتی ہی کبہی کہڑا کر دیتی ہی یعنی کبہی اچہا رہتا ہی کبہی مبتلا ہو بلا اور مثال منافق کی مانند
مثال درخت صنوبر ثابت قائم کی ہی کہ کچہہ نہ پہونچی اوسکو یہان تلک کہ ہووی اوکہڑنا اوسکا ایکبارگی یعنی
امراض و مصیبت اوسی بہت نہین ہوتی ہین کہ کفارہ گناہون کا ہو اور ام صائب صحابیہ کی ہان
حضرت تشریف لیگئی پوچہا کہ کیون کانپتی ہی اوسنی کہا تپ ہی نہ برکت کری اللہ اوسمین پس فرمایا حضرت نی
نہ برا کہہ تپ کو اسلئی کہ وہ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کی جیسی کہ دور کرتی ہی بہٹی میل لوہی کا اور فرمایا ہی کہ
جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو لکہا جاتا ہی اوسکی لئی ثواب مثل اوس حالت کی کہ تندرست مقیم تہا
اور فرمایا کہ شہید سات ہین سوای شہید فی سبیل اللہ کی وبا زدہ شہید ہی اور ڈوب کر مری شہید ہی
اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سی مری شہید ہی اور جل کر مری شہید ہی اور مکان مین دبکر
مری شہید ہی اور عورت حمل سی مری شہید ہی اور فرمایا نہین پہونچتا بندی کو رنج اور زیادہ اوس سی
یا کم مگر بسبب گناہ کی اور وہ گناہ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالی اوسنی بہت ہین یہہ فرمایا اور پڑہی یہہ آیت وما
اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر یعنی جو پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس بسبب اوس چیز کی ہی کہ کمایا
ہی ہاتہون تمہاری نی اور عفو کرتا ہی بہت سی اور پوچہا کسی نی حضرت سی کہ اشد بلا مین کون ہی فرمایا
انبیا پہر اونسی کم اونسی کم بلا مین بہی کم ہوتی ہین مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی اگر دین مین سخت ہی
تو بلا بہی سخت ہوگی اوسکی اور اگر دین مین نرمی ہوگی تو بلا بہی کم ہوگی اوسکی پس ہمیشہ بلا مین رہتا ہی یہانتک کہ

جلیتا ہی زمین مین اور نہین ہوتا ہی اوسکی لیی گناہ اور فرمایا کہ بڑا ثواب ساتہہ بلا بڑی کی ہی اور تحقیق اللہ عزوجل
جب دوست رکہتا ہی ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو کوئی راضی ہو ساتہہ بلا کی پس اوسکی لیی رضای ہو گی
اور جو خفا ہو پس اوسکی لیی خفگی مولی کی ہی اور فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتہہ بندی اپنے کی بہلائی کا جلد کرتا ہی
واسطی اوسکی عذاب دنیا مین اور جب چاہتا ہی ساتہہ بندی کے برائی تو نہین دیتا ہی عذاب بسبب گناہ کے
یہان تلک کہ پورا عذاب دیگا اوسکو دن قیامت کی اور فرمایا کہ تحقیق بندہ جب سبقت کرتا ہی اوسکو کوئی مرتبہ
جنت مین اللہ تعالی کی علم مین اور نہین پہنچ سکتا ہی اوسکو بسبب عمل اپنی کی تو مبتلا کرتا ہی اوسکو بیچ بدن
اوسکی کی یا مال اوسکیکی یا اولاد اوسکیکی پہر صبر دیتا ہی اوسکو اسپر یہان تلک کہ پہونچاتا ہی اوسکو
اوس مرتبہ کو کہ اللہ تعالی کے علم مین سبقت کیا تہا اوسکی لئی اور فرمایا کہ جس وقت ثواب دیئی جاوینگے
بلا والی تو دوست رکہین گی عافیت والی دن قیامت کی کہ کاش کے چمڑی ہماری دنیا مین مقراضون سی کاٹی
جاتی اور فرمایا کہ مومن کو جب پہونچتی ہی بیماری پہر عافیت دیتا ہی اوسکو اللہ اوس سی تو ہوتا ہی کفارہ اگلے
گناہون کا اور نصیحت آیندہ کو اور تحقیق منافق جب بیمار ہوتا ہی پہر عافیت دیا جاتا ہی تو ہوتا ہی مانند اونٹ
کی کہ زانو باندہا تہا اوسکا اوسکی مالک نی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہین جانتا ہی کہ کیون باندہا تہا اوسکو اور
کیون چہوڑ دیا اوسکو یعنی مومن کو تنبہ ہو جاتا ہی کہ گناہون کے سبب سی میرا یہہ حال ہوا تہا آیندہ کو باز رہون
اور منافق کو پروا ہی نہین ہوتی کہ کیونکر بیمار ہوا تہا اور کیونکر اچہا ہوا تمام ہوا بیان بیماری کا اب بیان ہوتا ہی
تعزیت کرنی کا اور نوحہ کرنی کا تعزیت کرنی ثواب ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی تعزیت کری مصیبت
زدہ کی ہوگا اوسکے ثواب مانند اوسکی یعنی جاکر مصیبت زدہ کو تسلی دی اور ثواب مصیبت کا بیان کری مانند
جاہلی عورتون کی بیٹہی بیٹہی بین کر کر روئی کہ بہت گناہ ہی فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی ہم
مین سی وہ شخص کہ رخسارے پیٹی اور گریبان پہاڑی اور بیان کری مانند بیان حالت کفر کی یعنی واویلا ہائی وائی کری
اور ابو موسی صحابی بیماری مین بیہوش ہوئی آئی بی بی اونکی کہ آواز کرتی تہی ساتہہ رونی کی پہر آرام ہوا اونکو سنے کو

کہا کی بی کو کیا نہیں جانتی تو کہ حضرت نی فرمایا ہی مین بیزار ہون اوس عورت سی کہ سر مونڈا دی اور چلا دی اور پہاڑ ڈالی کپڑی
اور فرمایا ہی کہ چار خصلتین ہین نہین چہوڑینگی اوسکو اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور
توقع مینہہ کی کرنی ساتہہ ستارونکی یعنی فلانی منزل مین فلانا ستارہ آویگا تو برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ نوحہ کرنی
والی عورت جب توبہ نکری پہلی موت اپنی کے کہڑی کی جائیگی دن قیامت کی اور اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ
کہجلی کا یعنی مبتلا ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر ملینگے قطران تا اندازہ زیادہ ہو عذابا ف قطران
ایک دوا ہی سیاہ بدبودار درخت ابہل سی کہ ہندی مین ہوبیر کہتی ہین نکلتی ہی اور اونٹون خارشتی پر ملتی ہین اور آگ
اوسمین بہت سرایت کرتی ہی اور جلدی بہڑکتی ہی کذا فی البیضاوی والقاموس وغیرہما اور گذری آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک عورت پر کہ رو رہی تہی قبر پر پس فرمایا ڈر اللہ سی اور صبر کر کہا اوس عورت نی الگ ہو مجہسی تو میری سی
مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور پہچانا نہین تہا اوس عورت نی حضرت کو جب لوگون نی جتایا کہ یہہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ہین پس آئی وہ حضرت کی دروازی پر پس نہ پائی وہان دربان پس عرض کیا کہ نہین پہچانا تہا مینی آپکو
پس فرمایا سوا اسکی نہین کہ صبر نزدیک پہلی صدمہ کی ہی یعنی صبر اب مفید نہین اول ہی صبر کرنا تہا آخر کو تو
صبر آہی جاتا ہی اور فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین واسطی بندی مومن میری کے جزا جب قبض کرتا ہون محبوب بیٹا
اوسکا اہل دنیا سی پہر ثواب طلب کرتا ہی اوس سی یعنی صبر کرتا ہی مگر جنت ہی اور فرمایا ہی کہ جسپر نوحہ کیا
جاتا ہی پس تحقیق وہ میت عذاب دیا جائیگا بسبب نوحہ کی دن قیامت کی اور بیہوش ہوئی عبد اللہ بن رواحہ
پس شروع کیا بہن اونکی نی کہ روتی تہی واجبلاہ کر کر یعنی ای میری پہاڑ ای ایسی ای ایسی تعریف بیان کرتی تہی
جب افاقت ہوئی اوسکو کہا کہ نہین کہتی تہی تو کچہہ مگر کہ کہا جاتا تہا مجکو کہ تو ایسا ہی جب یہہ مری تو بہن اونکی
نہ روئی اور فرمایا کہ نہین کوئی میت کہ مری پس کہڑا ہووی رونی والا اوسکا پس کہی واجبلاہ واسیداہ اور مثل اسکی
مگر کہ سونپا جاتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو فرشتی کہ مکی مارتی ہین اوسکی سینہ مین اور کہتی ہین کیا تو ایسا ہی تہا اور فرمایا
کہ جو کچہہ ہوتا ہی آنکہہ سی یعنی رونا اور دل سی یعنی غم پس اللہ تعالی کی طرف سی ہی اور رحمت ہی اور جو کچہہ ہوتا ہی

ہاتھہ سی اور زبان سی یعنی پیٹنا یا بیان کرنا پس شیطان کی طرف سی ہی کذا فی المشکوۃ * وکتب صلی اللہ علیہ وسلم الی معاذ یعزیہ فی ابن لہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر والہمک الصبر ورزقنا وایاک الشکر فان انفسنا واموالنا واہلینا واولادنا من مواہب اللہ عزوجل الہنیئۃ وعواریہ المستودعۃ یمتع بہا الی اجل معدود ویقبضہا لوقت معلوم ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر اذا ابتلی * اور لکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف معاذ کی حال یہہ کہ تسلی کرتی تہی اوسکی بیچ مرنی بیٹی اوسکی کی شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کی یہہ خط ہی جانب محمد رسول اللہ کی سی طرف معاذ بن جبل کی سلام ہی تجہر پس تحقیق مین تعریف پہنچاتا ہون طرف تیری اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ اما بعد پیچہی اسکی پس دعا کرتا ہون تیری لیے کہ بہت دی اللہ تجکو ثواب یعنی اس مصیبت پر اور دل مین ڈالی تیری صبر اور نصیب کری ہمکو اور تجکو شکر پس تحقیق جانین ہماری اور مال ہماری اور اہل ہماری اور اولاد ہماری اچہی بخششون اللہ غالب اور بزرگ کیسی ہین اور عاریت ہین رکہوائی ہوئین یعنی جب چاہی لی لی فائدہ مندکیئی جاتی ہین ہم ساتھہ اونکی لیکن مدت معین تلک اور لی لیتا ہی اونکو بیچ وقت مقرر کی پہر فرض کیا ہمپر شکر جسوقت کہ دیتا ہی اور فرض کیا صبر جسوقت کہ مبتلا کرتا ہی * ف تفسیر بحر العلوم مین حدیث قدسی نقل کیی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جو کوئی صبر نکری میری بلا پر اور شکر نہ کری میری نعمتون پر اور راضی نہووی میری قضا پر پس چاہیئی کہ طلب کر لی کوئی رب سوا میری قطعہ بخشی ہر چہ حکیم حکیم شتاب * کارنا بالغان ست شور و خروش * ہیچ دانی کہ چیست صدق بحق * مدارہ بر سر مہند و تو خاموش * اور ایک بزرگ نی کیا خوب بات لکہی ہے کہ تمام احوال اور اوقات آدمی کے چار چیز سی باہر نہین ہین نعمت ہی یا بلا طاعت ہی یا معصیت پس بندی کو نعمت پر شکر کرنا چاہیئے اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اوسکی طرف سی جاننے اور معصیت مین توبہ کرنی کذا ذکرہ الفخر فکان لبنک من

مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ بِغِبْطَةٍ وَسُرُوْرٍ وَقَبَضَهُ مِنْكَ بِاَجْرٍ

كَبِيْرٍ نِ الصَّلٰوةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْهُدٰى ﴿ بس تہا بیٹا تیرا اچھی بخششوں اللہ کی سی اور امانتون سونپی گئین

اوسکی سی فائدہ مند کیا تہا تجکو ساتھہ اوسکی بیچ اچھی حال کی کہ رشک لیجاتی تہی لوگ اوسپر اور بیچ خوشی

کی اور اوٹھا لیا اوسکو تیری پاس سی بدلی ثواب بڑی کے کہ دعا اور رحمت اور ہدایت ہی **ف**

جیسی کہ اس آیت مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ

عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ یعنی اور خوشخبری دی صبر کرنی والون کو وہ جو جب

پہنچتی ہی اونکو مصیبت کہتی ہین تحقیق ہم ملک اللہ کی ہین اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرجانی والی ہین وہ لوگ اوپر

اونکی ہی دعا پروردگار اونکی کی طرف سی اور رحمت اور یہہ لوگ وہ ہین راہ پانی والی اِنِ احْتَسَبْتَ فَا صْبِرْ

وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ

نَازِلٌ فَكَاَنْ قَدْ وَالسَّلَامُ ﴿ مس قرہ اگر ثواب چاہی تو پس صبر کر اور نہ کہو وی بی صبری کرنی تیری

ثواب تیرا پس پشیمان ہووی تو یعنی افسوس کرے کہ کیون نہ صبر کیا مینی مفت ثواب ہاتہہ سی دیا اور جان یہہ کہ تحقیق

بی صبری کرنی نہین پہیرتی کسی چیز کو اور نہ دور کرتی ہیے غم کو اور وہ چیز کہ اوترنی والی ہی یعنی بلا اور حوادث

مقدر پس گویا کہ تحقیق واقع ہوئی یعنی پس جزع فزع بی فائدہ ہی اور سلام ہی یہہ خبر نقل کی ہیہ حاکم اور ابن مردویہ نے

ف جتنا جزع فزع زیادہ ہوگا غم بہی زیادہ ہوتا جائیگا فائدہ اسی مین ہی کہ اودہر سی اپنا دہیان ہٹا کر

امیدوار ثواب کا رہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خط تعزیت کا لکہنا مستحب ہی اور سلام آخر خط

مین بہی لکہنا مستحب ہی جیسی اول مین مثل سلام ملاقات اور رخصت کی کذا ذکر العلی وَلَمَّا تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ

وَخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ﴿ مس ﴾ اور جب انتقال ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلی دی صحابہ اور اہل بیت کو

فرشتون نے اسطرح کہ سلام ہووے تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکے تحقیق اللہ تعالی کی ہان تسلی ہے ہر مصیبت
سے یعنی خدا تعالی صبر اور تسلی دینے والا ہے ہر مصیبت سے اور اوسکی ہان عوض ہے ہر فوت ہونے والی چیز سے پس
ساتھہ اللہ کی اعتماد کرو اور اوسی سے امید رکھو پس سوا اسکے نہین کہ محروم وہ ہے کہ محروم کیا گیا ثواب سے
اور سلام ہو تمپر اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی نقل کی یہہ حاکم نے **ف** محروم وہ کہ محروم ہو ثواب سے
یعنی مصیبت دنیا کی مصیبت نہین ہے اسلیے کہ ثواب اوسکا آخرت مین موجود ہے بلکہ مصیبت حقیقی یہہ ہے
کہ صبر نکرے اور ثواب سے محروم رہے کذا ذکرہ الفخر وَدَخَلَ رَجُلٌ اَشْهَبُ اللِّحْيَةِ جَسِيْمٌ صَبِيْحٌ فَتَخَطّٰى
رِقَابَهُمْ فَبَكٰى ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ
وَعِوَضًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَاِلَى اللّٰهِ فَاَنِيْبُوْا وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوْا وَنَظَرُهُ اِلَيْكُمْ
فِي الْبَلَاءِ فَانْظُرُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَمْ يُجْبَرْ وَانْصَرَفَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
هٰذَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ * مس * اور آیا ایک آدمی سفید ڈاڑہی والا فربہ خوبصورت یعنی اہلبیت
پاس دن وفات جان جہان علیہ السلام کی پس پہلانگ گیا صحابہ کی گردنون پرسے یعنی جب جگہہ نپائی بسبب ازدحام
کی تو آگی بڑہ گیا پس رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کی پس کہا تحقیق اللہ کی ہان تسلی ہے ہر مصیبت
سے اور عوض ہے ہر فوت ہونی والی چیز سے اور بدلا ہے ہر چیز ہلاک ہونی والی سے پس طرف اللہ کی رجوع کرو
اور طرف ثواب اوسکی رغبت کرو اور نظر اوسکی طرف تمہاری ہے بیچ مبتلا کرنی کی یعنی وہ جانتا ہے
ساتھہ علم قدیم کی دل کی باتون تمہاری کو ہر حال مین پس فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کسطرح صبر کرتے ہو
اور کیا کہتے ہو پس سوا اسکی نہین کہ مصیبت زدہ وہ ہے کہ بدلا نہ دیا جاوے یعنی مصیبت پر صبر نکرے
اور ثواب سے محروم رہے اور چلا گیا وہ شخص پس فرمایا حضرت ابوبکر اور حضرت علی نے راضی ہووے اللہ اون سے
کہ یہہ حضرت خضر علیہ السلام تہے نقل کیے یہہ حاکم نے وَمَنْ رَفَعَ الْمَيِّتَ عَلَى السَّرِيْرِ اَوْ حَمَلَهُ فَلْيَقُلْ
بِسْمِ اللّٰهِ * مو مص * اور جو شخص کہ رکہے میت کو تخت پر یعنی جنازہ پر یا اوٹہاوے جنازہ یعنی زمین سے

پس چاہیے کہ کہے بسم اللہ نقل کی ہیہ موقوف ابن ابی شیبہ نے وَ اِذَا صَلّٰی عَلَیْہِ کَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَۃَ ثُمَّ صَلّٰی
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا
اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰی رَحْمَتِكَ وَ
اَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِہٖ تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْيَا وَاَھْلِھَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّہٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَہٗ اللّٰھم
لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ ÷ مس ÷ اور جب نماز پڑہی مردی پر تکبیر کہی پھر پڑہی الحمد پھر درود بھیجی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی بعد دوسری تکبیر کی اور اولی یہہ ہی کہ درود نماز کا پڑہی پھر پڑہی یعنی تیسری تکبیر کی بعد
یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا لونڈی تیری کا ہی تہا گواہی دیتا یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہین کوئی
شریک تیرا اور تہا گواہی دیتا یہہ کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہین اور رسول تیری ہوا یہہ محتاج
طرف رحمت تیری کی یعنی اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تہا مگر اس بیکسی تنہائی مین زیادہ محتاج ہی اور ہی تو بی پروا
عذاب اسکی سی الگ ہوگیا دنیا سی اور دنیا والون سی اگر ہووی یہہ پاک گناہون سی پس زیادہ کر پاکی اسکی
یعنی بسبب ثواب کامل کے اور بلند کر درجات کی اور اگر ہو گنہگار پس بخش اسکو یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب
اسکیسی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچہی اسکی یعنی بسبب بی صبری کی نقل کے یہہ حاکم نے ف نماز جنازی کی پڑہنے
فرض کفایہ ہی اور شرط صحت نماز کی اسلام ہی اور پاکی میت کی اور سامنی ہونا جنازی کا یعنی غائب پر ہمارے
نزدیک درست نہین اور ارکان نماز کی قیام اور تکبیرین ہین اور الحمد پڑہنی امام شافعی کی نزدیک واجب
ہی اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کی نزدیک پڑہنا الحمد کا نہین ہی اگر بقصد ثنا کی پڑہی جائز ہی
پس امام اعظم رح کی نزدیک پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللھم آخر تلک پڑہی کذا ذکر الفقہا اور بعضی روایتون مین
بجای پہلی دعا کی بعد تیسری تکبیر کی ان دعاؤن مین سی پڑہنی آئی ہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ
وَاعْفُ عَنْہُ وَاَكْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَايَا
كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَيْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ

وَزَوْجاً خَيْراً مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ مرقت من
ق مص یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اسپر اور عافیت دے اسکو اور معاف کر اس سے تقصیرین اسکے اور اچھی
کر مہانی اسکی یعنی بہت ثواب اور جنت دے اور فراخ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی اور برف اور اولے
کی یعنی طرح طرح کی بخششین اور رحمتین کر اور پاک کر اسکو گناہون سے جیسے کہ پاک کیا تو نے کپڑے سفید کو میل سے
اور بدلہ دے اسکو گہر بہتر گہر اسکے سے اور اہل یعنی خادم وغیرہ بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی کے
اور داخل کر اسکو بہشت مین اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا
وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ د ت س آحب مس یا اللہ بخش زندون ہمارے کو
اور مردون ہمارے کو اور چہوٹون ہمارے کو اور بڑون ہمارے کو اور مردون ہمارے کو اور عورتون ہمارے کو
اور حاضرون ہمارے کو اور غائبون ہمارے کو یا اللہ جسکو زندہ رکہے تو ہم مین سے پس زندہ رکہہ اسکو اسلام پر اور
جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار اسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکے سے اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچہے اسکے
نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی احمد ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا
لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ د س
لَهَا مس لَهٗ د یا اللہ تو ہی پروردگار اسکا ہے اور تو ہی نے پیدا کیا اسکو اور تو ہی نے راہ دکہائی اسکو
طرف اسلام کی اور تو ہی نے قبض کی روح اسکی اور تو ہی دانا تر ہے ساتہہ باطن اسکے کی اور ظاہر اسکے کی
حاضر ہوے ہین ہم شفاعت کرنے والے پس بخش نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی نے اس حدیث کو نقل کی یہہ نسائی نے
اس شخص کو نقل کی یہہ ابو داؤد نے یعنی نسائی نے بعد لفظ فاغفر کی لفظ لہا کا روایت کیا ہے اور ابو داؤد نے
لفظ لہ کا اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ

وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿ د ق ﴾ یا اللہ تحقیق فلانا
بیٹا فلانی کا بیچ عہد تیری کی اور امان ہمسائگی تیری کی ہی یعنی پناہ و حفاظت تیری مین مرا ہی سبب ایمان لانی کے
پس بچا اسکو فتنہ قبر کیسی اور عذاب دوزخ کیسی اور توہی ہی لائق وفا کی یعنی وعدہ اپنا پورا کرتا ہی اور لائق حمد کی
ہی یا اللہ پس بخش اسکو اور رحمت کر اسپر تحقیق توہی بخشنی والا مہربان نقل کیے ہیہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے
اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ
فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ﴿ مس ﴾ یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا لونڈی تیری کا ہی
محتاج ہوا ہی طرف رحمت تیری کی اور توہی بے پروا ہی عذاب اسکی سی اگر تہا یہہ نیک کار پس زیادتی کر بیچ نیکی اسکی کے
اور اگر تہا گنہگار پس درگذر کر اس سی نقل کیے یہہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ
وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ﴿ حب ﴾ یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور
بیٹا بندی تیری کا ہی تہا گواہی دیتا یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری
ہین اور رسول تیری ہین اور تو بہت جاننی والا ہی حال اسکا مجہ سی اگر تہا یہہ نیک کار پس زیادہ کر بیچ نیکی اسکی کی
اور اگر تہا یہہ گنہگار پس بخش اسکو اور نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکی سی اور نہ فتنہ مین ڈال ہمکو پیچہی اسکی نقل کیے
یہہ ابن حبان نی وَاِذَا وَضَعَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ﴿ د ت س حب ﴾ اور جب رکہی مردی کو قبر اسکی مین کہی رکہتا ہون مین اسکو ساتہہ نام اللہ تعالی کے
اور اوپر طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کیے یہہ ابوداؤد و ترمذی نسائی ابن حبان نی یا یون کہی بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴿ مس ﴾ رکہتا ہون مین اسکو ساتہہ نام اللہ تعالی کی اور ساتہہ
حکم اللہ تعالی کی اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کیے یہہ حاکم نی مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ
مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴿ مس ﴾ زمین سے

پیدا کیا ہمنی تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہین اور اوسمین پہر لیجائینگی ہم تمکو یعنی بعد مرنیکے
اور اوسیسے ہی نکالینگے ہم تمکو دوبارہ یعنی قیامت کو کہتا ہون مین اسکو ساتھہ نام اللہ تعالی کے او ربیچ راہ اللہ
کی اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کیے یہہ حاکم نی ف فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ مستحب ہی کہ وقت
مٹی ڈالنی کیے تین لپ مٹی سی بہر کر سرہانی کی طرف سی قبر مین ڈالی اول لپ مین منہا خلقناکم کہی اور دوسری
مین وفیہا نعیدکم اور تیسری مین منہا نخرجکم تارۃ اخری پس یہہ بہی آیا سو مگر یہان مراد یہہ ہی کہ مردی کی کہنی
کی وقت پڑہی فَاِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِہٖ وَقَفَ عَلَی الْقَبْرِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ لِاَخِیْکُمْ وَسَلُوْا لَہُ بِالتَّثْبِیْتِ
فَاِنَّہُ الْاٰنَ یُسْئَلُ * د مس ر ستی * پس جب فراغت پاوی دفن میت کیسی تو کہڑا ہووی پاس قبر کی
پس کہی حاضرون کو بخشش چاہو اللہ سی واسطی بہائی اپنی کیے اور دعا کرو اوسکی لیئے ساتھہ ثابت رہنی
کی یعنی جواب منکر نکیر مین پس تحقیق وہ اب پوچہا جاتا ہی نقل کیے یہہ ابوداؤد و حاکم بزار بیہقی نے ف
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعا زندون کی مردونکی لئی مفید ہوتی ہی اور مذہب اہل سنت وجماعت کا
بہی یہی ہی کہ زندون کی دعا کرنی مین اور صدقہ دینی مین ساتہہ نیت ثواب کی نفع عظیم ہی مردون کو
اور اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین کذا ذکر الفخر وَیُقْرَأُ عَلَی الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ اَوَّلُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ
وَخَاتِمَتُہَا * سنی * اور پڑہی سرہانی قبر پر پیچہی دفن کے ابتداء سورہ بقرہ کا یعنی مفلحون تک اور اخیر اوسکا
یعنی آمن الرسول نقل کیے یہہ بیہقی نے ف اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ الم مفلحون تک سرہانے
پڑہی اور آمن الرسول پائینی کذا فی المشکوۃ وَاِذَا زَارَ الْقُبُوْرَ فَلْیَقُلِ السَّلَامُ عَلٰی اَہْلِ
الدِّیَارِ اَوِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ * م س ق * اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ
* ت س * اور جب زیارت کری کوئی قبرونکی پس چاہئی کہ کہی سلام ہی اوپر صاحب گہرون کے یعنی
صاحب قبرون کی یا کہی سلام ہی تمپر ای گہر والون مومنون میں سی اور مسلمانون مین سی اور تحقیق

ہم اگر چاہی اللہ ساتھہ تمہاری البتہ ملینگے مانگتی ہین ہم اللہ تعالی سی اپنی لئی اور تمہاری لئی عافیت نقل کی یہہ مسلم نسائی ابن ماجہ نی اور نسائی کی ایک روایت مین یہہ جملہ بہی زیادہ آیا ہی کہ تم واسطی ہماری پیشرو اور ہم واسطی تمہاری پیچھی سی آنی والی ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ ⁂ مِشْق سلام ہی اور صاحب گہرون کی مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور رحم کری اللہ اگلون پر ہم مین سے اور پچھلون پر یعنی مردون زندون پر اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتھہ تمہاری البتہ ملینگی نقل کی یہہ مسلم نسائی ابن ماجہ نی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ⁂ مِشْق ⁂ سلام ہی تیرای گہر والون قوم مومنین کی اور آئی تمہاری پاس وہ چیز کہ تہی تم وعدہ دئی جاتی یعنی ثواب عذاب کل کو یعنی قیامت کو ڈہیل دئی گئی تم یعنی مدت عمر ملک اور تمہین ہم اگر چاہی اللہ ساتھہ تمہاری ملینگی نقل کی یہہ مسلم نسائی نی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ⁂ د ⁂ سلام ہی تیرای گہر والون قوم مومنین کے اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتھہ تمہاری ملینگی نقل کی یہہ ابو داؤد نی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ⁂ ت ⁂ سلام ہی تیرای صاحب قبرون کے بخشی ہمکو اور تمکو تم پہلی پہونچی ہو ہمسی اور ہم پیچہی تمہاری پہونچتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی ف آداب زیارت کی یہہ ہین کہ پشت جانب قبلہ کی کری اور موہنہ قبر کی طرف کر کر کہڑا ہووی اور سلام جو مذکور ہوا کہی اور ہاتھہ قبر کو نہ لگاوی اور نہ بوسہ دی اور نہ جہکی آگی قبر کی جیسی یہان رسم سلام کرنی کی ہی جہک کر اور ناک گہسنی اور سجدہ نکری اور نہ گرد قبر کی پہری کہ یہہ عادت نصاری کی ہی چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نی بہی یہی لکہا ہی اور فتوی اسی پر ہی کہ قرآن پڑہنا قبر پر مکروہ نہین ہی اور مستحب ہی کہ سات بار قل ہو اللہ پڑہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ گیارہ قل کہڑی ہو کر پڑہی پہر بیٹہی اور زیارت

جمعہ کی دن کرنی افضل ہی خصوصاً اول وقت مین اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کی وقت
سورۂ یٰس پڑہی تو مقبرہ کی مردون کو تخفیف عذاب مین ہوتی ہی اوس دن اور جتنی مردی مقبرہ مین
ہین اتنی نیکیان پڑہنی والی کی لیی لکہی جاتی ہین اور ایکبار سورۂ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ بہی بعضون نے پڑہنی لکہی ہی
کذا ذکر الفخر رحمہ اللہ اور سورۂ الہٰکم التکاثر پڑہی پہر پڑہی السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم ربنا اغفر لنا
ولوالدینا ولمشائخنا ولاستاذینا ولاولادنا ولاحفادنا ولاخواننا ولاخواتنا ولاعمامنا ولعماتنا ولاخوالنا ولخالاتنا
ولسائر اقاربنا واصحابنا واحبابنا ولمن له حق علینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء
منہم والاموات انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات اللہم اغفر لاہل البقیع الغرقد اور اسکی بعد یہ پڑہی اللہم صل علی
روح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علی قبر محمد فی القبور وصل علی تربۃ محمد فی الترب و
صل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین وعلی عبادک الصالحین وعلی اہل طاعتک اجمعین ربنا توفنا
مسلمین والحقنا بالصالحین وادخلنا الجنۃ آمنین برحمتک یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین یہہ دعا
حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا مین وقت زیارت کی پڑہتی ہین کہذا فی الذکر العلی الذکر الذی ورد فضلہ
غیر مخصوص بوقت ولا سبب ولا مکان لا الہ الا اللہ یعنی افضل الذکر ف یہہ بیان ہی
اوس ذکر کا کہ آئی ہی فضیلت اوسکی حدیثون مین حال یہہ کہ نہین خاص کیا گیا ہی ساتہہ کسی وقت کے
اور نہ کسی سبب کی یعنی مثل طعام وغیرہ کی اور نہ ساتہہ کسی مکان کے یعنی مثل اوس کا حج کی فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کلمۂ لا الہ الا اللہ یعنی ساتہہ محمد رسول اللہ کی بہترین ذکر کا ہی نقل کی یہہ ترمذی
نی وہی افضل الحسنات بد اسعد الناس بشفاعتی یوم القیامۃ من قال لا الہ الا اللہ
خالصا من قلبہ او نفسہ خ بد اور کلمۂ توحید بہترین نیکیون کا ہی نقل کی یہہ احمد نی بہت
آدمیون کا ساتہہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ ہوگا کہ کہا ہوگا اوس کلمہ کو خالص دل اپنی سی فرمایا

جان اپنی سی نقل کی یہہ بخاری نی یَخرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِي قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ فَيَخرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِي قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ مِنْ اِيْمَانٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِي قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ مِنْ اِيْمَانٍ * خ م ت * نکلیگا دوزخ سی وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو اوس حالت مین کہ اوسکی دل مین مقدار جو کی نیکی سی یعنی ایمان سی ہی یا فرمایا ایمان سے اور نکلیگا دوزخ سی وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو اور اوسکی دل مین مقدار گیہون کی نیکی سی ہی یا فرمایا ایمان سی ہی اور نکلیگا دوزخ سی وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو اور اوسکی دل مین برابر ذرہ کی نیکی سی ہی یا فرمایا ایمان سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف مراد یہہ ہی کہ جسکی دل مین تہوڑا سا بہی ایمان ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سی دوزخ سی نکلیگا کذا ذکرہ الفخر مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَهَا ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ * م * نہین کوئی بندہ کہ کہی یہہ کلمہ پہر مرے اسی اعتقاد پر مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین اور اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اگرچہ بی توبہ مری سزا اپنی کردار کی پاکر آخر کو بہشت مین داخل ہوگا اور کافر ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ گناہ سی اصل ایمان نہین جاتا رہتا اگرچہ کمال ایمان مین نقصان آجاوی یہی مذہب ہی اہل سنت جماعت کا کذا ذکرہ الفخر جَدِّدُوْا اِيْمَانَكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ نُجَدِّدُ اِيْمَانَنَا قَالَ اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ * ا ط * فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نیا کرو ایمان اپنی کو عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیونکر نیا کرین ہم ایمان اپنا فرمایا کثرت کرو کہنی لا الہ الا اللہ کی یعنی اس سی ایمان مین قوت آتی ہی نقل کی یہہ احمد طبرانی نی لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ * ت * نہین ہی واسطی اس کلمی کی نزدیک اللہ کی پردہ یہان تک کہ وہ پہونچتا ہی طرف اوسکی یعنی کوئی چیز اسکی پہونچنی کو روکتی نہین یعنی جلدی قبول ہوتا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی قَوْلُهَا لَا يَتْرُكُ ذَنْبًا وَلَا يُشْبِهُهَا عَمَلٌ * حسن * کہنا کلمہ طیب کا نہین چہوڑتا ہی کوئی گناہ اور نہین مشابہ ہوتا ہی اوسکی کوئی عمل نقل کی یہہ حاکم نی

لو ان اهل السموات السبع والارضين السبع في كفة ولا اله الا الله في كفة مالت بهم

حب مس ن ہ اگر تحقیق ساتوں آسمان والے اور ساتوں زمین والے ایک پلڑے میں ہوں اور ثواب لا اله

الا الله کا ایک پلڑے میں ہو تو بھاری ہوگا پلڑا اسکا اوس سے نقل کیے یہہ ابن حبان نسائی بزار نے ما قال لا اله الا الله

عبد قط مخلصا الا فتحت له ابواب السماء حتى تفضي الى العرش ما اجتنبت الكبائر ت

من مس ہ نہیں کہتا کلمہ طیب کوئی بندہ کبھی خلوص سے مگر کھولے جاتے ہیں اوسکے لیے دروازے آسمان کے

یعنی اوسکی قبولیت اور چڑھنے کے لیے یہاں تک کہ پہنچتا ہے عرش تک جب تک کہ بچے بڑے گناہوں سے

نقل کیے یہہ ترمذی نسائی حاکم نے **ف** بچے بڑے گناہوں سے یا توبہ کرلے مراد اوس سے یعنی یہہ قبولیت اور ثواب

جبھی حاصل ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہوں سے بچے جیسے کہ اللہ عز و جل نے فرمایا ہے انما يتقبل الله من المتقين یعنی نہیں

قبول کرتا اللہ تعالی عمل مگر پرہیزگاروں سے کذا ذکرہ العلي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله

الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير من قالها عشر مرات كان كمن اعتق اربعة

من ولد اسمعيل خ م ت س آ و مرة كعتق نسمة ط مص نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں

کوئی شریک اوسکا اوسکے لیے پادشاہت ہے اور اوسکے لیے تعریف ہے وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ

ہر چیز پر قادر ہے جو کوئی کہے یہہ کلمہ دس بار ہوتا ہے مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیے چار بردے اولاد حضرت اسمعیل سے

نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی احمد نے اور جو کوئی کہے یہہ کلمہ ایکبار ہووے گا ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردے

کی نقل کیے یہہ احمد ابن ابی شیبہ نے ومائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة

حسنة ومحيت عنه مائة سيئة وكانت له حرزا من الشيطان ولم يأت احد بافضل مما

جاء به الا احد عمل اكثر من ذلك خ م عو بہ اور جو کوئی پڑھے یہہ کلمہ سو بار ہوتا ہے یہہ کلمہ یعنی ثواب اسکا

واسطے اوسکے مانند ثواب آزاد کرنے دس بردوں کی اور لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے سو نیکیاں اور مٹائی جاتی

ہیں اوس سے سو گناہ اور رہے یہہ کلمہ اوسکے لیے پناہ شیطان سے اور نہیں لائیگا کوئی بہتر اوس چیز سے کہ لاویگا

اوسکو یعنی قیامت کو کوئی اسکی برابر بہتر عمل نہین لیکر آویگا مگر جسنی عمل کیا زیادہ اس سی یعنی وہ افضل ہوگا

نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی هِيَ الَّتِي عَلَّمَهَا نُوحٌ ابْنَهُ فَإِنَّ السَّمٰوَاتِ لَوْ كَانَتْ فِي كِفَّةٍ رَجَحَتْ

بِهَا وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً قَصَمَتْهَا * مص * یہہ کلمہ وہ ہی کہ سکہایا اوسکو حضرت نوح علیہ السلام نی بیٹی

اپنی کو پس تحقیق آسمان اگر ہووین ایک پلڑی مین اور یہہ کلمہ ایک پلڑی مین تو البتہ بہاری ہوگا پلڑہ اس کلمہ کا

اوسپر اور اگر ہووین آسمان حلقہ تو البتہ ملا دیوی یہہ اوسکو نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی [illegible]

یعنی فرضاً اگر سب آسمان بطور کڑہی کیے ہووین اور ثواب اسکا اوسپر رکہا جائی تو بسبب بوجہہ کی کڑہ

بہک کی ملجاوی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی ہر دن مین سو بار لا الٰہ الا اللہ الملک

الحق المبین تو ہوتا ہی اوسکی لئی امان فقر سی اور انس وحشت قبر مین اور کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازے

جنت کی کذا فی شرح الصدور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ كَلِمَتَانِ إِحْدَاهُمَا لَيْسَ لَهَا نِهَايَةٌ

دُوْنَ الْعَرْشِ وَالْأُخْرٰى تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ * ط * لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمے

ہین ایک دونون مین کا یعنی لا الٰہ الا اللہ نہین ہی اوسکی لئی انتہا ورے عرش کی یعنی وہین پہنچتا ہی اور قبول

ہوتا ہی اور دوسرا یعنی اللہ اکبر بہر دیتا ہی یعنی ثواب سی اور نور سی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین

کی ہی نقل کیے یہہ طبرانی نی وَهُمَا مَعَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا عَلَى الْأَرْضِ

أَحَدٌ يَقُوْلُهَا إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ * ت س مد * اور یہی دو کلمے

کلمی ساتہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی یہہ فضیلت رکہتی ہین کہ نہین زمین پر کوئی کہ کہی ان تینون کو

مگر کہ دور کیجاتی ہین اوسی سی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہووین وہ مانند جہاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ ترمذی نی نسائی نی

مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

حَدِيْثُ مُعَاذٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوْا وَأَخْبَرَ بِهَا

مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا * خ م * نہین کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ

علیہ وسلم رسول اللہ کی ہین مگر حرام کرتا ہی اوسکو اللہ آگ پر یہہ جو حدیث مذکور ہوئی معاذ نی حضرت سی سنی
ہی اور بعد سننی کی معاذ نی عرض کیا ای رسول اللہ کیا پس نہ خبر دون مین لوگون کو اسکی پس خوش ہو جاوین
وہ فرمایا ابہی جو خبر دیگا اعتماد کرین کی لوگ یعنی نری شہادت پر اور عمل چہوڑ دینگی پس ابہی مصلحت نہین
عمل کرنی دی اور خبر دی ساتہہ اس بشارت کی معاذ نی نزدیک مرنی اپنی کی گناہ سی بچنی کی لیی نقل کی
یہہ بخاری مسلم نی **ف** یعنی جب دیکہا کہ لوگ عمل کرنی پر مستعد ہین اور علم کا چہپانا گناہ ہی کہ
چہپانی والا لگام آگ کی دیا جاویگا اور حضرت نی ابتداء اسلام مین منع فرمایا تہا اب منع ہوا اسکا
مجتہد تہی یہہ اجتہاد کر کر خبر دی کذا ذکر الفخر رح اور ملا علی قاری رح نی لکہا ہی کہ ظاہر حدیث پر یہہ شبہہ
آتا ہی کہ اکثر حدیثون سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گنہگار موحد کلمہ گو بہی دوزخ مین داخل ہونگی مگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت سی نجات پاوینگی اور اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بالکل جانی ہی کی نہین اسکی کئی جواب
ہین اختصار کے لیی ایک پر اکتفا ہوتا ہی مراد کلمہ کہنی سی یہان یہہ ہی کہ یہہ کلمہ بہی کہا اور اوسکی حق بہی
ادا کئی یعنی ممنوع باتون سی بچا اور جو حکم کیا ہی بجا لایا اور اسی لئی معنی اسکی ظاہر نہ تہی معاذ نی بہی
خبر نہ دی تہی مَنْ شَهِدَ بِهَا كَذٰلِكَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ۔ **مرت** ۔ جو کوئی گواہی دی ساتہہ
اس کلمہ کی خلوص سی حرام کریگا اوسکو اللہ تعالی آگ پر نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی وَحَدِيثُ
الْبِطَاقَةِ الَّتِي تَثْقُلُ بِالتِّسْعَةِ وَالتِّسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔ **ق حب مس** ۔ اور حدیث پرچہ
کاغذ کی وہ جو بہاری ہوگا نناوین کتابون پر یعنی اعمال نامون پر کہ اوسمین برائیان لکہی ہونگی
کہ ہر کتاب ہوگی بقدر دراز کی بینائی کے یعنی جہان تک نظر کام کری زمین سی آسمان تک کہ لکہا
ہوگا اوس پرچہ مین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مشہور ہی نقل کی یہہ
ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی **ف** حدیث البطاقۃ مبتدا ہی اور خبر اوسکی مشہور کہ محذوف ہی فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روز قیامت کی اللہ تعالی ایک شخص کو روبروی خلائق کی نکالیگا اور پہیلاویگا اوسکی آگی
ایک کم سو کتابین کہ ہر ایک بقدر دوران نظر کی ہوگی پہر فرماویگا کیا انکار کرتا ہی تو اس سے کچہہ کیا ظلم کیا ہی تجہہ پر
اعمال نامہ لکہنی والون میری نی عرض کریگا بندہ کہ نہ اے رب میری یعنی نہ انکار کرتا ہون اور نہ ظلم کیا ہی کاتبون تیری
نی پہر فرماویگا کیا کچہہ عذر ہی تیری پاس عرض کریگا نہ اے رب میری پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تیری ایک نیکی ہماری پاس ہے
ظلم تجہہ پر نہین ہوئی کا آج پس ایک پرچہ کاغذ کا نکالا جائیگا کہ اوسمین لکہا ہوگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ حاضر ہو وزن اعمال اپنی پر یعنی اور اس پرچہ کو اونکی برابر رکہہ عرض کریگا بندہ اے رب
کیا حقیقت ہی اس پرچہ کی مقابلہ مین اون کتابون کی یعنی جو گناہون سی بہری ہوئی ہین پس فرماویگا ظلم نہین کیا
جاوی گا تو آج یعنی یہہ پرچہ بہت بزرگ ہی تول اسکو پس سب نامی ایک پلی مین رکہی جاوینگی اور یہہ پرچہ ایک پلہ مین
پس ہلکی ہونگی وہ نامی اور بہاری ہوگا یہہ پرچہ پس نہین بوجہل ہوتی ہی کوئی چیز ساتہہ نام اللہ تعالی کی کذا فی المشکوۃ
مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰهِ
وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ
مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ شَآءَ ۔ ترجمہ جو کوئی کہی کہ گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود
مگر خدا تنہا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی اور تحقیق عیسی بندی اللہ کے ہین اور بیٹی
لونڈی اوسکی اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہین اوسکی طرف سے اور تحقیق
بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی جس آٹہہ دروازون بہشت مین سے
چاہیگا وہ نقل کیے یہہ مسلم بخاری نسائی نے ف خواہ بغیر عذاب کی اپنی فضل و کرم سی داخل کریگا
یا بعد عذاب دینی کے گناہون پر کذا ذکر الفخر ۔ من شهد اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا
اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْ عَمَلٍ اَوْ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

الثمانية ايها شاء خ م س ﴿ جو كوئي گواهي دي اسكي كه نهين كوئي معبود مگر الله تنها نهين شريك كوئي اوسكا اور تحقيق محمد صلى الله عليه وسلم بندي اوسكي هين اور رسول اوسكي اور تحقيق عيسى بندي الله كي هين اور رسول اوسكي اور بيٹي لونڈي اوسكي كي اور كلمه اوسكا كه ڈالا اوسكو طرف مريم كي اور روح هين اوسكي طرف سي اور تحقيق بهشت حق هي اور دوزخ حق هي تو داخل كريگا اوسكو الله تعالى بهشت مين اور كسي عمل كي يعني نيك هو يا بد هو بابا دروازون بهشت كسي كي آٹهه مين جسمين سي چاهي گا نقل كي يهه بخاري مسلم نسائي في ف بعضي روايت مين يهه جمله على ماكان من عمل برزياده آيا هي اسلئي مصنف ني لفظ اوكر اختلاف روايت كا بيان كيا يعني داخل كريگا الله تعالى بهشت مين كسي عمل پر هو آٹهون دروازون مين سي جسمين سے جا ويگا اور حضرت عيسى كو كلمة الله اسلئي كها كه كن كي كهني سي پيدا هوي هين بغير باپ كي كذا ذكر الفخر

كان صلى الله عليه وسلم يقول لا اله الا الله وحده اعز جنده ونصر عبده وغلب الاحزاب وحده فلا شئ بعده ۵ خ م س ﴿ تهي پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم كه پڑهتي تهي كهتي كهي لا اله الا الله آخر تك معني يهه هين نهين كوئي معبود مگر الله كه تنها هي وه غالب كيا لشكر اپني كو اور مدد كي بندي اپني كي يعني آنحضرت صلى الله عليه وسلم كي اور غالب هوا گروه كافرون پر تنها يعني بغير لڑني آدميون كي دن خندق كي پس نهين باقي هي كوئي چيز پيچهي اوسكي نقل كي يهه بخاري مسلم نسائي ني حديث الاعرابي علمني كلاما اقوله قال قل لا اله الا الله وحده لا شريك له الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله رب العالمين

لا حول ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم اللهم اغفر لي وارحمني واهدني وارزقني م ﴿ يهه حديث حال اعرابي كي هي يعني يهه مصنف بطور يهي حديث كي لكهتا هي كه كها اوسني حضرت سي سكها مجكو كوئي كلام كه كهون مين اوسكو اور ملازمت كرون اوسپر فرمايا پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم ني كهه لا اله الا الله آخر تك كي معني يهه هين نهين كوئي معبود مگر الله تنها نهين كوئي شريك اوسكا الله بهت بڑا هي بڑا اور سب تعريف الله كي هي بهت اور پاك هي الله جو پروردگار هي عالمون كا نهين هي بچنا گناهون سي اور نه قوت عبادت پر مگر ساتهه مدد الله

غالب

غالب حکمت والی کی یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو نقل کیے یہہ مسلم نی ف
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اللہم کی اوپر کی کلمات تعلیم فرمائی تو اعرابی نی عرض کیا کہ یہہ ذکر رب میرکا
ہی میری لئی کیا ہی فرمایا یہہ پڑہ اللہم اغفرلی آخر تلک کذا فی المشکوۃ من قال سبحان اللہ وبحمدہ مرۃ کتبت
لہ عشرا ومن قالہا عشرا کتبت لہ مائۃ ومن قالہا مائۃ کتبت لہ الفا ومن زاد زادہ اللہ
ت س * جو کوئی کہی پاک ہی اسد اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتہہ تعریف اوسکی کی ایکبار لکہی جاتی ہین اوسکی
لئی دس نیکیان اور جو کوئی کہی دس بار لکہی جاتی ہین اوسکی لئی سو نیکیان اور جو کوئی کہی اسکو سو بار لکہی
جاتی ہین اوسکی لئی ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ کرے زیادہ دیتا ہی اوسکو اسد ثواب یعنی اسپی حساب سے
ثواب بڑہایا جاتا ہی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نے من قالہا مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کان
مثل زبد البحر * عو * جو کوئی کہی سبحان اللہ وبحمدہ سو بار دور کیی جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہوں مانند
جہاگ دریا کی نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی ھی احب الکلام الی اللہ * م ت س مص * یہہ کلمہ یعنی
تسبیح بہت پیارا ہی کلام مین سی طرف اللہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی وھی افضل
الکلام الذی اصطفی اللہ لملائکتہ * م عو * اور یہہ کلمہ بہتر کلام کا ہی جسکو چن لیا اسد تعالی نی اپنی فرشتون
کی لئی نقل کیے یہہ مسلم ابو عوانہ نی وھی التی امر نوح بہا ابنہ فانہا صلوۃ الخلق وتسبیح الخلق
وبہا یرزق الخلق * مص * اور یہہ کلمہ وہ ہی کہ حکم کیا حضرت نوح علیہ السلام نی ساتہہ مداومت اسکی
کی بیٹی اپنی کو یعنی سام کو پس تحقیق یہہ کلمہ عبادت سب مخلوقات کی ہی اور تسبیح مخلوقات کی اور بسبب برکت اسکی
رزق دی جاتی ہی خلق نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی من قالہا غرست لہ شجرۃ فی الجنۃ * ر * جو کوئی
کہی اس کلمہ کو بویا جاتا ہی اوسکی لئی درخت بہشت مین نقل کیے یہہ بزار نی من ھالہ اللیل ان یکابدہ او
بخل بالمال ان ینفقہ او جبن عن العدو ان یقاتلہ فلیکثر منہا فانہا احب الی اللہ من
جبل ذہب تنفقہ فی سبیل اللہ * ط * جسکو ڈراوی رات اس سی کہ رنج مین ڈالی گی اوسکو یعنی اگر سختی

اور محبت سے کسی سبب بیماری وغیرہ کی خوف رکھتا ہو یا جو کوئی بخل کری ساتھہ مال کے خرچ کرنی اوسکے
سی یا بزدل ہووی دشمن سی لڑنی اوسکیسی پس چاہیئی کہ بہت پڑہی یہہ کلمہ یعنی یہہ سب چیزیں اس سے
دفع ہوتی ہین پس تحقیق یہہ کلمہ بہت پیارا ہی طرف اسکی سونی کی پہاڑسی کہ خرچ کری تو اسکو راہ خدا مین
نقل کیے یہہ طبرانی نی اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ ۔ عو ۔ بہت پیاری کلامون مین سے
طرف اسکی یہہ تسبیح ہی کہ پاک ہی پروردگار میرا اور پاکی سی یاد کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکی کی نقل
کی یہہ ابو عوانہ نی مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ نَبَتَ لَہٗ غَرْسٌ فِی الْجَنَّۃِ ۔ ا ۔ جو کوئی کہی سبحان اللہ
العظیم اوگتا ہی اوسکی لیئی درخت بہشت مین نقل کیے یہہ احمد نی مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ
غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ۔ ت س حب مس مص ۔ جو کوئی کہی سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا
جاتا ہی اوسکی لیئی درخت کہجور کا بہشت مین نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی فانہا
عِبَادَۃُ الْخَلْقِ وَبِہَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُہُمْ ۔ مر ۔ پس تحقیق یہہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ عبادت خلق کی ہی یعنی
سب زبان حال یا قال سی اوسکی تسبیح وتحمید مین مشغول ہین اور بسبب برکت اسکی کی معین کیئی جاتی ہین رزق انکے
نقل کیے یہہ بزار نی کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔ خ م ت مص ۔ دو کلمی ہین ہلکی زبان پر بہاری ترازو مین پیاری طرف
رحمن کے یعنی بڑہنی والا انکا پیارا ہی اللہ کا وہ کلمی یہہ ہین پاک ہی اللہ اور پاکی یاد کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکے
کی پاک ہی اللہ بڑا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی ابن ابی شیبہ نی مَنْ قَالَہَا مَعَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کُتِبَتْ کَمَا قَالَہَا ثُمَّ عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَا یَمْحُوْہَا ذَنْبٌ عَمِلَہٗ صَاحِبُہَا حَتّٰی یَلْقَی
اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَخْتُوْمَۃً کَمَا قَالَہَا ۔ مر ۔ جو کوئی کہی ان کلمون کو یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کو
ساتھہ اس استغفار کی کہ بخشش مانگتا ہون مین اللہ بزرگ سی اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی تو لکہی جاتی ہین
جسطرح کہا اونکو یعنی بی زیادتی ونقصان کے پہر لٹکائی جاتی ہین عرش مین یعنی بزرگی اور حفاظت کی لیئی نہین

لفظ العظیم کا فقط ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہی ۱۲ منہ

اٹھاتا ہی انکو کوئی گناہ کہ کری اوسکو پڑہنی والا اسکا یہانتک کہ ملیگا وہ اللہ تعالی سی دن قیامت کے اوس حال مین
کہ وہ سر بمہر ہونگی جیسیکہ کہی تہی یعنی محفوظ ہونگی تغیر تبدیل سی نقل کیے یہہ بزار نی **ف** اسمین اشارہ ہے
اسپر کہ پڑہنی والا اسکا محفوظ رہتا ہی کفر سی اسلیے کہ سوای کفر کے کوئی عمل اگرچہ کبیرہ ہو عمل کو نہین حبط
کرتا کذا ذکرہ العلی وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُوَيْرِيَةَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ
صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا تُسَبِّحُ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ
الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ
وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ
وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ م عه عو اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کہ بی بی حضرت کے
تہین اور حال یہہ کہ تحقیق نکلی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس سی صبح کو جسوقت کہ نماز پڑہی صبح کی یعنی سنت صبح کی اونکی گہر مین اور جویریہ
مصلی اپنی پر تسبیح کرتی تہین پہر پہری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہونی وقت چاشت کی اور حال یہہ کہ وہ بیٹہی تہین پس اسی وقت
مین حضرت نی فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ چہوڑا تہا مینی تجکو اوسپر یعنی صبح سی اب تلک بیٹہی ہوئی ذکر مین
مشغول ہی کہا جویریہ نی ہان فرمایا تحقیق کہی مینی پیچہی جدا ہونی تیری کی چار کلمی تین بار اگر تولی جاوین وہ ساتہہ اوس
چیز کی کہ پڑہی تونی ابتدا اس دن کیسی تو البتہ بہاری ہووین اوسپر یہہ کلمی وہ کلمی یہہ ہین سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ
خَلْقِهٖ آخر تلک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو اور تعریف ہی اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکی اور موافق مرضی ذات اوسکی
کی اور موافق بوجہہ عرش اوسکی اور موافق مقدار کلمون اوسکی نقل کیے یہہ مسلم نی اور چار راویون نی اور ابو عوانہ نی
ف علماء رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ اس طرح کی ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہی اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہی
کہ جب بندہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ عَدَدَ خَلْقِهٖ کہتا ہی تو اللہ تعالی ملائکہ کو فرماتا ہی کہ اس بندی کی لیے لا الہ الا اللہ بقدر گنتی مخلوقات
کی لکہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندہ اوسکی آرزو رکہتا ہی اللہ تعالی سی اوسکو اعمال نامہ اپنے
مین بغیر عمل کیے پاویگا یعنی اوسکا پوچہیگا حکم ہوئیگا کہ یہہ عمل ہی کیے آرزو اوسکی لگیا تہا تو کذا ذکرہ المظہر عن الطیبی اور بعضی روایت مین چار کلمی آئی ہین یہہ ہین

سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضٰی نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ * ترمذی مص
عو * پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی خلق اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق مرضی ذات اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق بوجھ عرش
اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق مقدار کلمون اوسکی نقل کیے ہیہ مسلم نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
كَذٰلِكَ * س * اور الحمد للہ اسیطرح نقل کیے ہیہ نسائی نی ف یعنی الحمد للہ بہی مثل سبحان اللہ کی یا یہی الحمد للہ عدد
خلقہ الحمد للہ رضی نفسہ الحمد للہ زنۃ عرشہ الحمد للہ مداد کلماتہ کذا ذکر الفحز اور ایک روایت مین چار کلمی یون آئی
ہین سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَ
مِدَادَ كَلِمَاتِهِ * س * پاکی ہی اللہ کو اور ساتہہ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہون اور نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور اللہ بہت بڑائی موافق گنتی خلق اوسکی اور موافق مرضی ذات اوسکی اور موافق وزن عرش اوسکی اور
موافق مقدار کلمون اوسکی نقل کی ہیہ نسائی نی وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَبَيْنَ
يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ
عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللهُ
أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ * اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک عورت کو یعنی اپنی کسی بی بی کو کہ آئی ہی اوسکی پاس
اور آگی اوسکی گٹہلیان کہجور کی ہین یا کنکریان کہ تسبیح گنتی ہی ساتہہ اونکی کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتہہ
اوس چیز کی کہ وہ بہت آسان ہو تجہہ پر اس سی یا فرمایا کہ بہت بہتر ہو اس سی فرمایا وہ تسبیح آسان یہہ ہی سبحان اللہ
عدد ما خلق آخر تک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو
موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان انکی ہی اور پاکی ہی اللہ کو
موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنی والا ہی اور پڑہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اللہ اکبر مانند اسکی
ف یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق آخر تک پڑہا بطور سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کی کسی راوی نے اختصار کے
لئی اسطرح کہہ دیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفصیل سی فرمایا ہوگا اور الحمد للہ وغیرہ کو بہی اسی پر قیاس کر کذا

ذکر الفخر و الحمد للہ مثل ذلک و لا الہ الا اللہ مثل ذلک و لا حول و لا قوۃ الا باللہ مثل ذلک رواہ د
ت س حب مس ؀ اور پڑھنا الحمد للہ کو مانند اسیکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسیکی اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ
مانند اسیکی نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی و دخل علی صفیۃ و بین یدیہا اربعۃ
آلاف نواۃ تسبح بھن فقال قد سبحت منذ قمت علی راسک اکثر من ھذا فقالت علمنی
قال قولی سبحان اللہ عدد ما خلق رواہ د مس ؀ اور آئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کی پاس
کہ بی بی حضرت کی تھین اور آگی اونکی چار ہزار گٹھلیان کھجور کی تھین کہ تسبیح پڑھتی تھین ساتھ انکی پس فرمایا حضرت نی
تحقیق تسبیح پڑھی ہی جبسے کہڑا ہوا مین تیری سر پر بہت اس سی یعنی ایسی تسبیح پڑھی مینی اس تھوڑی دیر مین کہ تیری تسبیحات
سی ثواب مین زیادہ ہی کہا صفیہ نی سکھاؤ مجکو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ یعنی وہ تسبیح یہہ ہی سبحان اللہ
عدد ما خلق کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی پیدا کی نقل کیے یہہ ابو داؤد حاکم نی و قال لابی الدرداء
اعلمک شیئا ھو افضل من ذکر اللہ اللیل مع النہار والنہار مع اللیل سبحان اللہ عدد
ما خلق و سبحان اللہ ملء ما خلق و سبحان اللہ عدد کل شیء و سبحان اللہ ملء کل شیء و
سبحان اللہ عدد ما احصی کتابہ و سبحان اللہ ملء ما احصی کتابہ والحمد للہ عدد ما خلق و
الحمد للہ ملء ما خلق والحمد للہ عدد کل شیء والحمد للہ ملء کل شیء والحمد للہ عدد ما
احصی کتابہ والحمد للہ ملء ما احصی کتابہ رواہ طب ؀ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
ابو درداء صحابی کو سکہاؤن تجکو کچہہ یعنی ذکر جامع کہ وہ بہتر ہو یاد کرنی اللہ تعالی کیسی رات دن مین اور دن رات
مین وہ یہہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور
پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی ہر چیز کی اور پاکی ہی اللہ کو بہرنی ہر چیز
اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی یعنی لوح محفوظ نی کہ سب کچہہ اوسمین لکہا
ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی اور تعریف ہی اللہ کی لیی بقدر

گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کی لیئ بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کی لیئ بقدر
گنتی ہر چیز کی اور تعریف ہی اللہ کی لیئ ہر چیز بہر اور تعریف ہی اللہ کی لیئ بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب
اوسکی نی اور تعریف ہی اللہ کی لیئ بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی نقل کیے یہہ بزار طبرانی
نی وقال لابی امامۃ الا اخبرک باکثر وافضل من ذکرک اللیل مع النہار والنہار مع اللیل
ان تقول سبحان اللہ عدد ما خلق سبحان اللہ ملأ ما خلق سبحان اللہ عدد ما فی الارض والسماء
وسبحان اللہ ملأ ما فی الارض والسماء وسبحان اللہ عدد ما احصی کتابہ وسبحان اللہ ملأ
ما احصی کتابہ وسبحان اللہ عدد کل شیء وسبحان اللہ ملأ کل شیء والحمد للہ مثل ذلک
ن حب مس * اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو امامہ کو کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتہہ ایک ذکر کی
کہ بہت ہی اور افضل ہی یعنی ثواب مین اور کیفیت مین ذکر کرنی تیری سی رات دن مین اور دن رات مین
وہ یہہ ہی کہ کہی تو سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تلک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی پاکی
ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی زمین مین اور آسمان مین ہی اور پاکی
ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ زمین اور آسمان مین ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا
کتاب اوسکی نی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر
گنتی ہر چیز کی اور پاکی ہی اللہ کو ہر چیز بہر اور الحمد للہ پڑہا مانند اسی کی یعنی الحمد للہ عدد ما خلق آخر تلک مثل
سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تلک کی پڑہا نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی وکذا رواہ * ط * الا انہ
قال موضع سبحان اللہ الحمد للہ ثم قال وتسبیح مثل ذلک وتکبیر مثل ذلک وکذا رواہ أ
سوی التکبیر * اور اسیطرح روایت کیا اسکو طبرانی نی مگر تحقیق اوسنی کہا جگہہ سبحان اللہ کی الحمد للہ یہہ کہا
اور سبحان اللہ پڑہی تو مانند اسکی اور اللہ اکبر پڑہی تو مانند اسکی اور اسیطرح روایت کیا اسکو احمد نی سوائی تکبیر کے وقالت سلمی ام
بنی ابی رافع یا رسول اللہ اخبرنی بکلمات ولا تکثر علی فقال قولی عشر مرات اللہ اکبر

يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُلْ لِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُلْ لِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ قَدْ
فَعَلْتُ فَتَقُوْلِيْنَ عَشْرَ مِرَارٍ وَيَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ ۔ ط ۔ اور عرض کیا سلمی نے جو ماہین اولاد ابو رافع کی کہ
اے رسول خدا خبر دو مجکو ساتھ کتنی کلمون کی اور بہت نہ بتاؤ مجکو یعنی تھوڑے ہون کہ یاد ہو سکین پس فرمایا حضرت
نے کہہ دس بار اللہ اکبر فرماویگا اللہ تعالی یہہ میری ہی لئے ہے اور کہہ سبحان اللہ دس بار فرماویگا اللہ یہہ میرے ہی
لئے ہے یعنی بڑائی اور پاکی خاص مجھی کو ہے نہ غیر میری کو اور کہہ اللہم اغفرلی یعنی یا اللہ بخش مجکو فرماویگا اللہ تعالی تحقیق
بخشا مینے تجکو پس کہے گے تو اسکو دس بار اور فرماویگا ہر بار اللہ تعالی تحقیق بخشا مینے نقل کیے یہہ طبرانی نے
ف ابو رافع غلام آزاد تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سلمی بی بی انکی دائی جنائی اولاد حضرت فاطمہ
کی اور حضرت ابراہیم رض کی کذا ذکرہ الفہر اَفْضَلُ الْكَلَامِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ ت
بہترین کلام کا سبحان ربي وبحمده سبحان ربي وبحمده ہی نقل کی یہہ ترمذی نے وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ مَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ ۔ م ت ۔ اور کہنا سبحان اللہ والحمد للہ کا بہر دیتا ہے یعنی ثواب سے
اس چیز کو کہ زمین و آسمان مین ہے اور کہنا فری الحمد للہ کا بہر دیتا ہے تراز وعملون کی کو نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نے
ف معنی سبحان اللہ کی یہہ ہین پاک ہے اللہ تعالی سب عیبون سے اور الحمد للہ کی یہہ کہ سب تعریف ہے اللہ تعالی کو لا الہ
الا اللہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہین ہو سکتا پہرنا گناہ اللہ کیسی مگر ساتھ
محافظت اللہ تعالی کی اور نہین ہے قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی یہان معنی اسکی سبکو لیے آگے ترجمہ
نہین مذکور ہوا اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ
بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ ۔ م ت ۔ بہت پیاری کلام آدمی کی طرف اللہ کی چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ
اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا ہے تجکو ساتھ جسکی انمین سے شروع کرے تو یعنی تقدیم تاخیر ایک کی دوسری پر مضر نہین
مگر اولی یہی ہے کہ موافق ترتیب حدیث کی پڑہے نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نے هِيَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ
وَهِيَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔ ا ۔ یہہ اگلے چار کلمے بہترین کلام کی ہین پیچھے قرآن کی اور یہہ کلمے قرآن سے ہین یعنی اگرچہ سب اگلے

ایکجای قرآن مین نہین ہین لیکن علحدہ علحدہ مذکور ہین نقل کیے یہہ احمد نی مَنْ قَالَهَا كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ
عَشْرُ حَسَنَاتٍ * ط * جو کوئی کہی انکو لکہی جاتی ہین اوسکی لئی بدلی ہر حرف کی دس نیکیان نقل کی یہہ طبرانی نی
لَأَنْ أَقُولَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ * م ت س مص عو * فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی البتہ کہنا میرا انکو بہت پیارا ہی نزدیک میری اوس چیز سی کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی
یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نی إِنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَإِنَّهَا قِيعَانٌ وَإِنَّ
غِرَاسَهَا هٰذِهِ * ت * تحقیق بہشت کی اچہی مٹی ہی اور میٹہا پانی ہی اور تحقیق وہ میدان ہموار ہی اور تحقیق
درخت اوسکی یہہ کلمی ہین نقل کیے یہہ ترمذی نے ف یعنی جو کوئی ایک کلمہ انمین سی پڑہی ایک درخت جنت مین
بویا جاتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شب معراج کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سی ملاقات کی مینی کہا ای محمد
اپنی امت کو میری طرف سی سلام کہنا اور یہہ کہنا ان الجنة طيبة التربة آخر تک كذا ذكر الفخر رحمہ اللہ اور ایک
روایت مین اسقدر زیادہ آیا ہی يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ * ق مس طس * لگایا جاتا ہی
بویا جاتا ہی تیری لئی بدلی ہر ایک کلمہ کی ان چارون مین سی درخت بہشت مین نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم نی اور طبرانی
نی اوسط مین خُذُوا جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ قُولُوا يَعْنِي هٰذِهِ * پکڑو تم سپر اپنی آگ سی کہو مراد رکہتی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم یہہ چار کلمی ف یعنی وہ سپر یہہ ہی کہ کہو تم ان چار کلمون کو چنانچہ راوی نی مراد آنحضرت کی لفظ یعنی کہکر بتا
دی فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُجَنِّبَاتٍ وَمُعَقِّبَاتٍ * پس تحقیق یہہ کلمی آوینگی دن قیامت کی داہنی
بائین طرف اور پیچہی ف پڑہنی والی اپنی کی یعنی بطور فوج لشکر کی محافظت اوسکی کرکر بہشت کو لیجاوینگی
وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ * س مس صط طس * اور یہہ کلمی تفسیر الباقیات الصالحات کی
ہین نقل کیے یہہ نسائی حاکم نی اور طبرانی نی صغیر و اوسط مین ف یعنی قرآن مجید مین جو آیا ہی والباقيات الصالحات
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا مراد اوس سی یہہ کلمی ہین معنی آیت کی یہہ ہین اور باقی رہنی والی نیکیان بہتر ہین نزدیک
پروردگار تیری کی ثواب مین اور بہتر ہین آرزو رکہنی مین وَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَ

وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ ۔ م د ق ۔ اور ہر ایک تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے
اور ہر حمد یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی یعنی
کہنی والا انکا ثواب صدقہ کا سا پاتا ہی نقل کے یہہ مسلم ابو داود ابن ماجہ نی وَهُنَّ اللَّوَاتِي يَقُلْنَ فِي صَلٰوةِ
التَّسْبِيحِ وَذٰلِكَ اَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيكَ اَلَا
اَمْنَحُكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ ۔ اور یہہ کلمی وہ ہین کہ پڑھی جاتی ہین صلوۃ تسبیح مین
اور بیان اوسکا یہہ ہی کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چچا اپنی کو کہ عباس ہین ای عباس ای چچا میری
کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا
ف مراد دس خصلتون سی دس دس بار تسبیح کہنی ہی سوا قیام کی اور طیبی نی دس خصلتون سی مراد اول
چار رکعت پڑھنی لکھی ہے اور دوسری فاتحہ پڑھنی اور تیسری ضم سورت چوتھی پندرہ بار تسبیح کہنی قیام مین پانچوین
دس بار کہنا اوسکا رکوع مین چھٹی دس بار کہنا اوسکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اوسکا پہلی سجدے مین
آٹھون دس بار کہنا اوسکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا اوسکا دوسری سجدہ مین دسوین دس بار کہنا
جلسہ استراحت مین پس یہہ بہت مناسب ہی بنظر سیاق حدیث کی اور بعضون نی مراد دس خصلتون سی
دس طرح کی گناہ کہی ہین جیسی کہ حدیث مین مذکور ہین پس مراد یہہ ہی کہ ایسی چیز بتاتا ہون کہ دس طرح کی گناہ بخشی
جاوین لیکن اس توجیہ مین تکلف ہی کذا ذکرہ الفرزبح اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ
وَاٰخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ خَطَاَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ
اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ۔ جس وقت کری تو یہہ
بخشی اللہ تعالی تیری لئی گناہ تیری پہلی اور پچھلی پرانی اور نئی چوک کر اور جان کر چھوٹی اور بڑی پوشیدے
اور ظاہر دس خصلتین یہہ ہین کہ پڑہ چار رکعتین پڑہ ہر رکعت مین الحمد اور کوئی سورت ف ابن عباس
منقول ہی کہ الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ پڑھی اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات

اور اذا جا اور سورۂ اخلاص آئی ہین کذا ذکر المخرج فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ

قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا

وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا

عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ

فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ مَرَّةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ

پس جب فراغت پاوی تو قرأت سی پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار

پہر رکوع کر پس کہہ ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑہنی سبحان ربی العظیم کی پہر اوٹہا تو سر اپنا رکوع سی پس کہہ

ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی پہر جہک تو سجدی مین پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سبحان

ربی الاعلی کی پہر اوٹہا سر اپنا سجدی سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار پہر سجدہ کر پہر کہہ ان کلمون کو دس بار

پہر اوٹہا سر اپنا سجدی سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار پہلی اسکی کہ کہڑا ہووی تو پس یہہ تسبیحات پچہتر بار ہوئین ہر رکعت مین

کر تو یہہ چارون رکعت مین اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ

كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً • د ق مس حب •

اگر طاقت رکہی تو پڑہنی اس نماز کی ہر دن مین ایکبار پس پڑہ پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار

پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر ہفتہ مین پس ہر مہینی مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر مہینی مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر

نہ پڑہ سکی تو ہر برس مین پس تمام عمر مین ایکبار نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی **ف**

سنا مینی اپنی اوستاد یگانۂ آفاق مولانا اسحاق صاحب زاد ہم شرفا سی کہ مقتدون مین التحیات کی پہلی یہہ تسبیحات

پڑہنی بخلاف اور ارکان کی اور جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ اخیر کی التحیات کی بعد پہلی سلام کی یہہ

دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ

وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ

وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حَيَاءً
مِنْكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَحُسْنِ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ
عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ معنی یہہ ہین یا اللہ مین مانگتا ہون تجہسی توفیق ہدایت والون کی اد
اعمال یقین والون کی اور خیر خواہی توبہ والون کی اور قصد صبر والون کا اور کوشش ڈرنی والون کے
اور مانگنا رغبت والون کا اور بندگی کرنی پرہیزگارونکی ور معرفت عالمون کے یہان تلک کہ ڈرون مین تجہسے یا اللہ
تجہسی مین مانگتا ہون تجہسی ڈر کہ باز رکہی مجہکو گناہون تیری سی اور یہان تلک کہ کرون مین ساتہہ بندگی تیری
عمل کہ لائق ہون مین سبب اوسکی خوشنودی تیریکا اور یہان تلک کہ خیر خواہی کرون تیری ساتہہ توبہ کی ڈرنی کر
تجہسی اور یہان تلک کہ نرمی کرون مین تیری لئی خیر خواہی حیا کرنی کر تجہسی اور یہان تلک کہ بہروسا کرون مین
تجہپر بیچ سب امور کی ساتہہ نیک رکہنی گمان کے ساتہہ تیری پاک ہی پیدا کرنی والا نور کا ای رب ہمارے تمام
کر ہمارے لئی نور ہمارا اور بخش ہمکو تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی ساتہہ رحمت اپنی کی ای بہت رحم کرنی والی سب رحم
کرنی والون سی یہہ دعا طبرانی نی بیچ اوسط مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اس نماز مین بلفظ خالق النور تلک پہلی سلام کے
پڑہنی روایت کی ہی اور عبد العزیز بن داؤد رح نی لکہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی اوپر صلوٰۃ تسبیح
اور ابو عثمان زاہد نی کہا ہی کہ نہ دیکہی مینی کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لئی مثل صلوٰۃ تسبیح کی اور اکثر ائمہ اوپر نو
کا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج سجدہ سہو کی پڑی تو ان
سجدونمین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سو سی زیادہ ہو جائینگی کذا ذکر الفخر والعلی وَهِيَ مَعَ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ وَهُنَّ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا
وَهُنَّ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ طط مد اور یہہ کلمی یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ساتہہ لا حول ولا قوۃ
الا باللہ کی پس تحقیق تفسیر آیت الباقیات الصالحات کی ہین یعنی اوس سے مراد یہہ تسبیحات ہین اور یہہ پانچون کلمی جہاڑتی ہین
گناہون کو جیسیکہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی اور یہہ کلمی خزانون جنت کی سی ہین نقل کیے یہہ طبرانی نے

ف یعنی اسباب حاصل ہونی گنج بہشت کیسی ہین یا اسکی پڑہنی والی کو ثواب مثل گنج دنیا کی ملیگا بلکہ اوس کی مقابلہ مین یہان کے گنج کی کیا حقیقت ہی کذا ذکر الفخر تجزئنی من القرآن من لا یستطیعہ + مص + قائم مقام ہوتی ہین یہہ کلمی قرآن کی اوس کسی کو کہ نہ پڑہ سکی قرآن نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی وکذلک

مع اللهم ارحمني وارزقني وعافني واهدني تجزئ من القرآن لمن لا يستطيعه من اخذ فضل ملاؤ يده من الخير + د س یہ اور اسیطرح یہہ کلمی ساتہہ اللہم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی کی قائم مقام ہوتی ہین قرآن کی واسطی اوس کسیکی کہ نہ پڑہ سکی قرآن جسنی یاد کئی یہہ کلمی پس تحقیق بہرا ہاتہہ اپنا بہلائی سی نقل کیے یہہ ابو داؤد و نسائی نے ومن ایضا بعض الدعاء مع وتبارک الله قبض علیہن ملک فضمہن تحت جناحہ وصعد بہن لا یمر بہن علی جمع من الملائکۃ الا استغفروا لقائلہن حتی یحیی بہن وجہ الرحمن + مو مس یہ اور یہہ کلمی بعض دعا کی ہین یعنی سوا اللہم ارحمنی آخر تک کی ساتہہ وتبارک اسکی یہہ فضیلت رکہتی ہین کہ متعین ہوتا ہی ان پر فرشتہ پس جمع کرتا ہی انکو نیچی پر دن اپنی کی یعنی کمال احتیاط کرتا ہی اور لی چڑہتا ہی انکو آسمان پر نہین گذرتا ہی ساتہہ انکی کسی جماعت فرشتون پر مگر کہ بخشش چاہتی ہین وہ واسطی کہنی والی انکی کی یہان تلک کہ تعریف کی جاتی ہی ساتہہ انکی ذات اللہ تعالی سے یعنی انکو درگاہ باریتعالی ہین عرض کرتی ہین تا رحمت دخوشنودی اوسکی پڑہنی والی پر متوجہ ہو نقل کیے یہہ موقوفا حاکم نی

ان الله اصطفى من الكلام اربعا سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر فمن قال سبحان الله كتب له عشرون حسنة وحطت عنه عشرون سيئة ومن قال الحمد لله فمثل ذلك ومن قال الله اكبر فمثل ذلك ومن قال لا اله الا الله فمثل ذلك ومن قال الحمد لله رب العالمين من قبل نفسه كتب له ثلثون حسنة وحطت عنه ثلثون سيئة + س آ مس یہ تحقیق اللہ تعالی نی چن لیے کلام ادمی سے چار کلمی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پس جو شخص کہی سبحان اللہ لکہی جاتی ہین اوسکی لیے بیس نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سے بیس گناہ اور جو شخص کہی الحمد للہ پس ثواب اوسکا مانند اسکی ہی اور جو شخص

کہنی اللہ اکبر پس ثواب اوسکا مانند اسی کے ہی اور جو کوئی کہی لا الٰہ الا اللہ پس ثواب مانند اسکی ہی اور جو شخص کہے
الحمد للہ رب العالمین از خوشی یعنی دل سے بدون ریا اور جبر کرنی کسی کی لکہی جاتی ہین اوسکی لئی تیس نیکیان
اور دور کیی جاتی ہین تیس گناہ اوس سی نقل کیے یہہ نسائی احمد حاکم بزار نی اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّعْمَلَ
کُلَّ یَوْمٍ مِثْلَ اُحُدٍ عَمَلًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ قَالَ کُلُّکُمْ یَسْتَطِیْعُہٗ قَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ * ر ط * فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو کیا نہین
طاقت رکہتا ایک تم مین سی یہہ کہ کری ہر دن مانند پہاڑ احد کی عمل یعنی ثواب اوسکا اتنا سو عرض کیا صحابی
ای رسول اللہ کی کون کرسکتا ہی یہہ فرمایا ہر ایک تم مین سی کرسکتا ہی یہہ عرض کیا اونہون نی ای رسول
خدا کی کیا ہی وہ فرمایا ثواب سبحان اللہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب لا الٰہ الا اللہ کا بہت بڑا ہی احد سے
اور ثواب الحمد للہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب اللہ اکبر کا بہت بڑا ہی احد سی نقل کیے یہہ بزار طبرانی نی سُبْحَانَ اللّٰہِ
مِائَۃً تَعْدِلُ مِائَۃَ رَقَبَۃٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃً تَعْدِلُ مِائَۃَ فَرَسٍ مُسْرَجَۃٍ
مُلْجَمَۃٍ یُحْمَلُ عَلَیْہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِائَۃً تَعْدِلُ مِائَۃَ بَدَنَۃٍ مُقَلَّدَۃٍ مُتَقَبَّلَۃٍ
س ق مس ط مص * ثم بمکۃ * ط * ثواب سو بار سبحان اللہ کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتھ ثواب
سو بردی آزاد کرنی کے کہ وہ اولاد اسمعیل کیی ہون اور ثواب سو بار الحمد للہ کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتھ
ثواب سو گہوڑون زین والون لگام والون کے کہ سوار کیا جاوی اوپر غازیون کو اللہ کی راہ مین یعنی جہاد
لئی اور ثواب سو بار اللہ اکبر کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتھ ثواب قربانی کرنی سو اونٹون کی جو قلادہ والی مقبول
ہون نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی کی ایک روایت مین یہہ بہی ہے
کہ ذبح کیی جاوین وہ مکہ مین یعنی یہہ بہت فضیلت رکہتا ہی ایسا ثواب پائیگا **ف** قلادہ کہتی ہین اوسکو کہ
کہ وہان کے قربانی کی علامت کی لئی کچہہ گلی مین جانور کی باندہ دیتی ہین وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ

وَالْاَرْضِ * س ق مس ا ط * اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بھر دیتا ہی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین
کی ہی نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی نی بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ * س حب
مس تر ا ط * خوشوقتی ہی خوشوقتی ہی ساتھہ پانچ چیزونکی کیا بھاری ہین وہ ترازو مین کہ وہ یہہ ہین کہنا لا الہ
الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کا اور بیٹا نیکبخت یعنی مسلمان کہ مرے مرد مسلمان کا پس ثواب
چاہی اوس پر یعنی ساتھہ صبر اور شکر اور رضا کی نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم بزار احمد طبرانی نی اِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ
مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ
تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا اَمَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَوْ لَا يَزَالَ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ * ق مس * تحقیق قسم اون چیزونسے
کہ ذکر کرتی ہو تم بزرگی اللہ کیسی یہہ کلمے ہین سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ پہرتی ہین یہہ گرد عرش کے
انکی لئی آواز ہی مانند آواز شہد کی مکہی کے یاد دلاتی ہین اللہ تعالی کو جال کہنی والی اپنی کا کیا نہین چاہتا
ایک تم مین سی یہہ کہ ہووی یا ہمیشہ ہووی وہ چیز کہ یاد دلاتی رہی اوسکی نقل کیے یہہ ابن ماجہ حاکم نے
اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ * س حب * بہت کہو تم باقی رہنی والی نیکیان کہ وہ یہہ ہین اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ
اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان نے قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ * ع ا ر ط * بہت کہہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہہ کلمہ خزانہ
ہی خزانون بہشت کیسی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین اور احمد بزار طبرانی نی بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ * اط
مس * یہہ کلمہ دروازہ ہی دروازون بہشت کیسی نقل کیے یہہ احمد طبرانی نسائی نے غِرَاسُ الْجَنَّةِ * حب
اط * یہہ کلمہ درخت ہین بہشت کا یعنی اسکی پڑہنی سی درخت وہان لگتا ہی نقل کیے یہہ ابن حبان احمد طبرانی نی دَوَا
ءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ * مس ط * اور پہلی گذری کہ تحقیق لاحول دوا ہے

نیا نوین ہمارے ہون کی ادنی اونکا غم ہی نقل کیے ہیہ حاکم طبرانی نی کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم فقلتها
فقال اتدری ما تفسیرها قلت الله ورسوله اعلم قال لاحول عن معصیة الله الا بعصمة الله
ولا قوة علی طاعة الله الا بعون الله * تر * کہا ابن مسعود نی تہا مین پاس رسولخدا صلی الله علیه وسلم کے
پس پڑہا مینی یہہ کلمہ یعنی لاحول ولا قوة الا با لله پس فرمایا حضرت نی جانتاہی تو کیا ہین معنی اسکے عرض کیا
مینی الله اور رسول اوسکا بہت جانتی ہین فرمایا یہہ معنی ہین نہین ہوسکتا پہرنا گناہ الله کیسی مگر ساتہہ بچانے
الله کی اور نہین ہی قوت الله کی طاعت پر مگر ساتہہ مدد الله کی نقل کیے یہہ بزار نی وہی مع ولا منجا من الله
الا الیه کنز من کنوز الجنة * س تر * اور یہی لاحول ساتہہ لامنجا من الله الا الیه کی خزانہ ہی خزانون
بہشت کیسی نقل کیے یہہ نسائی بزار نی **ف** معنی اسکی یہین نہین جگہہ نجات کی عذاب الله کیسی مگر
طرف اوسکی من قال رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی الله علیه وسلم نبیا ورسولا
وجبت له الجنة * س قد مص * جو کوئی کہی رضیت بالله لفظ رسولا تلک واجب ہوتی ہی اوسکی لیئے بہشت
معنی اسکی یہہ ہین راضی ہوا مین ساتہہ الله کی ازروی پروردگار ہونیکی اور ساتہہ اسلام کی ازروی دین ہونے
کی اور ساتہہ محمد صلی الله علیه وسلم سے کے ازروی نبی اور رسول ہونیکے
نقل کیے یہہ نسائی مسلم ابوداود ابن ابی شیبہ نی من قال اللهم رب
السموات والارض عالم الغیب والشهادة انی اعهد الیک فی هذه
الحیوة الدنیا انی اشهد ان لا اله الا انت وحدک لا شریک لک
وان محمدا عبدک ورسولک فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر وتباعدنی
من الخیر وانی ان اثق الا برحمتک فاجعل لی عندک عهدا توفینیه یوم القیامة
انک لا تخلف المیعاد الا قال الله عز وجل یوم القیامة لملائکته ان عبدی عهد عندی
عهدا فاوفوه ایاه فید خله الله عز وجل الجنة * جو کوئی پڑہی دعا اللهم رب السموات والارض کو

لا تخلف المیعاد تک فرماویگا اللہ عز وجل دن قیامت کی اپنی فرشتون کو کہ تحقیق بندی میری نی کیا تہا مجہسی ایک عہد
پس پورا کر دیا اوسکو اوسکی لیی پس داخل کریگا اوسکو اللہ عز وجل بہشت مین معنی دعا مذکور کی یہہ ہین یا اللہ پروردگار آسمانون
اور زمین کے جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری اس زندگانی دنیا مین ساتہہ اسکی کہ
تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بندی تیری ہین اور رسول تیری پس تحقیق تو اگر سونپیگا مجکو طرف نفس میری کی اور توفیق و عنایت اپنی منقطع کریگا
نزدیک کریگا مجکو برائی سی یعنی اس لئی کہ وہ ہوا و حرص سی بہرا ہی بدی کریگا اور دور کریگا مجکو بہلائی سی اور تحقیق مین نہین اعتماد کرتا
ہون مگر ساتہہ رحمت تیری کی پس ثابت کر میری لئی نزدیک اپنی ایک عہد یعنی ساتہہ قبول کرنی طاعات کی اور بخشش کی اور داخل کرنی
بہشت کی کہ پورا کری تو اوسکو دن قیامت کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدہ کو **ف** لفظ الا کا الا قال اللہ مین زائد ہی چنانچہ
ترجمہ موافق اسکی کیا گیا یا نفی سمجہی جاتی ہی پہلی عبارت سی اور سنی استثنا ہی گویا یون کہا کہ نہین
کہتا ہی اسکو بندہ مگر کہیگا اللہ تعالی یون اوسکی لئی کذا ذکرہ الفخر والعلی قال سہیل فاخبرت القاسم
بن عبد الرحمن ان عونا اخبرنی بکذا وکذا فقال ما فی اہلنا جاریۃ الا وہی تقول ہذا
فی خدرہا * کہا سہیل نی یعنی راوی اس حدیث کی سینے کہ تبع تابعین مین سی ہین پس خبر دی مینی قاسم
بن عبد الرحمن کو کہ بزرگ تابعین سی ہین کہ تحقیق عون نی کہ وہ بہی تابعین سی ہین خبر دی مجکو ساتہہ
اس اس خبر کی پس کہا قاسم نی نہین ہی گہر والون ہمارے مین کوئی لڑکی مگر کہ وہ پڑہتی ہی یہہ دعا
پردی اپنی مین یعنی یہہ حدیث صحیح ہی اور حرز و بزرگان مین مشہور ہی نقل کیہ ہی احمد نی ولما جلس الرجل
وقال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی فقال صلی اللہ علیہ
وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ابتدرہا عشرۃ املاک کلہم حریص علی ان یکتبوہا
فما دروا کیف یکتبونہا حتی رفعوہا الی ذی العزۃ فقال اکتبوہا کما قال عبدی * حب
مس * اور جب کہ بیٹہا ایک آدمی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا الحمد للہ یعنی تک کہ معنی اسکی یہہ ہین

سب تعریف ہی خدا کی لئی تعریف بہت پاک بابرکت جیسی کہ دوست رکہتا ہی پروردگار ہمارا اور راضی ہوتا ہے
پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ تحقیق دوڑی طرف
ان لفظون کی دس فرشتی کہ سب آرزومند ہتی انکی ثواب لکہنی پر پس نجانا اونہون نی کہ کیونکر لکہین ثواب انکا
یہانتک کہ اوٹہالی گئی اونکو طرف اللہ تعالی کی پس فرمایا لکہو انکو جیسی کہ کہا بندی میری نی صدق داخلا
نقل ہے یہہ ابن حبان حاکم نی **ف** مراد یہہ کہ الفاظ ایسی لکہہ رکہو اور در پی لکہنی ثواب کی نہ ہو کہ ثواب
اوسکا میری فضل و کرم پر موقوف ہی جتنا چاہونگا دونگا کذا ذکرہ الفخر اور روایت کی ابو یعلی اور قاضی یوسف نی
سنن اپنی مین اور ابو الحسن قطان نی مطولات مین اور ابن سنی نی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین اور ابن منذر نی
اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نی حضرت عثمان بن عفان سی کہ کہا اونہون نی پوچہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی مراد اس قول اللہ تعالی کی کہ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ یعنی اوسیکی لئی کنجیان آسمانون اور زمین کے
ہین پس فرمایا مجکو ای عثمان البتہ پوچہا تونی مجہسی کچہہ پوچہنا کہ نہین پوچہا مجہسی اوسکو کسی نی پہلی تیری مَقَالِيدُ
السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ یہہ ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی جیسی کنجی سی خزانہ کہلتا ہے
اور تصرف مین آتا ہی ویسی اسکی کہنی سی برکتین آسمان و زمین کے اسکی پڑہنی والی کو حاصل ہوتی ہین اور معنی
اسکی یہہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کی لئی
اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی جلاتا ہے
اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسیکی ہاتہہ مین بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمان جو کوئی
پڑہی اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکی دس چیزین اول تو یہہ کہ بخشی جاتی ہین گناہ اوسکے
جو پہلی کئی ہین اور دوسری لکہی جاتی ہی اوسکی لئی نجات آگ سی اور تیسری متعین ہوتی ہین ساتہہ اوسکے
دو فرشتی کہ محافظت کرتی ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سی اور چوتہی دیا جاتا ہی قنطار یعنی

بہت ثواب اور پانچوین اوسکی لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا ساکہ آزاد کری دس گردنین آزاد اولاد حضرت اسمعیل
کیسی اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکی لیے گہر بہشت مین اور آٹہوین حورعین سی بیاہ کیا جاویگا اور نوین رکہا جائیگا
اوسکی سرپر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کی جایگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کی اہلبیت اوسکی سی
ای عثمان اگر پڑہیگا اوسکی تو بس نہ ناغہ ہو ہیہ کوئی دن زمانی سی مراد پایگا تو سبب اسکی ساتہہ مراد پانی والون کے
اور سبقت لیجایگا تو سبب اسکی اولین وآخرین پر اور ابن مردویہ نی ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت
عثمان رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوی اور عرض کی کہ مقالید السموات والارض سی مجہی خبر دیجیی
پس فرمایا سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ الاَوَّلُ وَالاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ
وَالبَاطِنُ بِیَدِہِ الخَیرُ یُحیِی وَیُمِیتُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ جو کوئی پڑہی اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار
ای عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی چھہ چیزین اول یہہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور لشکر اوسکی سی اور دوسری دیا
جاتا ہی قنطار یعنی تودہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکہون والی سی اور چوتہی بخشے
جاتی ہین گناہ اوسکی اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع م کی ساتہہ بیچ قبہ اونکی کی اور چھٹی حاضر ہوتے
ہین بارہ فرشتی نزدیک مری اوسکی کی خوشخبری دیتی ہین اوسکو ساتہہ جنت کی اور بناؤ کر لیجاینگی اوسکو قبر اوسکی کی
طرف موقف کی پس اگر پہونچی گی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کیسی تو کہینگے فرشتے نہ ڈر تو امن والون مین سے
ہی پہر حساب کریگا اللہ تعالی اوس سے حساب آسان پہر حکم کیا جایگا اوسکو طرف جنت کی کہ بناؤ کر لیجاینگی اوسکو
طرف جنت کی موقف اوسکی سی جیسی کہ لیجاتی ہین دلہن کو یہان تلک کہ داخل کرینگی اوسکو بہشت مین ساتہہ حکم
اللہ تعالی کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگی کذا فی تفسیر در المنثور و نقل مستقل کلام استغفار
خ من ہ اور پہلی گذریان سید الاستغفار کا یعنی صبح کی دعاؤن مین ساتہہ روایت بخاری نسائی کی

اِنِّی لَاَستَغفِرُ اللّٰہَ ص ح و اَتُوبُ اِلَیہِ فِی الیَومِ سَبعِینَ مَرَّۃً ص ط س فرمایا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی نقل کیہ ابو یعلی نی اور توبہ کرتا ہون طرف اسکی دن مین

ستر بار نقل کیے یہہ ابو یعلی نے اور طبرانی نی اوسط مین ف یعنی ابو یعلی سے یہ حدیث مین دو روایتین
رکہتا ہی ایک مین فقط استغفر اسمہی اور دوسری مین واتوب الیہ ہی اور اخیر حدیث کا دونون روایتون مین
یہی ہی فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً کذا ذکر الفخر اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً * خ س ق طس * توبہ اور استغفار
کرتا ہون زیادہ ستر بار سی نقل کیے یہہ بخاری نسائی ابن ماجہ نی اور طبرانی نی اوسط مین مِائَۃَ مَرَّۃٍ * طس
مص ہر دن توبہ اور استغفار کرتا ہون سو بار نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نی تُوْبُوْا
اِلٰی رَبِّکُمْ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ * عو * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی توبہ کرو طرف
پروردگار اپنی کے اسواسطی کہ مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین سو بار نقل کیا اسکو ابو عوانہ نی مَا اَصَرَّ مَنْ
اِسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً * د * نہ دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اور اگرچہ
بار بار وہی گناہ کرے دن مین ستر بار نقل کیے یہہ ابو داؤد نی ف اصرار کرنا گناہ پر یعنی کہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ
ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر قریب کفر کی پہونچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر صغیرہ ہو
یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سی کہ مصر وہی ہی کہ استغفار نکرے اور نادم نہووے کذا ذکر الفخر اِنَّہٗ لَیُغَانُ
عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ * م د س * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
تحقیق البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میری پر اور تحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ تعالی سی دن مین سو بار نقل کی
یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نی ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی کہ دل مبارک ہر وقت جناب
باری مین حاضر رہے اور غافل نہووے پس بسبب مشغول ہونی کے چیزون مباح مین مثل کہانی کی اور بیویون سے
خلطہ کرنی کی اور سوا انکی اور دہرسی فی الجملہ غفلت جو ہوتی تہی اوسکو بہ نسبت اپنی پردہ اور گناہ جانکر استغفار
کرتی تہی اور اسکی اور بہی کتنی معنی لکہین ہین اور اکثرون نی لکہا ہی کہ یہہ متشابہات سی ہی علم اسکا اللہ کو اور
رسول کو ہی کذا ذکر الفخر وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَخْطَاْتُمْ حَتّٰی تَمْلَاَ خَطَایَاکُمْ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ اللّٰہَ لَغَفَرَ لَکُمْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوْا لَجَاءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُخْطِئُوْنَ ثُمَّ

يَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ اص ٭ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے اگر گناہ کرو تم یہان تک کہ بہر دیوین گناہ تمہاری اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہے پہر استغفار کرو تم اللہ تعالی سے تو البتہ بخش دے گناہ تمہاری اور قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھہ مین ہے اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لاوے اللہ ایک قوم کو کہ گناہ کرین پہر وہ بخشش چاہین وہ اللہ سے پس بخشے اللہ اونکو نقل کیے یہہ احمد ابو یعلی نے **ف** مراد بیان مغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہے کہ وہ ایسا بخشنے والا ہے واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کی تا لوگ توبہ کرنے مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہے اس لیے کہ اوس سے منع کیا ہے اور رسول مقبول کو اسی لیے بہیجا ہے کذا ذکر الفخر وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ ٭ م ٭ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین وہ پس بخشش چاہین اللہ سے پس بخشے اللہ اونکو نقل کی یہہ مسلم نے مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ٭ ت مس ٭ جو کوئی بخشش چاہے اللہ سے بخشتا ہے اللہ اوسکو نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نے مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّهٗ صَحِيْفَتُهٗ فَلْيُكْثِرْ فِيْهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ طس ٭ جو کوئی چاہے یہہ کہ خوش کرے اوسکو اعمال نامہ اوسکا پس چاہیے کہ بہت درج کرے اوسمین استغفار نقل کیے یہہ طبرانی نے اوسط مین مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِاِحْصَاءِ ذُنُوْبِهٖ ثَلٰثَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبِهٖ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوْقِفْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٭ مستس ٭ نہین کوئی مسلمان کرتا ہے ایک گناہ مگر کہ ٹہیرا رہتا ہے فرشتہ جو تعین ہے ساتہہ لکہنی گناہون اوسکی کی تین ساعت تلک یعنی تہوڑی دیر ڈہیل کرتا ہے کہ اعمال نامہ مین نہین لکہتا پس اگر بخشش چاہے گنہگار نے اللہ تعالی سے اس گناہ سے کسی ساعت مین ان تین ساعتون سے نہ آگاہ کریگا فرشتہ اوسکو اوسپر یعنی آخرت مین جب کہ ہر کسی کو گناہ اوسکی دکہاوینگے اور نہ عذاب دیا جاویگا دن قیامت کے

نقل کی یہہ حاکم نی اِنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ بَنِیْ اٰدَمَ
مَا دَامَتِ الْاَرْوَاحُ فِیْهِمْ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَبْرَحُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ
اص ✲ تحقیق شیطان نی عرض کیا اپنی پروردگار عزوجل سی قسم ہی عزت تیری کی اور بزرگی تیری کی
ہمیشہ گمراہ کرونگا مین بنی آدم کو جب تلک کہ جان بیچ اونکی ہی پس فرمایا اوسکو پروردگار اوسکی نی پس
ہی عزت اور بزرگی اپنی سے کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جب تلک کہ بخشش چاہینگی وہ مجھسی نقل کی یہہ
احمد و ابو یعلی نے وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِيْ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوْبَاهُ
مس ✲ اور پہلی گذری بیچ صلوۃ التوبہ مین حدیث اوس شخص کی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عرض
کیا اوسنی افسوس گناہ میری پر یعنی اوسکو بہی استغفار کی لئی فرمایا نقل کی وہ حاکم نی مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ
اِلَى اللّٰهِ فِيْ يَوْمٍ صَحِيْفَةً فَيَرَى فِيْ اَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَفِيْ اٰخِرِهَا اِسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ ✲ مر ✲ نہین کراما کاتبین کرلیجاتی مین اللہ کی پاس دنمین اعمالنامہ
کسیکا پس دیکھتا ہی اسد تعالی اول اعمالنامہ مین اور آخر اوسکی مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی اسد برکت والا اور برتر
کہ تحقیق بخشی مینی بندی اپنی کی لئی وہ چیز کہ درمیان دونون سرون اعمالنامہ کی ہی یعنی سب گناہ آجکی استغفار کی
سبب سے بخش دیئی مینی نقل کی یہہ بزار نی ف ایک فرشتہ داہنی طرف ہی کہ نیکیان لکھتا ہی اور ایک بائین طرف
داہنی ہاتھہ والا سردار ہی بائین ہاتھہ والی پر جب بندہ نیکی کرتا ہی داہنی ہاتھہ والا دہ چند لکھتا ہے
اور جب برائی کرتا ہی بائین ہاتھہ والا اجازت چاہتا ہی دائین ہاتھہ والی سی پس وہ کہتا ہی ذرہ ٹھہر جا شاید
استغفار کرے پس جب تین بار کہتا ہی اور اجازت چاہتا ہی اور بندہ استغفار بھی نہین کرتا ہی تو دائین
ہاتھہ والا اجازت دیتا ہی کہ اب لکھہ کذا ذکرہ الفخر ح مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ
لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً ✲ ط ✲ جو کوئی بخشش چاہی مومن مردون اور مومن عورتون کی لئی لکھتا ہے
اسد تعالی اوسکی لئی بدلی ہر مومن مرد کی اور مومن عورت کی ایک ایک نیکی نقل کی یہہ طبرانی نی وَتَقَدَّمَ مَنْ

لزم الاستغفار ومن اكثر منه جعل الله له من كل ضيق مخرجا الحديث د س ق حب ہ اور پہلی گذری عم
دعاؤں میں یہہ حدیث کہ جو کوئی ہمیشگی کرے استغفار پڑہنی کی اور جو کوئی بہت پڑہی اوسکو کرتا ہی اللہ اوسکی لئی
ہر تنگی سے راہ نکلنی کے ساری حدیث نقل کیے وہ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی و تقدم من استغفر
للمؤمنين والمؤمنات كل يوم الحديث ط ہ اور پہلی گذری یعنی سونے کی وقت کی دعاؤں میں یہہ حدیث
کہ جو شخص بخشش چاہی مومن مردوں اور مومن عورتوں کی لئی ہر دن ساری حدیث نقل کی وہ طبرانی نی و تقدم
حديث الرجل الذي جاءہ صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله احدنا يذنب قال يكتب عليه
قال ثم يستغفر منه قال يغفر له ط س ط ہ اور پہلی گذری نماز توبہ کی بیان میں حدیث اوس شخص کے
کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس عرض کیا یا رسول اللہ ایک ہم میں کا گناہ کرتا ہی فرمایا لکھا جاتا ہی اوپر
کہا اوسنی پہر بخشش چاہتا ہی وہ اوس سے فرمایا حضرت نی کہ بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا نقل کیے وہ طبرانی نے
اوسط و کبیر میں يقول الله تعالى يا ابن آدم انك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك على ما كان
منك ولا ابالي يا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك يا ابن آدم
لو اتيتني بقراب الارض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لاتيتك بقرابها مغفرة ت
فرماتا ہی اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی تحقیق تو جب تلک کہ دعا کریگا مجہی اور امید رکہیگا مجہی بخشونگا میں تجہکو اوپر
کسی حالت کی ہو تو اور نہیں پروا رکہتا میں ای بیٹی آدم کی اگر پہونچیں گناہ تیری بلندی آسمان تلک پہر بخشش
چاہی تو مجہسی بخشونگا میں تیری لئی ای بیٹی آدم کی اگر لاوی تو میری پاس زمین بہر کر گناہ پہر ملی مجہسی کہ نہ شریک
کرتا ہو ساتہہ میری کسیکو البتہ لاؤں میں تیری لئی زمین بہر کر بخشش نقل کیے یہہ ترمذی نی ان عبدا اصاب
ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفره لي فقال ربه اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت
لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا آخر فاغفره لي فقال اعلم عبدي
ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا فقال رب

اَذنَبتَ ذَنباً اٰخَرَ فاغفِرْہُ لِي فقالَ اَعَلِمَ عَبدِي اَنَّ لَہٗ رَبّاً یَغفِرُ الذَّنبَ وَیاْخُذُ بِہٖ غَفَرتُ لِعَبدِي ثَلٰثاً

فَلْیَعمَلْ مَا شَاءَ ٭ خ م س ٭ تحقیق ایک بندہ بندگان خدا سی پہونچا گناہ کو پہر کہا ای پروردگار میری کیا مینی گنا

پس بخش اوسکو میری لئی پس کہا رب اوسکی نی فرشتون سی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لئی رب ہی کہ

بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا مینی بندی اپنی کو پہر ٹہیرا وہ بندہ گناہ سی اوس مدت تلک کہ چاہا اللہ

تعالی نے پہر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا ای رب میری کیا مینی گناہ اور پس بخش اوسکو میری لئی پس فرمایا اللہ تعالی

نی کیا جانا بندی میری نے کہ تحقیق اوسکی لئی رب ہی کہ بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا مینی بندی اپنی

کو پہر ٹہیرا گناہ سی بندہ اوس مدت تلک کہ چاہا اللہ تعالی نی پہر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا ای رب میری

کیا مینی گناہ اور پس بخش اوسکو میری لئی پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق واسکی

لئی رب ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا مینی بندی اپنی کو تین بار پس چاہئی کہ کری جو چاہی نقل کی

یہہ بخاری مسلم نسائی نے **ف** لفظ ثلثا کہ لوگی نے بیان تکرار کا کیا یعنی سوال جواب بندی اور رب کا

حدیث مین تین بار ہی اور فلیعمل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فرمایا کہ کری جو چاہی جب تلک استغفار

کرتا ہی او ندامت کرتا ہی اوسکی کرنی پر یہہ بیان فضیلت استغفار کا ہی اور بیان تاثیر اوسکی کا بخشش

گناہون مین اور ظاہر کرنا کمال عنایت اللہ تعالی کا ہی نام کرنا گناہون پر کذا ذکرا لفخر والعلي طُوبىٰ لِمَنْ وَجَدَ

فِي صَحِیفَتِہٖ اِستِغفَاراً کَثِیراً ٭ ق خوشحالی ہی اوسکی لئی کہ پالی اپنی اعمالنامہ مین استغفار بہت نقل کی

یہہ ابن ماجہ نی وَلَقَدْ حَدِیثُ الَّذِي شَکٰی اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِہٖ

فَقَالَ اَیْنَ اَنتَ مِنَ الاِستِغفَارِ ٭ مص تی ٭ اور پہلی گذری حدیث اوس شخص کے کہ شکوہ کیا اوس نی

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی تیزی زبان اپنی کا پس فرمایا کہان ہی تو استغفار سی نقل کی وہ ابن ابی شیبہ اور ابن

سُنّي نی وَکَیفِیَّۃُ الاِستِغفَارِ ٭ اور یہہ بیان ہی طریق استغفار کا اَستَغفِرُ اللّٰہَ اَستَغفِرُ اللّٰہَ ٭ مو م

بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی نقل کی یہہ موقوفاً مسلم نی **ف**

مراد مرے گناہی سے بہت ہی یہی سد یعنی بہت سی بخشش اوس سے چاہتا ہون کذا ذکر الفرمن قال استغفر اللّٰہ الذی

لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان قد فر من الزحف د ت ثلث مرات

ت حب موط جو کوئی کہی استغفر اللہ الذی لفظ الیہ تک کہ معنی یہہ ہین بخشش چاہتا ہون مین اوس اللہ سی کہ نہین

کوئی معبود مگر وہ زندہ قائم رہنی والا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تو بخشش کی جاتی ہی اوسکی لئی اور اگرچہ تحقیق بہاگا ہو

لڑائی کافرون کی سی کہ وہ کبیرہ ہی نقل کیے یہہ ابو داود و ترمذی نے پڑہی یہہ تین بار نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن حبان نے

مرفوعًا اور طبرانی نی موقوفًا خمس مرات غفر لہ وان کان علیہ مثل زبد البحر مص جو کوئی پڑہی اس

استغفار کو پانچ بار بخشش کی جاتی ہی اوسکی اور اگرچہ ہون گناہ اوسپر مانند جہاگ دریا کی نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی

وان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد رب اغفر لی وتب علی

انک انت التواب الرحیم مائۃ مرۃ عہ حب اور تحقیق تہی ہم یعنی اصحاب البتہ گنتی واسطی رسولخدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین اس دعا کو ای پروردگار میری بخشش مجکو اور توبہ قبول کر میری تحقیق تو ہی ہی تو

قبول کرنی والا مہربان فرماتی سو بار یعنی اکثر زبان مبارک پر یہہ جاری ہوتی نقل کیے یہہ چارون نی اور ابن

حبان نی وما احسن قول الربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ لا یقل احد کم استغفر اللہ واتوب الیہ

فیکون ذنبا وکذبا بل یقول اللھم اغفر لی وتب علی اور کیا اچھی ہی بات ربیع بن خثیم تابعی کی

راضی ہووی اللہ اونسی کہ نہ کہی ایک تم مین کا غفلت دلسی بخشش چاہتا ہون مین اللہ سی اور رجوع کرتا ہون

طرف اوسکی بس ہوتا ہی یہہ کہنا گناہ اور جہوٹہہ بلکہ کہی یا اللہ بخش مجکو اور رجوع کر مجپر ساتہہ رحمت اور

توفیق طاعت کی ف اسلئی کہ غفلت مقام توبہ اور استغفار مین کہ وقت ندامت اور حضور کا ہی

حقیقت مین استھزا اور بی ادبی ہی اور معنی اسکی خبر دینی ہوتی ہی طلب مغفرت اور توبہ سی پس حقیقت

مین جب طلب نہ ہوئی تو جہوٹہہ ہوا پس گناہ سی گناہ شرعی مراد نہین ہی بلکہ تقصیر طریقت کی اور بی ادبی

اور غفلت مقام حضور مین مراد ہی کیونکہ اہل طریقت کی نزدیک غفلت معصیت ہی خصوصًا مقام توبہ اور

اس

استغفار مین کہ وقت خشوع اور خضوع کا ہی کذا ذکرہ الحرز رح اور ملا علی قاری رح نی بہی لکہا ہی کہ یہہ گناہ شرعی نہین ہی بلکہ
بنسبت مقربین کی مراد ہی مانند اس قول کے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی نیکیان اونکی برائیان مقربون کے
ہوتی ہین سبکی رحمہ اللہ سی منقول ہی کہ استغفار مین بہرحال نفع ہی لیکن ساتہہ حضور قلب کی نور علی نور ہوتا ہی پس کمال کے
چہوڑنی مین گناہ نہین لازم آتا ہی اسلئی کہ اجماع ہی علماء رحمہ اللہ کا اسپر کہ جو کوئی یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو یا استغفار
کرتا ہی زبان سی بغیر حضور قلب کی نہین ہوتا ہی گنہگار بلکہ عابد ہی ہوتا ہی باعتبار بعض اعضا اپنی کی تمام ہوئی تقریر ملا علی رح کے
ایسی ہی کہ لفظ تب علی تک کلام ربیع کا تمام ہوا بعد اوسکی جو نووی نی کتاب الاذکار مین بعد اس قول نقل کرنی کے
شبہہ کیا ہی کہ کراہت استغفر اللہ کی اور وجہ جہوٹہہ ہونی اوسکی پر مطلع نہین ہوا مین اوسکا جواب مصنف نی ولیس کما فہم
کر دیا ہی کذا ذکرہ الحرز رح وَلَيْسَ كَمَا فَهِمَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا اَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ يَكُوْنُ كَذِبًا بَلْ هُوَ
ذَنْبٌ فَاِنَّهٗ اِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ قَلْبٍ لَاهٍ لَا يَسْتَحْضِرُ طَلَبَ الْمَغْفِرَةِ وَلَا يَلْجَأُ اِلَى اللّٰهِ بِقَلْبِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ
ذَنْبٌ عِقَابُهُ الْحِرْمَانُ وَهٰذَا كَقَوْلِ رَابِعَةَ اِسْتِغْفَارُنَا يَحْتَاجُ اِلَى اسْتِغْفَارٍ كَثِيْرٍ وَاَمَّا اِذَا قَالَ اَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ وَلَمْ يَتُبْ فَلَا شَكَّ اَنَّهٗ كَذِبٌ ہوا اور نہین ہین معنی قول ربیع کی جیسی کہ سمجہی ہین بعضی پیشوا ہمارے یعنی نووی
رح کہ تحقیق استغفار اسطرح پر یعنی ساتہہ لفظ استغفر اللہ کی ہوتا ہی جہوٹہہ یعنی یہہ معنی نہین ہین تا اعتراض اوسکا وارد ہو
بلکہ کہتا ہون مین کہ وہ گناہ ہی اسلئی کہ تحقیق کہنی والا جب بخشش چاہی دل غافل سی کہ نہ حاضر کری مانگنی بخشش کیکو
یعنی توجہ دل سی نہ مانگی اور نہ التجا لاوی طرف اللہ تعالی کے ساتہہ دل اپنی کے پس تحقیق یہہ گناہ ہی کہ سزا اوسکی
بی نصیب ہونا ہی یعنی قبولیت استغفار سی اور یہہ بات یعنی استغفار بغیر حضور دل کے گناہ ہی مانند بات حضرت
رابعہ بصری رح کی ہی کہ استغفار ہمارے کہ غفلت دلسی ہوتی ہی محتاج ہی طرف بہت سی استغفار کی اور اپنی پر جہوٹ
ف کہا زبان سی رجوع کرتا ہون مین طرف اللہ کی اور نہ رجوع کی دلسی پس نہین شک کہ تحقیق یہہ جہوٹہہ ہوا ہی
حاصل مراد مصنف کا یہہ ہی کہ ربیع کی قول کو یعنی ذنب وکذب کو محمول لف ونشر پر کیا ہی یعنی غفلت سی استغفار کے
کہنی مین گناہ لازم آتا ہی اور غفلت سی اتوب کی کہنی مین جہوٹہہ لازم آتا ہی اسلئی کہ مومن ہمیشہ طالب مغفرت کا

ہوتا ہی اگرچہ لیعنی وقت بسبب غفلت کی آگاہی نہ رکہتا ہو پس غافل کہ مغفرت مانگتا ہی صادق ہی اسلئی کہ واقع مین وہ طلب اپنی ساتہہ رکہتا ہی اگرچہ اسوقت حاضر نہو پس معلوم ہوا کہ استغفر اللہ کہنی مین کذب نہین لازم آتی کا بعد گمان بسبب غفلت کی لیکن لفظ اتوب الیہ مین کاذب ہوگا جو دل سی نہ کہی گا اسلئی کہ یہہ بیان اپنی رجوع کا ہی اور وہ کبھی ہوتی ہی اور کبھی نہین پس نودی نی جو مطلق کذب لازم آنا سمجہہ کر اعتراض کیا تہا دفع ہوا واللہ اعلم کذا ذکر الفخری وَاَمَّا الدُّعَاءُ

بِالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْبَةِ فَاِنَّهُ وَاِنْ كَانَ غَافِلًا فَقَدْ يُصَادِفُ وَقْتًا فَتُقْبَلُ فَمَنْ اَكْثَرَ طَرْقَ الْبَابِ يُوْشِكُ اَنْ يَلِجَ

وَيُوَضِّحُ ذٰلِكَ اِشَارَتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِنْهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَطْعُهٗ لِمَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَرَّةً اَوْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۞ اور اسی پر دعا کرنی ساتہہ بخشش اور توبہ کی یعنی اللہم اغفرلی وتب علی کر دعا کرنی پس تحقیق دعا کرنی والا اگرچہ ہووی غافل پس تحقیق پالیتا ہے ایک وقت کو یعنی وقتون قبولیت سی پس قبول کیجاتی ہی دعا اسلئی کہ جو شخص بہت کہٹ کہٹاتا ہی دروازہ قریب ہیہ کہ داخل ہوگا اور واضح کرتا ہی اسکو یعنی کہنا اللہم اغفرلی وتب علی کا بہتر ہی بہت کہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مجلس مین اسی کو سو بار اور قطعی حکم کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس شخص کے لئی کہ کہی استغفر اللہ واتوب الیہ ساتھ بخشش کے یعنی بشرط حضور قلب کی اور اگرچہ ہو کہ تحقیق بہاگا ہو جہاد سی ایکبار کہی یا تین بار ف بالمغفرۃ متعلق وقطعہ کا ہی یعنی قطعاً اور جزماً حکم بخشش کا کرنا اسکی کہنی والی کو بہی اسپر دلالت کرتا ہی فَقَدْ كُشِفَ

لَكَ الْغِطَاءُ فَاخْتَرْ لِنَفْسِكَ مَا يَحْلُوْ وَفِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوِّدْ لِسَانَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

فَاِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا يَرُدُّ فِيْهِنَّ سَائِلًا ۞ پس ہوشیار رہ کہ کہولا گیا تیری لئی پردہ یعنی اسکی تحقیق سے حقیقت حال کے واضح ہوگئی پس اختیار کر نفس اپنی کی لئی وہ چیز کہ خوش کری تجہکو اور کتاب الزہد مین روایت حضرت لقمان رضی سی کہ عادت ڈال زبان اپنی کو ای بیٹی میری ساتہہ اللہم اغفرلی کی اسلئی کہ تحقیق خدا تعالی کی لئی ساعتین ہین کہ نہین محروم کرتا اونمین سائل کو فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ وَاٰيَاتٍ ۞ بیچ بیان

قرآن بزرگ کی فضیلت کا اور سورتون اوسکی کا اور آیتون اوسکی کا اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ

منزل ہفتم [illegible]

مدیث فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو قرآن شریف پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا واسطے
پڑہنیوالون اپنی کے نقل کی یہہ مسلم نے یَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ
اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی خَلْقِهٖ
ت مى۔ فرماتا ہی اللہ پاک اور برتر جسکو باز رکہی قرآن یاد میری سی اور مانگنی میری سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر
اوس چیز سی کہ دیتا ہون مین مانگنی والون کو اور بزرگی اللہ تعالی کی کلام کی سب کلامون پر مانند بزرگی اللہ تعالی کی ہی
اوپر سب خلق اوسکی نقل کی یہہ ترمذی دارمی نے ف حدیث کی سہری کی یہہ معنی ہین کہ جو کوئی قرآن شریف
پڑہنی مین مشغول رہا اور کچہہ ذکر اور دعا جیسی کی تو اوسکو دعا کرنی والون سی زیادہ دیتا ہون مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ
یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی اللہ کارساز ہوتا ہی اوسکا کذا ذکر الفخر تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ
تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّلِیْءٍ مِّسْكًا یَفُوْحُ رِیْحُهٗ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ
وَهُوَ فِیْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِیَ عَلٰی مِسْكٍ۔ ت س ق حب۔ سیکہو قرآن اور پڑہو اوسکو یعنی
مداومت کرو تلاوت پر اور عمل کرو اوسپر کہ مقصود اصلی تلاوت سی عمل ہی پس تحقیق مثال قرآن کے واسطے
اوس شخص کے کہ سیکہتا ہی اوسکو پہر پڑہتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی مانند مثال تہیلی کی
ہی کہ بہری ہو مشک سی پہونچتی ہو خوشبو اوسکی تمام مکان مین اور مثال اوس شخص کے کہ سیکہتا ہی اوسکو پہر سو رہتا ہی
یا غافل ہوتا ہی عمل کرنی سی اور قرآن اوسکی دل مین ہی مانند مثال تہیلی کی ہی کہ بند کی گئی مشک پر یعنی تا خوشبو
نہ پہیلی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے ف سینہ قاری کا مانند تہیلی مشک کی ہی اور قرآن شریف
مانند مشک کی پس اگر قرآن پڑہا برکت اوسکی پڑہنیوالی کو اور سننیوالون کو پہونچی اور ثواب حاصل ہوا جیسی سنا
اور جو سیکہا اور نہ پڑہا نہ پہونچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اور کسیکو کذا ذکر الفخر مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ
فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِیْمٌ حَرْفٌ
ت۔ جو کوئی پڑہی ایک حرف کلام اللہ کا پس اوسکی لئی نیکی ہی اور نیکی برابر دس نیکی کی نہین کہتا ہون کہ سارا الم ایک حرف ہی

بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک حرف ہی یعنی الم کہنی مین تیس نیکیان لکہی گئین نقل کیے یہہ ترمذی نے

لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَرَجُلٌ

اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَھُوَ یُنْفِقُہٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ خ م ت نہین ہی رشک مگر بیچ دو شخصون کے

یعنی رشک کرنا کہین نہین ہی چاہیے کسی پر نہ چاہیے مگر دو پر ایک وہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی حافظ

ہی پس وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی وقتون رات کی مین اور وقتون دنکی مین اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ

نی مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو وقتون رات کیمین اور وقتون دنکی مین نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** اور روایت

مین آتا ہی کہ خرچ کرتا ہی اوسکو راہ حق مین اور خوشنودی اوسکی مین پس اگر بطور اسراف کی کوئی خرچ کرتا تو رشک کرنا

نہوگا حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ کسی نعمت والی کو دیکہہ کر رشک نہ کرنا چاہیے مگر اوس نعمت والی پر کہ نعمت اوسکی اللہ تعالی

سی نزدیک کری اور ایسے حکم مین داخل مین شہید اور مجاہد اور سوا انکی کہ اون درجون کی بہی آرزو جائز ہی کذا

ذکرہ الفخر رح یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ

اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَاُ د ت یہہ کہا جاویگا قرآن پڑہنی والی کو پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر اور ٹہیر ٹہیر کر پڑہ جیسے کہ

ٹہیر ٹہیر کر پڑہتا تہا تو یعنی بی تکلف تجوید سی دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی ہی کہ پڑہیگا تو نقل کی یہہ ابوداؤد

ترمذی نی **ف** صاحب قرآن وہ ہی کہ پڑہا کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر اور بعضون نی لکہا ہی جو معانی قرآن کے

جانتا ہی اور حافظ اور منقول ہی کہ درجات بہشت کی بقدر شمار آیتون قرآن کی مین پس جو کوئی تمام قرآن ترتیل سے

پڑہی اوپر کی درجہ بہشت پر کہ لائق اوسکی حالکی ہوگا چڑہیگا اور جسنی تہوڑا ترتیل سی پڑہا اور تہوڑا بغیر ترتیل کی

اوسیقدر چڑہیگا کہ جتنا ترتیل سی پڑہتا تہا مصنف رح نی لکہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی کہ جو حافظ ترتیل

سی پڑہتی ہین اونکی لیی اعلی درجہ بہشت مین ہی پس حاصل یہہ ہی کہ تجوید اور ترتیل اور معانی قرآن مین تامل کرنا بڑا

رتبہ رکہتا ہی کذا ذکرہ العلی والفخر رح اَلَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَھُوَ مَاھِرٌ بِہٖ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَ

اَلَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ خ م جو شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور وہ

نب ماہر ہی ساتھہ اوسکی ساتھہ فرشتون لکھنی والون بزرگ نیکونکی ہوگا اور جو شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی بیچ
اوسکی اور وہ اوسپر مشکل ہوتا ہی اوسکی لئی دوہرا ثواب ہوتا ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی ف ماہر یعنی استاد
کامل حفظ او تجوید اور تلاوت مین اور گران ہنو اوسپر قرارت بسبب یاد کی پس یہہ آخرت مین اون منازل مین ہوگا
کہ جہان ملائکہ اور انبیا ہونگی اور دوہرا ثواب ایک ثواب قرات کا اور دوسرا مشقت کا اور شک نہین ہی کہ
اجر ماہر کا زیادہ اس سی ہوگا کہ انبیا اور ملائکہ کی ساتھہ ہوگا لیکن باعتبار مشقت وتعب کی غیر ماہر کو بھی ثواب
ہوگا پس مقصود تسلی طالب کی ہی مشقت اور ریاضت پر کذا ذکرہ الفخر رح اَلْفَاتِحَةُ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ
هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ * خ د س ق * الحمد بہت بڑی سورت قرآن سی ہی وہ سات آیتون کی
ہی کہ مکرر پڑہی جاتی ہی اور قرآن ہی بڑا نقل کیے یہہ بخاری ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ف سورہ فاتحہ کا نام
کلام اللہ مین سبع مثانی اور قرآن عظیم ہی آیا ہی سبع اسلئی کہ سات آیتون کی ہی اور مثانی اسلئی کہ نماز مین
بار بار پڑہی جاتی ہی اور قرآن عظیم مبالغۃً واقع ہوا کہ اسرار اور معانی ساری قرآن کی بطور اجمال کی اسمین
ہین کذا ذکرہ الفخر اُعْطِیْتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ * حس * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
دیا گیا مین سورہ الحمد نیچی عرش کی یعنی وہان سی نکلتی ہی کنایہ ہی بزرگی اوسکی سی نقل کیے یہہ حاکم نی بَیْنَمَا
جِبْرَئِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا
مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا
نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ *
م س * اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سنی جبرئیل نی ایک آواز
اوپر کی طرف سی پس اوٹھایا سر اپنا پس کہا یہہ آواز والا فرشتہ ہی کہ اوترا زمین کی طرف نہین اوترا تہا
کبہی مگر آج پس سلام کیا فرشتہ نی آنحضرت پر اور کہا خوشوقت ہو ساتھہ دو نورونکی یعنی اپنی پڑہنی والی کی
سی قیامت کو روشنی ہونگی اور آفات راہ سی بچائینگی کہ دیئی گئی تم وہ دونو نہین دیا گیا وہ کوئی نبی پہلی تم سی

ایک اونمین سی سورۂ فاتحہ ہی اور دوسرا خاتمہ سورۂ بقرہ کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اونمین سے مگر دیا جائیگا
ثواب اوسکا نقل کیا یہہ مسلم نسائی نی **ف** دیا جاویگا ثواب اوسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری یعنی جو دعا کہ
سورۂ فاتحہ او آخر بقرہ مین ہی مثل اہدنا الصراط المستقیم اور ربنا لا تواخذنا اور سوا انکی کی قبول ہوویگے
اس تقدیر مین مراد حرف سی کلمات ہین کہ ان آیتونمین واقع ہوئی ہین یہہ معنی انسب و اولی ہین اور خاتمہ سورۂ
بقرہ کا بعضون نی آمن الرسول سی لکہا ہی اور کعب لحبار نی اور مصنف نی للہ ما فی السموات سی آخر تک کذا ذکر
الفخر ح البقرۃ ؛ یہہ بیان ہی فضیلت سورۂ بقرہ کا اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَأُ فِیْہِ
الْبَقَرَۃُ ؛ م ت س ؛ تحقیق شیطان بہاگتا ہی اوس گھرسی کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورۂ بقرہ نقل کی یہہ مسلم
ترمذی نسائی نی اِقْرَءُوْھَا فَاِنَّ اَخْذَھَا بَرَکَۃٌ وَّ تَرْکَھَا حَسْرَۃٌ وَّلَا یَسْتَطِیْعُھَا الْبَطَلَۃُ ؛ م ؛
پڑہو سورۂ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا اور عمل کرنا اوسپر برکت ہی اور چہوڑنا اوسکا سبب حسرت کا ہوگا یعنی قیامت کو
جب پڑہنی والون کو ثواب ملیگا اور نہین طاقت رکہتی اسکے ساحر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لبطلہ ساحر اور کاہل
یعنی کسلمند اور ساحر اور باطل والی توفیق اسکی پڑہنی اور سیکہنی کے نہین رکہتی کذا ذکر الفخر لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامٌ
وَّسَنَامُ الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَۃُ ؛ ت مس حب ؛ ہر چیز کی لئی بلندی ہی اور بلندی قرآن کی سورۂ بقرہ ہی
یعنی سب سی بڑی ہی نقل کی یہہ ترمذی حاکم ابن حبان نی مَنْ قَرَأَھَا لَیْلًا لَمْ یَدْخُلِ الشَّیْطَانُ بَیْتَہٗ
ثَلٰثَ لَیَالٍ وَّمَنْ قَرَأَھَا نَھَارًا لَمْ یَدْخُلِ الشَّیْطَانُ بَیْتَہٗ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ ؛ حب ؛ جو کوئی پڑہی
سورۂ بقرہ رات کو نہین داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی گھر مین تین رات تک اور جو کوئی پڑہی اسکو دن کو نہین داخل
ہوتا ہی شیطان اوسکی گھر مین تین دن تک یعنی حقیقۃ نہین داخل ہوتا یا تسلط نہین پاتا ہی نقل کی یہہ ابن حبان نی
اُعْطِیْتُ الْبَقَرَۃَ مِنَ الذِّکْرِ الْاَوَّلِ ؛ مس ؛ فرمایا حضرت نی دیا گیا ہون مین سورۂ بقرہ لوح محفوظ
سی نقل کی یہہ حاکم نی **ف** یا ذکر سی کتابین اللہ تعالی کی مراد ہین مثل توریت وغیرہا کی کذا ذکر الفخر
الْبَقَرَۃُ وَاٰلُ عِمْرَانَ ؛ یہہ بیان ہی فضیلت سورۂ بقرہ اور آل عمران کا اِقْرَءُوا الزَّھْرَاوَیْنِ الْبَقَرَۃَ وَاٰلَ

عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ
مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا م پڑہو دو سورتین چمکتی ہوئی کہ سورۂ بقرہ اور آل عمران ہین پس
تحقیق یہہ دونون آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونون ٹکڑی ہین ابر کی یا گویا کہ وہ دونون سایبان ہین یا گویا کہ
وہ دونون ٹکڑیان ہین پرند جانوروں کے صف باندہی ہوئی جہگڑینگی پڑہنی والون اپنی کے طرف سی نقل کی یہہ مسلم نے
اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ یہہ بیان ہی فضیلت آیۃ الکرسی کا هِيَ اَعْظَمُ اٰيَةٍ فِيْ كِتَابِ اللهِ م د م یہہ بزرگترین آیتون
کی ہی یعنی ثواب مین بیچ کتاب اللہ کی نقل کی یہہ مسلم ابوداود نی هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ ت حب
مس یہہ افضل آیتون قرآن کی ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نی لَا تَضَعُهَا عَلٰى مَالٍ وَّلَا وَلَدٍ فَيَقْرَبُهُ
شَيْطَانٌ حب جو نہ کہی تو آیۃ الکرسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنی دم کری یا لکھہ کر لگاوی تو نزدیک نہین ہوگا
تیری شیطان یعنی تیری مال و اولاد و پاس نہین آئیگا اور تصرف نہین کریگا نقل کی یہہ ابن حبان نی اٰلَاٰيَتَانِ اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ اٰخِرُ الْبَقَرَةِ لَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ ت س حب مس فضیلت
دو آیتون آمن الرسول کے کہ اخیر سورۂ بقرہ کا ہی یہہ ہی کہ پڑہی جاتی ہین یہہ دونون آیتین جس گہر مین تین راتین پس نزدیک
آتا اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی اِنَّ اللهَ خَتَمَ الْبَقَرَةَ بِاٰيَتَيْنِ اَعْطَانِيْهِمَا
مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ عَرْشِهِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَّقُرْاٰنٌ
وَّدُعَاءٌ مس تحقیق اللہ تعالی نی ختم کیا سورۂ بقرہ کو ساتہہ دو آیتون کی کہ دی ہین مجکو وہ خزانہ اپنی سی جو
نیچی عرش کی ہی یعنی خزانۂ رحمت اپنی سی پس سیکہو اونکو اور سکہاؤ اونکو اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹون کو یعنی سب
گہروالون کو سکہاؤ پس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور قرآن ہین یعنی ایک ٹکڑا ہین اوسکا اور دعا ہین نقل کی یہہ
حاکم نی اَلْاَنْعَامُ یہہ بیان ہی فضیلت سورۂ انعام کا لَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ شَيَّعَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ مِنَ الْمَلٰۤئِكَةِ مَا سَدَّ الْاُفُقَ مس حب اتری
سورۂ انعام سبحان اللہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بسبب خوشی کی پہر فرمایا البتہ تحقیق ہمراہ آئی ہین اس سورت کے

فرشتے اسقدر کہ ڈہانک لیا ہی کنارۂ آسمان کو نقل کیے یہہ حاکم نی الکہف میں یہہ بیان ہی فضیلت سورۂ کہف کا

مَنْ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ * مس * جو کوئی پڑہی سورۂ کہف دن

جمعہ کی روشن رہتا ہی اوسکی لئی دل اوسکا نور سی یعنی نور اس سورت کی سی یا نور ثواب اوسکی سی درمیان

دو جمعون کے یعنی جمعہ آیندہ تلک نقل کیے یہہ حاکم نی مَنْ قَرَأَهَا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ فِيْمَا بَيْنَهُ

وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ * موقوفی * جو کوئی پڑہی اسکو شب جمعہ مین روشن کرتا ہی اوسکی لئی نور سی اوسقدر

کہ فرق ہی درمیان پڑہنی والی اسکیکی اور درمیان خانۂ کعبہ کی یعنی بہت نور حاصل ہوگا نقل کی یہہ موقوفا دارمی

نی مَنْ قَرَأَهَا كَمَا أُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ

آخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ * طس مس * جو کوئی پڑہی سورۂ کہف جیسی کہ اوتاری گئی

یعنی ترتیل و تجوید سی بی کم و زیادہ ہوگی اوسکی لئی روشنی جگہہ اوسکی سی یعنی جہان اوسکو پڑہا ہی مکہ تلک اور

جو شخص پڑہی دس آیتین آخر سورۂ کہف سی یعنی وعرضنا جہنم سی آخر تلک پس نکلی دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا

اوسپر نقل کیے یہہ نسائی حاکم نی مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ

مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يَضُرَّهُ * طس مس * جو کوئی

پڑہی سورۂ کہف ہوگی اوسکی لئی روشنی دن قیامت کی جگہہ اوسکی سی مکہ تلک یعنی جتنی مسافت اسکی مکان مین

اور مکہ مین دنیا مین تہی اوس مقدار وہان نور ہوگا اور جو کوئی پڑہی دس آیتین آخر کہف سی پہر نکلی دجال تو نہین

ضرر کریگا اوسکو نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسط مین مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِهَا عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ

الدَّجَّالِ * م د ت س * جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورۂ کہف سی یعنی من امرنا رشدا تلک بچایا

جاویگا فتنۂ دجال کیسی نقل کیے یہہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی نی مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ * م د * مَنْ

قَرَأَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنَ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ * م د س * جو کوئی یاد کری

دس آیتین نقل کیے یہہ مسلم ابو داود نی یعنی اس روایت مین سارا حدیث کا یہہ آیا ہی اور ما بعد کی روایت مین

یون کو بی پڑہی دس آیتین اخیر سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کیسی نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نی
مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ت * جو کوی پڑہی تین آیتین
اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کیسی نقل کی یہہ ترمذی نی مَنْ اَدْرَكَ الدَّجَّالَ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ
فَوَاتِحَهَا الْحَدِيْثَ * مرعه * جو کوئی پاوی دجال کو پس چاہیی کہ پڑہی اوسپر اول آیتین سورۂ کہف کی یعنی
تین یا دس فرمائی ساری حدیث نقل کی یہہ مسلم نی اور حاکم نی فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ * د * اس لیے
کہ وہ آیتین نگہبان ہین تمہاری فتنۂ دجال کیسی نقل کیے یہہ ابو داؤد نی وَاُعْطِيْتُ طٰهٰ وَالطَّوَاسِيْنَ وَالْحَوَامِيْمَ
مِنْ اَلْوَاحِ مُوْسٰى * مس * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیا گیا ہون مین سورۂ طٰہٰ وطواسین یعنی سورۂ
نمل اور شعراء اور قصص اور حمیمین تختیون موسی کیسی نقل کیے یہہ حاکم نی **ف** یعنی توریت سی کہ تختیون زبرجد کی پر
لکہی اوتری تہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حمیمین سات ہین اور دروازی دوزخ کی بہی سات ہین ہر حم ان مین
سی آکہڑی رہیگی ہر دروازی پر اور عرض کریگی یا اللہ نہ داخل کر اس دروازی مین اوسکو کہ ایمان لایا مجپر اور پڑہا
مجکو اور فرمایا کہ ہر درخت کا پہل ہوتا ہی اور پہل قرآن کی حمیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی والی سبزہ والی کہن والی
جو شخص چاہی کہ میوہ خوری کری باغون جنت مین تو پڑہی حمیمون کو اور جو پڑہی سورۂ دخان شب جمعہ مین صبح کریگا
بخشش کیا گیا اور جو پڑہی الٓمٓ تنزیل السجدہ اور تبارک رات دن مین گویا کہ موافق ہوا لیلۃ القدر کی یعنی اوسکا
ثواب ملا کذا فی در المنثور اور جو کوئی پڑہی حٰمٓ الدخان شب جمعہ مین مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جنت مین
بنایا جاتا ہی اوسکی لئی ایک گہر کذا فی وظائف النبی قَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ لَا يَقْرَأُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللّٰهَ وَ
الدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ اِقْرَأُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ * س دق حب * دل قرآن کا یٰس ہی نہین پڑہتا
ہی اسکو کوئی شخص کہ چاہتا ہی اللہ کو اور آخرت کی گہر کو یعنی محض اللہ تعالی کے خوشی اور جنت کی ملنی کی لئی پڑہتا ہی
مگر کہ بخشش کی جاتی ہی اوسکی پڑہو اسکو مردون اپنی پر نقل کیے یہہ نسائی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نی **ف**
دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا کیونکہ ذکر قیامت کا تفصیل اسمین مذکور ہی اور بیان توحید وغیرہ کا بہی ہی اور پڑہو

اسکو موتی پرہنا اونکو ثواب مہیجنی یا مراد موتی سی قریب المرگ ہین تا کہ ذکر قیامت وغیرہ کا سنین اور معانی آیت کے سمجہین یا احتمال ہی کہ خاصیت اسکی یہی ہو کہ اوسوقت مفید ہو چنانچہ کہا ہی بعض علما نی کہ جس مطلب کی لئی پڑہی مفید ہوتی ہی جیسیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جو اسکو پڑہی خوف کی حالت مین یا امن ہو وہی بہوکا پڑہی سیر ہووی ننگا پڑہی کپڑا پہنایا جاوی پیاسا پڑہی پانی پلایا جاوی اور فرمایا ہی کہ جو کوئی یٰسٓ پڑہتا ہی دس کلام کی برابر ثواب اوسکا لکہا جاتا ہی کذا ذکر العلی اور وارد ہوا ہی وعدہ مغفرت اور رحمت کا بیچ پڑہنی اسکی شب جمعہ کو کذا فی وظائف النبی الفتح یہہ بیان ہی فضیلت الفاتحہ کا هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مَ خ

س ت ٭ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ بہت پیاری ہی نزدیک میری اوس چیز کی کہ نکلا اوس پر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون سی نقل کی یہہ بخاری نسائی ترمذی نی تبارک الملک ٭ یہہ بیان سورہ ملک کا

ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ ٭ حب عه مس ٭ تیس آیتین ہین یعنی تبارک شفاعت کی اونہون نی واسطی ایک آدمی کے یہان تلک کہ بخش گیا وہ نقل کی یہہ ابن حبان نی اور چارون نی اور حاکم نی تُسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ ٭ حب ٭ بخشش چاہتی ہی یہہ پڑہنی والی اپنی کے لئی یہانتک کہ بخشا جاتا ہی وہ نقل کی یہہ ابن حبان نی وَدِدْتُ اَنَّهَا فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ ٭ مس ٭ فرمایا حضرت نی دوست رکہتا ہون مین تحقیق تبارک ہر مومن کی دل مین ہو یعنی یاد کری اور پڑہتا رہی اسکو نقل کی یہہ حاکم نی

يُؤْتَى الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ فَتُؤْتٰى رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ صَدْرِهٖ اَوْ بَطْنِهٖ ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ رَأْسِهٖ كُلٌّ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَهِيَ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرٰىةِ مَنْ قَرَأَهَا فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْيَبَ ٭ مو مس ٭ آتی ہین فرشتی عذاب کے آدمی کی پاس قبر اوسکی مین یعنی بعد دفن کی سوال کے لئی پس آتے ہین اوسکی پانو کی طرف سی یعنی اول انکو جانب سی سوال شروع کرتی ہین پس کہتی ہین پانو نہین ہی تمکو کوئی راہ ساتہہ تعرض میری کی کہ پڑہتا تہا سبب میری یعنی بسبب قوت میری کی نماز مین سورہ ملک پہر آتی ہین فرشتی سینہ کی طرفسی پیٹ کی طرفسی پہر آتی ہین سر کے

طرفسی ہرعضو کہتا ہی یہی بات پس تبارک منع کرتی ہی فرشتون کو عذاب قبر کیسی اور تبارک مذکور ہی توریت مین بیا نہ اس صفت کے

کہ جو شخص پڑہی اسکو کسی رات مین پس تحقیق بہت نیکیان کین اور اچہا کام کیا نقل کی یہہ موقوفا حاکم نی اِذَا زُلْزِلَت

رُبْعُ الْقُرْآنِ * ت * سورۂ اذا زلزلت چوتہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اس لئی کہ قرآن مین

بیان توحید اور نبوت اور بیان معاش اور احوال آخرت کا ہی پس اس سورت مین آخرت کا بیان خوب ہی اس اعتبار

چوتہائی قرآن برابر ہوئی اور بعضون نے یہہ معنی لکہی ہین کہ ثواب اسکا برابر ہوتا ہی اصل ثواب چوتہائی قرآن کے

یعنی بغیر مضاعف کی جو ثواب مقرر ہی کذا ذکر الفخر رح تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ * ت مس * برابر ہی

آدہی قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی ف اسلئی کہ قرآن مین ذکر دنیا اور آخرت کا ہی اسمین آخرت کا

خوب مذکور ہی اس باعتبار آدہی قرآن برابر ہی یا ثواب اسکا اصل ثواب آدہی قرآن کی برابر ہی کذا ذکر الفخر رح یَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِیْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهٗ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ حَتّٰی فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ وَ

الَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ * د س مس حب * ایک شخص نے عرض کی ای رسول خدا پڑہاؤ مجکو ایک سورت

جامع یعنی اوسمین سب مطالب دین و دنیا کی ہون پس پڑہائی حضرت نی اوسکو اذا زلزلت الارض یہان تک

کہ فارغ ہوئی اوس سی پس کہا اوسنی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کبہی یعنی

بس کافی ہی یہہ مجہی پہر پیٹ پہیری اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مطلب پایا ہوا یہہ شخص یہہ

بات دو بار فرمائی نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی حاکم ابن حبان نے ف جامعیت فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر

تک مین ہی کہ سب کچہہ کرنا نہ کرنا اسمین مذکور ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی بعد مغرب

کی جمعہ کی شب مین دو رکعت اور پڑہی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک ایکبار اور سورۂ اذا زلزلت پندرہ بار تو آسان

کرتا ہی اوسپر اللہ تعالی جانکنی اور پناہ دیتا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان کریگا اوسکو گذرنا پل صراط پر قیامت کو

کذا فی شرح الصدور اَلْکَافِرُوْنَ رُبُعُ الْقُرْآنِ * ت * سورۂ قل یا چوتہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہہ ترمذی نے

تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ * ت مس * برابر ہی وہ چوتہائی قرآن کی نقل کیے یہہ ترمذی حاکم نی ف قرآن مین
ذکر توحید اور نبوت کا اور احکام اور قصون کا ہی پس اس سورت مین توحید خوب مذکور ہی اس باعتبار چوتہائی ہوئی
یا ثواب اسکا مثل اصل ثواب چوتہائی قرآن کے ہی کذا ذکرہ الفخر نِعْمَ السُّوْرَتَانِ هُمَا تُقْرَاٰنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
قَبْلَ الْفَجْرِ اَلْكَافِرُوْنَ وَالْاِخْلَاصُ * حب * اچہی ہین دو سورتین کہ وہ پڑہی جاتی ہین دو سنتون فجر کی مین
یعنی قل یا اور قل ہو اللہ نقل کیے یہہ ابن حبان نی اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ * ت * سورہ اذا جاء چوتہائی
قرآن کے برابر ہی نقل کیے یہہ ترمذی نی ف قرآن مین اگلی لوگون کا اور پچہلون کا قصہ مذکور ہی اور امر و نہی ہی اس
سورت مین بیان ہی قصہ آیندہ کا اس سبب سی چوتہائی ہوئی یا ثواب اسکا برابر اصل ثواب چوتہائی قرآن کی ہی
کذا ذکرہ الفخر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ * خ م ت ق * قل ہو اللہ تہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہہ بخاری
مسلم ترمذی ابن ماجہ نی تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ * خ د ت مس * برابر ہی وہ تہائی قرآن کی نقل کی یہہ
بخاری ابو داؤد ترمذی حاکم نی ف قرآن مین قصص ہین اور احکام اور توحید اسمین توحید خوب مذکور ہی پس تہائی ہوئی
یا ثواب اسکا اصل ثواب تہائی کی برابر ہی کذا ذکرہ الفخر وَقَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يَقْرَأُ بِهَا لِاَصْحَابِهِ فِي الصَّلٰوةِ
اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ * خ م س * اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی جب مذکور ہوا ایک شخص کا کہ پڑہتا تہا قل
ہو اللہ جب امامت کرتا یارون اپنی کی نماز مین خبر دو اوسکو کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری
مسلم نسائی نی ف ایک صحابی ہر نماز مین الحمد کی بعد قل ہو اللہ پڑہا کرتی تہی لوگون نی حضرت سی عرض کی فرمایا
پوچہو اوس سی سبب اسکا جب اوسنی پوچہا تو کہا اونہون نی کہ یہہ صفت رحمان کی ہی مین دوست رکہتا ہون اسکو
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خبر دو اوسکو کہ اللہ تعالی بہی تجہکو دوست رکہتا ہی کذا ذکرہ الفخر وَقَالَ لِرَجُلٍ كَانَ
يَلْزَمُ قِرَاءَتَهَا مَعَ غَيْرِهَا فِي الصَّلٰوةِ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ * خ ت * اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی واسطی ایک شخص کی کہ ہمیشہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ ساتہہ غیر اوسکی کی نماز مین دوست رکہنا تیرا اوسکو داخل
کریگا تجہکو بہشت مین نقل کیے یہہ بخاری ترمذی نی ف ایک صحابی ہر نماز مین جب امامت کرتی تو قل ہو اللہ پڑہتی

اور اوسکی بعد اور سورت پڑہتی لوگون نی کہا کہ کیا ہی تمکو کہ اسپر کفایت نہین کرتی تہی پڑہتو یا اور بہی پڑہتو جب حضرت اونکی محلہ مین تشریف لیگئی یہہ بات عرض ہوئی سبب اسکا پوچہا اونہون نی کہا دوست رکہتا ہون مین اسکو تب فرمایا حبک ایاہا آخر ملک کذا ذکر الفخر ح وسمع رجلاً یقرأها فقال وجبت الجنة ای لہ × مرت طاس مس × اور سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ پس فرمایا کہ واجب ہوئی بہشت کہا راوی نے یعنی اوسکی لئی نقل کے یہہ مسلم ترمذی نی اور موطا مین اور نسائی حاکم نی والذی نفسی بیدہ انہا لتعدل ثلث القرآن × خ د س × فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہات مین ہی تحقیق قل ہو اللہ البتہ برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کے یہہ بخاری ابوداود نسائی نی من اراد ان ینام علی فراشہ فنام علی یمینہ ثم قرأ مائة مرة قل ہو اللہ احد اذا کان یوم القیامة یقول الرب یا عبدی ادخل علی یمینک الجنة × ت × جو کوئی چاہی یہہ کہ سووی اپنی بچہونی پر پس سووی داہنی کروٹ اپنی پر پہر پڑہی سو بار قل ہو اللہ جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماویگا اوسکو پروردگار ای بندی میری داخل ہو اوپر داہنی طرف اپنی کی بہشت مین نقل کے یہہ ترمذی نی ف داہنی طرف محل اور باغ وغیرہ افضل مین بائین طرف سی کذا ذکر الفخر اور جو کوئی دس بار قل ہو اللہ پڑہی بناتا ہی ایک محل بنا ہی بہشت مین اوسکی لئی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میری پاس جبرئیل اچہی صورت مین ہنستی ہوئی روشن چہرہ پس کہا ای محمد اللہ تعالی تمہی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی لئی نسب ہی اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو کوئی آویگا میری پاس امت تیری سی کہ پڑہی ہوگی اوسنی قل ہو اللہ احد ہزار بار اپنی عمر مین لازم کرونگا اوسکو نیزہ اپنا یعنی نشان نجات کا دونگا اور آگی اوسکی عرش میرا ہوگا اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کی اونمین سی کہ واجب کیا ہوگا اونکو عذاب اور فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کری پس پکڑی دونو بازو دروازی گہر اپنی کی پس پڑہی گیارہ بار قل ہو اللہ احد تو ہوتا ہی اللہ تعالی نگہبان اوسکا یہانتک کہ رجوع کری اور انس سی روایت ہی کہ تہی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن

نہایت روشن کہ ویسا کبہی دیکہا ہی نہین تہا پہلی اس سی پس حضرت نی بہی تعجب کیا اور جبرئیل علیہ السلام سی وفات کی
کی پوچہا کہ کیا ہی سبب اس روشنی کا کہا اونہون نی کہ یہہ اس سبب سی ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی کی آج مری ہین
مری ہین پس بہیجا اللہ تعالی نی طرف اونکی ستر ہزار فرشتون کو کہ نماز پڑہین اونپر پوچہا حضرت نی کیا سبب
اسکا کہا اونہون نی کہ وہ بہت پڑہتا تہا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہی اور چلتی اور اوقات رات دن مین بہت
پڑہو اسکو پس تحقیق یہہ نسبت رب تمہاری کی ہی اور جو کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ تعالی پچاس ہزار درجی
اور دور کرتا ہی اوس سی پچاس ہزار برائیان اور لکہتا ہی اوسکی لئی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہی
زیادہ دی اوسکو اللہ ثواب کذا فی الدر المنثور اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد
مرض الموت مین تو نہ فتنہ مین ڈالا جاویگا قبر اپنی مین اور امن مین رہیگا بہینچنی قبر کی سی اور دن قیامت کی لاوینگی
اپنی ہتہیلیون مین اوسکو اوٹہاوینگی یہان تلک کہ گذارینگی اوسکو پل صراط سی طرف جنت کی کذا فی شرح
الصدور

الفلق والناس * یہہ بیان ہی فضیلت قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا اَلَا

خَیرُ سُورَتَینِ قُرِئَتَا * د س * فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی عقبہ صحابی کو کیا نہ سکہاؤن مین تجکو
اچہی دو سورتین کہ پڑہی جاتی ہین نقل کے یہہ ابو داؤد نسائی نی ف اچہی ہین یہہ مقدمہ تعوذ کی یعنی پناہ
پکڑنی کے کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین اِقرَأ بِهِمَا وَلَن تَقرَأَ بِمِثلِهِمَا
س حب * پڑہ یہہ دونون سورتین اور ہرگز نہ پڑہیگا تو کچہہ مانند ان دونون کی یعنی تعوذ کی حق مین نقل
کی یہہ نسائی ابن حبان نی * وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم یَتَعَوَّذُ مِنَ الجَانِّ وَعَینِ الاِنسَانِ حَتّٰی نَزَلَت
المُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَکَ مَا سِوٰهُمَا * ت س ق * اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ پناہ
پکڑتی تہی جن سی اور نظر آدمی کی سی یعنی ہاتہہ اور دعاؤن کی یہان تلک کہ اوترین قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس جب یہہ اوترین تو پکڑا اونکو یعنی ہاتہہ انکی پناہ پکڑنی اور چہوڑا اوس چیز کو کہ سوا انکی تہی
نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نی * مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِیذٌ بِمِثلِهِمَا * مص *

نہ مانگا کسی مانگنی والی نی اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنی والی نے ساتہہ مانند ان دونوں کی نقل کی یہہ ابن ابی
اقْرَءْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ * مص * پڑہہ ان دونوں کو جب سونی لگی تو اور جب اوٹھی تو نقل
کی یہہ ابن ابی شیبہ نی اِقْرَأْ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَاِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللهِ وَاَبْلَغَ
عِنْدَهٗ مِنْهَا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تَفُوْتَكَ فَافْعَلْ * مس * پڑہہ قل اعوذ برب الفلق پس تحقیق تو
ہرگز نہ پڑہیگا کوئی سورت کہ وہ اس سی بہت پیاری ہو طرف اللہ کی اور بہت پہونچنی والی اور خوب پوری ہو نزدیک
اوسکی یعنی حق تعوذ مین پس جو سکی تو یہہ کہ نہ ناغہ ہووی تجہسی یعنی پڑہنا اسکا بطور مداومت کی نماز وغیرہ مین
پس کر نقل کی یہہ حاکم نی لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ * ی * ہرگز نہ
پڑہیگا تو کوئی چیز کہ خوب پوری ہو نزدیک خدا کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی یہہ ابن سنی نی اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ
نُزِّلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ تُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْفَلَقَ وَالنَّاسَ * م ت س * عجب آیتیں ہیں اوتریں آجکی
رات نہیں دیکہیں تو نی مانند اونکی کبہی وہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہیں نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی نی
ف جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہتا ہی نہیں باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ کہتی ہی آ بچا
بچا اسکو میری شر سی اور جو الحمد پڑہتا ہی گویا چوتہائی کلام اللہ پڑہا اور جو الہٰکم التکاثر پڑہتا ہی گویا ہزار آیتیں
پڑہیں کذا فی در المنثور فی فضائل جو ایسا آور پڑہی بعد سلام پہیرنی نماز جمعہ کی بہ نیت نماز پر سورۂ فاتحہ اور اخلاص
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو بخشتا ہی اللہ تعالی اگلی پچہلی گناہ اوسکی اور
دیتا ہی ثواب بقدر گنتی ہر مومن کی اور ایک روایت مین بعد اسکی یہہ دعا سات بار پڑہنی زیادہ آئی ہی اللّٰہم یا غنی
یا حمید یا مبدئ یا معید یا رحیم یا ودود اکفنی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک واغننی بفضلک
عمن سواک پس جو کوئی مواظبت کرتا ہی اسپر غنی کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی خلق اپنی سی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی
جا ہی سی کہ گمان نہیں رکہتا ہی اوسکا اور روایت کی ہی ابن سنی نی حضرت عائشہؓ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار

دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب انکی ہر برائی سی جمعہ دوسری تلک کذا فی وظائف النبی اور بعضی فضائل
نام اللہ کی اور بعضی سورتون کی کہ مصنف رحمہ اللہ نی بیان نہین کئی ہین مشکوۃ وغیرہ سی چن کر لکہی جاتی ہین تا منفید
ہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تمہاری دل زنگ آلودہ ہوجاتی ہین جیسی کہ لوہا پانی پہونچنی سی
زنگ آلودہ ہوتا ہی عرض کیا صحابہ نی جلا اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور تلاوت قرآن کی
اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہی قرآن اور عمل کری اوسپر پہنائی جاوینگی ماباپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی
اوسکی بہت اچہی ہوگی روشنی آفتاب کیسی دنیا کی گہرون مین اگر ہو روشنی آفتاب کی اندر گہرون تمہاری کی
پس کیا گمان ہی تمہارا ساتہہ اوس شخص کی کہ عمل کیا اوسپر یعنی اوسکا کیا کچہہ درجہ ہوگا جب اوسکی ماباپ کا
یہہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ جسنی پڑہا قرآن اور یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکی کو اور حرام جانا حرام
اوسکی کو یعنی عمل کیا اوسپر داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی بہشت مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ حق
دس شخصون کی اہل بیت اوسکی سی کہ سب ایسی ہی ہونگی کہ واجب ہوگی اونکی لئی آگ اور فرمایا کہ نہین کوئی شخص کہ
پڑہی قرآن کو پہر بہولجاوی اوسکو مگر کہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی کٹا ہوا ہاتہہ اور فرمایا کہ نہین ایمان
لایا قرآن پر وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکی کو اور فرمایا ای اہل قرآن تکیہ نکرو قرآن سی یعنی غافل نہو فکر
کرنی معنون اوسکی سی اور کہولنی اسرار اوسکی سی اور فرمایا پڑہو قرآن حق پڑہنی اوسکی کا اوقات رات کی
مین اور دن کی مین یعنی پڑہنی اوسکی مین چار باتین چاہیین ایک تو یہہ کہ لفظون کو درست پڑہنا اور دوسری
معنون کو سمجہنا اور تیسری معنون کا مقصد سمجہنا اور چوتہی اوسکی موافق عمل کرنا جب اسطرح پڑہی حق
پڑہنی کا ادا ہوتا ہی اور فرمایا ظاہر کرو قرآن کو یعنی ظاہر تین طرحسی ہوتا ہی پڑہنا اور عمل کرنا اور تعظیم کرنی
اور فرمایا آواز خوش مین پڑہو قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کو کہ اوسمین ہی یعنی جو آیتین تنبیہ اور وعید
اور ہول کی ہین اوسمین بہت فکر کرو توکہ تم رستگار ہو اور فرمایا نہ جلدی کرو ثواب اوسکی کو یعنی بدلا اوسکا
دنیا مین نچاہو اسواسطی کہ واسطی اوسکی ثواب بڑا آخرت مین ہی اور فرمایا کہ سورۂ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی

اور جو کوئی سورۂ آل عمران جمعہ کی دن پڑہی رحمت بہیجتی ہین اوسپر فرشتی رات تلک اور فرمایا پڑہو سورۂ ہود دن
جمعہ کی اور فرمایا جو کوئی سورۂ یٰسٓ اول دن مین پڑہتا ہی روا کی جاتی ہین حاجتین اوسکی اور جو کوئی اسکو پڑہتا
ہی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی لئی بخشی جاتی ہین اگلی گناہ اوسکی اور فرمایا ہر چیز کی لئی زینت ہی اور زینت قرآن
کی سورۂ الرحمٰن ہی جو کوئی پڑہی سورۂ واقعہ ہر رات مین نہ پہنچی اوسکو فاقہ کبہی اور ابن مسعود اپنی بیٹیون کو حکم کیا کرتی تہی کہ
پڑہین اسکو ہر شب دوست رکہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا جو کوئی
شب کو سورۂ حٰمٓ دخان پڑہی صبح کرتا ہی کہ بخشش مانگتی ہین اوسکی لئی ستر ہزار فرشتی اور جو کوئی پڑہی ہر دن قل ہو اللہ
دو سو بار دور کئی جاتی ہین اوس سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوس پر دین یعنی بندون کا حق نہین
بخشا جاتا اور فرمایا کہ جسکی دل مین کچہہ قرآن مین سی نہین وہ مانند گہر ویرانکی ہی اور جامع صغیر مین روایت ہی
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دوست رکہی کوئی تم مین کہ کلام کری رب اپنی سی پس پڑہی قرآن اور
تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی اور جیسی اسکی پڑہنی سی نزدیکی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہی اور چیز سی نہین
ہوتی تمام ہوئی حدیث کلام اللہ پڑہنا جب شروع کری اعوذ پہلی پڑہی اور یہہ جانی کہ اپنی رب سی مین مناجات
کرتا ہون اور روری اگرچہ بتکلف ہو اور جب آیت رحمت پر پہونچی خوش ہووی اور دعا کری اور اگر آیت عذاب پر
پہونچی ڈری اور پناہ مانگی اور باقی آداب کہ اول کتاب مین گذری ہین یعنی آداب الذکر مین بجا لاوی اور اخیر سورۂ فاتحہ
کی اور اخیر سورۂ بقرہ کی آمین کہی اور فبای آلاء ربکما تکذبان کی جواب مین کہی ولا بشیٔ من نعمک ربنا نکذب
فلک الحمد اور اخیر سورۂ قیامت کی بلی اور آخر مرسلات کی آمنت باللہ اور اول سبح اسم ربک الاعلی کی سبحان
ربی الاعلی اور آخر سورۂ والتین کی بلی وانا علی ذلک من الشاہدین کہی اور مسنون ہی تکبیر کہنی اخیر والضحی سی
آخر قرآن تلک پس کہی وقت ختم سورت کی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب ختم کری قرآن الحمد اور سر اسورۂ بقرہ کا
مفلحون تلک پڑہی یہہ خلاصہ ہی وظائف النبی مین سی مفصل اوسمین لکہی اور کتاب قرأت کی مین اس مقام کو
دیکہی *الادعیۃ التی ہی غیر مخصوصۃ بوقت ولا سبب* اور یہہ بیان اون دعاؤن کا ہی کہ وہ نہین خاص

کی گئین ساتہہ کسی وقت اور نہ سبب کی ف بلکہ شتمل ہین تمام وقتون اور حالتون اور مطالب دین و دنیا کو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ

فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى

الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

ع * یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی اور قرض سی اور گناہ سے

یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری عذاب آگ کیسی اور فتنہ آگ کیسی یعنی امتحان سی کہ موجب

دخول دوزخ کا ہو یا سوال داروغہ دوزخ کیسی اور فتنہ قبر کیسی یعنی حیرانی جواب منکر نکیر کیسی اور عذاب

قبر کیسی اور برائی فتنہ تونگری کیسی یعنی فسق و فجور اور اسراف اور حرام مال کمانیسی اور برائی فتنہ محتاجگی

کیسی یعنی بی صبری اور حسد کرنا مال اغنیا پر اور طمع اور برائی فتنہ کانی دجال کیسی یا اللہ پاک کر گناہ میری ساتہہ

پانی برف کی اور اولی کی اور پاک کر دل میرا گناہون سی جیسی کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی اور دوری ڈال

درمیان میری اور درمیان گناہون میری کے جیسی کہ دوری کی تونی درمیان مشرق و مغرب کی نقل کے

ہیہ صحاح ستہ مین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ * خ م د ت حب مس صط یا اللہ تحقیق مین

پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عاجزینی اور کاہلی سی اور نامردی اور بڑہاپی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے

عذاب قبر سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسی نقل کے ہیہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی

ابن حبان حاکم نی اور طبرانی نی صغیر مین وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَ

الْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ * حب مس صط

اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری سنگدلی سی اور غفلت سی یعنی ادا طاعت مین اور فقر و فاقہ سی اور ذلت سی اور محتاجگی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری محتاجگی سی کہ ساتہہ بی صبری کے ہو اور کفر سی اور نافرمانی سی اور مخالفت حق اور اہل دین کیسی اور سمعہ اور ریا سی یعنی عبادت لوگون کے سنانی و دکھانی کو کرنی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری بہری پن سی اور گونگی پن سی اور سودا سی اور جذام سی اور تمام بُری بیماریون سی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی اور طبرانی نے صغیر مین

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ؛ خ د ت س ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فکر اور غم سے اور عاجزی اور کاہلی اور بخیلی اور نامردی سی اور بوجہہ قرض کیسی اور غلبہ آدمیون کیسی نقل کیے یہہ بخاری ابو داود ترمذی نسائی نے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ؛ خ ت س ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری بخیلی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری نامردی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سے کہ پھیرا جاؤن طرف خوار تر عمر کی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ دنیا کیسی یعنی سب بلاؤن دنیا کی سی کہ بیماری گناہ وغیرہ ہین اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر کیسی نقل کیے یہہ بخاری ترمذی نسائی نے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا ؛ م ت س مص ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عاجزی اور کاہلی سی اور نامردی اور بخل اور بہت بڑہاپی سی اور عذاب قبر سے یا اللہ دی نفس میری کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہترین اون شخصونکا ہی کہ پاک کرتی ہین نفس کو تو کارساز ہی اوسکا اور مددگار ہی اوسکا یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری علم سی کہ نہ نفع دیوی یعنی جو علم دین کا ہو یا علم بی عمل اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اللہ سی اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور رقابع نہ ہو اللہ کی دینی کو

اور حاضر ہو دنیا پر اور اوس وعلمی کہ نہ قبول کیجاوی اور خلاف مرضی حق کے ہو نقل کے ہیہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی **ف** دوسری معنی لایخشع کی ہیہین کہ نہ اطمینان و تسکین پاوی دل ساتھہ ذکر اوسکی اور نہ اکتفا کری ساتھہ اوس چیز کی کہ مقدر کی اوسنی اور حکم فرمایا اور منع فرمایا کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ * د س ق حب * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری نامردی سی اور بخیلی سی اور برائی عمر کیسی یعنی زندگانی مین اعمال صالح نہ ہون یا تنگی معیشت مین ہو اور فتنہ سینہ کی سی یعنی عقائد فاسدہ وغیرہ ورعذاب قبر کیسی نقل کے ہیہ ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ * م خ س * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ غلبہ تیری کی نہین کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کری تو مجکو تو ہی ہی زندہ جو نہ مریگا اور جن اور آدمی سب مرینگی نقل کے ہیہ مسلم بخاری نسائی نی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ * خ * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مشقت بلا کیسی اور پالینی بدبختی کیسی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونی دشمنون کیسی یعنی بسبب مصیبت میری کے نقل کے ہیہ بخاری نی **ف** حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ مشقت بلا کی قلت مال کے اور کثرت اولاد کی ہی اور مراد بری تقدیر سی بری چیز ہی کہ تقدیر سی حاصل ہو کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ * م د س ق * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس چیز کی کی مینی یعنی گناہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ نہین کی مینی یعنی آیندہ کوئی کام خلاف مرضی تیری کی نہ ہو نقل کی ہیہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ * س مص * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ جانتا ہون مین یعنی امور دین کے اور دنیا کی اور برائی اوس چیز کیسی کہ نہین جانتا ہون مین نقل کے ہیہ نسائی ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ ۔ م د س ۔ یا الٰہی
تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کیسی اور بدلنی عافیت تیری کیسی اور ناگہانی
عذاب تیری سے اور سب غصون تیری سی نقل کیے ہیہ مسلم ابو داؤد نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ ۔ ت د س
مس ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی سماعت اپنی کیسی یعنی بری جہوٹھی باتین
نہ سنون اور برائی بینائی اپنی کیسی یعنی گناہ کی چیز نہ دیکھون اور برائی زبان اپنی کیسی یعنی کلام بی معنی اور
فحش نہ بکون اور برائی دل اپنی کیسی یعنی عقائد باطل اور حسد وغیرہ نہ ہون اور برائی منی اپنی کیسے یعنی
زنا مین نہ خرچ ہو نقل کیے ہیہ ترمذی ابو داؤد نسائی حاکم نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ
وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ۔ د س ق مس ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتھہ تیری فقر وفاقہ سی اور خواری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری اس سے کہ ظلم کرون مین یا ظلم
کیا جاؤن مین نقل کیے ہیہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ
عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا
د س مس ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مکان کی گرنی سی یعنی مکان وغیرہ مین دب
جاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری گر پڑنی بلندی کیسی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری ڈوبنی اور جلنی
سی اور بہت بڑہاپی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ حیران کری مجہکو شیطان نزدیک مرنی کی
یعنی وسوسی ڈالی اور گمراہ کری اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ مرون مین تیری راہ مین پیٹھہ پہیر کر یعنی
جہاد سی بہاگ کر اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ مرون مین سانپ بچہو کی کاٹنی سی نقل کی ہیہ ابو داؤد
نسائی حاکم نی ف غرق وغیرہ سی مرنا اگرچہ حکم شہادت کا رکہتا ہی لیکن اس سی پناہ اسلیی مانگی کہ وہ وقت نازک

ہوتا ہی سیاد ابی صبری کری اور شیطان قابو پاکر گمراہ کردی کذا ذکرا لفحرح اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ مُنۡکَرَاتِ
الۡاَخۡلَاقِ وَالۡاَعۡمَالِ وَالۡاَھۡوَاءِ ت حب مس وَالۡاَدۡوَاءِ ت یا اللہ تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھہ تیری بری اخلاق سی اور بری عملون سی اور بری خواہشون سی نقل کیے یہہ ترمذی ابن
حبان حاکم نی اور ترمذی کے روایت مین یہہ ہی اور بری بیماریون سی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡئَلُکَ مِنۡ خَیۡرِ مَا
سَاَلَکَ مِنۡهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّ مَا اسۡتَعَاذَ مِنۡهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَاَنۡتَ الۡمُسۡتَعَانُ وَعَلَیۡکَ الۡبَلَاغُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ت یا اللہ تحقیق مین
مانگتا ہون تجھسی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجھسی وہ نبی تیری نی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور پناہ پکڑتی ہین
ہم ساتھہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ پناہ مانگی اوس سی تیری نبی نے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور
تجھسی مدد مانگی گئی ہی اور تجہپر ہی کفایت یعنی تو ہی سبہون کو کافی ہی اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت
عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ابو امامہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی بہت سی دعا کی مجہی یاد نرہی مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنی بہت سی دعا کی کہ مجہی یاد نرہی فرمایا کہ بتاتا
ہون تمکو ایسی دعا کہ سب دعائین اوسمین آجاوین یہہ اللہم انا نسالک ساری دعا تعلیم فرمائی کہ جامع ہی کذا ذکر
الفحرح اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ جَارِ السَّوۡءِ فِیۡ دَارِ الۡمُقَامَۃِ فَاِنَّ جَارَ الۡبَادِیَۃِ یَتَحَوَّلُ س حب
مس یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری ہمسایہ بری سی بیچ گھر سکونت کی کیونکہ تحقیق ہمسایہ جنگل کا
یعنی سفر کا بدل جاتا ہی یعنی وہان سی اور جاپی چلا جاتا ہی برائی اوسکی سہل ہی نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی
اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الۡکُفۡرِ وَالدَّیۡنِ س حب مس پناہ مانگتا ہون ساتھہ اللہ کی کفر سی اور قرض سے
نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ غَلَبَۃِ الدَّیۡنِ وَغَلَبَۃِ الۡعَدُوِّ وَشَمَاتَۃِ
الۡاَعۡدَاءِ س مس حب یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بہت قرضدار ہونی سی اور غلبہ دشمن
کیسی اور خوش ہونی دشمنون کیسی نقل کیے یہہ حاکم ابن حبان نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عِلۡمٍ لَا یَنۡفَعُ وَقَلۡبٍ

لَا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ۔ مس مص ۔ وَمِنَ الْجُوعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ مس
مص ۔ وَمِنَ الْخِیَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ
اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ
عَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَمُنْجِیَاتِ اَمْرِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ
وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۔ مس ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ ڈرے
اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو نقل کیے یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اور پناہ مانگتا ہون
بھوک سی کیونکہ وہ بری ہمخواب ہی یعنی بسبب اوسکی حضور اور خاطر جمعی مین فتور آتا ہی اور بسبب ضعف کی عبادت سے
باز رہتا ہی نقل کیے یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اور پناہ مانگتا ہون خیانت سی پس بری خصلت پوشیدہ ہے
اور کاہلی سی اور بخیلی سی اور نامردی سی اور بہت بڑہاپی سی اور اس سی کہ پھیرا جاؤن طرف خوار تر عمر کی اور
فتنۂ دجال کیسی اور عذاب قبر کیسی اور فتنۂ زندگانی اور موت کیسی یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہین تجھسی عمل کہ لازم
کرین بخشش تیری کو اور مانگتے ہین عمل کہ نجات دین حکم تیری سی یعنی عہدہ حکم تیری سی خلاصی دین اور محفوظ
رہنا ہر گناہ سی اور غنیمت ہر نیکی سی اور مراد کو پہونچنا ساتھہ بہشت کی اور نجات آگ سی نقل کیے یہہ حاکم نی
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ ۔ حب ۔ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے
علم نفع دینی والا اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی نقل کیے یہہ ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا یُسْمَعُ ۔ حب مس مص
یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس عمل سے کہ نہ چڑہایا جاوی آسمان
یعنی قبول ہو بسبب باطل ہونی کی یا نہ ہونی اخلاص کے اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو
نقل کیے یہہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ
دِیْنِنَا ۔ مو خ م ۔ یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتھہ تیری اس سے کہ پھرین ہم ایڑیون اپنی پر یعنی مرتد ہو جاوین

بعد ایمان کی یا فتنہ مین ڈالی جاوین دین اپنی سے یعنی دین مین قصور آجاوی نقل کیے یہہ موقوفا بخاری مسلم
نی نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ❊ عو ❊ پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی عذاب آگ کیسی پناہ مانگتی ہم ساتہہ اسکی فتنون سے
جو ظاہر ہوی اونمین سی اور جو پوشیدہ ہین یعنی آیندہ کو ظاہر ہونگی پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی فتنہ دجال کی
نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ❊ مص طس ❊ یا اللہ تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دلسی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور
اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری ان چارون سی نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نے
اور طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَايَایَ وَعَمْدِیْ ❊ طس ❊ یا اللہ بخش میری لیے
سب گناہ میری جو چوک کر کیی ہین اور جو جان کر کیی ہین نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ❊ ط ❊ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو نقل کیے یہہ طبرانی نے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الضَّلَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ❊ ط ❊ یا اللہ تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی اور فتنہ گمراہی کی سی یعنی بری عقائد اور کینہ
اور حسد وغیرہ سی اور عذاب قبر کیسی نقل کیے یہہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ
وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ ❊
ط ❊ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری بری دن سی یعنی جسمین برائی دین و دنیا کی واقع ہو اور بری رات سے
اور بری ساعت سے یعنی جسمین تیری یاد سی غافل ہوؤن اور یار بری سی یعنی جو نیک صلاح نہ دی اور ہمسایہ بری
سے گہر سکونت کی نقل کیے یہہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ

الاسقام * د س مص * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کوڑہ سی اور سودی سی اور جذام سی اور
بری بیمارئیون سی نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَ
النِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ * د * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری مخالفت سی اور نفاق سے
اور بری خلقون سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ * د * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری بہوک سی پس تحقیق
وہ بری ہمخواب ہی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری خیانت سی پس تحقیق وہ بری مصاحب ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ * د * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری چار چیز سی اوس علم سی کہ نہ نفع دے
اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو نقل کی یہہ ابو داؤد نی
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ * خ م د س *
یا اللہ پروردگار ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت مین بہلائی یعنی بخشش اور جنت اور بچا
ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ
فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ * خ م مص یا اللہ بخش واسطی میری گناہ کہ چوک کر کئی ہین اور انجانے
سی گئی ہین اور زیادتی میری بیچ کام میری کی اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی اوسکو مجہ سی نقل کی یہہ بخاری
مسلم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمَدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ * خ
م * یا اللہ بخش میری لئی گناہ کہ قصداً کئی ہین اور ہنسی سی کئی ہین اور چوک کر کئی ہین اور جان کر کئی ہین اور یہہ سب
میری پاس موجود ہین یعنی یہہ عاجزی اور اقرار اپنی گناہون کا ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور ایک روایت مین
یہہ جملہ بہی زیادہ آیا ہی اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ * خ م * تو ہی آگی
کرنی والا یعنی ساتہہ رحمت اور بخشش اپنی کی اور تو ہی پیچہی رکہنی والا رحمت سی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم

نی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَائِي وَعَمَدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي * مص * یا اللہ بخش میری
گناہ جو قصداً کئی ہین اور ہنسی سی کئی ہین اور چوک کر کئی ہین اور جانکر کئی ہین اور یہہ سب میری پاس موجود ہین نقل کی یہہ ابن
ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ
مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ * خ م * یا اللہ دہو گناہ
میری ساتھہ پانی برف اور اولی کی اور پاک کر دل میرا گناہوں سی جیسی کہ پاک کیا تونی کپڑی سفید کو میل سی اور دوری
ڈال درمیان میری اور درمیان گناہوں میری کی جیسی کہ دوری کی تونی درمیان مشرق و مغرب کی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی
اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ * م س * یا اللہ پھیرنی والی دلوں کی پھیر دل ہمارے
طاعت اپنی پر نقل کی یہہ مسلم نسائی نی اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي * م * یا اللہ راہ دکہا مجکو اور استقامت دی مجکو
راہ مستقیم پر نقل کیے یہہ مسلم نی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ * م * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہوں تجہسی
ہدایت اور استقامت نقل کیے یہہ مسلم نی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى
م ت ق * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہوں تجہی ہدایت و پرہیزگاری اور پارسائی اور بی پرواہی خلق سی اور تونگری دل کی
نقل کیے یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي
فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ * م * یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا وہ جو بچاؤ ہی کام میری کا اور سنوار میری لئی دنیا میری کہ
جسمین زندگانی میری ہی اور سنوار میری لئی آخرت میری کہ جسمین بازگشت میری ہی اور کر زندگانی کو سبب
زیادتی کا واسطی میری ہر نیکی مین یعنی اوسکی سبب سی نیکی بہت کروں اور کر موت کو راحت میری لئی ہر برائی سے
نقل کیے یہہ مسلم نی ف دین بچاؤ کام کا اسلئی ہی کہ درستی تمام امور کی درستی دین سی ہوتی ہی اور بچاؤ نفس
اور مال مین اسی سی حاصل ہوتا ہی اور باعث بخشش کا گناہوں سی اور عذاب آخرت کی سی یہی ایمان کامل ہی اور سنوار
دنیا کا وجہ معیشت کی حاصل ہونی سی ہاہی اور توفیق عبادت کی اور خاتمہ بخیر باعث صلاح آخرت کا ہی اور موت کے

راحت ہر بلا سی کر یعنی اگر فتنہ ظاہر ہو کہ باعث گناہ کرنی اور ایمان سی نکل جانی کا ہو مجھی اوس سی پہلی بلا کہ راحت
پاؤن کذا ذکر الفجر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي * م * وَاهْدِنِي * م * یا اللہ بخش مجکو
اور رحم کر مجہپر اور عافیت دی مجکو اور روزی دی مجکو نقل کیے یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین پہلی دعا مین
ہین آپ ہی اور سیدہی راہ دکہا مجکو رَبِّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْلِي وَلَا
تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ ذَكَّارًا لَكَ شَكَّارًا
لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي
وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِي * عہ حب مس مص *
ای رب میری مدد کر میری یعنی توفیق دی اپنی ذکر کی اور شکر کی اور اچہی عبادت کی اور نہ مدد کر دشمنون کی میری ضرر پر
یعنی نہ غالب کر مجہپر اونکو کہ منع کریں تیری طاعت سی یعنی شیاطین انس و جن کو اور بدلہ دی مجکو اونپر یعنی نفس اور
شیطان اور سب دشمنون پر اور نہ مدد دی اونکو مجہپر اور مکر کر میری لئی اونپر اور نہ مکر کر اونکی لئی میری ضرر پر اور
سیدہی راہ دکہا مجکو اور آسان کر راہ سیدہی چلنی میری لئی اور مدد دی مجکو اوس شخص پر کہ ظلم کیا مجہپر ای
پروردگار میری کر مجکو کہ ہون تجکو بہت یاد کرنی والا تیرا بہت شکر کرنی والا تجہسی بہت ڈرنی والا تیری بہت
اطاعت کرنی والا واسطی تیری فروتنی کرنی والا طرف تیری بہت آہ و نالہ کرنی والا توبہ کرنی والا ای
رب میری قبول کر توبہ میری اور دہو گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی ایمان
یا جواب منکر نکیر کا اور سیدہی کر زبان میری یعنی سوای حق اور سچ بات کی زبان پر نہ آوی اور راہ دکہا دل میری کو
اور نکال کینہ میری سینہ کا نقل کیے یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف مکر کہتی ہین فریب کو
اور اللہ تعالی کی مکر سی مراد ہی بہیجنا بلاؤن کا دشمنان دین پر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہ رکہین کذا ذکر الفجر اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا
كُلَّهٗ * ق * د * یا اللہ بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور راضی ہو ہمسی یعنی توفیق دی اپنی طاعت کی کہ باعث تیری رضا کے ہو

اور قبول کر ہم سی اعمال ہمارے اور داخل کر ہمکو بہشت مین اور نجات دی ہمکو آگ سی اور سنوار ہمارے لئی سب کام ہمارے
نقل کیے ہیہ ابن ماجہ ابو داود نی اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَ
نَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا
وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ
بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا **د حب مس ط** یا اللہ الفت ڈال درمیان دلون ہمارے کے یعنی تا آپسمین دوستی
رکھین اور اصلاح کر درمیان ہمارے اور دکھا ہمکو راہین سلامتی کے اور نجات دی ہمکو کفر کے اندھیرون سی طرف
ایمان کے روشنی کے اور بچا ہمکو گناہون سی جو کچھ ظاہر ہوی اونمین سی یعنی جو ہو چکی ہین اونہین بخشدی اور جو
کچھ چھپی ہین یعنی جو ابھی نہین ہوئی اونسی بچا اور برکت دی ہمارے لئی ساعتون ہمارے مین اور بینایون ہمارے مین اور دلون
ہمارے مین اور بی بیون ہمارے مین اور اولاد ہمارے مین اور قبول کر توبہ ہمارے کیونکہ تحقیق توہی ہی توبہ قبول کرنی
والا مہربان اور کر ہمکو شکر کرنی والا نعمت اپنی کا تعریف کرنی والا اوسکا قبول کرنی والا اوسکا اور تمام کر اوسکو
ہم پر نقل کیے ہیہ ابو داود ابن حبان حاکم طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ
الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
ت حب مس مص یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی ثابت رہنا امر دین مین اور مانگتا ہون تجھسی
قصد کرنا ہدایت کا اور مانگتا ہون تجھسی شکر نعمت تیری کا اور اچھی کرنی عبادت تیری اور مانگتا ہون تجھسی زبان
سچی اور دل اسلامت یعنی پاک بری عقائد اور بری اخلاق سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس چیز کی کہ جانتا
ہی تو برائی اوسکی اور مانگتا ہون تجھسی بھلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو بھلائی اوسکی اور بخشش مانگتا ہون تجھسی
اوس گناہ سی کہ جانتا ہی تو یعنی اور مین نہین جانتا تحقیق توہی ہی جاننی والا پوشیدگیون کا نقل کیے ہیہ ترمذی
ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ٭ مس آ ٭ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ٭ آ ٭ یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی مینی اور پچہی کئی
مینی اور جو پوشیدہ کئی مینی اور ظاہر کئی مینی اور وہ جو تو بہت جانتا ہی اونکو مجہسی نقل کے یہہ حاکم احمد نی
اور ایک روایت لمحکی مین یہہ بہی آیا ہی نہین کوئی معبود مگر تو اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ
الدُّنْيَا یا اللہ نصیب کر ہماری لئی ڈرانی سی وہ چیز کہ حائل ہووی تو سبب اوسکی درمیان ہماری اور درمیان
گناہون اپنی کے یعنی اوس ڈر کی سبب سی تیری گناہون سی بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی سی وہ چیز کہ
پہونچاوی تو سبب اوسکی بہشت اپنی مین اور نصیب کر یقین سی وہ چیز کہ آسان کری تو سبب اوسکی ہمپر مصیبتین
دنیا کی **ف** یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائی ہوئی رسول مقبول پر ایسا دی کہ سختیان دنیا کی
آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاق کا یقین ہوگا ہرگز فکر نہین کرنی کا اور بہروسا کریگا اوسپر یا جو کوئی
یقین کریگا کہ مصیبتین آخرت کی اشد ہین یہانکی مصیبتین ناپایدار ہین اوسکو یہان کی مصیبتین آسان ہو جاینگی
پس ایسا یقین عطا فرما آمین رب العالمین وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا
وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ٭ اور فائدہ مند کر ہمکو ساتھہ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری کے
اور قوت ہماری کی جب تلک کہ زندہ رکہی تو ہمکو اور کر فائدہ مندیکو وارث ہمارا **ف** یعنی باقی
رکہہ اوسکو اون لوگون مین کہ بعد میری ہونگی یا باقی رکہہ اوسکو اخیر عمر میری تلک وَاجْعَلْ ثَارَنَا
عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا
اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ٭ ت س
مس ٭ اور کر کینہ کشی ہماری اوس شخص پر کہ ظلم کیا ہی ہمپر یعنی ظالم ہی سی بدلہ لین او رکسی پر زیادتی نکرین
اور مدد کر ہمکو اوس شخص پر کہ دشمنی کے ہمسی اور نکر مصیبت ہماری دین ہماری مین یعنی ایسی چیز مین مبتلا نکر
کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا غم ہمارا اور نہ نہایت علم ہماری کے اور نہ نہایت

رغبت ہماری کی اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نے ف دنیا کو نہایت
علم ہمارا یعنی تمام وکمال دنیا کی فکر اور تدبیر مین نہ رہین بلکہ وہی تمام غم وفکر امور آخرت کی کذا ذکر الفخر روایت
ہی مشکوۃ مین کہ کم ہوتی یہہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھین مجلس سے یہان تلک کہ پڑہین یہہ دعا
واسطے یارون اپنی کے یعنی اکثر اوقات مجلس مین یہہ پڑہتے تہے اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا
وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ت س مس
یا اللہ زیادہ دے ہمکو علم اور عمل اور نعمتین اپنی اور نہ کم کر نعمتین ہمسے اور بزرگ قدر رکھہ ہمکو اور نہ سبک کر ہمکو اور دے
ہمکو خیر وبرکت دنیا اور آخرت کی اور نہ محروم کر ہمکو اور پسند کر ہمکو اور غالب کر دشمنان دین پر اور نہ پسند کر
کسیکو ہمپر اور راضی کر ہمکو اپنی تقدیر پر اور راضی ہو ہمسے ساتھہ عبادت کی اگرچہ کم ہو نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نے
اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ ت یا اللہ دلمین ڈال میری ہدایت میری اور بچا مجکو
برائی نفس میری کیسے نقل کی یہہ ترمذی نے اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى رُشْدِ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَهِلْتُ مس س حب یا اللہ
بچا مجکو برائی نفس میری کیسے اور حکم کر میری سے لئے اوپر بہلائی کام میری کی یا اللہ بخش میری
لئے وہ گناہ کہ پوشیدہ کئے مینے اور جو ظاہر کئے مینے اور جو چوک کر کئے مینے اور جو جانکر کئے
مینے اور جو نادانی سے کئے مینے نقل کی یہہ حاکم نسائی ابن حبان نے اَسْاَلُ اللّٰهَ
الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ت مانگتا ہون مین اللہ تعالی سے عافیت دنیا
اور آخرت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ
وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ
بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ
وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ ت مس یا اللہ تجھسے مین مانگتا ہون

تجہی توفیق بہلائیون کی کرنی کی اور چہوڑنی برائیون کے اور دوستی محتاجون کے یعنی مین اونکو دوست رکہون

یا وہ مجہی دوست رکہین اور یہہ کہ بخشی تو مجکو اور رحم کری مجہپر اور جب چاہی تو ساتہہ کسی قوم کی فتنہ پس مار مجکو

غیر فتنہ زدہ اور مانگتا ہون تجہسی محبت تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکہتا ہی تجہکو اور مانگتا ہون محبت

اوس عمل کے کہ نزدیک کری طرف محبت تیری کے نقل کے یہہ ترمذی حاکم نی **ف** روایت ہی مشکوۃ

کی باب المساجد مین حاصل و مختصر اوسکا یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نی مجکو فرمایا

تین بار کہ ای محمد کس چیز کی ثواب لیجانی مین فرشتی آپسمین جہگڑتی ہین یعنی وہ کہتا ہے مین لیجاؤن اور وہ کہتا ہے

مین لیجاؤن پہر مجہی علم اوسکا دیا کہا مینی کفارات کی لئی جہگڑتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی کیا ہین وہ کہا

مینی قدم رکہنی طرف جماعات کی اور بیٹہنا مسجدون مین بعد نماز کی یعنی دوسری نماز کی منتظر اور پورا کرنا

وضو کا وقتون سخت مین یعنی مثل سردی وغیرہ کی فرمایا پہر کس چیز کی لئی جہگڑتی ہین عرض کیا مینی درجات کے

لئی فرمایا وہ کیا ہین کہا مینی کہانا کہلانا اور نرم کلام کرنا اور نماز تہجد کی اوس حالمین کہ لوگ سوتی ہین پہر

اللہ تعالی نی فرمایا مانگ تو یہی دعا مانگی مینی اور ایک اور روایت مین ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ ای محمد نماز

کی بعد یہہ دعا پڑہا کر مگر اوس روایت مین کچہہ الفاظ بہ نسبت اسکی کم ہین اور بعض لفظون مین فرق ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلِ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ

اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَاَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ؕ **ت مس** یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی محبت

تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکہی تجکو اور محبت اوس عمل کے کہ پہونچاوی مجکو محبت تیری کو یا اللہ کر

محبت اپنی بہت پیاری طرف میری محبت جان میر کیسی اور اہل میر کیسی اور ٹہنڈہی پانی کیسے نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی

ف محبت ٹہنڈہی پانی کے دلسی ہوتی ہی ایسی ہی تیری محبت دلسی کہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ

یہہ دعا داؤد علیہ السلام کیسی ہی کذا فی المشکوۃ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي

حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ ؕ یا اللہ نصیب کر مجکو محبت اپنی اور محبت

اوس شخص کی کہ نفع دی مجکو محبت اوس کی تیری پاس یا اللہ پس جیسی کہ نصیب کی تو نی مجکو وہ چیز کہ دوست رکہتا ہون
پس کر اوسکو سبب قوت میری کا اوس چیز مین کہ دوست رکہتا ہی تو ف یعنی مال اور عافیت وغیرہ کہ عطا فرمائی
ہی اوسکو سبب شکر اور طاعت کا کرکہ خرچ کرون اوسکو تیری راہ مین اور خوشنودی تیری مین اَللّٰهُمَّ وَ
مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ ٭ ت ٭ یا اللہ اور وہ چیز کہ باز رکہی تو نی مجسی یعنی
نہ دی اوس چیز سی کہ دوست رکہتا ہون مین پس کر اوسکو سبب فراغت میری کا بیچ اوس چیز کی کہ دوست
رکہتا ہی تو نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی مال وغیرہ جو نہین دیا ہی اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر
کہ بغیر مانع کی تیری عبادت ہی مین مشغول رہون اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ
مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي ٭ ت مس ٭ یا اللہ فائدہ مند کر مجکو ساتھ
سماعت میری کی اور بینائی میری کی اور کر اونکو وارث مجسی یعنی باقی آخر عمر تلک اور مدد دی مجکو اوپر اوس
شخص کی کہ ظلم کری مجپر اور لی اوس سی کینہ اور بدلہ میرا نقل کی یہہ ترمذی حاکم بزار نی یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ
قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ٭ ت س مس ا ص ٭ ای پہیرنی والی دلون کی ثابت رکہہ دل میرا دین اپنی پر نقل
کی یہہ ترمذی نسائی حاکم احمد ابو یعلی نی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ
وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ٭ س حب
مس ٭ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی وہ ایمان کہ متغیر نہو یعنی ثابت رہی اور وہ نعمت کہ نہ فانہو یعنی نعمت
بہشت کی کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور رفاقت نبی اپنی کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین بیچ بلند تر درجہ
بہشت کی کہ نام اوسکا جنۃ الخلد ہی نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یہہ معنی نہین ہین کہ اونکا
درجہ ملی بلکہ یہہ چاہتا ہون کہ توفیق اچہی عملون کی ہو تا رفاقت اور خدمتگاری اونکی نصیب ہو آمین آمین
رب العالمین کذا ذکر المصنف اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيمَانٍ وَإِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ
وَنَجَاحًا تَتْبَعُهُ فَلَاحًا وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا ٭ ط مس ٭ یا اللہ

تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی صحت ایمان مین اور ایمان بیچ نیک خلق کے اور مراد پانی کہ پیچہی لاوی تو اوسکی چہٹکارا اور رحمت تجہسی یعنی توفیق طاعت کی اور عافیت اور بخشش تجہسی اور خوشنودی نقل کیے یہہ نسائی حاکم نے

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَارْزُقْنِيْ عِلْمًا تَنْفَعُنِيْ بِهٖ مس س یا اللہ فائدہ دی مجکو ساتہہ اوس چیز کے کہ سکہائی تونی یعنی علم پر عمل نصیب کر اور سکہا مجکو وہ چیز کہ فائدہ دی مجکو یعنی اوسی قدر سیکہون کہ فائدہ مند ہو اور نصیب کر مجکو وہ علم کہ نفع دی مجکو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ حاکم نسائی نے

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ت ق مص یا اللہ نفع دی مجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ سکہائی تونی مجکو اور سکہا مجکو وہ چیز کہ نفع دی مجکو اور زیادہ کر مجکو علم شکر ہی اللہ تعالیٰ کا ہر حال اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ تعالیٰ کی حال دوزخ والون کیسی نقل کیے یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی ف اسمین اشارہ ہی اوپر شکر کرنی کی نعمت ایمان پر کہ فرض کیجیی اگر دنیا مین کوئی تمام بلاؤن مین گرفتار ہو تو نجات پانا دوزخ سی کفایت کرتا ہی نعمت ہونی مین اور واجب کرتا ہی شکر کو کذا ذکرہ الفخر

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضٰى بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ س مس آ ط یا اللہ بحق جاننی اپنی کے علم غیب کو اور بحق قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکہہ مجکو جب تلک کہ جانی تو زندگانی بہتر میری لیئے اور مار مجکو جب جانی تو مرنی کو بہتر میری لیئے اور مانگتا ہون تجہسی ڈر تیرا باطن و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی اور غضب مین اور مانگتا ہون تجہسی وہ نعمت کہ فنا ہو اور ٹہنڈک انکہہ کی کہ نہ منقطع ہو اور مانگتا ہون تجہسی راضی ہونا ساتہہ تقدیر کے اور خنکی زندگانی کی پیچہی مرنیکی یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور لذت دیکہنی کی طرف مونہہ تیری کی یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنی تیری کے اور پناہ مانگتا ہون تجہسی سختی ضرر کرنیوالی سی یعنی بیماری یا فقر سی کہ جسمین صبر نہو اور فتنہ گمراہ کرنیوالی سی یعنی زیادتی مال و جاہ کے کہ گمراہ کری یا اللہ آراستہ کر

ہمکو ساتھہ زینت ایمان کے اور کر ہمکو راہ دکہانی والی راہ پانی والی نقل کیے ہیہ نسائی حاکم احمد طبرانی نے ف ثلثا
ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجسی راضی ہون یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون
مثل عوام کی نہ ہون کہ خفگی مین برا کہتی ہین اور خوشی مین خوشامد کرتی ہین اور ٹھنڈک آنکھون کی یعنی
لذت اون کی یا باقی رہنا اولاد کا بعد اوسکی یا مراد ہی ہمیشگی نماز کی اور اولی یہہ ہی کہ مراد بھلائی
دونون جہان کے مراد لین اور راہ پانی والی یعنی جیسی اور دن کو اچھی راہ بتاوین آپ بھی اوسپر عمل
کرین ایسی نہون خود را فضیحت و دیگری را نصیحت کذا ذکر الفخر رح ایکبار حضرت عمار صحابی نے نماز پڑہائی
لیکن نماز مین اختصار کیا کسی نے کہا کہ تمنے تخفیف کی نماز مین اونہون نے کہا کہ مجہی کچہہ ضرر نہین ہی کہ مینے اون
دعا پڑہی ہی کہ سنی مینی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پہر یہی دعا پڑہی اللہم بعلمک الغیب آخر تلک
کذا فی النسائی اور شیخ عبدالحق رح نے لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ التحیات کی بعد پڑہتی ہونگی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَ
مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ
اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ ن
قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ اَعَاذَ مِنْهُ ن
لِيْ خَيْرًا ۝ ق حب مس یہہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی تمام بہلائیان اس جہان مین اور اوس جہان مین بِكَ عَبْدُكَ
جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اونسی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون مین اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری تمام برائیون سے
اس جہان مین اور اوس جہان مین جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اونسی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہہ سی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجہسی بندی تیری نی اور نبی تیری نی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی
اوس چیز کیسی کہ پناہ مانگی اوس سی بندی تیری نی اور نبی تیری نی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہشت اور
چیز کہ نزدیک کری طرف اوسکی کلام ہو یا کام اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری دوزخ سی اور اوس چیز سی کہ نزدیک

کری طرف اوسکی کلام ہویا کام اور مانگتا ہون تجہسی یہہ کہ کری تو ہر تقدیر میری لئی بہتر نقل کی یہہ ابن احبان
حبان حاکم نی وَاَسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا + مس + اور مانگتا ہون مین
تجہسی یہہ کہ جو کچہہ حکم کیا تو نی میری لئی کسی امر سی کری تو انجام اوسکا اچہا نقل کی یہہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا
فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ + حب مس + یا اللہ اچہا کر انجام ہمارا سب
کامون مین اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کیسی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ
قَائِمًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَلَا
حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ + مس حب + یا اللہ نگاہ رکہہ مجہکو
ساتہہ اسلام کی کہڑی ہوئی اور نگاہ رکہہ مجہکو ساتہہ اسلام کی بیٹہی ہوئی اور نگاہ رکہہ مجہکو ساتہہ اسلام کی سوتی ہوئی
اور نہ خوش کر بسبب مصیبت میری کی دشمن کو اور نہ حاسد کو یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ہر بہلائی کہ خزانی
اوسکی بیچ ہاتہہ تیری کی ہین نقل کی یہہ حاکم ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهٖ وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ + حب + یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری
برائی اوس چیز کیسی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہی اور مانگتا ہون تجہسی تمام
بہلائیان جو کہ تیری ہاتہہ مین ہین نقل کی یہہ حبان نی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ + مس ط +
یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہین تجہسی اعمال کہ واجب کرین رحمت تیری کو اور لازم کرین بخشش تیری کو اور سلامتی
ہر گناہ سی اور غنیمت ہر نیکی سی اور مراد پانی ساتہہ بہشت کی اور نجات آگ سی نقل کی یہہ حاکم طبرانی نی
اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً
مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ + ط طب + یا اللہ نہ چہوڑ ہماری لئی
کوئی گناہ مگر کہ بخشی تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی فکر مگر کہ دور کری تو اوسکو اور نہ کوئی قرض مگر کہ ادا کری تو اوسکو

اور نہ کوئی حاجت حاجتوں دنیا اور آخرت کیسی مگر کہ روا کری تو اوسکو ای بہت رحم کرنی والی سب رحم
کرنی والوں سی نقل کے یہہ طبرانی نی کبیر مین اور کتاب الدعا مین اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ ٭ مس آ ٭ یا اللہ مدد کر ہماری اپنی ذکر کرنی پر اور اپنی شکر کرنی پر اور اپنی اچھی عبادت کرنی پر یعنی
اسطرح عبادت کرین گویا تجکو دیکھتی مین نقل کے یہہ حاکم احمد نی اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَ
حُسْنِ عِبَادَتِكَ ٭ ر ٭ یا اللہ مدد کر میری ذکر کرنی اپنی پر اور شکر کرنی اپنی پر اور اچھی کرنی عبادت اپنی پر
نقل کے یہہ بزار نی اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ
مس ٭ یا اللہ قناعت دی مجکو ساتھہ اوس چیز کی کہ نصیب کی تو نی مجکو یعنی تھوڑی ہو یا بہت اور برکت
دی میری لیئی اوسمین اور خلیفہ ہو ہر چیز میری پر کہ غائب ہی یعنی مال و اہل میری حفاظت اپنی مین رکھہ نقل کی
یہہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَمِيْتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَّلَا فَاضِحٍ
مس ٭ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا یعنی با ایمان اور پھرنا کہ خوار نہو یعنی دن
حشر کی اور نہ فضیحت کرنی والا نقل کے یہہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ وَخُذْ
اِلَی الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَائِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ
فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ ٭ مس مص ٭ یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوت دی بیچ حاصل
کرنی خوشی اپنی کے ناتوانی میری کو اور کہینچ طرف بہلائی کے بال پیشانی میری کی اور کر اسلام کو نہایت
رضا اور حاصل مقصود میرا نہ امور دنیا کو یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوی کر مجکو اور تحقیق مین ذلیل ہون
پس عزت دی مجکو اور تحقیق مین محتاج ہون پس رزق دی مجکو نقل کے یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِيَتُهَا
بِيَدِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ
وَالْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ

خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا مَا سَأَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهُ * ط طس * یا اللہ توہی
پہلی تہا پس نہ تہی کوئی چیز پہلی تیری اور توہی آخر ہی پس نہیں کوئی چیز پیچھے تیری اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ
تیری ہر زمین کے چلنے والی سی کہ بال پیشانی اوسکی کی تیری ہاتہہ مین ہن یعنی تیری اختیار مین ہی اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ تیری گناہ سی اور کاہلی سی اور عذاب قبر اور فتنۂ قبر کیسی اور پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری گناہ کے جگہہ حاضر ہونی سی اور قرض سی یا اللہ پاک کر مجکو گناہون میری سی جیسی کہ
پاک کیا تو نی کپڑا سفید میل سی یا اللہ دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کے جیسی کہ
دوری کے تو نی درمیان مشرق اور مغرب کی یہہ وہ دعا ہی کہ مانگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی رب اپنے
سی یعنی یہہ بہی حضرت نے دعا ہی مین کہا نقل کے یہہ طبرانی نے کبیر و اوسط مین اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ
الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ
وَثَبِّتْنِي وَثَقِّلْ مَوَازِينِي وَحَقِّقْ إِيمَانِي وَارْفَعْ دَرَجَتِي وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِي وَاغْفِرْ خَطِيئَتِي وَ
أَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ
وَجَوَامِعَهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا آتِي وَخَيْرَ مَا أَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا أَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَتَضَعَ وِزْرِي وَتُصْلِحَ أَمْرِي
وَتُطَهِّرَ قَلْبِي وَتُحَصِّنَ فَرْجِي وَتُنَوِّرَ قَلْبِي وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى
مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِي فِي سَمْعِي وَفِي بَصَرِي وَفِي رُوحِي وَفِي
خَلْقِي وَفِي خُلُقِي وَفِي أَهْلِي وَفِي مَحْيَايَ وَفِي مَمَاتِي وَفِي عَمَلِي وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ * مس ط طس * یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہترین سوال
یعنی بہترین سوال کے گئین اور اچہی دعا اور اچہی مراد پانی اور اچہا عمل اور اچہا ثواب اور اچہی زندگانی اور اچہا

مرنا اور ثابت رکھہ مجکو یعنی اسلام پر اور بہاری کر بوجہہ اعمال میری کی یعنی میزان اعمال مین اور ثابت اور ہموار
رکہہ ایمان میرا اور بلند کر درجہ میرا اور قبول کر نماز میری اور بخش گناہ میری اور مانگتا ہون تجہسی درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی میری بہلائی کے اور انتہائین اوسکی اور بہلائیان
جامع یعنی جو کہ دین و دنیا مین نفع دین اور اول اوسکا اور آخر اوسکا اور ظاہر اوسکا اور باطن اوسکا اور درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ لاتا ہون مین یعنی عبادتین اور
بہلائی اوس چیز کی کہ کرتا ہون مین اعضا سی اور بہلائی اوس چیز کی کہ کرتا ہون مین دل سی اور بہلائی چیز کے
کہ پوشیدہ ہی یعنی مقدر ہی ہونا اوسکا آخر تمین اور بہلائی اوس چیز کی کہ ظاہر ہی یعنی واقع ہوی دنیا مین اور درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی یہہ کہ بلند کری تو ذکر میرا اور دور کری تو بوجہہ گناہ میری کا
اور اچہا کری تو حال میرا اور پاک کری تو دل میرا اور محفوظ رکہی تو ستر میرا یعنی بدکاری سی اور روشن کری تو
دل میرا اور بخشی تو میری لئی گناہ میری اور مانگتا ہون تجہسی درجی بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی یہہ کہ برکت دی تو میری لئی سماعت میرے مین اور بینائی میرے مین اور روح میری مین اور ظاہر میری مین
اور باطن میرے مین اور اہل و عیال میری مین اور زندگانی میری مین اور مرنے میرے مین اور عمل میری مین اور قبول کر تو
نیکیان میری اور مانگتا ہون تجہسی درجی بلند بہشت کی قبول کر نقل کی یہہ حاکم نی اور طبرانی نی کبیر و اوسط
مین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي * مس طس * یا اللہ کر تو
فراخ روزی اپنی مجہہ پر نزدیک بڑہاپی میری کی اور تمام ہونی عمر میری کے نقل کی یہہ حاکم نی اور طبرانی نے
اوسط مین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي * حب * یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری
اور چوک میری اور دانستہ گناہ میری نقل کی یہہ ابن حبان نی يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُونُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُونُ
وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيلَ
الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ

عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِي

قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِي وَعْرِهِ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي آخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِيمَهُ وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ

أَلْقَاكَ فِيهِ ۔ طس ۔ اى وہ شخص كہ نہين ديكہہ سكتين اوسكو آنكہين اور نہين پہونچتى ہين كنہ ذات

اور صفات اوسكى كو گمان اور نہين تعريف كرسكتى اوسكى تعريف كرنى والى اور نہين متغير كرتى ہين اوسكو

حادثى اور نہين ڈرتا ہى وہ گردشون زمانى كيسى جانتا ہى وہ وزن پہاڑونكى اور پيمانى درياؤن كى اور

گنتى بوندون مينہہ كى اور گنتى پتى درختون كى اور گنتى اوس چيز كى كہ اندہيرا كيا ہى اوسپر رات نى اور روشن ہوا ہى

اوسپر دن يعنى سب چيزين دنيا كى اور نہين چہپا سكتا اوس سكى آسمان دوسرى آسمان كو يعنى اوسكى

علم مين بہرحال سامنى موجود ہى اور نہ چہپاتى ہى ايك زمين دوسرى زمين كو اور نہ دريا اوس چيز كو كہ گہرا اوسكى

ہى اور نہ پہاڑ اوس چيز كو كہ اندر اوسكى ہى يعنى كانين اور چشمى كر اچہى عمر ميرى آخر عمر كو اور بہتر عمل ميرا آخر

عمل كو اور بہتر دنون ميرى كا اوس دن كو كہ ملاقات كرون مين تجہسى اوسمين نقل كيے يہہ طبرانى نى اوسط مين

يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ ثَبِّتْنِي بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ ۔ ط ۔ اى مددگار اسلام كى اور مسلمانون كے

ثابت ركہہ مجكو اسلام پر يہانتك كہ ملون مين تجہسى نقل كى يہہ طبرانى نى اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا

بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ

ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ۔ ط طس ۔ يا اللہ تحقيق مين مانگتا ہون تجہسى راضى ہونا

ساتہہ تقدير كے اور ٹہنڈك زندگانى كے بعد مرنى كى اور لذت نظر كے

طرف موںہہ تيرى كے اور شوق طرف ملنى تيرى كے بيچ غير حالت سخت ضرر دينى والى كے

اور نہ فتنہ گمراہى مين ڈالنى والى كے نقل كيے يہہ طبرانى نى كبير و اوسط

مين اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا

وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ ۔ ا ط

یا اللہ اچھا کر انجام ہمارا سب کاموں میں اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کے سے نقل کے یہہ احمد و طبرانی

نی مَن کَانَ ذٰلِكَ دُعَاءَهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَهُ الْبَلَاءُ ۔ ط ۔ جسکی ہووے یہہ دعا یعنی اللہم

احسن عاقبتنا تو مرتا ہے پہلی اسکے کہ پہنچے اوسکو بلا نقل کے یہہ طبرانی نی ف یعنی جو اسپر مداومت

کرتا ہے تا دم زیست محفوظ رہتا ہے اوس بلا سے کہ سبب رسوائی دارین کی ہو اور کہا مصنف نی کہ یہہ حدیث

بزرگ قدر ہے لائق ہے کہ مداومت کیجاوے اسپر پس تحقیق یہہ مجرب ہے کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

غِنَایَ وَغِنَا مَوْلَایَ ۔ ا ط ۔ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجہسے بے پروائی اپنی خلق سے اور بے پروائی

دوستوں اور بہائیوں اور مددگاروں اپنے کی نقل کے یہہ احمد طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

عِیْشَةً نَقِیَّةً وَمِیْتَةً سَوِیَّةً وَمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ۔ ط ۔ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں

تجہسے زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا اور پہرنا کہ خوار ہو اور نہ فضیحت کرنے والا نقل کی یہہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ

اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَدْخِلْنِیْ الْجَنَّةَ ۔ ط ۔ یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور داخل کر مجکو بہشت

میں نقل کے یہہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَفِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْهَا

مَصِیْرِیْ وَفِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا بَلَاغِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ

رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ۔ مر ۔ یا اللہ برکت دے میری لئے دین میری میں وہ جو ہے بچاو کام میری کا اور آخرت

میری میں کہ جسکی طرف پہرنا میرا ہے اور دنیا میری میں کہ جسمیں توشہ میرا ہے یعنی اعمال کہ وسیلہ نجات آخرت کے

ہیں اور کر زندگانی کو سبب زیادتی کا میری لئے ہر نیکی میں اور کر موت کو سبب آرام کا میری لئے ہر برائی

سے نقل کے یہہ بزار نی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا

وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا ۔ مر ۔ یا اللہ کر مجکو بہت صبر کرنے والا اور کر مجکو بہت شکر کرنے والا اور کر

مجکو بیچ آنکہوں میری کے چہوٹا یعنی تا غرور نہ آوے اور بیچ آنکہوں آدمیوں کی بڑا یعنی تا ذلیل نہوں نقل کی

یہہ بزار نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الطَّیِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ

وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ٭ سہ ٭ یا اللہ تحقیق مین مانگتا
ہون تجسی پاکیزہ چیزین یعنی رزق حلال یا اچھی عمل اور چھوڑنا بری باتون کا اور دوستی محتاجون کے
اور یہہ کہ توفیق توبہ کی دی تو مجکو اور اگر چاہی تو ساتھہ بندون اپنی کی فتنہ یعنی بلا اوتارنی چاہی
اونپر تو مانگتا ہون یہہ کہ اوٹھا لی تو مجکو طرف اپنی غیر فتنہ زدہ یعنی پہلی اوترنی بلا سی مار نقل کی یہہ بزارنی
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ ٭ ط طس ٭ یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجسی علم نفع دینی والا اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی نقل کے
یہہ طبرانی نی کبیر و اوسط مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ٭ طس ٭ یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجسی علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کے یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰھُمَّ صَغِّرْ فِیْ
اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا ٭ طس ٭ یا اللہ رکھہ زمین ہماری مین برکت اوسکی اور زینت
اوسکی تو چیز سبب زینت کی ہی یعنی تر و تازہ کر اور رکھہ سبب خاطر جمعی رہنی والون اوسکی کا یعنی فریاد کو
پہنچ اونکی نفس اونکی آرام پکڑین نقل کے یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ
فَلَا شَیْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا
شَیْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ ٭ مص ٭ یا اللہ تحقیق مین
مانگتا ہون تجسی بوسیلہ اسکی کہ تحقیق تو اول ہی پس نہین تہی کوئی چیز پہلی تیری اور تو آخر ہی پس نہین کوئی چیز
پیچھی تیری اور تو ظاہر ہی پس نہین کوئی چیز اوپر تیری اور تو پوشیدہ ہی پس نہین کوئی چیز نیچی تیری یہہ کہ
ادا کری تو ہمسی قرض اور یہہ کہ بی پروا کری تو ہمکو محتاجگی سی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ
لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ٭ حب ٭ یا اللہ تحقیق مین راہنمائی چاہتا ہون تجسی اون
کامون کی کہ مناسب و بہتر ہون میری لئی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کیسی نقل کے یہہ
ابن حبان نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ

عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّي اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِي اِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي صَدْرِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي وَتَقَبَّلْ مِنِّي اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّي * مص * یا اللہ مین بخشش مانگتا ہون تجہسی گناہون اپنی کی لئی اور رہنمائی چاہتا ہون تجہسی واسطی مقاصد حال اپنی کی یعنی سب امور اپنی مین میانہ روی چاہتا ہون کہ کمی زیادتی نہ ہو اور توبہ کرتا ہون طرف تیری پس توبہ قبول کر میری کیونکہ تحقیق توہی ہی رب میرا ای اللہ پس کر رغبت میری طرف اپنی یعنی سوای تیری اور کی خواہش نہ رکہون اور کر بی پروائی میری سینہ میری مین اور برکت دی میری لئی اوس چیز مین کہ نصیب کی تونی مجکو اور قبول کر مجہسی استغفار و طاعت کیونکہ تحقیق توہی ہی پروردگار میرا نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ اَنْ لَا تَشْوِيَ خَلْقِي بِالنَّارِ * مس * ای وہ شخص کہ ظاہر کی خوبی اور نیکی بندون کی اور ڈہانکی برائی ای وہ شخص کہ نہین پکڑتا ہی بسبب گناہون کی یعنی بمجرد صادر ہونی اونکی کی مواخذہ نہین کرتا بلکہ بامید توبہ توقف فرماتا ہی بلکہ اکثر درگذر کرتا ہی اور نہین پردہ دری کرتا کسی کی ای بہت عفو کرنی والی ای اچہی درگذر کرنی والی ای عام کرنی والی بخشش کی ای کہولنی والی ہاتہون قدرت کی ساتہہ رحمت کی یعنی بہت دیتا ہی ای صاحب ہر راز کی یعنی ہر راز دل کا راز اور مناجات جانتا ہی ای جای پہونچنی ہر شکوہ کی ای اچہی درگذر کرنی والی گناہون سی ای بہت دینی والی ای ابتدا کرنی والی نعمتون کی پہلی مستحق ہونی اونکی کی یعنی پہلی طاعت و عبادت کرنی سی دیتا ہی ای پروردگار ہماری اور ای صاحب ہماری اور ای مالک ہماری اور ای نہایت رغبت ہماری کے یعنی تیری برابر کوئی چیز پیاری نہین مانگتا ہون تجہسی ای اللہ یہہ کہ نہ جلاوی تو صورت میری ساتہہ آگ کی نقل کی یہہ حاکم نی ف منتہی کل شکوی مین اشارہ ہی اسپر کہ سوای اوسکی کسی پہ دروازہ شکایت کا نہ کہولی جیسی حضرت یعقوب علیہ السلام نی فرمایا اِنَّمَا اَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي اِلَى اللّٰهِ یعنی مین تو کہولتا ہون اپنا احوال اور غم اللہ ہی پاس کذا ذکرہ الفخر تحت قولہ تعالی فصل بینا

فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ

اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَاُهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ

وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَتَشْفِي السَّقِيْمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ

التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِيْ بِاٰلَائِكَ اَحَدٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ ۔ ص مو مص ۔ پورا ہوا نور

ہدایت تیرا پس سیدھی راہ دکھائی تو نی پس تیرا ہی لئی تعریف ہی بڑی ہوئی بردباری تیری پس بخشا تو نی

بندون کو پس تیرا ہی لئی تعریف ہی فراخ ہوا دست قدرت تیرا ساتھ انعام کی پس دیا تو نی ہر کسی کو پس تیرا ہی

لئی تعریف ہی ای رب ہمارے ذات مقدس تیری بہت بزرگ ہی ذاتون کی اور رتبہ تیرا بہت بڑا ہی رتبون کا

اور بخشش تیری افضل بخششون کی ہی اور بہت گوارا اونکی اطاعت کیا جاتا ہی تو ای رب ہمارے پس ثواب دیتا

اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو ای رب ہمارے پس بخشتا ہی اور قبول کرتا ہی تو دعاء عاجز کی اور دور کرتا ہی تو ضرر کو

اور شفا دیتا ہی بیمار کو اور بخشتا ہی گناہ کو اور قبول کرتا ہی توبہ اور نہین بدلہ دیتا ہی نعمتون تیری کا کوئی

اور نہین پہنچ سکتا تعریف تیری کو کہنا کسی کلام کرنی والی کا نقل کیے اسے ابو یعلی نے اور مرفوعًا ابن ابی

شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ ۔ ط ۔ یا اللہ

تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی فضل تیرا اور رحمت تیری پس تحقیق نہین مالک ہی رحمت کا کوئی مگر تو نقل کی اسے طبرانی نی

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ

ا ر ط ۔ یا اللہ بخش میری لئی گناہ کہ چوک کر کئی مینی اور وہ کہ قصدًا کئی مینی اور وہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور وہ

کہ ظاہر کئی مینی اور وہ کہ نادانستہ کئی مینی اور وہ کہ دانستہ کئی مینی نقل کی اسے احمد بزار طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَائَنَا وَعَمْدَنَا وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا ۔ ط ۔ یا اللہ بخش ہمارے

لئی گناہ ہمارے اور ظلم ہمارے اور بیہودگیان ہمارے اور قصدًا گناہ ہمارے اور چوک ہمارے اور دانستہ گناہ

ہمارے اور یہ سب گناہ موجود ہین نزدیک ہمارے نقل کی اسے طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ

هَزْلِي وَجِدِّي وَلَا تَحْرِمْنِي بَرَكَةَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَلَا تَفْتِنِّي فِيمَا أَحْرَمْتَنِي * طس * یا اللہ بخش میری لئے
چوکہ میری اور دانستہ گناہ میری اور بیہودگیان میری اور قصداً گناہ میری اور محروم نکر مجکو برکت اوس چیز کی جسے
کہ دی تونی مجکو اور نہ فتنہ مین ڈال مجکو بیچ اوس چیز کی کہ محروم کیا تونی مجکو یعنی نہ دینی کو سبب فتنہ کا نکر
کہ بیصبری وغیرہ کرون نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي * ا
ص * یا اللہ اچھی کی تونی صورت میری پس اچھی کر سیرت میری نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نی رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ * ا ص * ای رب میری بخش اور رحم کر اور دکہا مجکو راہ سیدہی
یعنی دین کی نقل کے یہہ احمد ابو یعلی نے سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ
خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ * ت س ق حب مس * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگو اللہ تعالی سی
بخشش اور عافیت کیونکہ تحقیق کوئی شخص نہین دیا گیا ہی پیچھی ایمان کی کوئی چیز بہتر عافیت سی یعنی بعد دولت
ایمان کے درجہ عافیت ہی کا ہی نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی یَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي
شَيْئًا أَدْعُو اللّٰهَ بِهِ فَقَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا عَمِّ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ *
ط مذ حضرت عباس روایت کرتی ہین کہ عرض کیا مینی ای رسول اللہ سکہاؤ مجکو کچھہ تا دعا کرون مین اللہ
سی ساتھہ اوسکی پس فرمایا مانگ پروردگار اپنی سی عافیت پس ٹہرا مین چند روز پھر حاضر ہوا مین پس عرض
کی مینی یا رسول اللہ سکہاؤ مجکو کچھہ تا مانگوں مین اوسکو اپنے پروردگار عزوجل سی پس فرمایا ای چچا میری مانگ
اللہ سی عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ طبرانی نی یَا عَمِّ أَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ * ط *
ای چچا میری بہت دعا کر ساتھہ عافیت کی نقل کے یہہ طبرانی نی مَا سَأَلَ اللّٰهَ الْعِبَادُ شَيْئًا
أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَيُعَافِيَهُمْ * مر * نہ مانگی اللہ تعالی سی بندون نی کوئی چیز بہتر اس مانگنی سی کہ
بخشی اللہ اونکو اور عافیت دی اونکو نقل کی یہہ بزار نی یَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تُعَلِّمُنِي دَعْوَةً أَدْعُو بِهَا

لِیُغْنِیَنِّیْ قَالَ بَلٰی قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ
مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنَا * ا * عرض کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ سکہاتی نہین تم
مجکو ایک دعا کہ دعا کرون مین ساتہہ اوسکی اپنی لیی فرمایا ہان سکہاتا ہون کہہ ای اللہ پروردگار نبی کی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ہین بخش میری لیی گناہ میری اور دور کر غصہ دل میری کا یعنی وہ چیزین کہ غصہ دلاتی ہین
مثل حسد وغیرہ کی دور کر اور بچا مجکو گمراہ کرنی والی فتنون سی جب تلک زندہ رکہی تو ہمکو نقل کی یہہ احمد نے
لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ فَاِنَّ الْکَافِرَ یُلَقَّنُ حُجَّتَہٗ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ
حُجَّۃَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ * ط * نہ کہی ایک تم مین کا یا اللہ سجہا مجکو دلیل میری اسلیی کہ تحقیق کافر
بہی سجہایا جاتا ہی دلیل اپنی یعنی دلیل باطل پس نری حجت نہ مانگی ولیکن کہی یا اللہ سجہا مجکو دلیل ایمان کے
یعنی کلمہ طیب وغیرہ نزدیک مرنیکی نقل کیے یہہ طبرانی نے

فَضْلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ

عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ * یہہ بیان ہی فضیلت درود وسلام بہیجنی کا پیغمبر خدا ﷺ
اونپر بہتر درود اور سلام ہووی مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّہِمْ
اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ حَسْرَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّۃَ لِلثَّوَابِ * حب آ دت س مس ر
نہ بیٹہی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ کو اوسمین اور نہ درود بہیجا نبی اپنی پر مگر کہ ہوگی یہہ مجلس اونپر
سبب حسرت کی دن قیامت کی اور اگرچہ داخل ہووین بہشت مین واسطی ثواب کی نقل کے یہہ ابن حبان احمد
ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم نے ف للثواب متعلق حسرت کا ہی یعنی قیامت کو جب ثواب ذکر اور
درود کا دیکہین گے پشیمان ہوئین گی کہ کاشکی تمام عمر اپنی اسمین صرف کرتی حنفی رح نے لکہا ہی کہ ظاہر
حدیث سی یہہ سجہا جاتا ہی کہ ہر شخص اہل مجلس مین سی یہہ دونون کام کری اگر ایک سی بہی فوت ہوگا
تو باعث حسرت کا اسکو ہوگا کرنا ایک کا اورون کو کفایت نہین کرتا اور ملا علی قاری رح نے لکہا
ہی کہ جو شخص نہ کریگا اوسکو حسرت ہوگی سبکو نہین ہونیکی اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ

مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ * د س ق حب * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت بہیجو مجہپر درود دن
جمعہ کی پس تحقیق درود تمہارا عرض کیا جاتا ہی مجہپر نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی
ف معنی حدیث کی یہہ ہین کہ درود بہت بہیجا کرو خصوصًا دن جمعہ کی کہ درود تمہارا جب پڑہتی
ہو مجہپر عرض ہوتا ہی اور جمعہ کو بطریق اولی بسبب اسکی فضیلت کی اور مناسبت ہی اسکو حضرت سی کہ
یہہ سید الایام ہی اور حضرت سید الاولین والآخرین ہین اور ادنی درجہ کثرت کا اسّی بار ہی یا سو بار
ہی کذا ذکر الشیخ اسحٰق رح لَیْسَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ * مس
نہین درود بہیجتا ہی مجہپر کوئی دن جمعہ کی مگر کہ عرض کیا جاتا ہی مجہپر درود اوسکا یعنی جلدی بخلاف اور دنون کے
کہ شاید کچہہ توقف بہی ہوتا ہو نقل کی یہہ حاکم نی مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ
حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ * د * نہین کوئی سلام بہیجتا ہی مجہپر مگر کہ پہیرتا ہی اللہ مجہپر روح میری
یہان تلک کہ جواب دیتا ہون اوسکو سلام کا نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف اسپر یہہ شبہہ آتا ہی کہ عقیدہ
اہل سنت کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ مین زندہ ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ زندہ
نہین ہین وقت سلام کی روح آجاتی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ روح پہیر آنی سی مراد یہہ ہی کہ حضور جناب باریتعالی
مین جو حضرت کی روح مبارک مستغرق رہتی ہی اوس سی افاقت دیکر ادہر متوجہ کرتی ہین تا جواب سلام کا
دی پس یہہ مراد نہین ہی کہ بدن سی روح مبارک جدی ہی اوسوقت آجاتی ہی کذا ذکر الفخر اَوْلَی النَّاسِ
بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً * ت حب * قریب تر آدمیون کا ساتہہ میری دن قیامت کے
یعنی رتبہ مین بہت بہیجنی والا اوسکا ہی مجہپر درود کو دنیا مین نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان نی اَلْبَخِیْلُ مَنْ
ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ * ت س حب مس * بڑا بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاؤن مین
پاس اوسکی یعنی نام لیا جاوی میرا پس نہ درود بہیجی مجہپر نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی
اَکْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ فَاِنَّھَا زَکٰوةٌ لَّکُمْ * مص * بہت بہیجو مجہپر درود پس تحقیق درود بہیجنا زکوۃ ہی

تمہاری لئی یعنی سبب زیادتی اجر اور بڑہنی مال اور پاکی گناہون کا ہی نقل کے یہہ ابو یعلی نے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ
عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ت حب ر ط خاک مین بہری ناک اوس شخص کے یعنی خوار اور ہلاک ہووے
وہ کہ ذکر کیا جاؤن مین اوسکی پاس پس نہ درود بہیجی مجہپر نقل کے یہہ ترمذی ابن حبان بزار طبرانی نی ف
ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس مین لیا جاوی ہر بار درود
بہیجی مگر علما رح نی لکہا ہی کہ ایک بار واجب ہی اور ہر بار مستحب اور افضل ہی کذا ذکرہ الفخر رح مَنْ ذُکِرْتُ
عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ س طس ص ی جسکی پاس ذکر کیا جاؤن مین پس چاہیی کہ درود بہیجی مجہپر
نقل کے یہہ نسائی نے اور طبرانی نی اوسط مین اور ابو یعلی ابن سنی نی فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ی پس تحقیق جو کوئی درود بہیجی مجہپر ایکبار درود بہیجتا ہی اللہ یعنی رحمت بہیجتا ہے
اوسپر دس بار نقل کی یہہ ابن سنی نی مَنْ ذَکَرَنِیْ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ ص جو کوئی یاد کری مجکو اور نام لی میرا
پس چاہیی کہ درود بہیجی مجہپر نقل کے یہہ ابو یعلی نے اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ
س حب مس تحقیق اللہ تعالی کی لئی کتنی فرشتی ہین زمین پر پہرنی والی کہ پہونچاتی ہین مجکو میری امت کے
طرف سی سلام نقل کے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یعنی دور ہونی کا خیال نکرین اور توجہ اور حضور
دل سے غافل نہون کیونکہ جہان سی مجہپر درود سلام بہیجتی ہین مجہی پہنچتا ہی کذا ذکرہ الفخر اِنِّیْ لَقِیْتُ
جِبْرَئِیْلَ فَبَشَّرَنِیْ وَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ
سَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَسَجَدْتُ لِلّٰہِ شُکْرًا مس ا تحقیق مین ملا جبرئیل سی پس خوشخبری دی مجکو اور
کہا تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی جو کوئی درود بہیجی تجہپر درود بہیجتا ہون مین اوسپر اور جو کوئی سلام بہیجی
سلام بہیجتا ہون مین اوسپر پس سجدہ شکر کا کیا مینی اللہ کی لئی نقل کے یہہ حاکم احمد نی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِنِّیْ جَعَلْتُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّہَا قَالَ اِذًا یَکْفِیْ ہَمَّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ الْحَدِیْثَ ت مس ا عرض
کیا ابی بن کعب نی یا رسول اللہ تحقیق مینی کیا واسطی درود تمہاری کی تمام وقت دعا ورد اپنی کا فرمایا پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم نی اب کفایت کی جاینگی ساری مہمات دینی اور دنیاوی تیری اور بر آوینگی حاجتین تیری اور بخشی
جاینگی گناہ تیری نقل کے ساری حدیث ساتھہ روایت ترمذی حاکم احمد کے **ف** ساری حدیث یون ہی کہ ابی بن
کعب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بہیجون پس کسقدر مقرر کرون واسطی درود
آپکی کی اوسوقت مین سی کہ اپنی دعا کی لئی معین کیا ہی مینی فرمایا جسقدر چاہ درود مین صرف کر ابی بن کعب نے
عرض کیا کہ چوتہائی حصہ وقت ورد اپنی مین سی آپکی درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر اس سے
زیادہ کری بہتر ہی تیری لئی پہر عرض کیا آدہا وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن زیادہ کرنا
بہتر ہی تیری لئی پہر عرض کیا کہ دو تہائی کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر دو تہائی سی زیادہ کری بہتر ہوگا تیری لئے
جب اونہون نی عرض کیا جعلت لک صلوتی کلہا یعنی تمام وقت اپنی ورد کا آپکی درود مین خرچ کرونگا پس فرمایا
جیسی کہ مذکور ہی یہان سبب یہہ ہی کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہے
اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکہتا ہی اپنی مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکی سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ
یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی کذا فی المشکوۃ و شرح الفخر من صلّی علیّ واحدۃ صلّی اللہ علیہ عشرا **مرت س**
ط جو کوئی درود بہیجی مجپر ایکبار درود بہیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی طبرانی نی جاء صلّی اللہ علیہ وسلّم ذات یوم
والبشر فی وجہہ فقال انہ جاءنی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما یرضیک یا محمد انہ
لا یصلّی علیک احد من امتک الا صلّیت علیہ عشرا و لا یسلّم علیک احد من امتک
الا سلّمت علیہ عشرا **س حب مس مص قی** تشریف لائی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنی صحابہ پاس
اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرۂ مبارک اونکی پر پس فرمایا تحقیق آئی میری پاس جبرئیل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا ہے
کیا نہین خوش کرتی تجکو ای محمد یہہ بات کہ تحقیق نہ درود بہیجی تجپر کوئی امت تیری مین سی مگر کہ درود بہیجون مین
اوسپر دس بار اور نہ سلام بہیجی تجپر کوئی امت تیری مین سی مگر کہ سلام بہیجون مین اوسپر دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن
حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارمی نی من صلّی علیّ واحدۃ صلّی اللہ علیہ عشر صلوات و حطت

عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ * س حب مس ر ط * جو کوئی درود بھیجے
مجھ پر ایکبار بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس درود اور دور کیے جاتے ہیں اوس سے دس گناہ اور بلند کیے جاتے ہیں واسطے اوسکے
دس درجے بہشت میں نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم بزار طبرانی نے اور ایک روایت نسائی اور طبرانی کے
میں یہہ بھی آیا ہی وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ * س ط * اور لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے بسبب اوسکے
دس نیکیاں مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ
سَبْعِيْنَ صَلٰوةً * ا * جو کوئی درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار بھیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتے اوسکے
ستر درود یعنی بہت بھیجتے ہیں نقل کیے یہہ احمد نے وَكَيْفِيَّةُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ * اور کیفیت یعنی طرح درود اور سلام کی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلی گذری یعنی بعد
ذکر التحیات کے قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ طس * فرمایا حضرت علی نے راضی ہو اللہ اونسے کہ ہر دعا منع کی گئی ہی قبولیت سے یعنی قبول نہیں ہوتی یہان
تلک کہ درود بھیجا جاوے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر نقل کیے یہہ طبرانی نے
اوسط میں وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ
حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ * ت * اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق دعا ٹھیرائی جاتی
درمیان آسمان و زمین کے نہیں چڑہتا اوس سے کچھہ یہان تلک کہ درود بھیجے تو اپنے نبی پر نقل کی یہہ ترمذی نے
ف یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہی درود بھیجنے پر اور درود مقبول ہی تو وسیلہ اوسکی دعا بھی قبول ہوتی ہے
كذا ذكر الفخر وَقَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِذَا سَاَلْتَ اللّٰهَ حَاجَةً فَابْدَأْ
بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ ثُمَّ اخْتِمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ بِكَرَمِهِ يَقْبَلُ الصَّلَاتَيْنِ وَهُوَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَدَعَ مَا بَيْنَهُمَا * اه *
شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت پس شروع کر اوسکو ساتھ درود

بہیجی سب کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کرو جو کچہہ چاہی تو پہر تمام کر دعا کو ساتہہ درود بہیجنی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ تحقیق اللہ تبارک

ذات ساتہہ کرم اپنی کی قبول کرتا ہی دونون درودونکو یعنی اول آخر کی اور وہ بزرگتر ہی اس سی کہ چہوڑ دی اوس چیز کو کہ درمیان اون دونو

کی ہی یعنی بطفیل درود کی دعا بہی قبول ہوتی ہی اور شیخ ابو سلیمان کا نام شیخ عبد الرحمن ہی بڑی اولیا اور فضلای شام سی ہین سنہ دو سو

پندرہ مین انتقال انکا ہوا کذا ذکر الفخر اور فضیلتین درود شریف کی سوای اسکی اور بہت سے آئی ہین کہ قید قلم مین آنا

اونکا مشکل ہی مگر واسطی حصول سعادت کی چند روایات بیان ہوتی ہین اللہ تعالی ہم سبکو ان پر عمل نصیب کری فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہہ پر کتاب مین یعنی لکہتا ہی کتاب مین ہمیشہ فرشتی بخشش مانگتی

رہتی ہین اوسکی لئی جب تلک کہ نام میرا اوس کتاب مین رہتا ہی اور فرمایا کہ جسنی پڑہا قرآن اور حمد کی رب اپنی

کی اور درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی رب اپنی سی پس تحقیق طلب کی اوسنی خیر جگہہ اوسکی سی

اور درود شریف کی پڑہنی سی محتاجگی دور ہوتی ہی آدمی سی اور بہہ بی پیدا ہوتا ہی لوگون سی جابر بن سمرہ

اپنی باپ سی روایت کرتی ہین کہ کہا اونہون نی کہ تہی ہم نزدیک رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگاہ آیا حضرت پاس

ایک آدمی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالی کی فرمایا سچی بات اور ادا

امانت عرض کیا اوسنی کچہہ اور بہی فرمائی فرمایا نماز رات کی اور صوم ہواجر یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا میںنی یا رسول اللہ

کچہہ اور زیادہ فرمائی فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بہیجنا مجہہ پر وہ دور کرتا ہی فقر کو روایت ہی ابو ہریرہ سے

کہ اللہ کی فرشتی ہین سیر کرنی والی جب گذرتی ہین وہ ذکر کی حلقہ پر آپسمین ایک دوسری کو کہتا ہی بیٹہہ جاؤ جب

لوگ دعا کرتی ہین وہ فرشتی آمین کہتی ہین پس جب بہہ درود بہیجتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بہی درود بہیجتی ہین

انکی ساتہہ یہان تلک کہ فراغت پاتی ہین پہر کہتا ہی بعضا اونکا بعضی کو خوشوقتی ہو وی انکو کہ پہرتی ہین یہہ اوس

حال مین کہ بخشی گئی ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب بہول جاؤ تم کچہہ پس درود بہیجو مجہہ پر یاد

آجاویگی وہ چیز اور مجرب ہی روایت کی حافظ اسمعیل نی کتاب ترغیب مین ساتہہ سند جید صحیح کی کہ تحقیق

ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص تلک کہ کہا اونہون نی جسکو ہووی حاجت طرف اللہ تعالی کی پس چاہئی کہ روزہ رکہی بدہ

اور جمعرات او جمعہ کو اور طہارت کری یعنی غسل یا وضو کری اور اول وقت جمعہ کی نماز کی لئی جاوی پس تصدق کری کچہہ یعنی اسکی انام پروی کم ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑہ چکی پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِيْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِيْ مَلَاَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِيَنِيْ حَاجَتِيْ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا یعنی لفظ کذا کے جگہہ حاجت اپنی بیان کری پس تحقیق قبول کیجاینگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالی اور کہتی ہتی عبد اللہ کہ یہہ دعا نادانوں کو نہ سکہانا اسلئی کہ دعا کرینگی ساتہہ اسکی گناہ پر اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب اوٹہنی کا ارادہ کرتی مجلس سے کہتی صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَنْبِيَآئِهٖ اور لکہا ہی بعضی علمانی حدیثوں سی استنباط کرکر کہ درود سبب زیادتی نور کا ہی بندی کے لئی پل صراط پر اور درود سبب ہی واسطی باقی رہنی اللہ تعالی کی بندی کی لئی تعریف اچہی کو درمیان آسمان و زمین والوں کی کیونکہ درود بہیجنی والا طالب ہی اللہ سے اسکا کہ اپنی رسول پر تعریف کری اور اکرام کری اور اکثر جزا ہی جنس عمل سی ہوتی ہی یعنی جیسا عمل ویسے ہی جزا ملیگی کہ اسکی تعریف باقی رہیگی اور اسیطرح درود ہوتا ہی سبب برکت ذات مصلی کا اور برکت اور عمر اوسکی کا اور درود سبب ہی پہنچنی رحمت خدا کا اور وہ سبب ہی دوام محبت کا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سبب ہی محبت رسول خدا کا ساتہہ پڑہنی والی درود کی اور وہ سبب ہے بندی کی ہدایت کا اور حیات ہی دل اوسکیکی اور وہ سبب ہی واسطی عرض ہونی نام اسکیکی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سبب ہی قدم جمنی کا پل صراط پر اور سبب گذرنی کا اوس سے اور صلوۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندی کی طرف سی دعا ہی اور دعا و سوال بندی کی رب اپنی سی دو طرح کی ہی ایک یہہ کہ حاجات اور مہمات اپنی اللہ تعالی سے مانگی اور دوسری یہہ کہ ثنا کری اوسکی دوست پر تو نہیں شک ہی کہ اللہ تعالی دوست رکہیگا اسکو اور رسول اوسکا ہی دوست رکہیگا اسلئی کہ اپنی حاجت

نہ مانگی اور رادہ سکو اللہ تعالی اور رسول کی محبت خیر مین صرف کیا اور مقدم رکہا اپنی حوائج پر پس اگرچہ کچہہ فائدہ
درود کا نہ ہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تہا کہتا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بہیجنے کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور برکات اوسکی ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات
اور فکرون اور قضاء حاجات مین اور مینی بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور ہلاکتون کی جگہہ مین پڑا مین
پس نہ نجات دی مجکو مگر درود بہیجنی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کذا فی المفتاح منہیہ المولف اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی درود بہیجی مجہپر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگے
مجہپر قومین کہ نہین پہچانونگا مین اونکو مگر بسبب کثرت درود اونکی کے مجہپر اور فرمایا کہ بڑا نجات پانی والا
تم مین کا دن قیامت کی ہولون اور سختیون اور مواضع اوسکی سی بہت بہیجنی والا تمہارا ہوویگا مجہپر درود کو
اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ درود بہیجنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ نابود کرتا ہی گناہون کو پانی
ٹہنڈہی سی آگ کو یعنی ٹہنڈا پانی جیسی آگ کو بجہاتا ہی اوس سی زیادہ درود گناہون کو نابود کرتا ہی کذا
فی الشفاء اور درود بہیجنا واجب ہی جب کہ ذکر کیا جاوی اور سنا جاوی نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتی تہی کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ پیوی ساتہہ پیالی پوری کے حوض
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی تو پڑہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ
وَاَصْہَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَہُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور ایک بزرگ سی منقول ہی
کہ اونہون نی امام شافعی سی بعد مرنیکی خواب مین حال اونکا پوچہا پس کہا اونہون نی کہ بخش دیا مجکو رب میری نی
اور رحم کیا بسبب ذکر کرنی میری کی اس درود کو ایک رسالہ کی اول مین کتابون اپنی سی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ اور
ایک بزرگ سی منقول ہی کہ لوگ کشتی مین سوار ہوئی پس چلی ہوا تیز اور گہیر لیا اونکو ہر طرف سی اور موج مارے دریا
اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئی اور یقین کیا غرق کا اور موت کا پس ایسی حالت مین تہی کہ ایک شخص نی ایسی حال مین

کہ کچہ سوتا تہا اور کچہہ جاگتا دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکہاتی ہین اوسکو یہہ درود واسطی دفع فتنہ

اور حصول نجات کی اور فرماتی ہین کہ سکہا یاروں اپنی کو پس پڑہین اسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہی کہ جب ہشیار

ہوا مین تو سکہایا مینی لوگون کو اور وہ پڑہنی لگی پس ارادہ کیا ہزار بار پڑہنی کا پس تین سو بار پڑہا تہا کہ

نجات پائی اور موجین ٹہیر گئین وہ یہہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا

مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا جَمِیْعَ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا

بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی

کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ایک بزرگ سی منقول ہی کہ جو کوئی کثرت کری اس درود کی بسبب برکت اسکی کی ساتہہ دیکہنی

جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین مشرف ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ

فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ کذا فی وظائف النبی تمام ہوی فضیلت درود شریف کی اب بعد ذکر کرنی کلام

دارانی کی کہتا ہی مصنف رح اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسے کہ رحمت بہیجی تونی ابراہیم

پر اور تابعدارون ابراہیم کی پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر حضرت محمد کی

اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تونی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے

تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ

کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر نبی کی جب کہ یاد

کرین اونکو یاد کرنی والی یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر نبی کے جب کہ غفلت کرین ذکر اونکی سی غفلت کرنی والی

یعنی ہمیشہ رحمت بہیج اسلیئی کہ کوئی زمانہ ذاکرون اور غافلون سی خالی نہین اور سلام بہیج سلام بہیجنا بہت اَللّٰھُمَّ

بحقه عندك اصرف عن الخلق ما نزل بهم ولا تسلط عليهم من لا يرحمهم فقد حل بهم ما لا
يرفعه غيرك ولا يدفعه سواك اللهم فرج عنا يا كريم يا ارحم الراحمين * یا اللہ بوسیلہ حق محمد صلی
علیہ وسلم کی کہ ثابت ہی نزدیک تیری دور کر خلق سی جو کچھ کہ اوترا ہی اونپر اور نہ مسلط کر اونپر اوس شخص کو کہ نہ رحم
کرے اونپر پس تحقیق اوتری ہی اونپر وہ چیز کہ نہیں دور کر سکتا اوسکو کوئی سوا تیری اور نہیں دفع کر سکتا اوسکو کوئی
سوا تیری یا اللہ دور کر ہمسی سختی اے بزرگ اے بہت رحم کرنی والی سب رحم کرنی والوں سے قال مؤلفه محمد بن محمد بن
محمد بن الجزري لطف الله تعالى به في غربته واخذ بيده في شدته فرغت من ترتيب
هذا الحصن الحصين من كلام سيد المرسلين صلى الله عليه وآله وسلم يوم الاحد بعد الظهر الثاني
والعشرين من ذي الحجة الحرام سنة احدى وتسعين وسبع مائة بمدرستي التي انشأتها
براس عقبة الكتان داخل دمشق المحروسة حماها الله تعالى من الآفات وسائر بلاد المسلمين
کہتا ہی مصنف اس کتاب کا محمد بن محمد بن محمد بن الجزری مہربانی کرے اللہ تعالی اوسپر غربت اوسکی مین اور پکڑے ہاتھ اوسکا
بیچ سختی اوسکی کی فراغت پائی مینی ترتیب اس حصن حصین کیسی کہ ترتیب دی گئی ہی کلام سردار رسولوں صلی اللہ علیہ
وسلم کیسی دن اتوار کی بعد ظہر کی تاریخ بائیسوین بقرعید باحرمت کی سنہ سات سو اکیانوین ہجری مقدس مین
بیچ اوس مدرسہ اپنی کی کہ بنایا تہا مینی اوسکو سر راہ عقبہ کتان کی کہ نام ایک موضع کا ہی اندر دمشق کی کہ محفوظ
ہی آفات وبلیات سی بچاوی اوسکو اللہ تعالی آفتوں سی اور تمام مسلمانوں کے شہروں کو هذا وجميع ابواب
دمشق مغلقة بل مشيدة بالاحجار والخلائق يستغيثون على الاسوار والناس في
جهد عظيم من الحصار والمياه مقطوعة والايدي الى الله تعالى بالتضرع مرفوعة وقد
احرق ظواهر البلد ونهب اكثره وكل احد خائف على نفسه واهله وماله وجل من ذنوبه
وسوء اعماله وقد تحصن بما يقدم عليه فجعلت هذا حصني وتوكلت على الله تعالى وهو
حسبي ونعم الوكيل یہ تصنیف اوس حال مین تمام ہوئی کہ سب دروازی دمشق کی بند کی گئی تہی بلکہ مضبوط کی گئی

ہی ساتہہ نہروں کی اور خلائق فریاد کرتی تہی یعنی جناب باریتعالی مین اوپر دیواروں قلعہ کی اور لوگ بیچ بڑی مشقت کی
تہی بسبب محاصرہ کرنی ظالمون کی اور پانی روکا گیا تہا یعنی قلعہ کی اندر آتی سی اور ہاتہہ طرف اسد تعالی
کی ساتہہ عاجزی کے اوٹہی ہوتی تہی اور تحقیق جلایا گیا تہا گرد نواح شہر کا اور لوٹا گیا تہا اکثر اوسکا اور
ہر ایک ڈر رکہتا تہا اوپر نفس اپنے کی اور گہر والون اپنی کی اور مال اپنی کی ڈرنی والا تہا گناہون اپنی سی اور
بُری کامون اپنی سی اور تحقیق پناہ پکڑی تہی ہر ایکنی بقدر طاقت اپنی کی پس کیا مینی اس کتاب کو پناہ اپنی اور سونپا
مینی کام اپنا اسد تعالی پر اور وہ کفایت ہی مجکو اور اچہا ہی کارساز وَقَدْ اَجَزْتُ اَوْلَادِيْ اَبَا الْفَتْحِ
مُحَمَّدًا وَاَبَا بَكْرٍ اَحْمَدَ وَاَبَا الْقَاسِمِ عَلِيًّا وَاَبَا الْخَيْرِ مُحَمَّدًا وَفَاطِمَةَ وَعَائِشَةَ وَسَلْمٰى وَخَدِيْجَةَ
رِوَايَتَهٗ عَنِّيْ مَعَ جَمِيْعِ مَا يَجُوْزُ لِيْ رِوَايَتُهٗ وَكَذٰلِكَ اَجَزْتُ اَهْلَ عَصْرِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ
اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَصَلَوَاتُهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَامُهٗ ٭ اور تحقیق
اجازت دی مینی اولاد اپنی کو یعنی ابو الفتح محمد کو اور ابو بکر احمد کو اور ابو القاسم علی کو اور ابو الخیر محمد کو
اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمی اور خدیجہ کو روایت کرنی اسکیکی مجہسی ساتہہ تمام اوس چیز کی کہ جائز ہی واسطی
روایت اوسکی اور اسیطرح اجازت دی مینی اپنی وقت کی لوگون کو اور سب تعریف اسد ہی کی لیئی ہی ایک ہی وہ اول
اور آخر اور ظاہر اور باطن اور رحمتین اوسکی نازل ہووین اوپر سردار خلق کی کہ حضرت محمد ہین اور اولاد اونکی پر اور
اصحاب اونکی پر اور سلام اوسکا ہووی ان سب پر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَلِكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ قَرَءَ فِيْهِ وَلِمَنْ
دَعَا لَهُمْ بِالْخَيْرِ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ٭ یا الٰہی بخش اس کتاب کی مصنف کو اور لکہنی والے
اسکی کو اور اسکو کہ پڑہی بیچ اوسکی اور اسکو کہ دعا کرے انکی لیئی ساتہہ خیر کی اور سب مسلمانون کو اور سب تعریف خدا ہی یگانہ کی لیئی ہی
اور رحمت بہیجی اسد اوپر سردار ہمارے کی کہ حضرت محمد ہین اور اوپر تابعداروں حضرت محمد کی اور سلام بہیجی اونپر کافی
ہی ہمکو اسد اور اچہا کارساز ہی اچہا مالک ہی اور اچہا مددگار ہی للہ الحمد تمام ہوا بیان

حصن حصین کا اب شروع ہوتا ہی خاتمۃ الکتاب کہ مشتمل ہی حدیثون خوش مضمون کو
لازم ہی ہر کسیکو کہ مطالعہ انکا ہی جس قدر ہوسکی اپنی پر لازم کری تا نفس پاک ہووی نجاست
گناہون سی اور تاثیر عبادت کی بوجہ احسن حاصل ہو اب جاننا چاہئی کہ جہان سی حدیث شروع
ہوتی ہی اوسپر خط کہینچ دیا ہی تا معلوم ہو کہ حدیث اور چلی اور اصل کتاب مین سر حدیث پر سرجا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مثل پہلی حدیث کی یعنی یہہ حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی پس واسطی خوف درازگی کی اوسکو ذکر نہین کیا ہی اور فقط متن حدیث پر کفایت
کیا ہہہ کتاب ہی رقاق کا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ * الدنیا
دو نعمتین کہ ٹوٹی مین ہین اونمین بہت لوگ صحت اور فراغت ہی دنیا
سجن المؤمن وجنۃ الکافر * حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنۃ
قیدخانہ مومن کا ہی اور باغ کافر کا ڈہانکی گئی آگ ساتہہ خواہشون نفسانی کی اور ڈہانکی گئی جنت
بالمکارہ * تعس عبد الدینار وعبد الدرہم وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی
ساتہہ مشقتون کے ہلاک ہووی بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ لباس کا اگر دیا جاوی راضی ہو
وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی
اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہووی ہلاک ہووی اور سرنگون ہووی اور جب کانٹا چبہی پس نہ نکالا جاوی خوشحالی ہے
لعبد اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ اشعث رأسہ مغبرۃ قدماہ
واسطی اوس بندی کے کہ پکڑی ہوئی باگ گہوڑی اپنی کی اللہ کی راہ مین پراگندہ ہین بال سر اوسکی کی غبار آلودہ مین قدم اوسکے
ان کان فی الحراسۃ کان فی الحراسۃ وان کان فی الساقۃ کان فی الساقۃ
اگر ہو حکم اگلی فوج مین رہنیکا رہتا ہی اگلی فوج مین اور اگر ہوا حکم پیچھی کی فوج مین رہنی کا رہتا ہی پیچھی کی فوج

إن استأذن لم يؤذن وإن شفع لم يشفع فوالله لا الفقر أخشى

اگر اذن چاہتا ہی کسی کے ہان آنی کی لئی نہین اذن دیا جاتا او اگر سفارش کرتا ہی کسی کی نہین قبول کی جاتی پس قسم ہی اسکی نہین محتاجگی کا ڈر کہتا ہون مین

عليكم ولكن أخشى عليكم أن تبسط عليكم الدنيا كما بسطت على من كان

تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہہ کہ فراخ کیجاوی تمپر دنیا جیسی کہ فراخ کی گئی اونپر کہ تہی

قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما أهلكتهم إن رسول الله

پہلی تمہاری پس رغبت کرو تم اوس مین جیسیکہ رغبت کی اونہون نی اوسکی اور ہلاک کری وہ تمکو جیسی کہ ہلاک کیا اونکو تحقیق رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا قد أفلح

صلی الله علیه وسلم نی دعا کی یا الله کر رزق آل محمد کا قوت والی تحقیق نجات پائی

من أسلم ورزق كفافا وقنعه الله بما آتاه يقول العبد مالي

اوسنی کہ اسلام لایا اور رزق دیا گیا بقدر کفاف اور قناعت دی اوسکو الله نی ساتہہ اوس چیز کی کہ دی اوسکو کہتا ہی بندہ مال میرا

مالي إن ماله من ماله ثلث ما أكل فأفنى أو لبس فأبلى

مال میرا حالانکہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیزین ہین جو کچہہ کہایا پس فنا کردیا یا پہنا پس پرانا کیا

أو أعطى فاقتنى وما سوى ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس

یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کی لئی اور جو سوای اسکی ہی پس وہ جانی والا ہی اسکی ہی اور چہوڑیگا اوسکو لوگون کی لئی

يتبع الميت ثلثة فيرجع اثنان ويبقى معه واحد يتبعه

ساتہہ جاتی ہین مردی کی تین چیزین پس پہر آتی ہین دو اور باقی رہتی ہی ساتہہ اوسکی ایک ساتہہ جاتی ہین اوسکی

أهله وماله وعمله فيرجع أهله وماله ويبقى عمله

اہل اور مال اوسکی اور عمل اوسکی پس پہر آتی ہین اہل اوسکی اور مال اوسکا اور باقی رہتا ہی عمل اوسکا

أيكم مال وارثه أحب إليه من ماله قالوا يا رسول الله ما منا

کون تم مین کا ہی کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہی طرف اوسکی مال اپنی سی عرض کی صحابہ نی ای رسول خدا نہین ہم مین

اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ
کوئی مگر کہ مال اپنا محبوب تر ہی طرف اوسکی مال وارث اپنی فرمایا پس تحقیق مال اوسکا وہ ہی
مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ ✽ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ
جو آگی بھیجا اور مال وارث اوسکی کا وہ ہی جو پیچھی چھوڑا نہین ہی تونگری کثرت اسباب سے
وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ ✽ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
و لیکن تونگری تونگری نفس کے ہی ف روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ
صلی اللہ علیہ وسلم نی کون لیتا ہی مجھسی یہ باتین پس عمل کری اونپر
اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ
اور سکہاوی اونکو کہ عمل کرے اونپر عرض کی مینی مین لونگا ای رسول اللہ کے پس پکڑا حضرت نی ہاتھ میرا
فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ
پس گنین پانچ باتین پس فرمایا بچ حرام چیزون سے ہوئیگا تو بہت عابد لوگون کا اور راضی ہو
بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ
ساتھہ اوس چیز کی کہ قسمت مین کی ہی اللہ نی تیری ہوویگا بہت تونگر لوگون کا اور احسان کر طرف ہمسایہ اپنی کی ہوگا
مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ
مومن اور دوست رکھہ واسطے لوگون کے وہ چیز کہ دوست رکھی تو نفس اپنی کے لئی ہوگا مسلمان اور نہ بہت
الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ ✽ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ
ہنس پس تحقیق بہت ہنسنا مارتا ہے دل کو تحقیق اللہ فرماتا ہے
ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ
ای بیٹی آدم کی فارغ ہو میرے عبادت کی لئے بھر دونگا سینہ تیرا بی پرواہی سی اور بند کرونگا محتاجگی تیری

ف یعنی جو خرچ کیا اپنے لئے اور جو وارث کو دیا وہ اسکا نہیں

وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ * ذُكِرَ رَجُلٌ

اور اگر نہ کریگا تو یعنی نہ فارغ ہویگا بہر دونگا ہاتھہ تیرا شغل سے اور نہ بند کرونگا محتاجگی تیری ذکر کیا گیا ایک شخص

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ

نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ عبادتکی اور مشقت کی اور ذکر کیا گیا دوسرا

بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ

ساتھہ ورع کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برابر کرو عبادت کو ساتھہ ورع کے مراد رکھتی ہی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهٗ اغْتَنِمْ خَمْسًا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی ایک شخص کی اوس حال مین کہ وہ نصیحت کرتی ہی اوسکو غنیمت گن پانچ چیزکو

قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ

پہلی پانچ کی جوانی اپنی کو پہلی بڑہاپی اپنی کے اور صحت اپنی کو پہلی بیماری اپنی کی اور تونگری اپنی کو

قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ * مَا

پہلی محتاجگی اپنی کی اور فراغت اپنی کو پہلی شغل اپنی کے اور زندگے اپنی کو پہلی موت اپنی کے نہین

يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ

انتظار کرتا ایک تم مین کا مگر تونگری گمراہ کرنیوالی کا یا محتاجگی بہلانی والی کا یا بیماری فساد کرنی والی کا یا

هَرَمًا مُفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ

بڑہاپی سخت کا یا موت ناگہان آنی والی کا یا دجال کا پس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے

اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ * اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَ

یا انتظار کرتاہی قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہی اور تلخ و سلا آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئے ہی

مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ * لَوْ كَانَ

لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمین ہے مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کرد ی ذکر اللہ کی اور عالم یا طالب علم اگر ہوتی

الدُّنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافراً منہا شربۃ
دنیا نزدیک اللہ کی برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سی ایک گھونٹ
من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب اخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی
جو کوئی دوست رکھی دنیا اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی آخرت اپنی کو اور جو کوئی دوست رکھی آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی دنیا اپنی کو پس اختیار کرو اوس چیز کو
علی ما یفنی * لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرہم * ما ذئبان جائعان ارسلا
او پر فانی کی یعنی دنیا کی لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا نہیں ہیں دو بھیڑیے بھوکے چھوڑ دیا جاویں
فی غنم بافسد لہا من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ * لا تتخذوا
ریوڑ میں تباہی کرنی والی زیادہ واسطی اوسکے حرص آدمی کی سی او پر مال اور شرف کی واسطی دین اوسکی کی مت پکڑو
الضیعۃ فترغبوا فی الدنیا * ما انفق مؤمن من نفقۃ الا اجر فیہا
باغ اور کھیتی پس رغبت کروگی دنیا میں نہ خرچ کیا مومن نے کچھ خرچ کرنا مگر کہ ثواب دیا جاتا ہے اوس میں
الا نفقتہ فی ہذا التراب * ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مگر خرچ کرنا اوسکا بیچ اس مٹی کی یعنی مکانکی بنانی میں تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
خرج یوما ونحن معہ فرای قبۃ مشرفۃ فقال ما ہذہ قال
نکلی ایک دن اور ہم ساتھ اونکی تھی پس دیکھا ایک گنبد بلند پس فرمایا کیا ہی یہ یعنی کس نے بنایا عرض کیا
اصحابہ ہذہ لفلان رجل من الانصار فسکت وحملہا فی
اصحاب اونکی نی کہ یہہ واسطی فلانی شخص کی ہی انصار میں سی پس چپ رہی حضرت اور رکھا اس تصور کو
نفسہ حتی لما جاء صاحبہا فسلم علیہ فی الناس فاعرض عنہ
اپنی دل میں یہاں تلک کہ جب آیا بانی والا اوسکا پس سلام کیا حضرت پر بیچ لوگوں کے پس مونہہ پھیر لیا حضرت نی اوس سی
صنع ذلک مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیہ والاعراض عنہ
کیا اوسنی یہہ کئی بار یہاں تلک کہ پہچانا اوس شخص نی غصہ بیچ حضرت کی اور اعراض اون سے

فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پس شکوہ کیا اسکا طرف یارون اپنے کی اور کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ غصی دیکھتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى

وسلم کو کہا یارون نی نکلی حضرت پس دیکھا گنبد تیرا پس پہرا وہ شخص طرف گنبد اپنی کی پس ڈہایا اوسکو یہان تک

سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ

کہ برابر کردیا اوسکو ساتھہ زمین کے پس نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن

فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ

پس نہ دیکہا اوسکو فرمایا کیا ہوا وہ گنبد عرض کیا صحابہ نی کہ شکوہ کیا طرف ہمارے بنانی والی اوسکی نی مونہہ پہیرنی تمہارے کا

فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ

پس خبر دی ہمنی اوسکو پس ڈہایا اوسکو پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق ہر بنا وبال ہے اوپر بنانی والی اوسکی

اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا يَعْنِيْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ ۞ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ

مگر جو ضروری مراد رکہتی ہی مگر جو ضرور ہے اوس سے نہین ہی واسطی ابن آدم کے حق بیچ

سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهٗ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَ

سوای ان چیزون کے گہر کہ رہی اوسمین اور کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور

جِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ ۞ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ

خشک روٹی یعنی بغیر سالن کے اور پانی آیا ایک شخص پس عرض کیا ای رسول خدا بتا مجکو

عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِيَ النَّاسُ قَالَ اِزْهَدْ

ایک عمل کہ جب کرون مین اوسکو دوست رکہی مجکو اللہ اور دوست رکہین مجکو لوگ فرمایا بی رغبتی کر

فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ

دنیا مین دوست رکہیگا تجکو اللہ اور بی رغبتی کر بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک لوگون کی ہی یعنی مال دولت انکے تجکو لوگ

نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

سوئی آنحضرت بوریے پر پس اوٹھے حال یہہ کہ تحقیق نشان پڑگئی تھی بیچ بدن اونکے پس کہا ابن مسعود نی یا رسول اللہ

لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَکَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا

کاشکی تم حکم کرتے ہمکو یہہ کہ بچھاتے ہم واسطے تمہارے اور کرتے پس فرمایا کیا ہی مجکو ساتھہ دنیا کی اور نہیں میں ساتھہ دنیا کے

اِلَّا کَرَاکِبٍ اُسْتُظِلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا ۔ قَالَ اَغْبَطُ

مگر مانند سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچے درخت کی پہر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو فرمایا آنحضرت نے

اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوۃِ

دوستوں میری سی نزدیک میری البتہ مومن ہے سبکبار والا صاحب بڑی حصی کا نماز سی

اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا

اچھی عبادت رب اپنے کے اور فرمانبرداری کے اوسکی پوشیدگی میں اور تہا غیر مشہور

فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا

لوگوں میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتہہ انگلیوں کے اور تہا رزق اوسکا بقدر حاجت کے

فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ

پس صبر کیا اوسپر پہر نقد کیا حضرت نے ساتہہ ہاتہہ اپنے کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی

قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ ۔ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ

کم ہوئیں رونے والیاں اوسکے کم رہی میراث اوسکی ظاہر کیا مجپر رب میرے نے کہ کردے میری لیے

بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا

نالہ مکہ کا سونا پس عرض کیا مینی نہ ای رب میری ولیکن سیر ہوں مین ایکدن

وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ

اور بہوکا ہوں مین ایک دن پس جب بہوکا ہوں مین گڑگڑاؤں طرف تیری اور یاد کروں تجکو

وَاِذَا شَبِعْتَ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ * مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًا

اور جب سیر ہون مین حمد کرون تیری اور شکر کرون تیرا جو کوئی صبح کرے تم مین سے با امن جان اپنی مین با عافیت

فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا

بدن اپنی مین نزدیک اوسکی قوت ایکدن کا ہو پس گویا کہ جمع کی گئی اوسکی لئی دنیا تمام

مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ

نہ بہرا آدمے نے کوئی برتن برا پیٹ سی کفایت ہین ابن آدم کو کتنی لقمے کہ سیدہ رکہین پیٹہ اوس کی

فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ *

پس اگر ہے ضرورت بہرنا پس تہائی رکہی کہانی کی لئی اور تہائی پانی کی لئی اور تہائی دم آنے کی لئی

سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّاُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَاءِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا

سنا آنحضرت نی ایک شخص کو ڈکار لیتی ہوئی پس فرمایا کہ کم کر ڈکار اپنی واپس تحقیق بہت لوگون کا بہوکے مین

يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا * اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً

دن قیامت کی بہت پیٹ بہرنے والا اونکا ہوگا دنیا مین تحقیق واسطے ہر امت کے فتنہ ہی

وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ * يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ

اور فتنہ امت میری کا مال ہی لایا جاویگا ابن آدم دن قیامت کی گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہی

فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ

پس کہڑا کیا جاویگا آگی اللہ تعالے کی پس فرماویگا اوسکو دیا تہا مینی تجکو مال اور مالک کیا تہا مینی تجکو اور انعام کیا

عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ

مینی تجپر پس کیا کیا تونی پس کہیگا ای رب میرے جمع کیا مینی اوسکو اور بڑہایا مینی اوسکو اور چہوڑا مینی اوسکو بہت زیادہ

مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ

اوس چیز کا کہ تہا پس پہیر مجکو لاؤن مین تیری پاس تمام وہ پس فرماویگا اوسکو دکہا مجکو جو آگی بہیجا تونے پس کہیگا

رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ

اى رب ميرے جمع كيا مينى اوسكو اور بڑہايا مينى اوسكو اور چھوڑا مينى اوسكو زيادہ اوس چيز كا كہ تہا پس پہير مجكو لاؤن مين تيرى پاس وہ سب پس ناگاہ بندہ

لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ * لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

كہ تحقيق وہ ايسا بندہ ہے كہ نہين آگے بہيجى كوئى بہلائى پس حكم كيا جاوے اوسكو طرف دوزخ كے نہين ٹلتى كى جگہہ سے قدم ابن آدم كى دن قيامت كے

حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ

يہان تك كہ پوچہا جاويگا پانچ چيزون سے عمر اوسكى كہ كس چيز مين فنا كيا اوسكو اور جوانى اوسكى سے كہ كس چيز مين صرف كيا اوسكو

مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ * مَا زَهِدَ

مال اوسكى سے كہ كہان سے كمايا اوسكو اور كس چيز مين خرچ كيا اوسكو اور كيا عمل كيا موافق جاننے كى نہين رغبتى كرتا

عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ

بندہ دنيا مين مگر كہ پيدا كرتا ہى اللہ تعالى دانائى بيچ دل اوسكى كى اور بلواتا ہى ساتہہ اوسكى زبان

وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا

اور دكہاتا ہى اوسكو عيب دنيا كے اور بيمارى اوسكى كو اور دوا اوسكى اور نكالتا ہى اوسكو اوس سے سالم

إِلٰى دَارِ السَّلَامِ * قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ

طرف بہشت كے فرمايا آنحضرت نے تحقيق نجات پائى اوسنى كہ خالص كيا اللہ تعالى نے دل اوسكا ايمان كى لئى اور كيا دل اوسكا

سَلِيْمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهُ مُسْتَقِيْمَةً وَ

سالم اور زبان اوسكى سچى اور نفس اوسكا خاطر جمع والا اور طبيعت اوسكى سيدہى

جَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً فَأَمَّا الْأُذُنُ فَقَمِعٌ

اور كيا كان اوسكى كو سننے والا اور آنكہہ اوسكى كو ديكہنى والى دليلون صانع كى پس اما پس كان پس قيف ہى

وَأَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ

اور اما پس آنكہہ پس ٹہيرانى والى ہى واسطى اوس چيز كى كہ نگاہ ركہتا ہى اوسكو دل اور تحقيق نجات پائى اوسنى كہ كيا گيا دل اوسكا

وَاغِنِيًا • إِذَا رَأَيْتَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ

نگہبان یعنی امور شرع کا جب دیکھی تو اللہ عز وجل کو کہ دیتا ہی بندی کو دنیا سی اوسکی گناہون پر

مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو کچھ کہ دوست رکہتا ہی پس سوا اسکی نہین کہ وہ ڈہیل دینی ہی پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا

پس جب بہولی کافر جو کچہہ نصیحت دئی گئی تہی ساتہہ اوسکی کہولی ہمنی اونپر دروازی ہر چیز کے یہان تک کہ جب خوش ہوئی

بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ • إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ

ساتہہ اوس چیز کی کہ دئی گئی پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس اوسوقت وہ متحیر ناامید ہوئی تحقیق ایک شخص اہل

الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

صفہ مین سی مرا اور چہوڑی ایک اشرفی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ آخَرُ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

وسلم نی یہہ ایک داغ ہی کہا راوی نی پہر مرا اور پس چہوڑین اوسنی دو اشرفیان پس فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي

صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ دو داغ ہین فا اور روایت ہی حضرت معاویہ سے کہ تحقیق وہ داخل ہوئی اوپر ماموں اپنی کی ابی

هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ

کہ ابی ہاشم بن عتبہ تہی خبر پوچہتی تہی اونکی پس روئی ابوہاشم پس کہا معاویہ نی کس چیز نی رولایا تجکو

يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَ

ای ماموں میری کیا درد ہی کہ بیقرار کرتا ہی تجکو یا حرص ہے دنیا پر کہا ہرگز نہین تو

لَكِنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ

ولیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت کی تہی طرف ہماری یعنی صحابہ کی

أُخِذَ بِهِ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ

عمل کیا میں نے اوس پر کہا معاویہ نے اور کیا ہی وہ کہا سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے سوا اسکے نہیں کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال سے خادم

وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَإِنِّيْ أَرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

اور سواری بیچ راہ اسکی یعنی جہاد کی لیئے اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں اپنے کو کہ تحقیق جمع کیا میں نے یعنی بہت مال روایت ہے ام درداء سے

قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ

کہا اوسنے کہ کہا میں نے ابی درداء سے کیا سبب ہے تجکو کہ نہیں مانگتا تو حضرت سے جیسے کہ مانگتا ہی فلانا

فَقَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَمَامَكُمْ

پس کہا اوسنے کہ اسلیے نہیں مانگتا میں کہ سنا ہی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق آگے تمہارے

عَقَبَةً كَؤُدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ

گہاٹی سخت ہی نہیں گذرنے کی اوس سے بوجھل پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہلکا ہوں میں اوس

الْعَقَبَةِ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ

گہاٹی کے لیے کیا ہی کوئی ایسا کہ چلے پانی پر بغیر تر ہونے قدموں اپنے کے

قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ

عرض کیا صحابہ نے نہیں یا رسول اللہ فرمایا ایسی ہے دنیادار نہیں سالم رہتا

الذُّنُوْبِ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَ

گناہوں سے جو کوئی طلب کرے دنیا حلال وجہ سے بچنے کے لیے سوال سے اور

سَعْيًا عَلٰى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

خبرگیری کرنے کے لیے اہل اپنے پر اور مہربانی کرنے کے لیے ہمسایہ اپنے پر تو ملیگا اللہ تعالیٰ سے دن قیامت کے

وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا

اس حال میں کہ مونہہ اوسکا مانند چاند چودہوین رات کی ہوگا اور جو کوئی طلب کرے دنیا حلال وجہ سے

تكاثرًا مفاخرًا مرائيًا لقي الله تعالى وهو عليه غضبان الدنيا دار من لا دار له

حال یہہ کہ جمع کرنی والا ہی فخر کرنیوالا ریا کار تو ملیگا اللہ تعالی سے ایسی حال مین کہ وہ اوپر غصی ہوگا دنیا گھر ہی اسکا

ومال من لا مال له ولها يجمع من لا عقل له الخمر جماع الاثم والنساء

کہ نہین گھر اوسکی لیے آخرت مین اور مال ہی اسکا کہ نہین مال اوسکی لیے آخرت مین اور اسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل اسکو شراب جامع سب گناہون کی ہی اور عورتین

حبائل الشيطان وحب الدنيا رأس كل خطيئة قال وسمعته يقول

جال شیطان کے ہین اور محبت دنیا کے سر ہر گناہ کا ہی کہا راوی نے اور سنا مین نے حضرت کو کہ فرماتی

أخروا النساء حيث أخرهن الله تعالى إن أخوف ما أخوف

پیچھی ڈالو عورتون کو اس لیے کہ پیچھی ڈالا اونکو اللہ تعالے نی ورا تحقیق بہت خوف اوسچیز کا کہ ڈرتا

على امتي الهوى وطول الامل فاما الهوى فيصد عن الحق و

امت اپنی پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کے ہی یعنی حیوۃ مین پس اسی پر خواہش پس روکتی ہی حق سے اور

اما طول الامل فينسي الآخرة وهذه الدنيا مرتحلة ذاهبة

ای پر درازگے آرزو کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہہ دنیا کوچ کرنی والی جانی والی ہی

وهذه الآخرة مرتحلة قادمة ولكل واحدة منهما بنون

اور یہہ آخرت کوچ کرنے والی آنیوالی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے تابعدار ہین

فان استطعتم ان لا تكونوا من بني الدنيا فافعلوا فانكم اليوم في

پس اگر سکو تم یہہ کہ نہ ہو تابعدار دنیا کے پس ہو پس تحقیق تم آج بیچ

دار العمل ولا حساب وانتم غدا في دار الآخرة ولا عمل

گھر عمل کے ہو اور نہین حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کی ہوگی اور نہین عمل

تمت

خاتمة الطبع

بعد حمد قدیمی که حدیث حمدش هر حادث را درین عالم حدث از مضیق سهو حدثان بر فراز صحو
هر طبع مس میرساند و نعت کریمی که شرح متن انعام تامش خاص و عام را درین خرابه پر شر و شور در محشر
یوم النشور متحصن حصن حصین عافیت می گرداند بر هر عاقل ماهر طاهر و باهر باد که ادنی ترین نمونه کرم
نبی خیر المکرمین حصن حصین واقع گردیده سبحان الله هر سطرش هزاران هزار انهار فوائد کثیره و بحار عوائد
وفیره مستر بموج کشیده شمائم ورد و ورد دعائش مشام هر کسی که جا گزیده لبهایش را موجب دربایے
قبول گردانیده مگر عوام از ادراک خاصه ادعیه لاجواب و دیگر فوائدش بسبب عدم وقوف واقف
مواقف حرمان و از عدم تیسیر نسخ ظفر جلیل شرحش بزبان اردو تالیف شریف عمدة المحدثین مولوی
محمد قطب الدین مطبوعه شاهجهان آباد و کمیابی آنها بزمان حال هر یکی طالب و خواهان بهدایات
اوامر شرع نبی آخر الزمان راقم آثم محمد مصطفی خان خلف حاجی محمد روشن خان روّح الله روحه
الجنان در بیت السلطنت لکهنو محله محمود نگر زیر اکبری دروازه بتاریخ بستم ربیع الآخر سنه
الف و مائتین زائد علی الستین من هجرة النبی خیر الوری آن کتاب ممتنع الجواب را مع چند اوراق
خاتمهٔ طبع جناب شارح ممدوح دامت فیوضه در احادیث صحیحه که وردش مثمر بی رغبتی مزخرفات
دنیوی است در مطبع خود معروف بمصطفائی بصد صحت و صفائی زیب انطباع داد و ان شاء الله العزیز
بر وقت حصول فرصت اشاعة للمنافع شاید خاتمه موصوفه را علحده متحلی بحلیه طبع خواهد نمود حق سبحانه
جل شانه جمله ارباب دین و اصحاب یقین علی الخصوص کارپردازان این مطبع مطبوعه را بتعمیل احکام برکت
انجامش مفتخر ابدی و مستفید سرمدی و محصوران حصار ضلالت را از افتتاح ابواب معنی این حصن حصین
در دنیای دنی باتباع شرع غرّا و در عقبی از بوادی عقبات فائز بمعبوره نجات گرداناد آمین

اللهم وفقنا علی حفظه بالصدق و الیقین واحفظه عن عیون الحاسدین آمین

١ قطعۂ تاریخ خامہ زادۂ طبع وقاد و ذہن نقاد میرزا ناصر علی نصیر سلمہ اللہ القدیر

شرحِ متینِ حصنِ حصین چون ظفرِ جلیل ‖ از انطباع نافعِ ہر اہلِ دین شدہ
تاریخ او دلا ز سرِ انبساط زود ‖ خوان فتحِ بابِ معنیِ حصنِ حصین شدہ ۱۲۶۰

٢ قطعۂ تاریخ سرزدۂ طبع برادر عزیز وافر تمیز عبد الرحمٰن خان سلمہ المنان

طرفہ از انطباعِ این نسخہ ‖ شاد ہر خاطرِ ملول شدہ
سالش انکار بی سرِ انکار ‖ شرحِ حصنِ حصین قبول شدہ ۱۲۶۰

٣ ایضاً منہ

منطبع گردید شرحِ نافعِ حصنِ حصین ‖ قاری و سامع ازو منزل گزینِ عافیت
بی سر اندیشہ سالِ انطباعش پیرِ عقل ‖ گفت بہرِ مومنان حصنِ حصینِ عافیت ۱۲۶۰

٤ قطعۂ تاریخ از نتائجِ افکار مولوی رضی الدین صاحب سلمہ الغفار

این کتاب پر از مطالب دین ‖ طبع شد چون بصحت و تزئین
گفت ہاتف بمن ز روی یقین ‖ شد مطبوع شرحِ حصنِ حصین ۱۲۶۰

تصحیحنامۂ ظفر جلیل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۳	اصحابَہ	اصحابہ	۱۹	۱۷	وہ	وہ
۹	۱۹	پیغمبر	پیغمبر	۲۱	۶	توجہہ	توجہ
۱۰	۱۰	سات	ساتہہ	۲۵	۹	ہیولیٰ	ہیولیٰ
″	۱۱	چہوٹیین	چہوٹی	۲۷	۵	توجیہہ	توجیہ
۱۵	۱	یَستکبِرُونَ	یَستکبِرُونَ	۳۲	۸	یُغشیٰنَ	یُغشیٰنَ
″	۱۴	پورہ	پورا	۴۰	۱۴	نہی	سکی
″	۱۹	الیٰ بَرِّہٖ	الیہ	۴۲	۱۰	چہز	چیز
۱۷	۳	تکبیراً	تکبیراً	۴۴	۶	تکونَ الذّاکرَ	تکونَ الذّاکرُ
۱۸	۱۹	آیہ	آیا	″	۱۱	بالسِّوَاکِ	بِالسِّوَاکِ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	۱۳	بتیھا	بیٹھا
۴۶	۱۲	بیچ	بیچ
〃	۱۷	لائق	لائق
۴۹	۳	موقوفاً موطا مالک	موقوفاً مالک
〃	۵	بعضونے	بعضون سے
〃	۱۰	ہٰذا المَوضِعِ	ہٰذا المَوضِعِ
۵۱	۱۵	وَدُبُرَ الصَّلٰوۃِ	وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ
۵۴	۱	کوبخ	کوچ
۵۹	۱۴	حیات کی	جہانکی
۶۱	۷	بعضونی	بعضون نی
۶۴	۱۱	العَدلُ	العَدلُ
۶۸	۵	آلرَّؤُوف	الرَّؤُوفُ
۷۳	۱۲	پڑہنی	پڑہی
[illegible]	۱۳	اوس	امن
۸۱	۱۱	جان	حال
۸۶	۱۰	دُرِّ المنثور	الدُّرِّ المنثور
۹۱	۱۲	او	اور
۹۵	۱۳	دنیا	دنیا
۱۰۷	۶	اِذَا اَوی	اِذَا آوی
۱۱۶	۲	یہہ ابوداؤد	یہہ مسلم ابوداؤد
۱۱۸	۵	سو گئی	سوج گئی
۱۲۷	۵	لَا اُحصِی	لَا اُحصِی
〃	۱۷	وَالاَسبَاطَ	وَالاَسبَاطِ
۱۲۹	۱۲	لِلصَّلٰوۃِ	لِلصَّلٰوۃِ
۱۳۳	۱۹	بیچتا	بیچتا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۷	۲	مُحمّدًا	مُحَمَّدًا
۱۶۲	۸	وَالیُقَلُ	وَلیُقَلُ
۱۷۵	۹	بَترَکَ	بَرَکَ
۱۸۰	۱۱	جدائی	جذامی
۱۸۵	۱۸	پہڑنی	پڑہنی
۱۸۹	۱۰	کری	کر
۱۹۱	۱۲	نقل یہہ	نقل کی یہہ
۱۹۳	۱۱	کی اگر	کی یعنی اگر
۱۹۴	۴	فَاِذَا اَنزَلَ	فَاِذَا اَنزَلَ
۲۱۷	۹	گر	اگر
۲۴۵	۷	وَاَوصِلُ	وَوَاصِلُ
۲۴۹	۶	ساتھہ	ثابت
۲۶۵	۱	یَعبَہُ	یَقرَبہُ
۲۸۶	۱	اِذَا ابتَلی	اِذَا ابتَلی
۳۱۲	۲	تَجزِیٔ	تُجزِی
۳۲۲	۱۹	ذَنبًا	ذَنبًا
۳۳۵	۹	فَاَقرَاَہُ	فَاَقرَاَہُ
۳۵۱	۵	وَاہدِنی	وَاہدِنی
〃	۷	وَاہد	وَاہد
۳۷۲	۱۳	جِبرَئیلَ	جِبرَئیلُ
۳۷۳	۱۱	یہ	یہ
۳۷۹	۹	صَلوٰاتہُ	صَلَوَاتُہُ
〃	۱۱	سلمہ	سلمیٰ

تمت